الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة

بعون خلاق نشاتین و یمن تائید جناب رسول الثقلین مبین راز الحسین منی و انا من الحسین ع

جلد دوم

کتاب مستطاب جامع اسرار و کاشف استار المسمّی به

مأتین

فی مقتل الحسین من کتب الفریقین

از مصنفات جناب معلی القاب کاشف غوامض اسرار مبین حقائق آثار و اخبار مروج فضائل ائمۂ مصطفین ناشر عزائے حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہم السلام بدوام الملوین مجتہد العصر والزمان نائب امام الانس والجان جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری دام ظلہ

در مفید عام سٹیم پریس لاہور طبع شد

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ اَنْبِیَائَهٗ وَسَایِطَ لِمَعْرِفَةِ ذَاتِهٖ وَمُبَلِّغِیْ رِسَالَاتِهٖ اِلٰی مَخْلُوْقَاتِهٖ ثُمَّ خَتَمَ النُّبُوَّةَ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ لِیَقْضِیَ اَمْرًا یَکُوْنُ مَفْعُوْلًا اِلٰی یَوْمِ عَدْلِهٖ وَمِیْقَاتِهٖ - بعد حمد اور صلوٰۃ کے خاکسار غلام حسنین[ع] کنتوری کہتا ہے کہ پہلی جلد اس کتاب کی جس کا نام **مِائَتَیْنِ فِیْ مَقْتَلِ الْحُسَیْنِ مِنْ کُتُبِ الْفَرِیْقَیْنِ** ہے جب چھپکر مشتہر ہو چکی اور ابھی صدہا مطالب ضروریہ متعلقہ شہادت ہذا باقی تھے کہ پھر مین نے اُنکو لکھنا شروع کیا - مگر اثنائے تصنیف جلد ہذا مین ایک اور ضروری کام پیش آگیا جو عقلاً اور شرعاً اس سے زیادہ اہم تھا اور جس کو کتاب انتصار الاسلام کے پڑھنے سے ہر شخص جان سکتا ہے - لہذا اس جلد دوم کی تصنیف مین التوارہا اب مجھے حسب درخواست اکثر برادران اسلامی کے مناسب معلوم ہوا کہ جس قدر مسودہ اسکا تیار ہے اُسی کو محرم تک چھپوا کر مشتہر کرادون لہذا اس کو شروع کرتا ہون - **تنبیہ** - اس جلد مین اگرچہ مصایب کا بیان کم ہے مگر تاریخی حالات اور اسباب اختیار کرنے ان مصایب کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کو اپنے پیارے فرزند اور ذریت اطہار پر اور کیفیت صحابہ موجودین کی تا روز شہادت امام حسین[ع] اور اُنکی پیش آمد ذریت رسول سے جس کو جناب رسول[ص] اُن اصحاب کو سپرد کر گئے تھے اور جنکی مودت کو بحکم خدا اپنی رسالت کا اجر قرار دیا تھا بمفاد آیہ - قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی - اُس کی بجا آوری جیسی صحابہ نے کی اور

باوجود اس کے خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ کے پورے مصداق رہے اچھی طرح بیان کرون گا- اور حدیث نبویؐ اِنَّ الْحُسَیْنَ بَابُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ یعنی حسینؑ دروازہ بہشت اور دوزخ ہین اُسکی پوری تصدیق بھی ہو جائیگی اگرچہ آجتک اس واقعہ کو بارہ سو ساٹھ برس گذرے مگرامت کے بہت سے آدمی اس کے چھپانے پر اور اس واقعہ ہوش ربا کے محو کرنے پر اُسی قدر آمادہ ہین اور بیشک اگر یہہ لوگ بروز عاشورا موجود ہوتے اُسی لشکر کے اعوان و انصار مین ہوتے جس نے از روز وفات سرور کائنات ہمارے نبیؐ کا گھر تباہ اور برباد کر دیا ہے اور ضرور یہہ لوگ اُسی فرقۂ خیر القرون مین شمار کئے جاتے جنکی سفاکی اور مظالم کو بطیب خاطر پسند کر رہے ہین یا دیدۂ و دانستہ اُنکے افعال بد کی تاویل کر رہے ہین مگر انصاف پسند آدمی کسی مذہب اور مشرب کے فرض کیجئے کبھی نہ انکو خیر القرون تسلیم کرینگے اور نہ ان دشمنان خانوادہ رسالت کو سچّا مسلمان کہینگے- خیر اسکا بیان تو ابواب کتاب ہذا مین آتا ہے اب مجھے لازم ہے کہ ابواب کتاب کو شروع کرون اور توفیق اتمام کی خدائے بزرگ سے طلب کرتا ہون۔

باب اول

بطور تمہید کے جس کا سمجھ لینا تمام ابواب کتاب ہذا پر مقدّم ہے

اِنَّ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فِیْ اَمْرِ ھِدَایَۃِ الْعِبَادِ طُرُقًا وَاَنْحَاءً لَا نَقْدِرُ اَنْ نُحْصِیَھَا حق تو یہہ ہے کہ خدائے حکیم کی حکمت مین اپنے بندون کی ہدایت کیواسطے بیشمار طریقہ ہین اور بہت سی ہدایتین ایسی ہین کہ ہم اپنی عقل ناقص اور علم بدتر از جہل کی نظر سے ہرگز قادر نہین ہوسکتے کہ اُن طریقون کو شمار کر سکین- بَلْ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ طَرِیْقٌ لِلْھِدَایَۃِ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَنَحْنُ نَظُنُّھَا لِجَھْلِنَا اِضْلَالًا – بلکہ شاید ایسا ہی کوئی طریقۂ ہدایت علم الٰہی مین ہو کہ اُس سے بندون کی پوری ہدایت ہو جائے مگر اپنی جہالت اور کم فہمی سے ہم اُس طریقہ کو موجب گمراہی اور ضلالت خیال کرین- اَلَا تَرٰی اِلٰی بَعْضِ الزَّنَادِقَۃِ اِنَّہٗ سَاَلَ عَنِ الصَّادِقِؑ اِنَّ اللّٰہَ لِمَ لَمْ یَخْلُقْ عِبَادَہٗ کُلَّھُمْ

مُطِیْعِیْنَ - کیا تم کو نہین معلوم ہے کہ ایک زندیق بیدین نے جناب صادقؑ سے خدا پر یہہ اعتراض کیا کہ اپنے کل بندون کو خدا نے مطیع اور فرمانبردار کیون نہ پیدا کردیا مطلب اُسکا یہہ ہے کہ اگر سب خلق مطیع پیدا ہوتی یہہ جھگڑے اور فساد اور دُشمنی خدا سے اور خدا کے رسولون سے کیون دنیا مین ہوتی اور چونکہ اس دہریہ کا اعتقاد یہہ بہی تہا کہ فطرت اور خلقت بدل نہین سکتی لہذا اگر خدا کی فطرت اپنے بندون کی نسبت یہی ہوتی کہ مطیع رہین کوئی فرد بشر کافر نہ ہوتا - وَلَمْ یَدْرِ ذٰلِكَ الْجَاهِلُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ خَلَقَ كُلَّ عِبَادِهٖ عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَعْطَاهُمُ الْخِیَرَةَ وَلَمْ یُجْبِرْهُمْ عَلَی الدِّیْنِ - اس جاہل کو یہہ معلوم نہ تہا کہ خدا نے کل مخلوقات کو فطرت اسلام پر پیدا کیا مگر بعد پیدا کرنے کے اُنکو مجبور نہین کردیا کہ ضرور مطیع رہین بلکہ فاعل مختار کیا اور نیک اور بد سمجھنے کی عقل اُنکو عطا فرمائی - كَمَا یَقُوْلُ اِنَّا هَدَیْنَاهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا - جیسا فرماتا ہے ہمنے آدمی کو راہ بتلادی اور اُسے اختیار دیا چاہے شکرگزار اور مومن رہے چاہے ناسپاس بنکر کافر ہوجائے - فَاِنْ كَانَ خَلَقَهُمْ مَجْبُوْرِیْنَ لَمْ یَكُنْ لَهُمْ فِی الطَّاعَةِ ثَوَابٌ اگر اُن کو اپنی طاعت پر مجبور پیدا کرتا ثواب عبادت اُنکو ہرگز نہ ملتا - وَكَذٰلِكَ سَاَلَ ذٰلِكَ السَّائِلُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لِمَ ابْتَلٰی اَنْبِیَائَهٗ بِالْبَلَایَا ثُمَّ ذَكَرَ زَلَّاتِهِمْ فِیْ كُتُبِهٖ وَاَمَرَ الْاُمَّةَ اَنْ یُّعْلِنُوْا بِمَصَائِبِهِمْ وَهَلْ هٰذَا اِلَّا اِذْلَالُهُمْ - اسی طرح اس احمق نے یہہ بہی سوال کیا کہ خدا نے جن انبیا کو معزز نبوت سے کیا پہر کیون اُنکو مصائب مین گرفتار کرکے اُن کی لغزشون کو اپنی کتابون مین صاف صاف بیان کردیا اور امت کو حکم دیا کہ اُنکی ذلتون کو علے الاعلان خوب طرح بیان کرد کیا اس طریقہ سے اُنکی ذلت دہی خدا نے نہین کی - وَ اَجَابَ الصَّادِقُ ؑ وَاَیْضًا مَوْلَانَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ ذٰلِكَ السُّؤَالِ بِاَجْوِبَةٍ شَافِیَةٍ لَا نَرٰی ذِكْرَهَا مُتَعَلِّقًا لِمَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ فِیْ هٰذَا الْبَابِ - جناب صادقؑ اور نیز جناب امیرؑ نے جو جو جوابات اس کے ارشاد فرمائے اُنکا لکہنا ہمکو اس باب مین جس مطلب کے ہم درپے ہین اُس کے مناسب نہین ہے - بَلْ نَذْكُرُ مِنْهَا

مَا هُوَ الْاَهَمُّ فَالْاَهَمُّ - بلکہ بطور اختصار اُسی امر کو ذکر کرینگے جو اہم مطالب ہے -
وَهُوَ اَنَّ شِرَارَ الْاُمَّةِ اَيْضًا يُورِدُوْنَ عَلٰى نَبِيِّنَا اِنَّهٗ مَعَ كَوْنِهٖ عَالِمًا بِاَعْيَانِ
الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَامُوْرًا مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِاَنْ يُجَاهِدَ الْكُفَّارَ
وَالْمُنَافِقِيْنَ - اور وہ امر ضروری یہہ ہے کہ بدکاران امت محمدیہ بہی ہمارے نبیؐ پر اعتراض
کرتے ہین کہ باوجودیکہ حضرت منافقین صحابہ کو خوب پہچانتے تھے اور منافقین اور
کفار سے جہاد کرنے کا حکم خدا بہی تھا پہر کیون حضور نے ان مار آستین کو پالا اور اُن کا
تقرب بڑھایا اور اُنکو قتل نہ کر ڈالا اور جس قدر مصائب مین آپ کے اہلبیتؑ مبتلا
ہوئے سب اُنہین منافقین کے افعال اور کردار سے ہوئے - وَاَيْضًا لَمْ يُحَارِبْ عَلِيٌّ
مَعَ كَوْنِهٖ اَشْجَعَ الْفُرْسَانِ وَصَبَرَ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ سَنَةً - اور یہہ بہی وہی
لوگ کہتے ہین کہ علی ابن ابیطالبؑ باوجودیکہ بڑے بہادر بے بدل تھے اور تمام لڑائیان
بزمانہ رسول اُنہین کے ہاتہہ سے سر ہوئین قریب ۳۰ برس کے کیون صبر کرتے رہے
اور کیون نہ ذوالفقار آبدار کھینچی - وَتِلْكَ الشُّبُهَاتُ وَاَمْثَالُهَا اِنَّمَا تَعْرِضُ اِمَّا
لِلسُّفَهَاءِ وَالْجَاهِلِيْنَ عَنْ مَصَالِحِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَوْ لِلْمُنْكِرِيْنَ الْمُعَانِدِيْنَ -
اور یہہ شبہات اور مثل اس کے ایسے ہی شبہات یا تو محض نادان اور جاہلون کو عارض
ہوتے ہین اور یا منکرین اور دشمنان خدا کو جو کہ دانستہ ہٹ دہرمی کرتے ہین - وَالْجَوَابُ
اَنَّهٗ لَمَّا اعْتَقَدْنَا فِيْ حَقِّ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَنَّهٗ حَكِيْمٌ وَلَا يَخْلُوْا كُلُّ فِعْلٍ مِنْ اَفْعَالِهٖ
تَعْذِيْبًا كَانَ اَوْ اِمْهَالًا عَنِ الْحِكْمَةِ - جواب عام تو یہی ہے جب ہم نے اعتقاد کرلیا کہ
خدا حکیم ہے اور کوئی فعل اُس کا حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہے عذاب دے یا مہلت
دے - وَاَيْضًا لَمَّا اٰمَنَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعِصْمَتِهٖ مِنَ
الْخَطَايَا سِيَّمَا فِيْ تَعْمِيْلِ اَوَامِرِ اللّٰهِ وَنَوَاهِيْهِ - اور یہہ بہی دیکھو کہ ہم نبوت پر
اپنے نبی کے ایمان لائے اور اُنکا معصوم ہونا گناہون سے خاص بجا آوری احکام آلہی مین اور باز
رہنا اُن چیزون سے جن سے خدا نے اُنکو منع فرمایا ہمارا عقیدہ ہے - فَكَيْفَ يَحِقُّ
بِنَا اَنْ نَشُكَّ فِيْمَا اخْتَارَهُ اللّٰهُ مِنِ ابْتِلَاءِ اَنْبِيَائِهٖ وَاَوْصِيَائِهِمْ اِنَّ هٰذَا

اَمْرٌ قَبِیْحٌ وَاِنَّ فِیْہِ اِھَانَۃً لَّھُمْ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ۔ اب کیونکر ہم کو شایان ہے شک کرین کہ جو کچھہ خدا نے انبیا پر بلا اور مصیبت نازل کی خواہ اوصیا بر حق پر یہہ امر قبیح ہے اور اس مین انبیا اور اوصیاے انبیا کی اہانت ہوتی ہے۔ وَاَمَّا عَدَمُ الْجِھَادِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ مَعَ کَوْنِہٖ مَامُوْرًا بِہٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَعَ کَوْنِہٖ عَالِمًا بِاَعْیَانِھِمْ فَلِکَوْنِھِمْ حَدِیْثَ الْعَھْدِ بِالْاِسْلَامِ۔ منافقین سے جہاد نہ کرنا باوجودیکہ جناب رسول سب کو پہچانتے تھے اور حکم خدا بھی آپکو تہا اسکی وجہ یہی ہے کہ ابھی لوگ تازہ تازہ مسلمان ہوئے تھے چنانچہ قصہ غدیر خم مین یہہ سب خود حضرت سے دونو فریق روایت کرتے ہین۔ وَاَمَّا سُکُوْتُ عَلِیٍّ وَصَبْرُہٗ عَلَی الْاَذٰی فَمِنْ اَعْظَمِ الْمَصَالِحِ فِیْہِ اَنَّہٗ صَبَرَ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلٰی نُصْرَتِہٖ اٰلَافٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَدْ کَانَ مَعَہٗ اَشْخَاصٌ مَعْدُوْدَۃٌ یَوْمَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْہِ صلعم۔ جناب امیر کا سکوت کرنا اور مصایب پر صبر کرنا اُس کی بڑی بھاری مصلحت یہہ ہے کہ ہزارون آدمی آپکی نصرت پر اسی زمانہ سکوت مین جمع ہوئے اور بروز وفات جناب رسول صلعم سواے چند برگزیدہ اصحاب کے اور کوئی نہ تہا۔ وَاَیْضًا لَا تَتِمُّ حُجَّۃٌ وَلَا یَنْقَطِعُ عُذْرٌ اِلَّا بِالْاِمْھَالِ۔ یہہ بھی وجہ قوی آپکے سکوت اور صبر کی ہے کہ حجت خدا اور قطع کرنا عذر بندگان الٰہی کا بدون مہلت کافی دینے کے نہین ہو سکتا۔ وَقَدْ اَمْھَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَدُوَّہٗ اِبْلِیْسَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَعَ کَوْنِہٖ قَادِرًا مُقْتَدِرًا عَلٰی بَطْشِہٖ وَاِھْلَاکِہٖ۔ دیکھو خدا نے اپنے دشمن ابلیس کو قیامت تک کی مہلت دی ہے حالانکہ ہمیشہ اُس کے ہلاک کر دینے پر قادر ہے۔ وَقَدْ تَمَّتِ الْحُجَّۃُ عَلٰی اَعْدَائِھِمْ فِیْ تِلْکَ الْاَزْمِنَۃِ وَزَادَ ثُبُوْتُھَا وَظَھَرَ عَلٰی کُلِّ مَنْ شَھِدَ اَوْ سَمِعَ مِمَّا جَرٰی عَلَیْہِ۔ حجت خدا دشمنان اہلبیت پر اسی زمانہ مہلت مین اچھی طرح سے ظاہر ہوئی اور جو کوئی مقام عداوت پر موجود تھا۔ اور جس نے سُنا ضرور اُس کو ان مظالم پر اطلاع ہوئی۔ اِذْ تَدَعُ اَمْ لَمْ یَزْ تَدِعْ۔ دشمنون کی ہمراہی سے جدا ہوا یا نہوا۔ وَاَیْضًا مِنَ الْمَصَالِحِ فِی الْاِمْھَالِ اَنَّھُمْ مَعَ مَا کَانُوْا لَا یُبَالُوْنَ فِی الْاَذٰی وَمُخَالَفَۃِ الْوَصِیَّۃِ الَّتِیْ اَوْصَاھَا نَبِیُّھُمْ۔ یہہ بھی مہلت دینے مین ایک مصلحت تھی کہ باوجودیکہ ایذا دہی اہلبیت اطہار مین

اون ظالمین کو کچھہ باک نہ تہا اور خلاف وصیت رسولؐ جو بحق اہلبیت کی تہی اُسکے کرنے مین پورے بے خوف تھے۔ وَمَعَ ذٰلِكَ يُخْفُوْنَ مَا يَأتُوْنَ بِهٖ اَوْ يَأوِّلُوْنَ مَا ارْتَكَبُوْهُ اور باوجود اس کے جو گزند اور ایذا بنسبت اہلبیت نبی کے پہنچی۔ مسلمان اسکو چھپاتے تھے اور ہر ظلم کی تاویل کرتے تھے۔ وَيُنْكِرُوْنَ مُعَادَاتَهُمْ بِالْوَصِيِّ الْمُطْلَقِ اور انکار کرتے تھے کہ ہم کو علی سے کچھہ دشمنی نہین ہے۔ بلکہ یہہ سبب ہے اور یہہ وجہ ہے اس بات کرنے کی۔ وَكُلَّمَا بَعُدَ الْعَهْدُ زَادَتْ غَيُّهُمْ وَازْدَادَ طُغْيَانُهُمْ۔ اور جس قدر وفات نبی کو زمانہ زیادہ گزرتا گیا۔ اُنکی گمراہی بڑھی اور نافرمانی امام برحق کی اب تو درجۂ انتہا کو پہنچی۔ جس کو معرکۂ کربلا نے پورا ثابت کر دیا۔ اب مین تمہید سے فارغ ہو چکا۔ الحمد للّٰہ!

باب دوم

سبب معجز نمائی امام حسینؑ کی اثبات حقیت اسلام اور انکی وفات اور غیبت امام مہدیؑ کی مناسبات

نَقُوْلُ اِنَّ اَوْصِيَاءَ هٰذَا النَّبِيِّ الَّذِيْ خَتَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النُّبُوَّةَ يَجِبُ عَلَى اللّٰهِ تَائِيْدُهُمْ بِالْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰيَاتِ لِوَجْهَيْنِ۔ مین کہتا ہون۔ کہ یہہ نبی ہمارے محمد صلعم جنپر خدا نے نبوت کا خاتمہ فرمایا ہے اُنکے خلفا اور اوصیا کی تائید معجزات اور کرامات سے کرنی دو وجہ سے خدا پر واجب تہی۔ اَحَدُهُمَا وَهُوَ السَّبَبُ الْعَامُّ الَّذِيْ يُوْجِبُ تَائِيْدَ كُلِّ نَبِيٍّ وَّوَصِيٍّ بِالْمُعْجِزَاتِ۔ ایک تو وہی عام سبب ہے جس کے رو سے ہر نبیؐ اور وصیؑ کی تائید معجزات سے واجب ہوتی ہے جیساکہ تمہیدی باب مین گزرا۔ وَهُوَ تَصْدِيْقُهٗ وَتَفْرِيْقُهٗ مِنْ عَوَامِّ الْاُمَّةِ وَتَبْكِيْتُ الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ۔ اور وہ سبب یہی ہے۔ کہ اس نبی یا وصی کی تصدیق نبوت اور امامت ہو جائے اور عام خلایق سے وہ الگ اور متمیز ہو کر نبی یا وصی مانا جائے اور کفّار اور مشرکین جو منکر ہون اُن کے دم بند کر دئے جائین اور چپ ہو جائین۔ وَثَانِيْهِمَا وَهُوَ الْاَخَصُّ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى بَعْضِ اُمَّةِ نَبِيِّنَا الَّتِيْ اَنْكَرَتْ وُجُوْبَ اِقَامَةِ الْوَصِيِّ

وَالْخَلِیْفَۃِ عَلَی اللّٰہِ۔ دوسرا سبب خاص بہ نسبت بعض امت محمدی کے ہے جس نے انکار کیا ھے۔کہ خدا پر خلیفہ نبی کا مقرر کرنا ضرور نہین ہے۔ وَادَّعَتْ اَنَّ نَبِیَّہُمْ لَمْ یَنُصَّ وَلَمْ یُوْصِ فِیْ اَمْرِ الْخِلَافَۃِ بَلْ اَھْمَلَ کُلَّ الْاِھْمَالِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ اور جس تباہ کار امت نے دعوے کیا ہے۔کہ اُس کے نبی نے کسی کی نسبت اپنا خلیفہ اور وصی ہونا صاف صاف ارشاد نہین فرمایا۔ اور نہ کسی کی نسبت وصیت کی امت کو۔کہ اس کو میرا خلیفہ سمجھنا۔پناہ بخدا ایسا جھوٹ اور یہہ افترا اپنے نبی پر!!! مَعَ اَنَّہٗ صلعم لَمْ یَتْرُکْ بَیَانَ جُزْئِیَاتِ الْاُمُوْرِ حَتّٰی اَرْشَ الْخَدْشِ۔ حالانکہ اُس نبی نے چھوٹی چھوٹی بات بہی نہ چھوڑی۔جس کا بیان نفرمایا ہو۔تا اینکہ ذرا بدن کسی کا چھل جائے کسی کے سبب سے اُسکا۔معاوضہ بہی بیان کر دیا ہے۔نہ کہ ایسا امرِ اہم جس سے اتمامِ دین ہوتا ہے۔وَکَمَا یَجِبُ تَاْئِیْدُھُمْ بِالْمُعْجِزَاتِ اِلٰی زَمَانِ وِصَایَتِہِمْ کَذٰلِکَ یَجِبُ اَنْ یَخْتَارَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ طَرِیْقًا وَاضِحًا لِذٰلِکَ بَعْدَ وَفَاتِہِمْ اَیْضًا۔ اور جس طرح واجب ہے۔کہ زمانۂ حیات مین اس وصی نبیؐ کی تائید اُنکے معجزات سے ہو۔اسی طرح بعد اُنکی وفات کے بہی ایسا طریقہ خدا پسند فرمائے۔کہ اُنکی خلافت اور امامت کا ثبوت باقی رہے۔ لِکَیْ لَا یَخْفٰی عَلٰی مَنْ اَرَادَ الْاِھْتِدَاءَ بِدِیْنِ نَبِیِّنَا طَرِیْقُ الْحَقِّ وَلَا یَنْتَھِیْ اِلَی الْجَبْرِ۔تاکہ بعد وفات اُنکے بہی جب کوئی ارادہ دین حق اختیار کرنے کا کرے اُسپر بنظر ملاحظہ اُنہین معجزات کے دین حق پوشیدہ نہ رہے اور وہ ایسا طریقہ نہو۔کہ مجبور ہو کر آدمی ایمان لائے بلکہ آزاد اور خود مختار ہو کر قبول اسلام کرے۔وَھٰذَا الْغَرَضُ یَحْصُلُ بِاَنْ یَخْتَارَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَحَدًا مِنْ اَوْصِیَاءِ نَبِیِّنَا فِیْ کَوْنِہٖ مُظْہِرًا لِلْمُعْجِزَاتِ وَمُؤَیَّدًا بَعْدَ مَوْتِہٖ بِالْاٰیَاتِ اور یہہ غرض ہدایت خلق کی اس طرح ہی پوری ہو سکتی ہے۔کہ ہمارے نبی کے ایک ہی وصی اور خلیفہ کو خدا بعد اس کے مرنے کے صاحب آیات اور معجزات اختیار کرلے ثُمَّ لَمَّا کَانَتِ الْاُمَّۃُ الْمَنْحُوْسَۃُ مُنْکِرَۃً عَنْ اِمَامَتِہِمْ وَمُبْغِضَۃً لَہُمْ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ۔ پہر چونکہ بہت لوگ امت کے ان امامون کی امامت اور خلافت سے منکر ہوئے

اور ان ائمہ سے بغض اور عداوت اپنا شعار گردانا ہر زمانہ مین اور ہر وقت مین وکانت لا ترضی بحیاتہم مادامو فیہا۔ اور اس قدر دشمنی اور عداوت پر کمر باندھی کہ انکی زندگی ظاہری چند روزہ بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ حتی انہا قتلت اثنین منہم بالسیف وتسعۃ منہم بالسم۔ یہانتک تو عداوت کی۔ کہ دو اماموں کو تلوار سے شہید کیا۔ اور نو اماموں کو زہر سے شہید کیا۔ ولم تکتف بالقتل ایضا بل جعلت یوم قتل الحسین یوم عید وسرور وتبرکت بہ۔ اور شہید کرنے پر بھی اکتفا نہ کی۔ بلکہ بروز عاشورا روز شہادت امام حسینؑ اور تباہی خاندان رسالت کو عید کا دن اور خوشی کا مقرر کیا۔ خاص مکہ معظمہ مین اللہ اللہ!!! اور یہہ اعتقاد کیا۔ کہ آج کی زینت اور سرور مین بڑی برکت ہے (خوب طرح خوشیان مناؤ!) وطابت نفسا ان تبیدہم من آخرہم عن جدید الارض۔ اسی بات مین دلی خوشی سمجھے۔ کہ ان امامون کا نام و نشان روئے زمین سے اٹھ جائے۔ ولا ترضی بان یذکروا بخیر وان یظہر احد من کراماتہم التی منحہم اللہ تعالی ایاہم۔ اور اسپر بھی راضی نہوئے کہ کبھی ان امامون کا ذکر خیر کیا جائے۔ یا کوئی شخص انکی کرامت اور بزرگی خداداد کا ذکر کرے۔ سیما الحسین بن علیؑ وہو ثالث الخلفاء مع کونہ باذلا مہجتہ فی سبیل اللہ وراضیا مرضیا باہراق دمہ ودم اعزتہ حتی اصاغر بنیہ وہتک حریمہ ونسائہ۔ خاص کر امام حسینؑ جو تیسرے امام اور خلیفہ ہین۔ حالانکہ انہون نے اپنی جان دی راہ خدا مین اور راضی اور خوشنود رہے اپنی اور اپنے عزیزون کی خون ریزی پر بلکہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی امتی امت کی نجات کی غرض سے قربانی کرا دئے۔ اپنی ناموس کی پردہ دری امت کی پردہ داری کی غرض سے گوارا فرمائی۔ وبرز مجاہدا لہدایۃ الاف الوف من اعدائہ عہدا معہودا من اللہ عن جدہ صلعم۔ لاکھون دشمنون سے لڑنے کو تنہا خواہ تیغ چند لیکر روانہ ہوئے۔ محض بغرض ہدایت نہ براہ عداوت اور یہہ جانا حضرت کا اور یہہ جہاد بنظر اسی عہد و پیمان کے تہا۔ جو آپکے جد نامدار سے خدا نے لیا تہا۔

كَمَا سَارَ مُوسٰى وَهَارُوْنُ وَبَعْضُ الْمُرْسَلِيْنَ الَّذِيْنَ يَصِفُهُمُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ بِقَوْلِهٖ وَاَرْسَلْنَاهُمْ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ - جس طرح کہ حضرت موسےٰ اور حضرت ہارون یا اور پیغمبرون کو خدا نے تن تنہا لاکھون کی ہدایت اور سرکوبی کی غرض سے بہیجا تھا جیسا کہ قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ ہم نے اُنکو لاکھ بلکہ لاکھ سے زیادہ کی طرف بہیجا تہا۔ تَذَكَّرُوْا يَا اَخِيْ فِيْ قَضِيَّةِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلٍ رُوْحِيْ لَهُ الْفِدَا - اب ذرا یاد کرو اے برادرانِ دینی حضرت مسلم بن عقیلؑ کی روانگی اور شہادت اور جہاد کو - فَاِنَّهٗ اَيْضًا اَرْسَلَهُ الْحُسَيْنُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ بَلْ يَزِيْدُوْنَ - آپکو بھی امام حسینؑ نے لاکھ آدمی بلکہ لاکھون کی ہدایت کے واسطے بہیجا تہا۔ فَمَا اَحْسَنَ مَا اَدّٰى وَمَا اَعْظَمَ مَا تَصَدّٰى وَمَا اَبْيَنَ مَا كَدَحَ وَمَا اَبْدٰى مَا بِهٖ سَمَحَ - کیا اچہی طرح سے ادائے خدمت کی اور کیسے بڑے کام کے درپے ہوئے اور کیسا ظاہر ہوا اُنکی کوشش کا حال اور کیسی کہلی ہوئی جوانمردی کی - وَهَلْ تَرٰى فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَهٗ مُجَاهِدًا بَرَزَ وَحِيْدًا مِثْلَ بِرَازِهٖ - دین اسلام کے مجاہدین مین سواے حضرت مسلم کے اور کوئی بہی نظر آتا ہے کہ تنہا اس طرح لاکھون دشمنون سے لڑا ہو - وَاَبْرَزَ الْبَطَالَةَ وَالسِّيَادَةَ وَالنَّبَالَةَ مِثْلَ اِبْرَازِهٖ - اور جوانمردی اور سیادت اور پامردی اصالت کی ایسی کسی نے ظاہر کی ہو - وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحُسَيْنُ مَعَ كَوْنِهٖ مُطِيْعًا لِاَمْرِ اللّٰهِ وَاَمْرِ جَدِّهٖ (وَلِهٰذَا صَارَ وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ وَصَاحِبَ اٰيَاتٍ بَاهِرَاتٍ وَمُعْجِزَاتٍ ظَاهِرَاتٍ) كَيْفَ يَلُوْمُهٗ سُفَهَاءُ الْاُمَّةِ فِيْ جِهَادِهٖ هٰذَا - اور خلاصہ کلام یہہ ہے کہ امام حسینؑ باوجودیکہ مطیع اور فرمانبردار خدا کے اور اپنے نانا کے تھے (اور اسی سبب سے عزت یافتہ ہوئے خدا کی درگاہ مین اور معجزات اور کرامات اُن سے ہوتے ہین) دیکھو کہ نادان امت محمدیؐ کے کیسی کیسی ملامت اُنکی کرتے ہین اِس جہاد کرنے مین جو آپنے کربلا مین کیا ہے - حَتّٰى اَنَّهُمْ يَرْمُوْنَهٗ بِاَنَّهٗ اَلْقٰى نَفْسَهٗ وَاَهْلَهٗ وَنِسَائَهٗ عَامِدًا اِلَى التَّهْلُكَةِ وَخَالَفَ النَّهْيَ الْوَارِدَ فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ یہان تک کہ اُس جناب پر الزام لگاتے ہین کہ دیدہ و دانستہ آپکو اور اہل و عیال کو ہلاکت مین ڈالا اور قرآن مجید مین جو خدا نے منع فرمایا ہے کہ اپنے اختیار سے ہاتہ پاؤن چلتے

ہوئے انکو ہلاکت مین نہ ڈالو اُس کے خلاف حضرت نے کیا۔ وَلَمْ یَدْرِ ذٰلِكَ الْقَائِلُ اَنَّ
الْاَنْبِیَاءَ وَاَوْصِیَائَهُمْ مِنْ شَانِهِمْ فِیْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ اَنْ یُّعَرِّضُوْا نُفُوْسَهُمْ لِلْهَلَاكِ
هِدَایَةً لِعَوَامِ الْاُمَّةِ۔ اس کہنے والے کو یہہ خبر نہین ہے کہ انبیا اور اُنکے اوصیا کی شان
سے یہہ بات ہے کہ اپنے تئین بعض اوقات ہلاکت اور مصیبت مین ڈالین تاکہ عام امت
کی ہدایت پوری ہو۔ فَکَمْ مِنْ نَبِیٍّ قَدْ قُتِلَ وَکَمْ مِنْهُمْ قَدْ اُسِرَ وَکَمْ مِنْهُمْ قَدْ اُلْقِیَ فِی
النَّارِ۔ بہت سے نبی ایسے گذرے ہین کہ امت کے ہاتھ سے قتل کئے گئے اور بہت سے قید
ہوئے اور بہت سے آگ مین ڈالے گئے۔ وَکَمْ مِنْهُمْ قَدِ ابْتُلِیَ بِاسْتِهْزَاءِ الْکُفَّارِ حَتّٰی
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِمْ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِؤُنَ۔ اور بہت
سے نبی سے کفار نے ٹھٹھا اور مذاق کیا تا اینکہ خدا نے فرمایا ہے کہ جب اُنکی ہدایت کو نبی
اور رسول آتا تہا اُس سے تمسخر کیا کرتے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب
کے قصون کو قرآن مین پڑہو۔ فَاِذَا عَلِمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ طُغْیَانَ الْاُمَّةِ هٰکَذَا وَکَانَ
لُزُوْمُ الْحُجَّةِ لَا یَرْتَفِعُ فِیْ حِیْنٍ مِنَ الْاَحْیَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ جب خدا نے امتِ
محمدی کی نافرمانی اور بدعنوانی ایسی جان لی کہ خلیفہ اور وصی محمد صلعم کو زندہ نہین
چھوڑتے اطاعت اور فرمان پذیری کیسی اور حجت خدا کا قایم رہنا ہر وقت لازم تہا قیامت
تک۔ فَاقْتَضَتْ حِکْمَتُهُ الْبَالِغَةُ لِهِدَایَةِ خَلْقِهٖ اَنْ یَّصْطَفِیَ وَصِیَّیْنِ مِنْ اَوْصِیَاءِ
مُحَمَّدٍ صلعم۔ پس اُس کی حکمت جو ہر طرح پوری ہے اسکی مقتضی ہوئی کہ ہمارے نبی کے
اوصیا اور خلفا مین سے دو وصی اور امام ایسے پسند کرے۔ فَیَجْعَلُ مَمَاتَ اَحَدِهِمَا
کَالْحَیٰوةِ وَهُوَ الْحُسَیْنُ الشَّهِیْدُ ؑ۔ ایک امام اور خلیفہ کی موت کو مثل حیات کے فرمادے
یعنی جو کام زندگی مین آدمی کر سکتا ہے وہ بعد شہادت کیا کرین اسلئے کہ شہید راہ خدا
زندۂ جاوید ہے۔ وَیَجْعَلُ حَیٰوةَ اَحَدِهِمَا بِالْغَیْبَةِ الْمُتَطَاوِلَةِ کَالْمَمَاتِ وَهُوَ
الْمَهْدِیُّ الْهَادِی الثَّانِیْ عَشَرُ مِنَ الْاَئِمَّةِ۔ اور ایک امام اور خلیفہ کی زندگی بوجہ
غائب رہنے کے زمانہ دراز تک مثل موت کے فرمادی۔ اَمَّا جَعْلُ حَیٰوتِهٖ کَالْمَمَاتِ فَلِاَنَّ
الْاُمَّةَ الظَّالِمَةَ غَایَةُ بُغْیَتِهِمْ اَنْ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ مِنْ اَوْصِیَاءِ مُحَمَّدٍ حَیًّا۔

امام آخر الزمان کی زندگی مثل موت کے اسواسطے پسندیدۂ خدا ہوئی کہ ظالمان امت کی نہایت آرزو اور خواہش یہی تھی اور اب بھی ہے کہ خلیفہ رسول خدا اور رسول کا بنایا ہوا دُنیا مین زندہ نرہنے پائے چنانچہ گیارہ کو تو مار چکے تیغ سے اور زہر سے - لِاَنَّهٗ يُبْطِلُ بِوُجُوْدِهٖ وَبِاِنْفَاذِ اَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيْهِ مَا اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلَيْهِ مِنَ الْاَبَاطِيْلِ فِيْ اَمْرِ الْخِلَافَةِ - اس لئے کہ اگر امام زندہ رہکر اُن مین اپنے حکم کو جاری کرین تو یہہ عقیدہ امت کا جو خلافت کے بارے مین ہے پہلے تو اسکو باطل کرنا ضرور ہوگا - وَهُمْ يُصِرُّوْنَ عَلَيْهَا وَلَا يَصْتَدُّوْنَ بِهُدَاهُ فَيَجِبُ اِفْنَائُهُمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ - اور یہہ لوگ ایسے جمے ہوئے ہین اس عقیدہ پر کہ ہرگز اس سے جدا ہونگے اور اسی باطل پر اصرار کرینگے چنانچہ گیارہ امام پر گیارہ مرتبہ تجربہ ہو چکا پس ضرور ہوگا کہ یہہ سب کے سب قتل کئے جائین اور قیامت برپا ہو - فَاَمْهَلَهُمُ اللّٰهُ اِلٰى زَمَانٍ طَوِيْلٍ كَمَا اَمْهَلَ قَوْمَ نُوْحٍ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا - اب سوچنے اور سمجھنے کے واسطے انکو غیبت امام سے مہلت دی جیسے حضرت نوح کی امت کو مہلت ساڑھے نوسو برس کی دی تھی - وَاَقَامَ لَهُمُ الْحُجَّةَ بِظُهُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ عَنِ الْحَيِّ الْاَبَدِيِّ الشَّهِيْدِ - حضرت نوح تو خود زندہ رہے تھے اس لئے کہ اُنکے خون کی پیاسی امت نہ تھی اور یہان اتمام حجت کا طریقہ یہہ رہا کہ ایک زندہ جاوید شہید مظلوم کے معجزات روزانہ پیاپے ظاہر ہوتے رہین کہ اُنکے ظہور سے ہدایت خلق پوری ہوا کرے - فَهٰذَا الْاِمْهَالُ وَاِنْ كَانَ اِمْلَاءً لٰكِنَّهٗ مَعَ ذٰلِكَ رَاْفَةٌ وَرَحْمَةٌ مِنْهُ لِلْعِبَادِ - پس یہہ مہلت دی غیبت امام سے اگرچہ بظاہر گسیختہ عنان کر دینا ہے مگر پھر بھی اگر غور کیا جائے تو عین مہربانی اور رحمت خدا کی رحمۃ للعالمین کی امت پر ہے - كَيْ يَتَرَاجَعُوْا اِنْ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ فِي الطُّغْيَانِ قَدْ بَلَغُوْا حَدًّا لَيْسَ دُوْنَهٗ حَدٌّ اٰخَرُ - تاکہ اس مدت دراز مین بھی شاید اپنی عقل فطری کی طرف رجوع کرین اگر اُنکے خیال مین یہہ بات آجائے کہ ہمنے تو حد کر دی خدا کی نافرمانی مین اور انتہا کو پہنچا دی - سرکشی جو کسی امت نے ایسی کی تھی - وَلَعَلَّهٗ لِهٰذَا يَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ - اور شاید ایسی ہی مہلت دہی کی نسبت خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ ہم اُنکو اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہین اس لئے

کہ روش حکیمانہ ہماری استوار ہے۔ فَاِنَّ الْمَکِیْدَةَ یَسْتَحِیْلُ اَنْ تُنْسَبَ اِلَی اللّٰهِ اس لئے
کہ مکر اور فریب کی نسبت کرنی تو خدا کی طرف محال ہے۔ بَلِ الْمُرَادُ اَنَّ اِمْلَاءَہٗ غَضَبٌ فِی الظَّاهِرِ
وَرَحْمَةٌ فِی الْبَاطِنِ۔ بلکہ مراد یہہ ہے کہ خلایق کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور عذاب انپر چندے
نازل نکرنا بظاہر تو غضب خدا معلوم ہوتا ہے اور باطن مین عین رحمت اور شفقت ہے۔
وَاِنَّمَا قُلْنَا اَنَّ ذٰلِکَ الْاِمْهَالَ رَاْفَةٌ وَرَحْمَةٌ مَعَ اَنَّهٗ وَقَعَ لِاشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ کَمَا
فِی الْکَافِیْ۔ اور یہہ جو ہم نے کہا کہ یہہ مہلت وہی بنظر رحمت اور مہربانی خدا کی ہے اگرچہ
شدت غضب آلہی سے اس قدر طولانی غیبت امام مہدیؑ کی ہوئی ہے چنانچہ کافی مین وارد ہے۔
عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ یَا ثَابِتُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ کَانَ وَقَّتَ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَی السَّبْعِیْنَ
فَلَمَّا اَنْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَخَّرَهٗ
اِلٰی اَرْبَعِیْنَ وَمِائَةٍ۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے وارد ہے حضور نے فرمایا اے ثابت بیشک
خدا نے یہہ امر یعنی صاحب الامرؑ کی مدت مثلاً ستّر کی مقرر کی تھی پہر جب امت نے ایسی شقاوت
کی کہ امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل کئے گئے اہل زمین پر شدت غضب آلہی کی ہوئی اب وہ
ایک سو چالیس تک پیچھے ہٹا دیا گیا یعنی جو زمانہ ظہور پہلے مقرر تہا اُس سے دو چند زمانہ
کے بعد اب ظہور امام زمان ہوگا۔ فَنَقُوْلُ اِنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ یَکُوْنُ عَلٰی
نَوْعَیْنِ۔ اب ہم کہتے ہین کہ خدا کا غضب بندون پر دو طرح سے ہوتا ہے۔ نَوْعٌ یَتْبَعُهٗ
عَذَابٌ وَنِقْمَةٌ وَنَوْعٌ یَکُوْنُ لِلتَّادِیْبِ وَالتَّنْبِیْهِ۔ ایک قسم غضب کی تو وہی ہے
(خدا کی پناہ) کہ اُس کے ساتہہ عذاب ہی نازل ہوتا ہے اور مہلت بہی توبہ کرنے کی نہین
ملتی ہے۔ اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا اور ایک قسم غضب کی بنظر تنبیہ اور تادیب کے ہوتی ہے اُسمین
پوری مہلت ملتی ہے۔ وَلَمَّا کَانَ سُبْحَانَهٗ اَرْاَفَ عَلٰی عِبَادِهٖ وَلَا سِیَّمَا عَلَی
الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ۔ پہر چونکہ خدا اپنے بندونپر عموماً اور خاصکر
امت محمد پر ماں باپ سے زیادہ شفیق اور مہربان ہے۔ فَغَضِبَ عَلَیْهِمْ اَوَّلًا
بِالْاِمْهَالِ لِکَیْ یَتُوْبُوْا اِلَیْهِ وَیَرْجِعُوْا عَمَّا اعْتَقَدُوْهُ۔ پس پہلے غضب آلہی
اس طرح سے بنظر تنبیہ کے ہوا ہے کہ انکو مہلت کافی دیگئی تاکہ دلائل اور آیات اور معجزات کو

دیکھکر توبہ کرین اور اپنے عقیدہ باطل سے حق کی طرف رجوع کرین - وَهُوَ يَقُولُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ - اور خود قرآن مین خدا فرماتا ہے کہ خدا تمہاری امت کو اے محمد عذاب نہ کریگا جب تک تمہارا قدم درمیان مین ہے شاید مراد یہہ ہے کہ جب تک تم زندہ ہو اور بعد تمہارے بھی خدا اونکو عذاب نکریگا اُس حالت مین کہ وہ لوگ اپنے گناہون سے توبہ اور استغفار کرین یہ پرورش برکت سے اُسی نبیؐ کے ہے جسکی خانہ بربادی امت کر رہی ہے افسوس ہزار افسوس مسلمانون اب بہی سنبھلو - فَهٰذَا الْاِمْهَالُ اِخْتِبَارٌ لِلْخَلَائِقِ مِنْ اَنَّهُمْ هَلْ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ اَمْ لَا - پس یہہ مہلت وہی امام غائب کے زمانۂ ظہور تک بنظر امتحان خلایق ہے کہ آیا غیب پر ایمان لاتے ہین یا نہین پڑہو سورۂ بقر کی شروع آیات کو اور ایمان لاؤ - وَهٰذَا الْاِخْتِبَارُ هُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِ الْحُسَيْنِ لِطَائِفَةِ مُؤْمِنِي الْجِنِّ حَيْثُ قَالَ وَاِنْ اَقَمْتُ فِيْ مَكَانِيْ هٰذَا فَبِمَا ذَا يُبْتَلٰى هٰذَا الْخَلْقُ الْمَتْعُوْسُ وَبِمَا ذَا يُخْتَبَرُوْنَ - اور یہی امتحان مراد ہے امام حسین عم کے ارشاد مین جو آپنے ایک گروہ مومنین جن سے فرمایا تہا کہ اگر مین اسی جگہ ٹہر جاؤن (اور کربلا کو روانہ نہون) پہر کس چیز سے امتحان لیا جائیگا اس خلق تباہ کار کا اور کس طرح سے یہہ لوگ امتحان مین آئینگے (دیکھو باب ۵ جلد اول اسی کتاب کو) فَاِنَّ نَبِيَّنَا صلعم كَمَا اَخْبَرَ بِالْكَائِنَاتِ الْعَظِيْمَةِ فِيْ اُمَّتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ قَبْلَ وُقُوْعِهَا - اس لئے کہ ہمارے نبیؐ نے جس طرح اور بڑے بڑے واقعات کی پیشین گوئی فرمائی ہے جو امت مین بعد وفات آنحضرت ہونے والے تھے - كَذٰلِكَ اَخْبَرَهُمْ بِغَيْبَةِ الثَّانِيْ عَشَرَ مِنْ خُلَفَائِهٖ وَكَذٰلِكَ اَوْصِيَائِهٖ اَخْبَرُوْا بِهَا - اسی طرح یہہ بہی ارشاد فرمایا ہے کہ میرا بارہوان خلیفہ اور وصی پیدا ہوکر غائب ہو جائیگا اور اسی طرح گیارہ اماموں نے بہی یہی پیشین گوئی کی تہی - وَافْتَرَقَتِ الْاُمَّةُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى فِرْقَتَيْنِ - اُسی خلافت کے جہگڑے کی وجہ سے اس بارہ مین بہی امت کے دو فرقہ ہوگئے - فِرْقَةٌ اٰمَنَتْ بِهٖ وَقَالَتْ كَيْفَ نُنْكِرُ هٰذَا الْكَائِنَ الَّذِيْ اَخْبَرَ بِهٖ نَبِيُّنَا وَهُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ - ایک فرقہ تو

ایمان لایا اور کہا کہ ہم کیونکر انکار کرین اُس واقعہ کا جسکی پیشین گوئی ہمارے نبیؐ کر گئے ہین جو سب سچون سے زیادہ راستباز تھے۔ وَفِرْقَةٌ اَنْكَرَتْ وِلَادَتَهٗ وَ غَيْبَتَهٗ لِاَنَّهٗ مُبْطِلٌ لِاِعْتِقَادِهَا فِيْ كَوْنِ الْخِلَافَةِ مِنَ اللّٰهِ۔ دوسرے فرقہ نے انکار کر دیا۔ آپ کے پیدا ہونے اور غائب ہونے سے اسلئے کہ جو عقیدہ اس فرقہ کا خلافت کے بارہ مین ہے کہ خدا کی طرف سے نہین ہے آپکی ولادت اور غیبت کے اقرار سے وہ عقیدہ باطل ہوتا ہے۔ فَاِمَامُنَا الْمُنْتَظَرُ يَنْتَظِرُ ظُهُوْرَهٗ طَائِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاِنْفَاذِ مَوَاعِيْدِ اللّٰهِ مِنْ ظُهُوْرِ الْفَرَجِ وَنُزُوْلِ النِّقْمَةِ عَلَى الْاَعْدَاءِ قَائِلًا بِلِسَانِهٖ وَ مُتَمَنِّيًا بِقَلْبِهٖ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ۔ پس ہمارے امام مہدیؑ کے ظہور کا انتظار گروہ مومنین کو اس غرض سے ہے کہ جو جو وعدہ ہاے عظیمہ خدا نے ہمارے نبیؐ سے فرمائے ہین سب آپ کے ظہور کے بعد پورے ہونگے ہر قسم کی فراخ حالی ہمکو ہوگی اور ہمارے دشمنون پر عذاب نازل ہوگا یہی فرقہ زبان سے یہہ دُعا مانگتا ہے اور دل سے آرزو کرکے کہتا ہے خدایا جلدی ظہور امامؑ کر دے اور راہ اُنکے ظہور کی باسانی کہولدے۔ وَاجْعَلْهُ طَالِبًا لِثَارِ الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ كَمَا قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ۔ خداوندا ہمارے امام زمان کو طالب خون ناحق حسینؑ مظلوم کا کر دے کہ بڑی بیرحمی سے بیگناہ شہید کئے گئے ہین جیسا کہ قرآن مین تو نے ارشاد کر دیا ہے۔ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا۔ جو شخص مظلوم ہوکر مارا جائیگا (کیون حضرات امام حسینؑ سے بڑہکر کون مظلوم مارا گیا ہے) ہمنے اُس کے ولی (مثلاً پوتا) کو قدرت یا سلطنت دی ہے یعنی اُس کو انتقام لینے پر قادر کر دیا ہے لازم ہے کہ وہ ولی (یا وارث) بیش از حد واجب قتل نکرے اس لئے کہ وُہی ولی فتحیاب اور مظفر اور منصور ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ۔ وَفِرْقَةٌ مُنْكِرَةٌ بِلِسَانِهَا وَمُوْقِنَةٌ بِقَلْبِهَا تَتَمَنّٰى اَنْ يَّخْرُجَ وَلِيُّ اَمْرِ الْحُسَيْنِ فَنَقْتُلُهٗ كَمَا قَتَلْنَا جَدَّهٗ بَلْ اَحَدَ عَشَرَ مِنْ اَجْدَادِهٖ۔ دوسرا فرقہ زبان سے تو انکار ولادت اور غیبت امام زمان کر رہا ہے مگر دل مین خوب یقین رکہتا ہے اور آرزو اُسکو یہی ہے کہ ولی قصاص حسینؑ خروج کرین کہ ہم اُنکو بہی قتل کرین جس طرح امام حسینؑ کو بلکہ مع

امام حسینؑ گیارہ حضرات کو شہید کر چکے ہین - فَالْمَهْدِیُّ الْمَوْعُوْدُ مُنْتَظَرٌ لِکِلَا الْفَرِیْقَیْنِ مِنْ هٰذَیْنِ الْوَجْهَیْنِ - پس امام مہدیؑ جن کے ظہور کا وعدہ خدا نے فرمایا ہے دونو فریق مومنین اور دشمن دین اُنکے ظہور کے منتظر ہین انہین دونو وجہون سے - وَاِنَّ رَبَّنَا لَبِالْمِرْصَادِ لَا یَحْفِزُهُ الْبِدَارُ وَلَا یَخَافُ مِنْ فَوْتِ الثَّارِ - ہمارا پروردگار ٹہیک موقع وقت پر منتظر انتقام ہے جلدی انتقام لینے مین اُس کو شرم نہین ہے اور نہ اُس کو اس کا خوف ہے ایسا نہو کہ انتقام لینے کا وقت جاتا رہے اور فوت ہوجائے ہر وقت قادر ہے - وَهُوَ الْحَلِیْمُ الْجَبَّارُ وَالْکَرِیْمُ الْقَهَّارُ - وہی خدا کسی وقت پر تو بُردبار ہے اور کسی وقت غضبناک بہی پورا ہے کسیوقت بخشش اور کرم کرتا ہے اور کسی وقت قہر اور غلبہ اپنا ظاہر فرماتا ہے ؎ کام اُسکے غرض ہین دونو خوب ٭

باب سوم

امام حسینؑ کی شہادت کو حیات جاودانی کیون خدا نے فرمائی اور بیان معجزات کا عموماً اور خاص وہ معجزہ جو گوالیار کے راجہ پر واقع ہوا

اَمَّا جَعْلُ مَمَاتِ الْحُسَیْنِ کَالْحَیٰوةِ فَلِمَا مَرَّ ذِکْرُنَاهَا فِی الْبَابِ السَّابِقِ - لیکن امام حسینؑ کی موت جو شہادت سے ہوئی اُس کو خدا نے مثل حیات دائمی جسمانی کے فرمایا اُسکا سبب تو وہی ہے جو اوپر کے باب مین ہم لکھہ چکے یعنی روزانہ معجزات اور کرامات حضرت کے ظاہر ہونے سے دروازہ ہدایت کہلا رہے اور امام زمان کا غائب رہنا مانع ہدایت نہ ہو - وَهٰذَا الشَّرَفُ وَاِنْ کَانَ مَنَحَهُ اللّٰهُ لِکُلِّ شَهِیْدٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ مُرَمَّلٍ بِدَمِهٖ کَمَا نَصَّ عَلَیْهِ فِیْ کِتَابِهٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الْاٰیَة - اور یہہ شرف زندگی جاوید کا اگرچہ خدا نے ہر ایک شہید راہ الٰہی کو دیا ہے جو معرکۂ جہاد مین اپنے خون مین لوٹا ہو جیسا کہ قرآن مین فرمادیا ہے کہ جو لوگ راہ خدا مین قتل کئے جائین اُنکو مُردہ نہ سمجہو - لٰکِنْ خَصَّ اللّٰهُ

مِنْ بَنِیْہِمُ الْحُسَیْنُ وَمَنْ مَعَہٗ بِشُئُوْنِ الْحَیٰوۃِ الْجِسْمَانِیَّۃِ اَکْثَرُ مِنْ کَثِیْرٍ مگر امام
حسینؑ اور اُنکے ہمراہی شہدا کو خدا نے حیات جسمانی کے آثار بہت سے ایسے عطا فرمائے جو اور
شہدا مین نہین ہین - وَمِنْہَا تَکَلُّمُ رَاْسِہِ الْمَجِیْدِ وَذٰلِکَ عَنِ الْقَفَا کَمَا یَتَکَلَّمُ الْاِنْسَانُ
الْحَیُّ - ایک بڑا معجزہ انمین سے یہہ ہے کہ آپ کا سر مبارک نیزے پر چڑھا ہوا جو پس
گردن سے جدا کیا گیا تھا چند مرتبہ اس طرح گویا ہوا جیسے زندہ آدمی بولتا ہے - وَسَاَلَ
عَنْ بَعْضِ قَاتِلِیْہِ وَاَجَابَ لِبَعْضِ سَائِلِیْہِ وَاَمَرَ وَنَہٰی وَتَلٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ مِرَارًا
کَمَا لَا یَخْفٰی - اور گویائی بہی ایسی پوری کہ بعض اپنے قاتلون سے کچہہ سوال کیا اور بعض
کے سوالات کا پورا جواب دیا - بَلْ تَنَحْنَحَ قَبْلَ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی مَا ہُوَ شَانُ الْکَامِلِیْنَ
فِی التَّجْوِیْدِ کَمَا فِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ وَکِیْعٍ - بلکہ قرآن پڑہنے سے پہلے کنکہار کر حضرت نے
تلاوت قرآن فرمائی جس طرح بڑے کامل اور مشاق فن قرأت کا دستور ہے اللہ اکبر چنانچہ
ابن وکیع کی روایت مین وارد ہے - وَقَدْ اَفْرَدْنَا بَابًا بِرَاْسِہٖ لِذِکْرِ تِلَاوَۃِ
رَاْسِہِ الْقُرْاٰنَ وَاَوْضَحْنَا فِیْہِ الْاَسْرَارَ الَّتِیْ کَانَتْ فِیْ تِلَاوَتِہٖ سُوْرَۃَ الْکَہْفِ
ہم نے ایک جداگانہ باب اسی بارہ مین لکھا ہے جس مین بیان سر اقدس کے آیات قرآنی
پڑہنے کا ہے اُسی باب مین اُن اسرار اور رموز کو ہم نے بیان کیا ہے جو خاص سورۂ
کہف کے پڑہنے مین ہماری ناقص عقل مین آتے ہین - وَاَثْبَتْنَا فِیْہِ اَنَّ تِلْکَ الْمُعْجِزَۃَ
لَا تُشْبِہُ اَصْلًا بِالشَّعْبَدَۃِ الْمُتَعَارَفَۃِ فِیْ زَمَانِنَا ہٰذَا مِنْ حِفْظِ الْاَصْوَاتِ وَ
نَقْلِہَا مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ اٰخَرَ - اسی باب مین ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہہ معجزہ
ہرگز مشابہ اُس شعبدہ کے نہین ہے جو آج کل کے فلسفہ سے ایجاد ہوئی ہے کہ آواز کو صندوق
وغیرہ مین بند کرکے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے ہین - یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُبْطِلُوْا بِہَا
مُعْجِزَاتِ نَبِیِّنَا مِنْ تَکَلُّمِ الْحَصٰی فِیْ یَدِہِ الشَّرِیْفَۃِ وَغَیْرِہَا - اس شعبدہ سے
ارادہ ان دہریون کا یہہ ہے کہ باطل کردین ہمارے نبیؐ کے معجزات جو منقول ہین کہ آپ کے
ہاتہہ مین سنگریزہ بولتے تھے یا کہ درخت وغیرہ آپکی نبوت پر گواہی دیتے تھے - وَکَذٰلِکَ
سَیَلَانُ الدَّمِ الْعَبِیْطِ عَنْ وَجْہِہٖ وَرَاْسِہٖ لِصَدْمَۃِ الْحَجَرِ الْمَرْمِیِّ اِلَیْہِ مِنْ اُمِّ

حجام لعنها اللہ - اسی طرح چہرۂ مبارک سے خون تازہ جاری ہونا اُس پتھر کی چوٹ سے
جس کو ام حجام ملعونہ نے سر اقدس پر مارا تہا - وَبِالْجُمْلَةِ فَمُعْجِزَاتُ سَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ یَکُوْنُهَا
مُتَوَاتِرَةً بِالنَّقْلِ الْمُتَوَاتِرِ الَّذِیْ لَا یَخْتَصُّ بِفِرْقَةٍ مِنَ الْفِرَقِ الْمَوْجُوْدَةِ فِی الْعَالَمِ
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ غَیْرِهِمْ - اور خلاصہ کلام یہہ ہے کہ ہمارے سردار امام حسینؑ کے معجزے
چونکہ نقل متواتر سے ہر زمانہ مین ثابت ہورہے ہین اور کچھہ فرقہ اہل اسلام کی تخصیص ہنین ہے
بلکہ منکرین اسلام بہی اُنکو نقل کرتے چلے آتے ہین - لِکَوْنِهَا مُشَاهَدَةً بِمَرْأَی الْعُیُوْنِ
مِنَ النَّاظِرِیْنَ صَادِرَةً حِیْنًا بَعْدَ حِیْنٍ - اور نیز چونکہ وہ معجزات چشم دید کفار اور
اور مسلمین ہورہے ہین اور وقتاً فوقتاً اب بہی صادر ہوتے ہین - لَا یَنْقَطِعُ ظُهُوْرُهَا
وَلَا یُمْنَعُ صُدُوْرُهَا - سلسلہ اُنکے ظہور کا قطع ہنین ہوتا اور نہ اُنکے صادر ہونے کو
روکا جاتا ہے - فَلَوْلَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِتِلْكَ الْحَیٰوةِ کَیْفَ یُمْکِنُ صُدُوْرُهَا
عَلٰی ذٰلِكَ الْاِعْلَانِ - پہر اگر خدا امام حسینؑ کو ایسی زندگی نہ دیتا کیونکر صدور ان معجزات
کا اس اعلان اور شہرت سے ہو سکتا - وَکَیْفَ یَسْتَمِرُّ وَیَدُوْمُ وَیَتَجَدَّدُ ذٰلِكَ
الْاَمْرُ الْوَاجِبُ الْمُحْتَاجُ اِلَیْهِ بَقَاءُ دِیْنِ مُحَمَّدٍ صلعم اِلٰی مَا شَاءَ اللّٰهُ - اور کیونکر
جاری رہتا اور ہمیشہ باقی رہتا اور تازہ بتازہ ہوا کرتا یہہ امر معجزنمائی کا جسکے باقی رہنے پر
بقائے دین محمدی محتاج ہے جب تک خدا کو اس دین کا باقی رکہنا منظور ہے یعنی تا روز
قیامت - وَاِذْ قَدْ اَتَیْنَا اِلٰی ذِکْرِ الْمُعْجِزَاتِ الصَّادِرَةِ عَنْ مَوْلَانَا الْحُسَیْنِ عٰ
فَحَرِیٌّ بِنَا اَنْ نَذْکُرَ هُنَا مِنْهَا مَا یَشْهَدُ عَلَیْهِ الْاٰفُ مِنَ الْمَوْجُوْدِیْنَ - اور
ابتو ہم بیان معجزات امام حسینؑ کے مقام پر آہی چکے مناسب ہے کہ اس باب نورانی مین
اُن معجزات مین ایسے دو معجزون کو بیان کرین جن کے ہونے کی شہادت بچشم دید لاکہون
آدمی ہندو اور مسلمان آج بہی دیسکتے ہین - وَهُمَا الْمُعْجِزَتَانِ اللَّتَانِ صَدَرَتَا
فِیْ بَلْدَةِ گُوَالِیَارِ بِحَیْثُ لَا یُمْکِنُ لِاَحَدٍ اِنْکَارُهُمَا وَلَا تَاوِیْلُهُمَا مِنْ قَوَاعِدِ
الْفَلْسَفَةِ - یہہ وُہی دونو معجزے ہین جو بمقام گوالیار صادر ہوئے لاکہون آدمیون
کے سامنے کہ انکار اِنکا کوئی ہنین کرسکتا ہے اور نہ کسی قاعدہ فلسفہ سے اُنکی تاویل ہوسکتی ہے

فلاتا

فَالْاُوْلیٰ مِنْهُمَا اَنَّ الْبَرَاهِمَةَ الْجُنُوْبِیَّةَ وَهُمْ اَشَدُّ بُغْضًا وَعَدَاوَةً وَعِنَادًا لِلْمُسْلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوْا اَنَّ رَئِیْسَ هٰذَا الْبَلَدِ الْمُسَمّیٰ بِجِیْوَاجِیْ رَاؤُ یَعْتَقِدُ بِقَلْبِهٖ کَرَامَةَ الْحُسَیْنِ وَیَتَعَزّیٰ بِعَزَائِهٖ فِیْ اَیَّامِ الْمُحَرَّمِ - پہلا معجزہ اُن دونو معجزات گوالیار سے یہہ ہے کہ دکھنی پنڈت جو مسلمانون سے بغض اور عداوت زیادہ رکھتے ہین جب دیکہا اُنہون نے کہ راجہ اس شہر کا جسکا جیواجی راؤ نام تہا دل سے عقیدہ کرامت امام حسینؑ کا رکہتا ہے اور عشرۂ محرم مین عزاداری بھی دہوم سے کرتا ہے (واضح ہو کہ) قوم مرہٹہ مین ہمنے خود دیکہا ہے کہ امیر غریب سب ایام محرم مین امام حسینؑ کے نام بہیک مانگنے کی غرض سے فقیر بنتے ہین اور متواتر سُنا ہے کہ مہاراجہ وہان کابہی کسی روز فقیر بنتا ہے مگر اس کو بچشم خود نہین دیکہا - وَکَانَ ذٰلِكَ الرَّئِیْسُ اَبْتَرَ عَدِیْمَ الْوَلَدِ حَرِیْصًا عَلیٰ اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ یَسْتَخْلِفُهٗ - اس راجہ کے کوئی لڑکا نہ تہا لہذا اُسکو بڑی آرزو اور حرص اس بات کی تہی کہ ایک ہی لڑکا ہو جاتا کہ وہ گدی نشین ریاست پر اس کے بعد ہوتا اور ریاست اُس کے خاندان سے نجاتی - فَاحْتَالُوْا فِیْ ذٰلِكَ حِیَلًا کَثِیْرَةً وَکَادُوْا کَیْدًا عَظِیْمَةً - بہت سے حیلہ اور بڑے بڑے مکر اور فریب اُن برہمنون نے اس بارہ مین کئے - وَقَالُوْا اِنَّ السَّابِعَ اَوِ الثَّامِنَ اَوِ التَّاسِعَ مِنَ الْمُحَرَّمِ فِیْ تِلْكَ السَّنَةِ یَوْمٌ مُبَارَكٌ اِذَا جَعَلْتَهٗ یَوْمَ عِرْسِكَ وَتَزْوِیْجِكَ مِنْ اِمْرَاَةٍ فُلَانِیَّةٍ تَلِدُ لَكَ وَلَدًا یَرِثُكَ لَامُحَالَةَ - یکزبان ہوکر پنڈتون نے مہاراجہ سے کہا کہ امسال محرم کی ساتوین خواہ آٹھوین تاریخ بلکہ نوین ایسی مبارک آئی ہے کہ اگر اُس روز آپ اپنا بیاہ فلانی عورت سے کرین ضرور اُس رانی سے لڑکا پیدا ہوگا جو آپ کی گدی کا مالک ہوگا اور راج کریگا - وَاَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَاَقْسَمُوْا جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بِاَیْمَانٍ مُغَلَّظَةٍ اَنَّهٗ لَایَتَخَلَّفُ قَوْلُهُمْ فِیْ هٰذَا الْاِخْبَارِ اَلْبَتَّةَ - سب کے سب اسی پر یکجا ہوکر قسمہا مغلظہ کھاکر کہنے لگے کہ ہرگز یہہ حکم ہمارا قاعدۂ نجوم سے غلط ہنوگا اور ضرور یہہ حکم صحیح ہے - وَکَانَ الرَّئِیْسُ یَخَافُ وَیَتَسَوَّفُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ لِکَوْنِهٖ مُتَذَکِّرًا بِاَنَّهٗ یَوْمُ حُزْنٍ وَمُصِیْبَةٍ لِلْحُسَیْنِ وَاَهْلِبَیْتِهٖ - اُس راجہ کو خوف تھا اور شادی اُس تاریخ کرنیکو

ٹالتا تہا اس لئے اُس کو یاد تھا کہ یہہ روز روز مصیبت امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت کا ہے۔ وَهُوَ اَيْضًا مِنَ الْمُتَعَزِّيْنَ بِعَزَائِهِمْ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ۔ اور یہہ بہی اُس کو خیال تہا کہ مین بہی ان دنون عزادار اُس جناب کا ہوتا ہون کیونکر شادی اور خوشی کا سامان اوس تاریخ مین کر سکتا ہون۔ (**مولف کہتا ہے**) کہ دنیا مین لاکھون بیاہ اور برات انہین تاریخون مین ہوتے ہین اور کسی کو ضرر نہین پہنچتا ہے اس کا سبب یہہ ہے کہ وہ لوگ یا تو مسلمان نہین اور ہمارے نبیؐ کے قائل نہین لہذا فروع دین کی مخالفت کا مواخذہ اُن سے کیونکر ہو اور اگر کوئی شخص دیدہ و دانستہ براہِ عداوت اور توہین اہلبیتؑ مرتکب اس فعل کا ہو اور اُس کے کرنے سے کسی بڑے امر ہدایت مین خلل پڑتا ہو وہ مقام تحدّی کا ہے اُسوقت اعجاز نمائی ضرور ہونی چاہیئے چنانچہ براہمہ نے اسی نظر سے شادی کا دن نوین محرم کی مقرر کرایا۔ اور مہاراجہ معتقد کرامت امام حسینؑ بہی تہا لہذا اُسی روز سزا دہی ضرور تہی۔ فَلَمَّا اَلَحُّوْا عَلَيْهِ وَاَصَرُّوْا اِضْطَرَّ الرَّئِيْسُ وَاَمَرَ بِنَصَبِ الْخِيَامِ فِي مَفَازَةٍ وَبَالَغَ فِي تَزْيِيْنِهَا بِالشُّمُوْعِ وَالْاَسْرِجَةِ وَالْقَنَادِيْلِ الزُّجَاجِيَّةِ وَغَيْرِهَا جب برہمنون نے اصرار حد سے زیادہ کیا راجہ بہی مجبور ہو کر آمادہ ہوا اور ایک میدان مین متصل پہول باغ خیمہ کہڑے کروائے اور اُنکو فرش و فروش جہاڑ کنول اور دیگر آرائش سے خوب آراستہ کیا۔ وَلَبِسَ لِبَاسَ الْعُرُوْسِ وَنَزَعَ لِبَاسَ الْحُزْنِ وَهُوَ الْاَخْضَرُ الَّذِيْ كَانَ يَلْبِسُهُ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ۔ بیاہ کے رنگین کپڑے پہنے اور سبز لباس ماتمی جو ہمیشہ ان ایام مین پہنتا تہا اُتار ڈالا۔ گوالیار کے مرہٹے سبز کپڑا ضرور محرم مین پہنتے ہین ۱۲۸۵ھ تک تو ہم نے خود دیکہا ہے۔ وَاشْتَغَلَ بِالْمَرَاسِمِ الْمَرْسُوْمَةِ فِيْ يَوْمِ الْعُرْسِ۔ اب وہ رسوم گانے بجانے کے خواہ دیگر مراسم جو بیاہ کے روز کئے جاتے ہین اُنکا چرچا ہوا اور برہمنون کی مراد بر آئی تعزیہ دار مسلمانون کے دل پر سانپ لوٹنے لگا کہ یا حسینؑ آپئے دُوہائی ہے۔ وَكَانَ الْمَوْسِمُ عَدِيْمَ الْمَطَرِ لَا يُرْجٰى فِيْهِ رَعْدٌ وَلَا بَرْقٌ وَلَا سَحَابٌ فصل بہی ایسی عمدہ تہی کہ بارش کا کبہی وہم و گمان بہی نہ تہا بجلی کی چمک اور بادل کی گرج کا کسی طرح خوف نہ تہا مطلع بالکل صاف نہ گرد نہ غبار۔ وَاِذْ قَدْ هَاجَتِ الرِّيْحُ مِنَ الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ وَغَامَتِ السَّمَاءُ

وَكَانَ مَعَهَا رَعْدٌ وَبَرْقٌ يَخْطِفُ الْاَبْصَارَ وَيَرْعَدُ قُلُوْبَ الْحُضَّارِ۔ کہ یکایک
پچھم طرف سے آندھی اُٹھی اور بادل گرجتے ہوئے اور بجلی چمکتی ایسی آئی کہ آنکھین جھپکنے لگین
اور دل ہلنے لگے کلیجہ تھرتھرانے لگا۔ حَتّٰی اَظْلَمَ عَلَيْهِمُ النَّهَارُ فَصَارَ يَوْمُهُمْ لَيْلًا اَلْيَلَ
وَرَمَاهُمُ اللّٰهُ بِالْمَطَرِ الْغَزِيْرِ وَالسَّحَابِ الْبُرُوْدِ وَبَرَدَتِ الْاَرْضُ وَاَهْلُهَا۔ ایسی کالی
آندھی اُٹھی کہ دن کی رات ہوگئی اور خدا نے بڑے زور کے پانی برسنے سے اُنکو ایذادی پانی کے
ساتھہ اولے بڑے بڑے بھی پڑنے لگے۔ کہ زمین اور میدان مین جس قدر آدمی اور چرند پرند
تھے سب زخمی ہوئے کسی کا ہاتھہ ٹوٹا کسی کا پاؤن کسی کی آنکھہ پھوٹی۔ وَلَمْ يُمْهِلْهُمْ
لِيَتَمَكَّنُوْا مِنَ الْفِرَارِ۔ بارش باران اور تگرگ نے اتنی مہلت اُنکو نہ دی کہ بھاگ جاتے
اور چوٹ نہ لگتی۔ وَانْقَلَعَتِ الْاَشْجَارُ وَالْخِيَمُ عَنْ اُصُوْلِهَا وَطَارَتِ الْاَنْعَامُ
مِنَ الثِّيْرَانِ وَالْاَفْرَاسِ وَالْاَفْيَالِ۔ درخت بڑے بڑے اپنی جڑون سے اُکھڑ گئے خیمہ ہائے
رنگین سب اوڑگئے اور جانوران زور آور جیسے گھوڑے اور بیل اور ہاتھی تک اوڑتے پھرے
کہین پتہ اُنکا نہ لگا۔ وَفَرَّ هٰؤُلَاءِ الْبَرَاهِمَةُ وَبَقِيَ الرَّئِيْسُ وَحِيْدًا فَرِيْدًا خَائِفًا
مُدْهِشًا مَرْعُوْبًا۔ وہ پنڈت جنہون نے بیاہ رچایا تھا وہ بھی ایسے بھاگے کہ پیچھا پھر کے
پھر نہ دیکھا اور رئیس مذکور یکہ و تنہا ڈرتا ہوا مدہوش اور خوفناک وہان رہگیا۔ فَصَارَتِ
الرِّيْحُ صِرًّا عَقِيْمًا تُذْرِي الْاَشْجَارَ وَتَقْلَعُهَا۔ وہ آندھی اولون کی سردی سے ایسی
سخت ہوگئی جیسے کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے درختہاے بزرگ کو بھی تو اُکھیڑ کر اوڑا لیگئی
یہہ عذاب الٰہی اُس گروہ پر نازل ہوا۔ وَانْكَسَرَتِ الْقَمَاقِمُ وَالْقَنَادِيْلُ الزُّجَاجِيَّةُ
الَّتِي اشْتَرَاهَا الرَّئِيْسُ بِاَثْمَانٍ غَالِيَةٍ وَانْطَفَتِ الشُّمُوْعُ وَالْاَسْرِجَةُ كُلُّهَا۔
سب جھاڑ اور فانوس اور قمقمے ہانڈی مردنگ شیشے کے ٹوٹ کر پاش پاش اور چور چور
ہوگئین جو ہزارون روپیہ کی قیمتی تھین اور بتّی فانوس اور لمپ کی سب بجھہ گئین۔
ثُمَّ لَمَّا كَانَ ظُهُوْرُ تِلْكَ الْمُعْجِزَةِ لِاَنَّ الْبَرَاهِمَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَشُكَّ الرَّئِيْسُ وَ
تَوَابِعُهٗ فِيْ اَمْرِ التَّعْزِيَةِ وَالْعَزَاءِ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ فَكَانَ وَاجِبًا عَلَى اللّٰهِ
سُبْحَانَهٗ اَنْ يُظْهِرَ فِيْ ذٰلِكَ التَّعْذِيْبِ اَيْضًا اَمْرًا يَكُوْنُ دَالًّا عَلٰى كَرَامَةِ ذٰلِكَ

الشَّهِید۔ پہر چونکہ ظہوراس معجزہ کا اسی سبب سے تہا کہ برہمنون نے عزاداری امام حسینؑ مین شک ڈالنے اور لوگون کے عقائد فاسد کرنے کی غرض سے یہہ فساد برپا کیا تہا کہ راجہ کا بہی عقیدہ تعزیہ داری سے اُدہر جاتے اور اُس کے نوکر چاکر بہی فاسد العقیدہ ہوجائین لہذا واجب تہا خدا پر کہ خاص اسی آندہی اور طوفان عذاب مین کوئی ایسی عجیب قدرت نمائی بہی فرمادے کہ جس کو خاص تعلق تعزیہ داری سے ہو اور کرامت شہید کربلا کی پوری اُس سے ثابت ہوجائے۔ فَاَلْهَمَ رَجُلًا مِنَ الْفُقَرَاءِ السَّائِلِیْنَ وَقَدْ صَنَعَ شَبِیْهًا صَغِیْرًا لِلضَّرِیْحِ الْمُطَهَّرِ الَّذِیْ یُسَمُّوْنَهُ الْعَوَامُ بِالتَّعْزِیَةِ وَاَتٰی بِهٖ اِلٰی ذٰلِكَ الْمَقَامِ۔ خدا نے ایک فقیر دریوزہ گر کے دل مین یہہ بات ڈالدی کہ جو تعزیہ چہوٹا سا اُسنے بنایا تہا اُس کو لیکر اسی ہجوم عام مین وہ بہی آ پہنچا۔ وَکَانَ غَرَضُهٗ اَنْ یُعْطِیَهُ الْمَارَّةُ اِلَیْهِ دِرْهَمًا اَوْ دِرْهَمَیْنِ كَمَا هُوَ دَیْدَنُهُمْ فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ۔ اُس کی غرض فقط یہی تہی کہ ہجوم عام ہے اور میلہ لگ رہا ہے جو کوئی میرے تعزیہ کی طرف سے نکلے گا روپیہ دو روپیہ تعزیہ پر بہی چڑہا دیگا جیساکہ دستور فقرا کا ہندوستان مین ہی جاری ہے۔ فَاتَّخَذَ لِوَضْعِهٖ مَكَانًا وَرَفَعَ فَوْقَهٗ سَمْكًا مِنَ الثَّوْبِ الْبَالِیْ فِیْهِ خُرُوْقٌ وَثُلَمٌ۔ ایک تہوڑی سی جگہ کو جہاڑ بہار کر اُسپر دو چار لکڑیان گاڑ کر ایک چادر پُرانی تانی جس مین جابجا پیوند اور سوراخ بہی تھے۔ وَوَضَعَ فِیْهَا الشَّبِیْهَ وَاَسْرَجَ بِحِذَائِهَا سِرَاجًا مَكْشُوْفًا فِی الْهَوَاءِ۔ اسی جگہ پر اُس فقیر نے تعزیہ اپنا رکہدیا اور سامنے تعزیہ کے ایک چراغ کہلی ہوئی ہوا مین بے لاگ روشن کردیا۔ فَبِحُرْمَةِ الْحُسَیْنِ وَجَدِّهٖ مُحَمَّدٍ صلعم لَمْ یُصِبْهُ الْاَذٰی مِنَ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَلَمْ یُطْفِ سِرَاجَهٗ رِیْحٌ عَاصِفٌ۔ اب درود پڑہو محمدؐ اور آل محمدؐ پر اُتنی جگہ جس پر تعزیہ رکہا تہا۔ نہ اُسکو اور نہ اُس فقیر کو بجلی تڑپنے والی سے ایذا پہنچی اور نہ اُس اندہڑنے (جس سے گہوڑے اور ہاتہی اوڑ گئے تھے) اُس کے چراغ کو جو کہلا ہوا میدان مین جل رہا تہا بُجہایا۔ وَلَمْ یَقْطُرْهُ تَحْتَ مِظَلَّتِهٖ قَطْرَةٌ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ یُرَ مَرْضُهٗ بِالْبُرُوْدِ بَلْ لَمْ یَضْطَرِبْ ضَوْءُ سِرَاجِهٖ مِنْ شِدَّةِ الرِّیَاحِ۔ ایک بوند پانی کی اُس کے بال مین نہ پہنچی۔ اور نہ اُتنی زمین پر کوئی اولا گرا۔ (پانی نہ گرنے کا سبب تعزیہ پر تو کہلا ہوا ہے

یہہ اُسی پیاسے کی ضریح کی نقل ہے جسکو تین شبانہ روز پانی نہین ملا تہا) بلکہ اس چراغ کی لوتک
بہی سیدہی جلتی رہی ہوا کی تُندی سے لو کو حرکت بہی نہوئی - کَانَ الْمَلَائِکَۃَ کَانَتْ حَافِّیْنَ
حَوْلَہٗ نَاشِرِیْنَ اَجْنِحَتَہُمْ مِنْ تَحْتٍ وَفَوْقٍ وَیَمِیْنٍ وَشِمَالٍ کَمَا یَطُوْفُوْنَ لَیْلًا وَنَہَارًا
حَوْلَ مَرْقَدِہِ الْمُطَہَّرِ - ایسا خیال ہوتا ہے کہ فرشتگان رحمت گرد اُتنی زمین کے پہر
رہے تہے اور اپنے بال و پر کہول دئے تھے کہ نیچے اور اوپر اور داہنے اور بائین طرف
سے اُس مقام کی حفاظت کرتے تھے جس طرح کربلاے مُعلّے مین گرد روضۂ اقدس کے
شبانہ روز اِسی طرح پہر رہے ہین اور نثار ہو رہے ہین - وَکُلٌّ مَنْ یَذْکُرُ تِلْکَ الْقِصَّۃَ
اِلٰی یَوْمِیْ ہٰذَا وَہُوَ ثَلٰثَۃٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْ شَہْرِ جُمَادِی الْاُوْلٰی سَنَۃَ ثَلٰثِمِائَۃٍ وَ
اَلْفٍ وَسِتَّۃَ عَشَرَ مِنَ الْہِجْرَۃِ وَاَنَا فِیْ بَلْدَۃِ گوالیار یُدْہِشُ وَیَتَحَیَّرُ وَیُؤْمِنُ
بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَکَرَامَۃِ سَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ ع - آجکی تاریخ تک کہ ۲۳ - جمادی الاولے
۱۳۱۶ ہجری ہے اور مین گوالیار محلّہ بچی باڑہ مین موجود ہون جو شخص اس قصۂ فقیر
اور روداد مذکورۂ بالا کو یاد کرتا ہے منجملہ اُن لوگون کے جنہون نے بچشم خود یہہ ماجرا دیکھا
ہے مدہوش اور مبہوت ہو جاتا ہے اور حیرت زدہ ہو کر قدرت الٰہی اور کرامت امام
حسین ع پر ایمان لاتا ہے - وَہٰذِہٖ ہِیَ النَّتَائِجُ لِاِسْتِجَابَۃِ دُعَاءِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صلعم
حَیْثُ کَانَ یَقُوْلُ کُلَّمَا ذَکَرَ شَہَادَۃَ فَرْخِہٖ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْ قَتْلِہٖ - اور یہی
معجزات نتیجہ ہین ہمارے نبی محمّد صلعم کی دُعاے مقبول کے اسلئے کہ جب حضور اپنے فرزند
کی شہادت کو یاد فرماتے تہے دُعا بدرگاہِ خدا کرتے تہے کہ خداوندا اِس شہادت مین میرے
حسین ع کو برکت دینا اور مبارک فرمانا اُن کے شہید ہونے کو - وَنَعُوْدُ اِلٰی بَقِیَّۃِ
مَاجَرٰے عَلَی الرَّئِیْسِ الْمَذْکُوْرِ وَفِیْہَا رِوَایَتَانِ - اب ہم باقیماندہ حالات مہاراجہ
گوالیار کے بیان کی طرف رجوع کرتے ہین کہ بعد اس تلاطم اور طوفان کے پہر اُن کا کیا
حال ہوا اور اسمین دو روائتین ہمکو پہنچی ہین - اِحْدٰیہُمَا اَنَّہٗ فَرَّ مِنْ تِلْکَ الْبَیْدَاءِ
وَلَاذَ اِلٰی مُعَسْکَرِہٖ وَقَدْ کَانَ بَنٰی فِیْہِ بَیْتًا سَمَّاہُ بِالْحُسَیْنِیَّۃِ جُدْرَانُہٗ
وَسَقْفُہٗ مِنْ صَفَائِحِ الْحَدِیْدِ وَفِیْہِ شَبِیْہُ الضَّرِیْحِ لِمَوْلَانَا الْحُسَیْنِ وَیُؤَدِّیْ

هُنَاكَ مَرَاسِمَ التَّعْزِيَةِ عَامًا بَعْدَ عَامٍ - ایک روایت تو یہہ ہے کہ اُس میدان خطرناک سے جہان پر یہہ عذاب آلہی نازل ہوا تہا بہاگ کر اپنے لشکرگاہ یعنی کمپو مین آئے اور سیدہے پہنچے اپنے امام باڑہ مین جو آہنی دیوارون اور چہت سے بنوایا تہا اور اُس مین ہمیشہ نقل ضریح جناب امام حسینؑ بماہِ محرم سال بسال رکہی جاتی تہی اور مراسم عزاداری اُسمین بجالاتا تہا - وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ السَّادَاتِ مُتَوَلِّيًا لِتِلْكَ الْأُمُورِ مُفَوَّضًا إِلَيْهِ كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الرَّئِيسِ الْمَذْكُورِ - ایک سید بنی فاطمہؑ کو اِسی امام باڑہ کا متولی اور مہتمم امور تعزیت اسی رئیس نے مدت سے مقرر کر رکہا تہا - فَجَاءَ هَارِبًا إِلَيْهِ وَاعْتَذَرَ عِنْدَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَقَالَ إِنِّي جَنَيْتُ جِنَايَةً عَظِيمَةً فَاسْتَشْفِعْ لِي عِنْدَ جَدِّكَ الْحُسَيْنِ أَنْ يَعْفُوَ عَنِّي فَإِنِّي أَتُوبُ تَوْبَةَ نَادِمٍ لَا يَعُودُ إِلَىٰ مِثْلِهَا أَبَدًا - بہاگتے ہوئے گرتے پڑتے اُنہین سید بزرگ کے پاس پہنچے - اور اُنکے سامنے عُذر اور معذرت یون کرنے لگے کہ مجھ سے آپ کے جدّ نامدار کی خدمت مین بڑا گناہ سرزد ہوا ہے آپ سفارش کرین میری تاکہ میرا یہہ گناہ معاف کردین اور مین توبہ کرتا ہون نادم اور پشیمان ہون اب پہر کبہی ایسی جسارت نہ کرون گا - وَأَوْجِبْ عَلَيَّ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ مُكَافَاةً لِتِلْكَ الْجِنَايَةِ وَبَيِّنْ لِي كَمْ هِيَ فَاصْرِفْهَا إِلَيْكَ لِتُنْفِقَهَا فِيمَا يَجِبُ صَرْفُهَا - مجہہ پر بطور جرمانہ کے تاوان عائد کیجئے بعوض اس گناہِ عظیم کے اور مقدار اُس روپیہ کی مقرر کیجئے تاکہ آپ کے ہاتہون وہ روپیہ خرچ کراؤن ایسے امور خیر مین جنمین خرچ کرنا مناسب ہے - فَارْتَعَدَ مَفَاصِلُ الرَّجُلِ خَوْفًا مِنْ سَطْوَتِهِ وَلَمْ يَنْطَلِقْ لِسَانُهُ فِي الْجَوَابِ وَلَمْ يَدْرِ مَاذَا يَقُولُ - اُس بزرگ سید کے جوڑ بند ہلنے لگے مارے خوف کے مہاراجہ کے رُعب سے اور زبان چل نہ سکی جواب دینے مین اور سمجہہ مین کچہہ نہ آیا کہ اس کا جواب کیا دیا جائے - وَلَا غَرْوَ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّنَا ذُرِّيَّةَ مُحَمَّدٍ عِشْنَا مَظْلُومِينَ مَقْهُورِينَ عَلَىٰ أَيْدِي الظَّلَمَةِ مِنْ يَوْمِ وَفَاتِ جَدِّنَا وَلَا نَأْخُذُ بِثَارِنَا حَتَّىٰ يَقُومَ قَائِمُنَا - اور کچہہ جائے تعجب نہین ہے اُس بزرگ سید کے خوف زدہ ہونے مین اس لئے کہ ہم گروہ سادات بنی فاطمہؑ ہمیشہ مظلوم اور ستم رسیدہ زندگی بسر کرتے چلے آئے ہین جس روز سے ہمارے

جدّنا مدار محمد مصطفےٰ صلعم نے وفات پائی ہے اور حکام جور کے ہاتھون سے برابر ہم پر ظلم اور
ستم ہوتا رہا ہے جس کا انتقام ہم اوسیوقت لینگے جب ہمارے امام مہدی علیہ السلام کا
ظہور ہوگا - فَلَمَّا رَاٰہُ الرَّئِیْسُ خَائِفًا مَرْعُوْبًا تَرَحَّمَ عَلَیْہِ وَخَضَعَ لَہٗ بِالْقَوْلِ وَ
قَالَ لَا تَخَفِ الْیَوْمَ فَاِنِّیْ مُعْتَذِرٌ اِلَیْکَ نَادِمٌ عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ جَدِّکَ -
جب مہاراجہ نے دیکھا کہ بیچارہ سید ڈر گیا ہے اور میرا رعب اس پر چھایا ہوا ہے ترحم اُن کے
حال پر کیا اور نرم زبان یا دھیمی آواز سے کہنے لگے آج ہم سے نہ ڈرو ہم تو خود عُذر کر رہے ہیں
اور نادم اور پشیمان ہین اُس گستاخی اور بے ادبی پر جو تمہارے جد کی درگاہ مین ہم سے سرزد
ہوئی ہے - وَاَقَرَّ عَلٰی نَفْسِہٖ بِخَمْسَۃٍ وَعِشْرِیْنَ اَلْفًا مِنَ الدَّرَاھِمِ الْبِیْضِ وَ
عَشْرَۃِ اٰلَافٍ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَصْرِفَھَا فِیْ اُمُوْرٍ یَتَعَلَّقُ بِالْعَزَاءِ وَتَزْئِیْنِ
الْحُسَیْنِیَّۃِ - اور خود مہاراجہ نے اقرار کیا کہ مین پچیس ہزار روپیہ اور بروایتے دس ہزار
روپیہ جرمانہ اپنے اوپر تجویز کرتا ہون اور سید متولی سے کہا کہ یہہ روپیہ خیرات اور مصارف
عزاداری اور آرائش امام باڑہ مین خرچ کیا جائے - وَثَانِی الرِّوَایَتَیْنِ اَنَّہٗ فَوَّضَ
حَرِیْمَہٗ وَعِرْضَہٗ وَکُلَّمَا کَانَ مِنْ ثِقْلِہٖ وَرَحْلِہٖ وَخَزَائِنِہٖ اِلٰی رَجُلٍ وَبَادَرَ
اِلَی الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدِہٖ حَدَّثَنِیْ بِذٰلِکَ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ ذٰلِکَ الرَّجُلِ دوسری
روایت یہہ ہے کہ اس حادثہ کے بعد راجہ نے اپنی عورتین اور کل اثاثہ مال اور جواہرات
زیور اور خزانہ سب کا سب ایک اپنے رفیق معتمد کو سپرد کر کے خود فوراً گوالیار سے نکل گئے
یہہ خبر مجھ سے اُسی شخص کے بیٹے نے بیان کی ہے جس کا باپ امین اور معتمد تھا اور اُسی
کی سپردگی مین نے اوپر لکھی ہے - وَلَا تَنَاقُضَ فِیْھِمَا لِاِمْکَانِ الْجَمْعِ - اور دونون
روایتون مین کچھہ اختلاف نہین ہے ممکن ہے کہ دونون واقع ہوئے ہون - وَاشْتَھَرَ
ذٰلِکَ الْاَمْرُ الْمُعْجِزُ حَتّٰی نُقِلَ فِیْ صَحَائِفِ الْاَخْبَارِ الْمَطْبُوْعَۃِ - اور یہہ معجزہ
اس قدر مشہور ہوا تھا کہ اخبارات مین چھپ کر مشتہر ہوا - ثُمَّ لَمَّا کَانَ اِظْھَارُ تِلْکَ
الْمُعْجِزَۃِ مِنَ الْاَمْطَارِ وَھُبُوْبِ الرِّیَاحِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مُبْطِلًا لِمَا زَعَمَہُ الْبَرَاھِمَۃُ
مِنْ اَنَّھَا اَیَّامُ صَحْوٍ - پھر چونکہ اظہار اس معجزہ کا بارش باران اور تگرگ سے بیوقت

محض بغرض ابطال عقیدہ برہمنون کے تہا جنکو یہہ عقیدہ ہے کہ سواے وقت معین کے
خدا پانی برسانے پر قادر نہین ہے اور اندنون زمانہ آسمان کے کہلے رہنے کا ھے - لَایَرْتَفِعُ
فِیْهَا مِنَ الْاَرْضِ بُخَارٌ یَتَوَلَّدُ مِنْهُ السَّحَابُ وَلَا یَهُبُّ فِیْهَا الرِّیَاحُ الْعَوَاصِفُ
عَلٰی اُصُوْلِهِمُ الْکَاذِبَةِ - نہ اندنون زمین سے ایسے بخارات اُٹہہ سکتے ہین جنسے ابر پیدا
ہو اور نہ سخت آندہی چلنے کے یہہ دن ہین بنابر قواعد علم طبعیات کے جو بالکل غلط ہین
قادر بیچون و چرا کو ہر وقت ہر چیز پر اختیار ہے - وَالْاَمْرُ الْمُعْجِزُ هُوَ الَّذِیْ یَجْرِیْ عَلٰی
خِلَافِ الْعَادَةِ وَالْقَوَاعِدِ الْعَادِیَّةِ - اور معجزہ وہی امر ممکن ہے جو خلاف عادت
اور خلاف قواعد معلومہ براہ عادت کے جاری ہو - فَکَانَ الْوَاجِبُ عَلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
اَنْ یُّظْهِرَ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الْمُعْجِزَ فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ اِظْهَارًا لِقُدْرَتِهٖ وَاِعْزَازًا
لِنَبِیِّهٖ وَسِبْطِ نَبِیِّهٖ - واجب تہا خدا پر کہ ایسا معجزہ ایسے ہی وقت ظاہر فرمائے
تاکہ اُس کی قدرت کا پورا ثبوت ہو جائے اور اُس کے نبیؐ اور فرزند نبیؐ کی عزت افزائی
بہی پوری ہو اور دشمن بدخواہ کی سرکوبی ہو جائے - وَلَقَدْ حَدَّثَنِیْ فِیْ بَلْدَةِ
جَیْپُوْرَ مَنْ اَثِقُ بِقَوْلِهٖ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّئِیْسَ قَدْ رَسَخَ اِذْعَانُهٗ بَعْدَ ظُهُوْرِ
تِلْكَ الْمُعْجِزَةِ حَتّٰی اَنَّهٗ کَانَ نَاصِحًا لِکُلِّ مَنْ فَرَّطَ فِیْ اَمْرِ التَّعْزِیَةِ -
مجہہ سے ایک معزز دوست نے شہر جے پور مین بیان کیا کہ مہاراجہ گوالیار کا عقیدہ
ایسا پختہ ہو گیا ہے بعد ظہور اس معجزہ کے کہ اب اگر کوئی شخص امور تعزیہ داری مین
کچہہ کمی کرتا ہے اُس کو نصیحت کرتے ہین - وَاِنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی رَئِیْسِ هٰذَا الْبَلَدِ
کِتَابًا یَقُوْلُ فِیْهِ یَا اَخِیْ اِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِیْ تَفْرِیْطُكَ فِیْ تِلْكَ السَّنَةِ فِیْمَا
کُنْتَ بَاذِلًا مِنَ الدَّرَاهِمِ لِلْمُتَعَزِّیْنَ بِعَزَاءِ الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ - اور ایک خط اسی
راجہ نے رئیس جیپور کے نام لکہا مضمون یہہ تہا اے برادر مجہے معلوم ہوا کہ تم نے امسال
اُس خیرات مین کمی کی ہے جو شب دہم محرم کو ہوا محل کے نیچے تعزیہ پر روپیہ چڑہاتے ہو اور
تعزیہ دارون کو دیتے ہو - (**مولف کہتا ہے**) یہہ قصہ طلب امر ہے اُس کی کیفیت
یہہ ہے کہ جے پور مین شب دہم محرم کو تعزیہ ہوا محل کے نیچے لاکر لوگ رکہتے تہے اور خود

رئیس شہر ایک روپیہ سے پانچ اور دس روپے تک ہر ایک تعزیہ پر چڑہاتا تھا تب وہ تعزیہ لوگ اُٹھاکر اپنے اپنے چوک پر رکہتے تہے - ایک سال مہاراجہ رام سنگھ کے بعض مصاحبون نے براہ عداوت یہہ بہڑکایا کہ آپ کیون اپنا روپیہ برباد کرتے ہین لہذا رام سنگھ نے تعزیہ پر چڑہانے مین کمی کی اور ارادہ ہوا کہ رفتہ رفتہ یہہ خیرات بالکل بند کر دیجائے اُسی کو جب راجہ گوالیار نے سُنا تو اُنکو یہہ خط لکہا - وَبَالَغَ فِي زَجْرِهٖ وَمَنَعَهٗ وَذَكَّرَهٗ بِمَا جَرٰى عَلَيْهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ وَضِيَاعِ الْاَمْوَالِ وَكَوْنِهٖ مُعَذَّبًا مُبْتَلِيْ بِشَدَائِدِ الْاَحْوَالِ - بہت سختی اور درشتی سے منع کیا اور لکہا کہ یاد کرو تم جو سختی مجہہ پر گذر چکی ہے اور جس عذاب شدید ہولناک مین گرفتار ہو چکا ہون اور لاکہون کا مال و متاع میرا ضایع اور برباد ہو چکا ہے - فَانْتَصَحَهٗ وَتَابَ وَاَنَابَ وَجَرٰى عَلٰى مَا كَانَ يَجْرِيْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْبَابِ - رئیس جے پور نے ہی اس کی نصیحت کو مان لیا اور توبہ کی اپنی تقصیر اور کمی کرنے مین اور پہر دوسرے برس اپنے قدیم دستور پر اُسی طرح عملدرآمد کی جیسی کہ برابر چلی آتی ہتی - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِتْمَامِ هٰذَا الْبَابِ وَيَتْلُوْهُ بَابٌ نَذْكُرُ فِيْهِ مَا جَرٰى عَلٰى وَلَدِ ذٰلِكَ الرَّئِيْسِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَمِنْ حَدِيْثِ الطُّوْفَانِ الحمدللہ کہ یہہ باب تمام ہوا اب اسکے بعد وہ باب لکہون گا جسمین اُس بڑے معجزہ کا ذکر ہے جو مہاراجہ گوالیار کے فرزند پر جاری ہوا ہے اور ایک معجزہ طوفان سے جہاز کو بچانے کا -

باب چہارم

بیان اوس معجزہ کا جو ابھی چند سال گذرے ہین بمقام گوالیار فرزند مہاراجہ گوالیار پر واقع ہوا اور خاتمہ مین ذکر ایک اور معجزہ کا جسمین جہاز کو طوفان سے بچانیکا ذکر ہے

مَا مَرَّ فِي الْبَابِ السَّابِقِ فَلِكَوْنِهٖ بَعِيْدَ الْعَهْدِ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ مَنْسِيًّا عِنْدَ بَعْضٍ جو معجزہ اوپر کے باب مین گذر چکا چونکہ اُس کو بیس برس گذرے شاید بعض

لوگون کو فراموش ہوگیا ہو اور یاد نہو وایضاً لکونہٖ مِنْ آثَارِ الْجَوِّ وَاَمْراً سَمَاوِیّاً یُمْکِنُ اِبْدَاءُ الشُّبُہَاتِ فِیْہِ مِنْ بَعْضِ الْاُصُوْلِ الْجَدِیْدَۃِ مِنَ الطَّبْعِیَّاتِ وَ فُرُوْعِھَا - یہہ بہی ایک امر قابل لحاظ کے اُس معجزہ مین ہے کہ چونکہ تعلق اُسکا کائنات جو (یعنی زمین اور آسمان کے درمیانی اشیا سے ہے) لہذا جدید تعلیم یافتہ لوگ شاید اُسمین یہہ شبہہ پیدا کرین کہ پنڈت اور نجومی لوگون نے پورانے قواعد سے حساب کرنے مین غلطی کی تہی بارومیٹر وغیرہ جدید آلات جن سے ابر و باد کی قطعی جانچ ہوتی ہے انکو اُنہون نے دیکہا نہ تہا لہذا ایسی تاریخ مقرر کی کہ عین یوم طوفانی تہا - وَاِنْ اَبْطَلَہَا اللّٰہُ بِمَا جَرٰی عَلٰی مَظِلَّۃِ السَّائِلِ الْمُلْحِفِ وَعَدَمِ وُصُوْلِ الْھَوَاءِ وَالْمَطَرِ الْبُرُوْدِ تَحْتَ مَظِلَّتِہٖ - اگرچہ یہہ سب شبہات خدانے باطل کردئے اُس فقیر کی جہونپڑی مین پانی اور ہوا اور اولہ کے نہ پہنچنے سے اور اُس کے چراغ کے گُل نہونے سے - نُحَرِّیْ بِنَا اَنْ نَذْکُرَ الْاٰنَ مُعْجِزَۃً جَدِیْدَۃً صَدَرَتْ وَلَمْ یَمْضِ عَلَیْھَا اَزْیَدَ مِنْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَلَھَا تَعَلُّقٌ خَاصٌّ بِالْاُصُوْلِ الْجَدِیْدَۃِ - اب ہمکو مناسب ہے ایک ایسا معجزہ بیان کرین جسکو ابہی تین برس سے زیادہ زمانہ نہین گذرا ہے اور اُس معجزہ کو خاص تعلق ہے جدید اصول سے اور علوم جدیدہ سے - فَنَقُوْلُ ثُمَّ لَمَّا تَابَ وَاَنَابَ الرَّئِیْسُ مِنْ ذَنْبِہٖ وَھَبَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَدًا ذَکَرًا سَوِیًّا - اب ہم کہتے ہین کہ جب مہاراجہ گوالیار جیواجی راؤ نے اپنی اُس بے ادبی سے توبہ کی جو باب سابق مین گذر چکی ہے خدانے اُنکو ایک فرزند نرینہ اعضاے بدنی سے درست اور صحیح عطا فرمایا وَشَبَّ ذٰلِکَ الْوَلَدُ وَکَادَ اَنْ یَمُوْتَ اَبُوْہُ فَاَوْصَاہُ بِالْمُوَاظَبَۃِ عَلَی التَّعْزِیَۃِ وَاَدَاءِ مَرَاسِمِ الْعَزَاءِ وَالْحُزْنِ وَالْبُکَاءِ عَلٰی سَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ اب یہہ فرزند دس بارہ برس کی عمر سے زیادہ ہوا اور زمانہ وفات اسکے باپ کا قریب آپہنچا وصیت کی باپ نے فرزند سے کہ تعزیہ داری امام حسینؑ کے مراسم کا ہمیشہ پابند رہنا اور کسی طرح کمی ان امور مین کبہی نہ کرنا - وَاَیْضًا اَوْصَاہُ بِاَنْ لَا یَتَعَلَّمَ الْعُلُوْمَ وَالْفُنُوْنَ الَّتِیْ تُوْرِثُ الدَّھْرِیَّۃَ وَالزَّنْدَقَۃَ وَاِنْکَارَ الْمُعْجِزَاتِ وَمَنَعَ مِنْ

اَنْ یَکُوْنَ مُعَلِّمُهٗ اَحَدًا مِنَ النَّصَارٰی وَعَنْ تَعَلُّمِ لِسَانِهِمْ - یہہ بہی وصیت کی کہ
جو علوم اور فنون جدیدہ کہ اون کے پڑہنے سے لامذہبی اور نیچریت پیدا ہوتی ہے
اور معجزات خاصگان بارگاہ الٰہی کا انکار کر دینا لازم آتا ہے اس فرزند کو نہ پڑہائے
جائین اور کوئی انگریز اس کا اوستاد اور معلم مقرر نکیا جائے اور نہ زبان انگریزی کی
اس کو تعلیم انگریز ماسٹر سے کرائی جائے - فَلَمَّا مَاتَ وَقَدِ اسْتَوْلٰی عَلٰی ذٰلِکَ
الْوَلَدِ اَقْوَامُ النَّصَارٰی فَعَلَّمُوْهُ تِلْکَ الْعُلُوْمَ خَاصَّةً - جب وہ رئیس مرگیا اور
یہہ لڑکا نابالغ تہا انگریز اُس پر مُسلط ہوئے اور خاص کر وہی علوم اور فنون انگریزی
اُستاد اور معلم مقرر کرکے اُسکو پڑہائے - ظَنًّا مِنْهُمْ اَنَّهٗ یَرْجِعُ عَمَّا اعْتَقَدَهٗ اٰبَا
عَنْ جَدٍّ مِنْ کَرَامَةِ الْحُسَیْنِؑ فَیَتْرُکُ مَا یُؤَدِّیْ مِنْ مَرَاسِمِ التَّعْزِیَةِ -
اپنے گمان مین اونکو یہہ اُمید تھی کہ اس تعلیم سے آزادی خیالات مین آجائے گی
اور جو عقیدہ انکا چند پشت سے تعزیہ داری کے بارہ مین ہے وہ فسخ ہوکر رسوم
عزاداری کی بجاآوری بند ہو جائے گی - فَاَوَّلُ مَا ظَهَرَ مِنْ کَرَامَاتِ الْحُسَیْنِؑ
فِیْ بَعْضِ مَسِیْرِهٖ لِلصَّیْدِ وَکَانَ فَرَسُهٗ فِیْ سُرْعَةِ الْعَدْوِ وَغَیْرِهٖ
مِمَّا جَرٰی عَلَیْهِ وَهُوَ الْخَبَرُ الَّذِیْ لَمْ یَصِلْ اِلَیْنَا مُفَصَّلًا - پہلی کرامت
امام حسینؑ کی جو نسبت اسی فرزند کے جاری ہوئی وہ تو ایک مرتبہ کسی شکار مین
گئے تھے اور گہوڑا بے قابو ہوگیا تہا اسوقت اسکا سنبہالنا اور روکنا دشوار تھا خواہ اور
جو کچھ گذرا ہے چونکہ تنہائی کا حال تھے اور ہمکو مفصل اُسکی کیفیت معلوم نہین ہوئی
ہے مگر یہہ خبر بہی مشہور ہے - فَلَا یَنْبَغِیْ لَنَا ذِکْرُهٗ بَلْ نَذْکُرُ مَا جَرٰی عَلَیْهِ
جِهَارًا فِیْ مَنْظَرِ النَّاسِ وَمُشَاهَدَةِ الْعُیُوْنِ - لہذا مناسب نہین ہے کہ ہم اُس
خبر واحد مجمل کو ذکر کرین بلکہ ہم ایسا معجزہ لکہین جس کو صدہا لوگون نے دیکہا اور
لاکہون آدمی اُس کے راوی ہین - وَمِنْ مَصَالِحِ اللّٰهِ وَحِکَمِهٖ اَنَّهٗ اَظْهَرَ
کَرَامَةً لَهَا تَعَلُّقٌ خَاصٌّ بِاِبْطَالِ مَزْعُوْمَاتِ الْمُتَعَلِّمِیْنَ الْوَالِهِیْنَ لِمِثْلِ
تِلْکَ الْاَبَاطِیْلِ مصلحت خدا اور حکمت اُسی حکیم بے ہمتا کی ایسی ہے کہ اسوقت وہی معجزہ

ظاہر فرمایا جس کو خاص تعلق ہے جدید تعلیم یافتہ کے عقاید کے باطل کرنے مین ایسے
تعلیم یافتہ جو بیخود ہو رہے ہین ایسے ہی غلط امور کے اعتقاد کرنے مین - وَمِنْ
اَقْوىٰ شُبْهَاتِهِمْ اَنَّ الْاٰلَاتِ الدُّخَانِيَّةَ وَالْبَرْقِيَّةَ وَالْاُكْسِجِيْنِيَّةَ
وَالْكَهْرُبَائِيَّةَ الَّتِي اخْتَرَعُوْهَا لَا يُؤَثِّرُ فِيْهَا اَمْرٌ اِلٰهِيٌّ يَسْلُبُ عَنْهَا
الْاٰثَارَ الَّتِيْ نَجِدُهَا اَعْرَاضًا لَازِمَةً لَهَا - ایک بڑا قوی شبہہ ان لوگون کا یہہ بہی
ہے کہ جس قدر کلین دخانی اور برقی طاقت کی خواہ کہربائی اور آکسیجن کے اثر سے ہم نے
ایجاد کی ہین اُن کے افعال اور اثار کے مخالف کوئی بات قدرت الٰہی کی چل ہنین سکتی ہے
اور جو آثار اور خواص براہ تجربہ ہم سمجھ رہے ہین کہ ان کلون کو لازم ہین وہ آثار
انسے جدا ہنین ہو سکتے - فَلِذَا اَظْهَرَ اللّٰهُ تع بِتَوَسُّطِ سِبْطِ نَبِيِّهٖ مُعْجِزَةً
حَارَتْ فِيْهَا الْعُقُوْلُ وَالْاَوْهَامُ - اسی نظر سے خدا نے اپنے نبیؐ کے فرزند کے ذریعہ
سے ایسا معجزہ کہلا ہوا ظاہر فرمایا کہ عقل اور فکر سب کی دنگ ہو گئی - وَثَبَتَ
بِظُهُوْرِهَا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - اور اُس کے ظہور سے بخوبی ثابت
ہوگیا کہ خدا ہمارا ہر چیز پر قادر ہے - وَهِيَ اَنَّهٗ كَانَ ذٰلِكَ الْوَلَدُ الرَّئِيْسُ
مُشْتَغِلًا بِاِسْرَاجِ الْقَمَاقِمِ وَالْقَنَادِيْلِ الْمُعَلَّقَةِ فِي الْحُسَيْنِيَّةِ وَغَيْرِهَا -
اور یہہ معجزہ یون ہوا کہ یہہ فرزند جو کہ اب خود رئیس ہو چکا ہے امام باڑہ اور
سبیل وغیرہ کی روشنی کرانے مین متوجہ تہا اور بعض لوگ ایسا کہتے ہین کہ دلدل اور
شبیہ ذوالجناح کے واسطے روشنی کا سامان ہو رہا تہا وَهٰذَا الضَّوْءُ يَتَوَلَّدُ
مِنْ بُخَارٍ اَوْ دُخَانٍ يَشْتَعِلُ بِاَدْنَى الْحَرَارَةِ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِيْتِيَّةِ -
اور یہہ ایک جدید روشنی ہے جو بُخار یا دہوئین سے پیدا ہوتی ہے جس کو گیاس
کہتے ہین - اور ذراسی گرمی پہنچنے سے یہہ بخار جل اوٹہتا ہے - وَيَكُوْنُ مَبْدَأُهٗ
وَخِزَانَتُهٗ بَعِيْدَةً يُوْصِلُ مَادَّتَهَا اٰلَةٌ دُخَانِيَّةٌ تَدُوْرُ عَلٰى مِحْوَرِهَا
بِتَوَسُّطِ الْاُنْبُوْبَةِ الصَّغِيْرَةِ - اس بخار کا خزانہ دور بنا ہوا ہوتا ہے اُسی خزانہ
سے نلون کے ذریعہ سے دخانی انجن اس مادہ کو لمپ اور لالٹین جہاڑون کی ہانڈی

وغیرہ مین پہنچا تا ہے اور وہ انجن ایک چرخ سے لگا ہوا ہوتا ہے جو اپنے محور پر گردش
کرتا ہے - فَالبُخَارُ الَّذِیْ هُوَ حَامِلٌ لِلضَّوءِ بُخَارٌ آخَرُ وَالَّذِیْ یُحَرِّكُ الآلَۃَ
بِالْحَرَكَۃِ الدَّوْرِیَّۃِ بُخَارٌ اَوْ دُخَانٌ اٰخَرُ جس بخار سے روشنی گیاس کی پیدا
ہوتی ہے وہ اور چیز ہے اور جس بخار یا دُخان سے یہہ انجن اور آلہ حرکت کرتا ہے
وہ اور چیز ہے - وَهُوَ بُخَارٌ یَتَوَلَّدُ مِنْ مَاءٍ حَارٍّ لَہٗ قُوَّۃٌ تَقْوٰی عَلٰی تَحْرِیْكِ
اَجْسَامٍ ثِقَالٍ بِحَسَبِ مِقْدَارِہٖ - اسی گروون دخانی کا دخان آب گرم کے
بخارات کا نام ہے اس مین قوت حرکت دینی بھارے اجسام کی بقدر اس کے مقدار
کے ہوتی ہے - وَكَانَ تِلْكَ الآلَۃُ فِیْهَا بُخَارٌ قُوَّتُهَا تَعْدِلُ قُوٰی عِشْرِیْنَ
اَفْرَاسٍ - یہہ انجن جو روشنی کے واسطے درست کیا گیا تھا اسمین اتنا زور تھا کہ
بیس گھوڑون کی طاقت اُسمین تھی - وَاتَّفَقَ اَنَّ الْعَمَلَۃَ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ
اِعْدَادِ مَا یَجِبُ اِعْدَادُہٗ لِذٰلِكَ الْعَمَلِ اِشْتَغَلُوْا بِاُمُوْرٍ اُخَرَ مِنْ حَوَائِجِهِمُ
السِّتَّۃِ وَتَرَكُوْهَا سَاكِنَۃً بِحَالِهَا - اتفاق اور ناگہانی امر ایسا ہوا کہ انجن پر
کام کرنے والے قُلی مزدور اُس کو درست کرکے اور پوری قوت اُس مین بھاپ کی
بھر کر اپنے اپنے ضروری حوائج کے رفع کرنے مین چلے گئے تھے - وَاِذَا قَدْ خَرَجَ الْوَلَدُ
الرَّئِیْسُ مِنْ قَصْرِ اِمَارَتِہٖ وَاَرَادَ اَنْ یَحْمِلَ هُوَ بِنَفْسِہٖ عَمَلَ الْعُمَّالِ لِكَوْنِہٖ
مَاهِرًا مُتَدَرِّبًا فِیْ تِلْكَ الصَّنْعَۃِ - ناگاہ یہہ نوجوان رئیس اپنی قصر امارت سے
نکل آیا اور دیکھا کہ ابھی کام بند ہے اسکو منظور ہوا کہ مین خود ہی اسکو چلاؤن اسلئے
کہ مشاقی اور مہارت اسکو بھی اس کام مین بزعم خود پوری تھی - وَكَانَ مِنَ الْخَوَاصِّ
اللَّازِمَۃِ لِتِلْكَ الآلَۃِ اَنَّہٗ اِذَا لَاقَاہُ شَخْصٌ بِبَعْضِ اَجْزَاءِ جِسْمِہٖ اَوْ بِمَا یَشْتَمِلُ
عَلَیْہِ جِسْمُہٗ مِنَ الثَّوْبِ وَغَیْرِہٖ فَاِنَّهَا تَجْذِبُ بِقُوَّتِهَا ذٰلِكَ اور چونکہ اس
کل کا خاصہ یہی ہے کہ جب کوئی آدمی اُس کو چلتے ہوئے زمانے مین اپنے کسی عضو سے
چھو جائے خواہ کوئی کپڑا لکڑی وغیرہ جسے آدمی کے کل سے مس کرے اپنی قوت سے وہ
کل اُسی شخص کو کھینچ لیتی ہے اور کسی طرح رُک نہین سکتا ہے - فَاتَّفَقَ اَنَّ اِزَارَۃً

مِنْ طَرَفِ اِبْرِیْشَمِیٍّ قَدْ مَسَّ بِتِلْکَ الْاٰلَةِ فَجَذَبَتِ الْاٰلَةُ ذٰلِکَ الْوَلَدُ الرَّئِیْسَ
ناگاہ ایسا اتفاق ہوا کہ دہوتی یا لُنگی رُشیمی انچل کی جو یہہ رئیس اوڑہے ہوئے تہا اُسی
کل سے چلاتے وقت جا لپٹی اور کل نے اپنی قوّت سے اس فرزند کو بہی کہینچا۔ وَکَادَ اَنْ
یَدُوْرَ مَعَہَا وَیُرَضَّضَ عَظْمُہٗ وَلَحْمُہٗ فَیَمُوْتَ۔ اب یہہ رئیس قریب تہا کہ کل کے
پہیہ کے ساتہہ گہوم جائے اور ہڈی گوشت پسکر قیمہ اور سُرمہ ہو جائے۔ وَصَرَخَ الْوَلَدُ
صَرْخَةً عَظِیْمَةً ذَابَتْ قُلُوْبُ النَّاظِرِیْنَ وَتَہَایَجَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ بِالْبُکَاءِ
وَالنَّحِیْبِ۔ یہہ فرزند رئیس چلایا کہ مین مرا اور اُس کی آواز سُنکر دل حضار کے
پگھل گئے اور شور فریاد و زاری کا زن و مرد مین بلند ہوا۔ وَتَحَیَّرَتِ الْعُقُوْلُ
وَحَارَتِ الْفُحُوْلُ فِیْ تَخْلِیْصِہٖ۔ سب کی عقل دنگ ہوگئی تہی اور بڑے بڑے
سمجھ دار آدمی متحیر ہوگئے۔ وَاِذَا بِرَجُلٍ نُوْرَانِیٍّ وَمُؤَیَّدٍ رُوْحَانِیٍّ وَ
شَہِیْدٍ عِمْرَانِیٍّ قَدْ اَتٰی۔ یکایک ایک مرد نورانی اور تائید یافتہ روحانی اور
شہید راہ خدا جو علیؑ عمرانی کے فرزند ہین آہی تو پہنچے فدا ہون اُنکی تشریف آوری
پر جانین ہماری۔ وَاَظُنُّ بَلْ اَتَیَقَّنُ اَنَّہٗ عَبَّاسُ بْنُ عَلِیٍّ فَاِنَّہٗ ہُوَ الْمَامُوْرُ
لِحِمَایَةِ الزُّوَّارِ وَالْمُتَعَزِّیْنَ بِعَزَاءِ اَخِیْہِ الْحُسَیْنِؑ اور مجہے گمان غالب بلکہ یقین
کامل ہے کہ ہون نہ ہون وہ حضرت عباسؑ تھے اسلئے کہ زائران امام حسینؑ اور عزاداران
شہید کربلا کی حفاظت کی خدمت حضور ہی سے متعلق ہے ؎ اے آمدنت باعث آبادیٔ ما +
ذکر تو بود زمزمۂ شادیٔ ما + مارا چہ بود کہ تا نثارت سازیم + قربان سر تو باد آزادیٔ ما +
فَلَطَمَ الْوَلَدَ بِیَدِہِ الشَّرِیْفَةِ لَطْمَةً لَمْ یُصِبْہُ اَذًی مِنْہَا وَاسْتَخْلَصَہٗ عَنْ
جَذْبِ الْاٰلَةِ وَالْحَرْکَةِ الدَّوْرِیَّةِ مَعَہَا۔ آتے ہی حضرت نے ایک طمانچہ سبک ہاتھ
سے اُسی رئیس کو مارا کہ مطلق ایذا اُسکو نہ ہوئی (یہہ وہی ہاتھ ہین جو شانہ سے جدا
کئے گئے تھے) اور کشش آلہ سے رئیس کو بچالیا اور گہومنے سے ہمراہ انجن کے پہیہ کے
روکا۔ وَقَالَ لَہٗ اِسْتَرِحْ ہُنَاکَ فَقَدْ اَرَحْتُکَ مِنْ جَذْبِہَا وَنَجَوْتَ عَنِ
الْہَلَاکِ۔ اور فرمایا کہ اب اسی جگہ آرام سے ٹہر جا مین نے تجھکو جذب اور کشش سے

کل کے بچالیا اور ہلاکت سے تو نے نجات پائی - يَقُولُ الْوَلَدُ رَأَيْتُهُ بِعَيْنِيَّ وَسَمِعْتُ صَوْتَهُ وَكَانَ لِبَاسُهُ أَخْضَرَ ثُمَّ غَابَ عَنِّيْ وَلَمْ يُرَ بَعْدُ - رئیس کا بیان ہے کہ مینے اچھی طرح سے اُنکو دیکھا اور اُنکی آواز سُنی ہے سبز لباس پہنے ہوئے تھے اور مجھکو آہستگی سے کل سے الگ کرکے نظر سے غائب ہوگئے اور معلوم نہین کدہر گئے فَتَهَايَجَ النَّاسُ رِجَالُهُمْ وَنِسَاؤُهُمْ ثَانِيًا بِتَقْدِيْسِ اللّٰهِ وَتَنْزِيْهِهِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى الشَّهِيْدِ الْمَظْلُوْمِ - اب دوبارہ آدمیون نے نعرہ بلند کیا خدا کی پاکی اور بزرگی پر اور درود اور سلام حسین شہید پر بھیجنے لگے - وَقَدِ ادَّعٰى بَعْضُ مَوَالِيْهِ وَخَدَمِهِ أَنَّهُ نَجَّاهُ مِنَ الْجَذْبِ وَالْهَلَاكِ - طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ راجہ کا ایک نوکر خدمتگار وغیرہ مین سے کہنے لگا کہ مین نے آپکو بچایا ہے اور انجن سے جدا کیا ہے - فَقَالَ لَهُ اُسْكُتْ يَا لُكَعَ الرِّجَالِ مَا لَكَ وَهٰذَا كَذِبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ - رئیس نے کہا چپ رہ اے فرومایہ اور خراب آدمی تجھہ سے اور ایسے کارنمایان سے کیا نسبت جو طاقت انسانی سے باہر ہے جھوٹ بولتا ہے تو اے دشمن خدا - اَنَا رَأَيْتُ بِعَيْنِيْ وَبَاشَرَنِيْ بِجِسْمِهِ الْمُطَهَّرِ اَعْرِفُهُ كَمَا اَعْرِفُ نَفْسِيْ وَجَسَدِيْ مینے اپنے بچانے والے کو بچشم خود دیکھاہے اور اُنھون نے اپنے جسم پاک سے مجھے مس کیا ہے یعنی اپنے ہاتھہ سے چھوڑایا ہے مین اُنکو ایسا پہچانتا ہون جس طرح اپنی ذات اور اپنے جسم کو پہچانتا ہون وَهَلْ اَنْتَ عَلٰى ضَعْفِ بِنْيَتِكَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَمْنَعَ الْجَاذِبَةَ مِنْ اٰلَةٍ دُخَانِيَّةٍ فِيْهَا مِنَ الْقُوَى الْمُحَرِّكَةِ الَّتِيْ تَقْوٰى قُوٰى عِشْرِيْنَ اَفْرَاسٍ - اور کیا ممکن ہے کہ تو اِس ناتوانی اور کم زوری پر قادر ہو سکتا ہے روکنے اور ٹھہرا لینے پر اُس کل کے جس مین زور بیس گھوڑون کا بھرا ہوا ہے فَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا فِيْ دَعْوٰكَ فَهَا اَنَا اُلْصِقُ ثَوْبَ رَجُلٍ اٰخَرَ بِمِحْوَرِهَا فَاِذَا جَذَبَتْهَا فَخَلِّصْهُ كَمَا خَلَّصْتَنِيْ بِزَعْمِكَ - پھر اگر تو اپنے دعوے مین سچا ہے اب مین ایک دوسرے آدمی کا کپڑا اُسی کل سے لگا دیتا ہون جب یہہ انجن اُسکو جذب کرے تو اُسکو چھوڑا دے جسطرح اپنے زعم باطل مین تو نے مجھے چھوڑایا ہے - فَسَكَتَ الرَّجُلُ الْكَاذِبُ كَاَنَّهُ اُلْقِمَ حَجَرًا - یہہ سن کر وہ جھوٹا ایسا چپ ہو گیا جیسے

پتھر گلے مین اٹکا ہے فَثَبَتَ اَنَّہٗ اِنَّمَا نَجَّاہُ اللّٰہُ بِتَوَسُّطِ رَجُلٍ قُوَّتُہٗ رُوْحَانِیَّۃٌ وَھُوَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ۔ اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ خدانے اس رئیس کی جان بچائی ہے ایسے بزرگ کے ذریعہ سے جسکو روحانی قوت دی ہے چنانچہ خود قران مین فرماتا ہے کہ جولوگ راہِ خدا مین قتل کیئے گئے اور شہید ہوئے ہین اُنکو مُردہ نہ سمجھو بلکہ زندہ ہین۔ وَمِنْ ھٰذَا الْیَوْمِ تَضَاعَفَ اِخْلَاصُ اَلْوَلَدِ وَازْدَادَ یَقِیْنُہٗ بِاَنَّ الْحُسَیْنَ اٰیَۃٌ مِّنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ۔ اب اُسی روز سے دوچند ہوگیا خلوص اعتقاد رئیس کا اور یقین کامل ہوگیا کہ امام حسینؑ ایک نشانی ہین خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے۔ وَیَقُوْلُ جِھَارًا اَنَّ صَاحِبَ التَّعْزِیَۃِ لَہٗ اِقْتِدَارٌ وَقُدْرَۃٌ لَا مُحَالَۃَ۔ اور اب تو بارہا کہتے ہین کہ تعزیہ والے بزرگ (امام حسینؑ) اُنکو ضرور قدرت اور اقتدار ہے اور سچے معجز نما ہین۔ وَیُکْثِرُ الْبَذْلَ وَالْاِنْفَاقَ وَیُقَسِّمُ الْاَمْوَالَ وَیُطْعِمُ الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاکِیْنَ مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اِلٰی اٰخِرِ الْعَشَرَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ الْمُحَرَّمِ۔ اب جس کا جی چاہے چلا آئے اور دیکھہ لے کہ پہلی تاریخ سے محرم کی آخر عشرہ تک نوروز کس قدر خیر خیرات مہاراج کرتے ہین اور کس قدر کھانا فقرا اور مساکین کو نام حسینؑ پر کہلواتے ہین۔ وَیَھْتَمُّ اِھْتِمَامًا شَدِیْدًا بِنَفْسِہٖ لَا یَثِقُ فِیْ ذٰلِکَ الْاَمْرِ عَلٰی اَعَزِّ اَقَارِبِہٖ وَاَدْنٰی مَوَالِیْہِ۔ بذات خاص اہتمام تقسیم طعام وغیرہ کرتے ہین اور کسی اپنے عزیز یا مصاحب خاص پر اس بارہ مین وثوق اور اعتماد انکو نہین ہے۔ ھَدَاہُ اللّٰہُ اِلٰی سَبِیْلِ الْھُدٰی وَحَفِظَہٗ عَنِ الْغَوَایَۃِ وَالرَّدٰی۔ اب ہماری دعا یہہ ہے کہ خدا اُنکو پوری ہدایت کی راہ دکھلادے اور گمراہی اور ہلاکت سے اُنکو بچاتا رہے۔ ھٰذَا مَا ذَکَرْتُہٗ مِنْ خَبَرٍ مُتَوَاتِرٍ لَا یُمْکِنُ اِنْکَارُہٗ لِاَحَدٍ دَھْرِیًّا کَانَ اَوْ عَلٰی دِیْنٍ مِنَ الْاَدْیَانِ۔ یہہ معجزہ انجن دخانی کے جذب کے روکنے کا جو مین نے بیان کیا ہے متواتر ہے کسی دہریہ بیدین کی اور نہ کسی اور مذہب والے کی مجال ہے جو اس کا انکار کرسکے۔ وَلَا یُمْکِنُ تَاوِیْلُھَا وَلَا یَعْتَرِیْ الشَّکُّ فِیْھَا۔ نہ اسمین کسی قسم کی تاویل فلسفی چل سکتی ہے اور

نہ اس مین کسی طرح کا شک پیدا ہو سکتا ہے وَلاَنُبَالِی الآنَ بِذِکْرِ مُعْجِزَۃٍ اُخْرٰی
اَلَّتِی اُخْبِرْتُ بِھَا بِخَبَرٍ وَاحِدٍ مُوَثَّقٍ - اب اس متواتر معجزہ کے لکھنے کے بعد
مجھے کچھہ پرواہ نہین ہے کہ ایک معجزہ ایسا ہی لکھون جو مجھکو ایک معتمد کے بیان سے
معلوم ہوا فَاِنَّ الْخَبَرَ الْوَاحِدَ الْمَحْفُوْفَ بِالْقَرَائِنِ حُجَّۃٌ اَیْضًا - اسلئے کہ خبر واحد
یعنی ایک شخص کی بیان کی ہوئی بھی - جب اُس کی سچائی کے قرینہ موجود ہون وہ بھی
حجۃ اور دلیل ہونے کے قابل ہوتی ہے - وَعُرُوْضُ الْاِسْتِبْعَادِ قَدْ قَطَعْنَاہُ
بِذِکْرِ الْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ - اور ناقص عقلون کے آدمیون کو جو شُبہہ استبعاد کا عارض
ہوتا ہے اور سمجھنے لگتے ہین کہ عقل کی راہ سے تو ایسا ہونا دُور معلوم ہوتا ہے مثلاً
انجن کی طاقت کو روکنا پس ایسے توہم کو تو اسی خبر متواتر معجزہ سابقہ سے ہم نے قطع
کر دیا ہے - فَنَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ ثِقَاتِ الْاُمَرَاءِ وَاَفْخَمِ الرُّؤَسَاءِ مَلَاذُ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَکَھْفُ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ - مین کہتا ہون شہر پٹنہ عظیم آباد مین
بیان کیا مجھہ سے بعض راست گو اور معتبر امرا اور بزرگترین رؤسا پشت پناہ مومنین
اور جاے پناہ فقراء اور سائل کی اَلصَّدْرُ الْکَبِیْرُ وَالْاَمِیْرُ بْنُ الْاَمِیْرِ الْحَاجُّ
السَّیِّدُ وِلَایَتْ عَلِیْخَانْ بِاَلْقَابِہٖ رئیس کبیر امیر ابن امیر حاج نواب سید ولایت
علی خان بہادر بالقابہ نے خبر یہہ ہے - اَنَّہٗ قَدْ سَنَحَ لَہٗ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ اِلَی
الْمَشَاھِدِ الْمُقَدَّسَۃِ اَمْرٌ عَجِیْبٌ وَسَانِحَۃٌ غَرِیْبَۃٌ - کہ بعض سفر زیارت مین
اُن پر ایک عجیب غریب سانحہ گذرا وَھِیَ اَنَّہٗ لَمَّا رَکِبَ الْمَرْکَبَ الدُّخَانِیَّ مِنَ
الْبَنْدَرِ الْمُسَمّٰی بِبَمْبَئِیْ فَمَرِضَتْ اِبْنَتُہٗ قَدْ عَرَضَ لَھَا الذَّرَبُ اَوِ الْخِلْفَۃُ
وَالتَّھَوُّعُ الْمُتَوَاتِرُ - وہ قصہ یہہ ہے کہ جب نواب صاحب بندر بمبئی سے بقصد
زیارت سوار ہوئے دخانی جہاز پر اُنکی دختر جو ہمراہ تھین دستون کی مرض مین مبتلا
ہوئین اور اوبکائی یا متلی پے در پے انکو شروع ہوئی حَتّٰی شَارَفَتِ الْمَوْتَ -
بیماری کو اس قدر طول ہوا کہ اب وہ دختر قریب بموت کے ہوگئی تھی وَکَانَ
ذَاتَ یَوْمٍ اَنَّہٗ تَمَوَّجَ مَاءُ الْبَحْرِ وَظَھَرَ الطُّوْفَانُ وَتَلَاطَمَتْ اَمْوَاجُہٗ

وَاضْطَرَابَ الْمَرْكَبَ وَرَاكِبُوْهُ - ایکروز کا یہہ اتفاق عجیب ہے کہ دریا کے پانی مین جوش پیدا ہوا اور طوفانی آثار نمایان ہوئے اور موجہاے دریا مین تلاطم پیدا ہوا جہاز کو جنبش اور اضطراب ہونے لگا مسافرون کو جنبش جہاز سے صدمہ پہنچا - وَجَدُّوْا وَاجْتَهَدُوْا فِیْ تَخْلِیْصِہٖ عَنِ الْاِضْطِرَابِ الْعَمَلَةُ فَلَمْ یُنْجِحْ عَمَلُهُمْ وَلَمْ یَتِمَّ تَدْبِیْرُهُمْ - جہاز کے کام کرنے والے ناخدا سے لیکر مزدور تک سبھون نے اپنی کوشش کو حد تک پہنچایا مگر کچہہ بہی کسی کی نہ چلی اور کوئی تدبیر کارگر نہوئی اور نہوتی نظر آئی - حَتّٰی اَیْقَنُوْا بِاِصَابَةِ الْغَرَقِ فَصَاحُوْا وَصَرَخُوْا وَبَكَوْا بُكَاءً عَالِیًا - اب ظاہری اسباب سے تو یقین ہو گیا کہ ہم سب مع جہاز کے ڈوب جائینگے سب چلائے اور چیخنے لگے اور بآواز بلند رونے لگے - وَقَالُوْا لِکُلِّ مَنْ کَانَ فِی السَّفِیْنَةِ اَنْ یَرْجِعَ بِقَلْبِهٖ وَیَبْتَهِلَ اِلٰی خَالِقِهِ الَّذِیْ یَعْبُدُهٗ بِحَسْبِ اِعْتِقَادِهٖ مُسْلِمًا کَانَ اَوْ نَصْرَانِیًّا - اور ہر ایک مسافر سے پکار کر کہدیا کہ اپنے اپنے رجوع قلب سے ہر ایک اپنے خالق کو پکارے اور اُسی کی طرف دہیان دہرے جسکو اپنے عقیدہ کے روسے اپنا خالق جانتا ہو مسلمان ہو خواہ نصرانی وغیرہ - وَبَاتُوْا عَلٰی تِلْكَ الْحَالَةِ الْمَشْؤُمَةِ اِلٰی اٰخِرِ اللَّیْلِ - اور اسی خراب حالت اور پریشانی مین آخر شب تک سب رہے - قَالَ الْاَمِیْرُ الْمُعْزٰی اِلَیْهِ اَنَّ بِنْتَهُ الْمَرِیْضَةَ کَانَتْ مَغْشِیَّةً عَلَیْهَا وَکُنْتُ عَلٰی یَقِیْنٍ مِنْ اَنَّهَا اٰخِرُ لَیْلَةٍ مِنْ حَیٰوتِهَا الدُّنْیَوِیَّةِ - امیر مذکور الصدر کہتے ہین کہ میری دختر غشی کی حالت مین پڑی تہی اور مجہے یقین ہو گیا تھا کہ آج اُس کی زندگی کی یہہ آخری رات ہے اب نہ بچے گی - فَانْتَبَهَتْ وَنَادَتْ بِاَعْلٰی صَوْتِهَا وَقَالَتْ یَا اَبَتِ تَعَالَ اِلَیَّ تَعَالَ اِلَیَّ فَاِنِّیْ بَرِئْتُ مِنْ عِلَّتِیْ - دفعةً غش سے وہ لڑکی چونکی اور بآواز بلند پکاری اے بابا جان میرے پاس چلے آؤ چلے آؤ میری بیماری جاتی رہی اور مین اچھی ہو گئی - وَنَجَا الْمَرْكَبُ اَیْضًا مِنَ الْغَرَقِ وَسَكَنَ تَلَاطُمُ الْاَمْوَاجِ فَطُوْبٰی لِلْمُسَافِرِیْنَ الزَّائِرِیْنَ - جہاز بہی ڈوبنے سے بچ گیا تلاطم دریا کا بہی بند ہو کر ٹھیر گیا خوشا بحال زائران امام حسینؑ - قَالَ الْاَمِیْرُ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَهْجُرُ

دہرکر

وَعَرَضَ لَهَا الْاِخْتِلَاطُ وَالْهَذَيَانُ وَهِيَ تَمُوْتُ الْاٰنَ - نواب صاحب کہتے ہین مجھے گمان غالب ہوا کہ یہہ لڑکی ہذیان بک رہی ہے اور اختلاط عقل اور ہذیان جو آخر مرض مین ہوتا ہے وہی اسکو عارض ہوا ہے اور اب تہوڑی دیر مین مرجائے گی - فَبَکَیْتُ وَ اَعْلَنْتُ صَوْتِیْ بِالنَّحِیْبِ - مین زور زور سے رونے لگا اور مہر پدری کے جوش نے مجھے بیتاب کردیا - فَجَاءَتْ عِنْدِیْ عَاجِلَةً مَعَ اَنَّهَا کَانَتْ لَا تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ تُقَلِّبَ عَلٰی فِرَاشِهَا مِنْ جَنْبٍ اِلٰی جَنْبٍ اٰخَرَ - مجھے روتا ہوا دیکھکر بے ساختہ دَوڑ کر میرے پاس آئی حالانکہ اس قدر نحیف اور کمزور تھی کہ بستر مرض پر ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدل نہ سکتی تہی - فَتَحَیَّتُ مِنْ عَدْوِهَا حَتّٰی عَانَقَتْنِیْ وَقَالَتْ اَتَظُنُّ اِنِّیْ مُخْتَلِطَةٌ اَوْ مُبَرْسَمَةٌ - مجھے اُس کے دوڑنے سے تعجب ہوا اور وہ اگر مجھ سے لپٹ گئی اور کہا اے باباجان آپ کو یہہ گمان ہے کہ مین ہذیان بک رہی ہون یا مجھے سرسام ہوگیا ہے - لَا وَاللّٰهِ بَلْ اِنِّیْ صَحِیْحَةٌ قَدْ عُوْفِیْتُ عَافِیَةً تَامَّةً - یہہ میرا حال نہین قسم بخدا بلکہ مجھے پوری صحت مرض سے ہو چکی ہے - قَالَ فَبَکَیْتُ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ وَکِدْتُ اَنْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَلَمَّا سَکَنَ وُجْدِیْ وَاطْمَاَنَّ فُؤَادِیْ وَثَبَتَ عَقْلِیْ - نواب صاحب کہتے ہین اب مجھے مارے خوشی کے رونا آیا اور قریب تہا کہ بیہوش ہو جاؤن پہر جب میری طبیعت ٹھہری اور اطمینان قلب اور ثبات عقل ہوگیا - سَاَلْتُ عَنْهَا یَا بُنَیَّتَهُ قُصِّیْ عَلَیَّ مَا جَرٰی عَلَیْكِ وَاَنَّهُ کَیْفَ عَافَاكِ اللّٰهُ مِنَ الْمَرَضِ - اب مین نے اُس سے پوچھا اے نور دیدہ اپنی سرگذشت کو بیان تو کرو اور یہہ بیان کرو تمکو اِس مرض سے خدا نے کیونکر صحت بخشی - ثُمَّ کَیْفَ عَلِمْتِ اَنَّ الطُّوْفَانَ قَدْ فَنٰی اَوْ تَمَوُّجُ الْبَحْرِ وَتَلَاطُمُ الْاَمْوَاجِ قَدِ انْتَهٰی وَاَنْتِ فِیْ غَشْوَتِكِ مُدَّ سَاعَاتٍ - پہر یہہ بہی تو کہو تمکو طوفان کے فرو ہونے کی اور تلاطم کے دور ہونے کی کیونکر خبر ہوئی - حالانکہ بہت دیر سے تم پر غشی طاری تہی کہ جب تک طوفان کا نام و نشان بھی نہ تہا - قَالَتْ اِنِّیْ کُنْتُ مَغْشِیَّةً عَلٰی فِرَاشِیْ وَاِذَا رَاَیْتُ رَاکِبًا عَلٰی فَرَسٍ وَفِیْ یَدِهٖ رُمْحٌ طَوِیْلٌ یُجِدُّ السَّیْرَ حَتّٰی جَاءَ اِلٰی قُرْبِ الْمَرْکَبِ کہنے لگی باباجان مین تو غشی

مین اپنے بستر پر پڑی ہوئی تہی ناگاہ دیکہتی کیا ہون ایک سوار بگہہ ٹٹ گہوڑا دوڑائے
ہوئے چلے آتے ہین اور آتے ہی جہاز کے پاس پہنچے - وَجَعَلَ سِنَانَ رُمْحِهٖ تَحْتَ
السَّفِيْنَةِ فَاسْتَقَرَّ الْمَرْكَبُ عَنِ الْاِضْطِرَابِ كَاَنَّهٗ قَالَ لِمَاءِ الْبَحْرِ وَالْاَمْوَاجِ
الْمُتَلَاطِمَةِ اَنْ تَقَرَّا عَلٰى مَكَانِهِمَا - نیزہ اپنا جہاز کے نیچے لگا دیا بس فوراً جہاز
مکان سے رُک گیا اور مجہے ایسا گمان ہے کہ دریا کی موج اور پانی کی لہرون سے ارشاد
فرمایا کہ اب ٹہر جاؤ اور ہلنا موقوف کرو فَغِيْضَ الْمَاءُ مِنْ فَوْرِهٖ وَعُدِمَتِ
الْاَمْوَاجُ وَسَكَنَ الرِّيْحُ وَصَحَا السَّمَاءُ وَتَقَشَّعَ السَّحَابُ وَاسْتَقَرَّتِ السَّفِيْنَةُ
اُنکے حکم کی دیر تہی کہ فوراً پانی کی افزونی کم ہوگئی اور لہرین دریا کی مٹ گئین آسمان
بالکل صاف ہوگیا بادل سب چہنٹ گئے آسمان کھل گیا اور جہاز بھی سیدھا ٹہر گیا -
ثُمَّ جَاءَ عِنْدِیْ وَقَالَ قُوْمِیْ اَیَّتُهَا الزَّائِرَةُ فَقَدْ عَافَاكِ اللهُ مِنَ الْمَرَضِ
وَالضُّعْفِ - طوفان کو مٹا کر اور جہاز کو ٹہرا کر پہر میرے پاس تشریف لاکر فرمایا اُٹھ
کہڑی ہو اے زائرہ حسینؑ خدا نے تجہے مرض اور ضعف دونون سے نجات دی ہے
اب اچھی ہوگئی - فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ یَا مَوْلَایَ وَمَا اسْمُكَ - مین نے عرض کی
آپ کون ہین اے میرے آقا اور آپکا نام مبارک کیا ہے یہہ تو ارشاد کیجئے - قَالَ
اَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِیٍّ اَخُو الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ الَّذِیْ تَنْوِیْ زِیَارَةَ مَرْقَدِهٖ -
فرمایا مین تو ہون عباسؑ بن علیؑ بہائی امام حسین شہیدؑ کا جسکی قبر کی زیارت کرنے کا
تونے قصد کیا ہے - وَاَنَا مُتَكَفِّلٌ لِصِیَانَةِ زُوَّارِهٖ وَاَسْتَقْبِلُهُمْ وَاَصُوْنُهُمْ
حَتّٰی اُوْصِلَهُمْ اِلَی الْمَرْقَدِ اِلَّا مَا شَاءَ اللهُ فَاِنَّهٗ لَا یُغْلَبُ عَلٰی اَمْرِهٖ - میرے سپرد ہے
زایرون کی حفاظت کرنی اور اُنکی پیشوائی کرکے بحفاظت اُنکو روضۂ اقدس تک
لیجاتا ہون ہان مگر خدا کی مشیت اگر کسی کی نسبت اور کچہہ جاری ہوا وسمین کیا چارہ ہے
اور اُسکے حکم پر کون غالب آسکتا ہے - مؤلف کہتا ہے یہہ جو اکثر قافلہ زائرون کے
لٹ جاتے ہین خواہ اُنمین وبائی امراض پیدا ہوتے ہین خواہ جہاز ڈوب جاتا ہے خواہ
اور کسی قسم کی آفت زائرون کو پہنچتی ہے راہ مین خواہ عین کربلاے معلےٰ مین اس کے اسباب

اور مصالح کے بیان کا ایک جداگانہ باب ہم لکھین گے جس طرح خانہ کعبہ جو بنص قرآن جاے
امن وامان ہے دہان کی بے امانی کی تاویل بہی اُسی طرح کیجاتی ہے - ثُمَّ غَابَ عَنِّیْ
وَاَیْقَظْتُ بَلْ اِنْتَبَهْتُ عَنْ غَشْوَتِیْ فَوَجَدْتُ نَفْسِیْ وَبَدَنِیْ وَجَوَارِحِیْ وَ
اٰرٰکَانِیْ کُلَّهَا صَحِیْحَةً - یہہ فرماکر حضرت میری نظرون سے غایب ہوگئے اور مین
جاگ پڑی بلکہ غش سے مجہے افاقہ ہوگیا اب دیکہا تو اپکو ہر طرح سے صحیح اور تندرست پایا
اعضاے بدنی اور حواس باطنی سب درست ہوگئے کَاَنِّیْ لَمْ اَکُ مَرِیْضَةً قَطُّ ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ مین ہرگز بیمار ہی نہ تہی - وَانْظُرْ اِلٰی سُکُوْنِ الْمَاۤءِ وَالْهَوَاۤءِ وَ
سَلَامَةِ السَّفِیْنَةِ وَاَهْلِهَا - دیکہئے تو ہوا کیسے ٹہر گئی ہے اور پانی کو کہین جنبش بہی ہے
جہاز کی سلامتی اور مسافرون کی خوشحالی پر نظر کیجیے - قَالَ ثُمَّ بَادَرْتُ اِلٰی مُعَلِّمِ
السَّفِیْنَةِ فَرَاَیْتُهٗ فِی الْحَیْرَةِ وَالْبَشَاشَةِ وَقَالَ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُبَشِّرُ بِسَلَامَةِ
نَفْسِكَ وَنُفُوْسِ کُلِّ الْمُسَافِرِیْنَ - نواب صاحب کہتے ہین مین جلدی گیا پاس
ناخداے جہاز کے دیکہتا کیا ہون کہ متحیر اور بشاش ہو رہا ہے اور مجہہ سے کہنے لگا بشارت
ہو آپکو کہ آپکی اور کل مسافرونکی جان بچ گئی - فَقَدْ عَدِمَ الطُّوْفَانُ وَاعْتَدَلَ الْهَوَاۤءُ
طوفان مٹ گیا اور ہوا درجۂ اعتدال پر آگئی - قُلْتُ کَاَنَّهٗ تَحَیَّرَ لِمَا رَاٰی اِلٰی دَرَجَاتِ
مِقْیَاسِ الْهَوَاۤءِ الْمُسَمّٰی بِبَارُومِیتر وَهِیَ الْاٰلَةُ الَّتِیْ تُعْلَمُ مِنْهَا حُدُوْثُ
الطُّوْفَانِ وَالرِّیَاحِ الشَّدِیْدَةِ قَبْلَ حُدُوْثِهَا - مین کہتا ہون ناخدا کی حیرت کا
سبب یہی ہوگا کہ اُس نے آلہ مقیاس الہوا جسکا نام بارومیتر ہے دیکہا ہوگا کہ دفعةً
اُس کی درجہ طوفانی گہٹ گئی اور یہہ وہ آلہ ہے جس سے آندہی اور طوفان کی آمد پہلے
سے معلوم ہوتی ہے فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ تَفْتِیْشُ بِرَاۤئِكَ قِیَاسًا اَوْ تَهْدِیْكَ تَجْرِبَتُكَ اِلٰی
اِدْرَاكِ سَبَبِهٖ مین نے اوس سے کہا کچہہ تمہارا قیاس اور تجربہ بتلا سکتا ہے کہ دفعةً یہہ
درستی ہوا کی اور فرو ہوجانا طوفان کا کیون ہوا قَالَ بَلْ هُوَ اَمْرٌ عَجِیْبٌ لَا یَصِلُ
اِلٰی کُنْهِهٖ اِدْرَاكُ الْبَشَرِ - ناخدا بولا ہرگز نہین اور یہہ ایسا امر عجیب ہے کہ عقل بشری
اس کا سبب نہین جان سکتی ہے - فَقَصَصْتُ عَلَیْهِ مَا اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتِیْ قَالَ صَحِیْحٌ مَا

قَالَتْہُ - مین نے سارا حال جو اپنی دختر سے سُنا تھا اُس سے بیان کیا کہنے لگا کہ ہان صحیح یہی ہے جو اُس نے لکھا ہے - وَتَمَّ هٰذَا الْبَابُ بِعَوْنِهٖ وَيَتْلُوْهُ بَابُ قِرَاءَةِ رَاسِ الْحُسَيْنِؑ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَبَيَانِ اَسْرَارِهَا - یہہ باب بحمد اللہ تمام ہوا اب اس کے بعد وہ باب لکھونگا جس مین بیان اسکا ہے کہ سر اقدس امام حسین ؑ نے سورۂ کہف کیون پڑہی اور کیا کیا اسرار اس مین تھے ؛

باب پنجم

بیان اُون اسرار کا جو امام حسینؑ کے سر اقدس نے سورۂ کہف اور دیگر آیات قرآن کو پڑہا ہے جس سے تصدیق اُس حدیث نبویؐ کی بھی ہوتی ہے کہ قرآن اور اہلبیت کا ساتھ قیامت تک ہے جسکو امام حسینؑ نے بعد شہادت بھی دکھلا دیا

لَمَّا كَانَ مِنْ مَصَالِحِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اِبْقَاءُ دِيْنِ الْاِسْلَامِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ وَرَضِيَ لَنَا بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا - چونکہ مصلحت ہائے الٰہی مقتضی اسی کے ہین کہ دین اسلام قیامت تک باقی رہے اور کوئی نبی ہمارے نبیؐ کے بعد نہ آئے اور اسی دین کو ہمارے واسطے خدا نے پسند فرمایا اور اسی دین پر ہم تمام مخلوقات کا رہنا اپنی خوشنودی کا باعث قرار دیا - وَلَيْسَ وَلَا يُتَصَوَّرُ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّخْتَارَ مِنْ جُمْلَةِ هُدَاتِهٖ اِلَيْهِ وَاحِدًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ فَيَجْعَلَهٗ مَظْهَرًا لِلْاٰيَاتِ وَمَصْدَرًا لِلْمُعْجِزَاتِ اِلٰى يَوْمِ بَقَائِهٖ اور اس طرح باقی رہنا دین اسلام کا بدون اس کے خیال مین نہین آسکتا تھا کہ منجملہ اُون حضرات کے جو اصالۃً خواہ نیابۃً ہدایت دین اسلام کی اون سے متعلق ہو ایک ہادی خواہ ایک سے زیادہ ایسا برگزین کردے جن سے ظہور کرامات اور معجزات کا ہمیشہ ہو کر تصدیق ہمارے نبیؐ اور اثبات حقیت دین اسلام ہوا کرے - فَاخْتَارَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ لِذٰلِكَ الْاَمْرِ الْجَلِيْلِ السِّبْطَ

الاصغر لنبینا محمد لاسباب ودواعٍ عدیدۃٍ ذکرناھا فی ابواب اُخر - خدا نے اس
امر جلیل کی بجا آوری کے لئے ہمارے نبیؐ کے چھوٹے فرزند امام حسینؑ کو پسند فرمایا اور اس
کے ضمن دو تین جس قدر ہم اپنی عقل ناقص کے رو سے سمجھ سکتے ہین انکو ہم نے
اسی کتاب کے اور ابواب مین بیان کر دیا ہے - وَ اَمَرَ نبیّہ بان یقول اثباتاً لذالک
الغرض الحسینُ منّی وانا من الحسین - اور ہمارے نبیؐ کو حکم دیا کہ امت سے بلکہ
تمام مخلوقات سے کہتے رہین کہ حسینؑ میرا فرزند ہے اور مین حسین کے ذریعہ سے تاقیامت
نبی اور صاحب آیات پہچانا جاؤن گا - ثمّ لمّا کان صدور المعجزات مُثبتاً
لکرامۃ مُصدِرِھا بقدرہٖ فلابدّ لہ من مزید الاستحقاق لذالک
پھر چونکہ معجز نمائی سے بزرگی معجز نما کی بقدر صدور معجزات ثابت ہوتی ہے اب ضرور
ہوا کہ امام حسینؑ مین استحقاق بھی اس بزرگی کا حاصل ہو - فلذا رضی محمدٌ بابتلاۂ
مع اھلبیتہٖ ونسائہٖ بالمصائب العظیمۃ - اسی سبب سے ہمارے نبیؐ راضی
ہوئے کہ امام حسینؑ مع اپنے اہلبیت اور عورات کے بڑے بڑے مصائب مین گرفتار ہون
کی لایکون تشریفہ بذالک الشرف مخالفاً لقضیۃ العدل - تاکہ امام حسینؑ
کا اس مرتبہ بزرگ معجز نمائی پر پہنچنا بخلاف سائر انبیاء اور اوصیا کے مقتضاے عدل
خدا کے مخالف نہو - ومن جملۃ ما یجب تصدیق نبیّنا فیہ قولہ صلعم فی اھلبیتہٖ
وھو حدیث الثقلین حیث قال فیہ انھما لن یفترقا حتی یردا علیّ الحوض -
اور منجملہ ان پیشین گوئیون کے جن مین ہمارے نبیؐ کی تصدیق ضرور تھی ایک بڑی پیشین گوئی
وہ ہے جو حضرت نے اپنے اہلبیت کی نسبت فرمائی ہے کہ قرآن اور اہلبیت میرے ہمیشہ ساتھ
رہین گے اور کبھی جدا نہونگے تا اینکہ بروز محشر حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے - وھو
حدیثٌ متواترٌ قد افرد لذکر طرقہ اخونا المحیی لسنۃ اجدادہ حامدُ
بن محمد طاب اللہ ثراھما مجلدین من کتابہ المسمّی بعبقات الانوار
فاثبت فیہ انھا تزید علی ثلثمائۃ طرق من طرق العامۃ - یہ حدیث ثقلین
وہ متواتر حدیث ہے جس کے اسناد روایت کے طرق کو میرے بھائی مولوی سید حامد حسین نے

خدا اُنکی اور اُنکے والد کی قبرون کو بوے بہشت سے خوشبو کرے تین سو سے زیادہ سلسلۂ روایت اہل سُنت کے راویون سے ثابت کر دیا ہے کتاب عبقات الانوار مین۔ وَهُوَ الْحُجَّةُ الْقَاطِعَةُ لِاِثْبَاتِ اِمَامَةِ الْاَئِمَّةِ الْاَطْهَارِ۔ یہی حدیث تنہا دلیل یقینی ہے ہمارے ائمہ اطہارؑ کے اثبات امامت کی فَكَانَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ الَّتِیْ سَمِعَهَا جَمْعٌ كَثِیْرٌ عَنْ رَاْسِ مَوْلَانَا الْحُسَیْنِؑ مُصَدِّقَةً لِمَا قَالَ جَدُّهٗ فِیْ اَهْلِبَیْتِهٖ اَنَّهُمْ لَا یَفْتَرِقُوْنَ عَنِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ مَوْتِهِمُ الظَّاهِرِیَّةِ اَیْضًا۔ پس سر اقدس امام حسینؑ کا تلاوت قرآن کرنا جسکو جماعت کثیر نے خود سُنا ہے یہہ بہی ایک بڑی تصدیق اپنے نانا کے ارشاد کی حضرت نے فرمائی کہ اہلبیت نبیؐ جن سے مراد ائمہ اطہار ہین بعد موت ظاہری بہی قرآن سے جدا نہین ہوتے پہر اون سے زیادہ کون ہے جو تفسیر قرآن کو جانتا ہو اور ہم اُنکی تفسیر کو چہوڑ کر ابن مسعود خواہ ابن عباس کی طرف رجوع کرین۔ وَهٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْتُهٗ سِرٌّ جَلِیْلٌ وَسَبَبٌ عَامٌّ لِتِلَاوَةِ الرَّاْسِ الْقُرْاٰنَ۔ یہہ بات جو مینے بیان کی کہ قرآن اور اہلبیتؑ کی معیت کی تصدیق کرنی منظور تہی سر اقدس کے تلاوت قرآن مین یہہ ایک بڑا راز ہے اور عام سبب ہے آیات قرانیہ کی تلاوت کا۔ اَمَّا السَّبَبُ الْخَاصُّ لِكُلِّ اٰیَةٍ تَلَاهَا رَاْسُهُ الْمَجِیْدُ وُعِنِ الْقَفَاءِ وَلَا سِیَّمَا تِلَاوَةُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ مِرَارًا فَاَسْبَابُهٗ مَا یَاْتِیْكَ نَبَاُهٗ فِیْ هٰذَا الْبَابِ۔ لیکن سبب خاص ہر آیت کے پڑہنے کا جسکو سر اقدس نے نیزہ پر چڑھے ہوئے پڑھا ہے اور خصوصًا تلاوت سورۂ کہف کی جو مکرر حضرت نے فرمائی ہے اُس کے اسباب تو ہم اسی باب مین لکہین گے انشاء اللہ وَنُقَدِّمُ ذِكْرَهَا لِكَوْنِهَا جَامِعَةً لِاَغْرَاضِنَا سورہ کہف کے پڑھنے کے اسباب کو پہلے بیان کرینگے اسلئے کہ ہماری جو غرض اس کتاب کے لکہنے سے ہے وہ اکثر ایسے ہی اسباب کے بیان سے پوری ہوتی ہے۔ وَقَدْ وَصَلَ اِلَیْنَا سَبْعَةُ رِوَایَاتٍ مُتَضَمِّنَةٍ عَلٰی ذٰلِكَ اِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا۔ آج کے دن تک سات روایتین اسی مضمون کی ہمکو پہنچی ہین۔ رَوَاهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ حَبِیْبِ الشَّهْرُزُوْرِیْ وَزَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُمَا مِنْ اَصْحَابِ

رَسُوْلِ اللّٰہِ بِالْمَعْنَی الْاَعَمِّ الْمُصْحِبَۃِ عِنْدَ اَرْبَابِ الرِّجَالِ چار آدمی اُنکے راوی ہین
زید بن ارقم اور سہل بن حبیب شہرزوری اور یہہ دونون اصحاب رسول اللہ سے تھے بنظر
عام اصطلاح علمائے رجال کے ۔ وَمِنْہَالُ ابْنُ عَمْرٍو وَحَارِثُ بْنُ وَکِیْدَۃَ وَکَانَ
فِیْمَنْ حَمَلَ رَاْسَ الْحُسَیْنِ ؑ تیسرے منہال بن عمرو اور چوتہا حارث بن وکیدہ ہے یہہ
شخص اُن اشقیا مین سے ہے جو سر اقدس کو لئے ہوئے پہرتے تھے وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ اَنَّ
ذٰلِکَ الْاَمْرَ الْمُعْجِزَ صَدَرَ عَنِ الْاِمَامِ فِی الْکُوْفَۃِ وَدِمَشْقَ کِلَیْہِمَا یہہ بہی مخفی نرہے
کہ تلاوت قرآن کا معجزہ سر اقدس سے کوفہ اور دمشق دونون جگہ برابر صادر ہوا ہے ۔
فَذَانِکَ بُرْہَانَانِ مِنْ رَبِّکَ لِتَبْکِیْتِ الْمَرَدَۃِ اللِّئَامِ وَتَشْیِیْدِ مَبَانِی الْاِسْلَامِ
یہہ دونون جگہ کی معجز نمائی دونو بڑی دلیلین ہین خدا کی طرف سے اُن بدکارون کے چپ
کرنے کی اور اسلام کی تائید اور استواری ایسے پوری ہوتی ہے ۔ ثُمَّ لَمَّا قَرَاَ الْحُسَیْنُ ؑ
سُوْرَۃَ الْکَہْفِ بِتَمَامِہَا کَمَا فِی رِوَایَۃِ سَہْلِ الشَّہْرَزُوْرِیِّ بِالْکُوْفَۃِ وَہُوَ قَوْلُہٗ
پہر چونکہ سر اقدس نے پورا سورۂ کہف کوفہ مین پڑہا ہے جیسا کہ روایت سہل شہرزوری
مین حالات کوفہ یوم ورود اہلبیت کے منقول ہے فَوَقَفُوْا بِبَابِ بَنِیْ خُذَیْمَۃَ وَالرَّاْسُ
عَلٰی قَنَاۃٍ طَوِیْلَۃٍ وَہُوَ یَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْکَہْفِ ۔ ٹہر گئے لشکریان یزید باب بنی خذیمہ
پر اور سر اقدس امام حسین ؑ ایک لمبے نیزہ پر چڑہا ہوا سورۂ کہف کو پڑہ رہا تہا اِلٰی اَنْ
بَلَغَ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَہْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۔ تا اینکہ
اس آیت کو پڑہنے تک پہنچا کیا تجھے گمان ہے کہ اصحاب کہف اور رقیم ہماری آیات مین
عجیب ہین ۔ قَالَ سَہْلٌ فَبَکَیْتُ وَقُلْتُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَاْسُکَ اَعْجَبُ ثُمَّ
وَقَعْتُ مَغْشِیًّا عَلَیَّ فَلَمْ اُفِقْ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ ۔ سہل کہتے ہین مین حضرت کا لہجہ
قرآنی سُنکر اور بلند نیزہ پر سر کو اور اہلبیت اطہار کو بندی دیکہکر رونے لگا اور مین نے
کہا اے فرزند رسول آپکا سر اقدس تو کہین زیادہ ہی تعجب خیزی مین ہے اصحاب کہف سے
پہر مجہے غش آگیا اور افاقہ غش سے اُسوقت ہوا کہ حضرت نے سورۂ کہف ختم کر لیا تہا فَلَا
بُدَّ مِنْ اَنْ یَکُوْنَ غَرَضُ الْاِمَامِ یَتَعَلَّقُ بِاٰیَاتِ السُّوْرَۃِ کُلِّہَا ۔ پس ضرور ہے کہ غرض

امام کی متعلق ہو تمام آیات سورۂ کہف وَاِنْ لَمْ نفْهَمْهَا اگرچہ ہماری سمجھ مین نہ آئے وَ
اَيْضًا مَنَعَ الْحُسَيْنُ فِي الْكُوفَةِ ابْنَ وَكِيْدَةَ مِنْ اَنْ يَسْرِقَ رَاسَهُ لَمَّا رَوَاهُ الدَّرْبَنْدِيُّ
عَنْ مُسْنَدِ سَيِّدَةِ الْبَتُوْلِ بِاَسْنَادِهٖ - اور یہہ ہی قابل غور ہے کہ حضرتؑ نے کوفہ مین
ابن وکیدہ کو سراقدس کے چرانے سے منع فرمایا جیساکہ ملا دربندی رحؒ نے مسند سیدہ بتول سے
اُسی کے اسناد سے روایت کی ہے عَنِ الْحَارِثِ بْنِ وَكِيْدَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ حَمَلَ رَاسَ
الْحُسَيْنِ فَسَمِعْتُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فَجَعَلْتُ اَشُكُّ فِيْ نَفْسِيْ وَاَنَا اَسْمَعُ نَغْمَةَ
اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ - حارث بن وکیدہ کہتا ہے مین اون لوگون مین تہا جو سراقدس امام حسینؑ کو کوفہ
مین لائے تھے اور مین خود سنتا تہا کہ وہ جناب سورۂ کہف کی تلاوت کر رہے ہین دل مین
ضرور میرے شک پیدا ہوا حالانکہ مین نغمہ اور لہجہ امام حسینؑ کا بعینہ سنتا تہا (ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ شقی حضرتؑ کی آواز کو خوب پہچانتا تہا اور پہر بھی شک اُسکو دامنگیر ہوا کہ سر جدا
کیا ہوا بدن سے بھلا کیونکر بول سکتا ہے - فَقَالَ لِيْ يَا ابْنَ وَكِيْدَةَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا مَعْشَرَ
الْاَئِمَّةِ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّنَا نُرْزَقُ ادہر شک مجہے ہوا اور اُودہر حجت خدا امام حسینؑ نے
فرمایا اے ابن وکیدہ شک تو کیون کرتا ہے کیا تجہے معلوم نہین ہے کہ ہم گروہ ائمہ
یعنی دوازدہ امام سب زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے ساحت قرب مین ہم کو رزق
ملتا ہے - قَالَ قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ اَسْرِقُ رَاسَهُ - ابن وکیدہ کہتا ہے اپنے دلمین اُسوقت
مینے کہا کہ انکا سر مین چرا لون اور چھپا دون (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن وکیدہ کو جب
اس معجزہ کا یقین ہوا اُس نے چاہا کہ اس بزرگ سر کی اہانت اب نہو تو بہتر ہے یا یہہ
غرض تہی کہ یہہ معجزنمائی آپکی عام خلائق پر ظاہر نہو) فَنَادٰى يَا ابْنَ وَكِيْدَةَ لَيْسَ
لَكَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلٌ فَاِنَّ سَفْكَ دَمِيْ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ تَسْيِيْرِهِمْ رَاسِيْ -
اب پہر پکار کر سراقدس گویا ہوا اے ابن وکیدہ یہہ تیری طاقت نہین ہے کہ میرے
سر کو چرا لے میری خونریزی جو انہون نے کی ہے اُسکا مظلمہ ان ظالمون پر زیادہ ہے
پیش خدا بہ نسبت اسکے کہ میرے سر کو کوچہ بکوچہ پھرا رہے ہین (کیا سچ فرمایا ہے امام نے
روحی لہ الفدا) فَذَرْهُمْ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ

یُسْتَحَبُّوْنَ۔ انکو اسی حال پر چھوڑ دے اب قریب ہے وہ دن قیامت کا کہ انکو اپنی بدکرداری کا حال معلوم ہوگا جس روز بیڑیان اور زنجیر انکی گردن اور پاؤن مین پڑے ہون گے اور اسی حال سے بطرف دوزخ کے کھینچے جائین گے۔ **مؤلف کہتا ہے** یہہ روایت کسی طرح اُس شعبدہ سے مشتبہ نہین ہوسکتی ہے جو آج کل نقل صوت کا مسئلہ ایجاد ہوا ہے اسلئے کہ اسمین تو دو باتین ایسی کھلی ہوئی ہین کہ ہرگز نقل صوت کا شبہہ ممکن نہین ہے اولاً تو رفع شک قلبی حضرت نے فرمایا اور دل کے حال پر سوائے معجز نما کے اور کون مُطلع ہوسکتا ہے دوم جو جو باتین حضور نے کین وہ اُسیوقت کی ہین پہلے اسوقت سے یہہ امور نہ کبھی واقع ہوئے تھے اور نہ یہہ کلام آپ سے سرزد ہوا تھا۔ جس کی نقل کا احتمال ہو۔ اب جو الفاظ اس روایت مین ہین اُنکی شرح کرنی بھی ہمکو ضرور ہے۔ قُلْتُ اَمَّا قَوْلُہٗ لَا بْنِ وَکِیْدَۃَ لَیْسَ لَکَ اِلٰی ذٰلِکَ سَبِیْلٌ یَعْنِیْ لَا تَقْدِرُ عَلٰی سَرِقَۃِ الرَّاْسِ مین کہتا ہون کہ حضرت نے جو ابن وکیدہ سے ارشاد فرمایا کہ تیری مجال نہین کہ میرے سرکو چھپاے۔ فَلَہٗ عِنْدِیْ اَسْبَابٌ عَدِیْدَۃٌ اَحَدُھَا اَنَّہٗ ع یُرِیْدُ بِذٰلِکَ جَرْیَ الْقَضَاءِ الْمُبْرَمِ فِیْ اَمْرِ رَاْسِہٖ اَنْ یُّدَارَ عَلَی الْقَنَاۃِ وَاِنَّہٗ مِنَ الْعُھُوْدِ الَّتِیْ عَھِدَھَا جَدُّہٗ صلعم۔ میری سمجھ مین اس کے چند اسباب آتے ہین ایک سبب یہہ بھی ہے کہ اپکا ارادہ یہہ ہے کہ قضاے حتمی خدا کی آپکے سر کی نسبت یہی جاری ہوئی ہے کہ شہر بشہر اور جابجا پھرایا جائے اور یہہ عہد اور پیمان داخل ہے اُنہین عہدون مین جو آپ کے نانا محمد صلعم نے خدا سے کرلیا ہے۔ وَفِیْ اِخْفَائِہٖ یَفُوْتُ الْاَغْرَاضُ الَّتِیْ لِاَجْلِہَا رَضِیَ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ بِہَا۔ اس سر کے چھپانے مین وہ اغراض فوت ہوجائین گی جن کے پورے ہونے کے واسطے ہمارے نبی صلعم نے اس اہانت ظاہری کو گوارا فرمایا ہے۔ وَثَانِیْھَا اَنَّ اَھْلَبَیْتِہٖ وَنِسَائَہٗ وَھُمُ الْمَشْدُوْدُوْنَ الْمُغَلَّلُوْنَ یَرَوْنَ اِلٰی رَاْسِہِ الْمَجْذُوْذِ کُلَّ آنٍ فَیَتَجَدَّدُ لَھُمُ الْاَحْزَانُ فَتَنْشَقُّ صُدُوْرُھُمْ وَتَتَفَتَّتُ اَکْبَادُھُمْ حِیْنًا بَعْدَ حِیْنٍ۔ ہاے ہاے ایک بڑے بھاری غرض دوسری یہہ ہے کہ یہہ لُٹا ہوا قافلہ اہلبیت کا جو ہمراہ سر اقدس کے چلا آتا ہے اور جناب زینب اور ام کلثوم کے دل دُکھانے کی غرض سے نیزہ دارون کو تاکید تھی کہ قریب اون خونزادیون کے مُہی

نیزہ جس پر سر اطہر چڑھا ہوا ہے بار بار تکان دیا کرو اب ذرا سوچنے کی جا ہے اور خاک اڑانے
کا مقام ہے کہ ہر مرتبہ جب ان خوزادیون کی نظر سر اقدس پر پڑتی ہوگی کیا اُنکو جگر شق
ہونے اور سینہ چاک ہونے کی نوبت نہ آتی ہوگی اور ہر وقت صدمہ تازہ ان پر نگذرتا ہوگا
فَیَصْبِرُوْنَ عَلٰی مَا یُصِیْبُھُمْ وَلَا یَشْکُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَرْضَوْنَ بِقَضَائِہِ الْمَاضِیْ فِیْھِمْ
فَیُوْجَرُوْنَ اَجْرًا غَیْرَ مُتَنَاھِیَۃٍ - لاکہون صدمہ دلون پر گذرین اور کیون نگذرین
بہن کی محبت بھائی سے اور پھر کون بہن زینب اور کون بہائی امام حسینؑ جن دونون کی
محبت کا کیا ذکر کرون اُسی بہن کے سامنے اُسی پیارے بھائی کا سر نیزہ پر تکان دیا جاتا
ہے اور بہن چپ رہے - اگر آنسو نکلے تو نیزہ کی نوک سے آنکھہ کو ایذا پہنچائی جائے الغرض
ان متواتر صدمات پر جس قدر اہلبیت صبر کرین اور کسی قسم کی شکایت درگاہ الٰہی مین
نکرین قضائے الٰہی جو اُنکے حق مین بنظر مصالح جاری ہوئی ہے اُسی پر راضی رہین اور
اسی رضا پر ثواب ہائے بیشمار اُنکو ملین - وَیُصِیْبُھُمْ ذٰلِکَ فِیْ بَلَدٍ کَانَ اَبُوْھُمْ
عَلِیٌّ مُتَّکِئًا فِیْہِ عَلٰی سَرِیْرِ الْخِلَافَۃِ وَلَھُمْ وَجْہٌ وَجِیْہٌ فِیْھَا لَمْ یَکُنْ
فِی الْمَدِیْنَۃِ وَلَا فِی الْکَعْبَۃِ وَلَا فِیْ دِمَشْقَ - اور یہہ ایذا اور ذلت ظاہری ان
بزرگوارون کو کہان پہنچی شہر کوفہ مین جہان اُنکے پدر بزرگوار تخت سلطنت ظاہری پر
بیٹھے تھے اور جناب زینب اور ام کلثوم کا جاہ وحشم جیسا کہ کوفہ مین تہا کہ اور مدینہ
اور دمشق مین ایسا نہ تہا اُسی جگہ یہہ سخت امتحان انکا لیا جائے اللہ اکبر - فَھَلْ تَرٰی
اَحَدًا مِنَ الرُّوَاۃِ اَنَّہٗ رُوِیَ فِیْ اَخْبَارِ مَسِیْرِھِمْ اِلَی الْکُوْفَۃِ وَوُرُوْدِھِمْ
فِیْھَا اَنَّ اَحَدًا مِنْھُمْ مَنَعَ الْحَامِلِیْنَ لِلرَّاسِ اَنْ یُبْعِدَہٗ عَنْھُمْ - پہر کسی روایت
مین کبہی تم نے سُنا ہے کہ اہلبیت مین سے کسی نے کوفہ کی آمد مین اثنائے راہ مین خواہ
شہر کوفہ مین پہنچکر کسی نیزہ دار کو جو سر اقدس لئے ہوئے تہا منع کیا ہو کہ اس کو ہم سے
دور الگ لیچلے وَالسِّرُّ فِیْہِ مَا ذَکَرْنَاہُ - کوفہ مین منع نکرنا اہلبیت کا اوس مین
یہی رمز ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے - وَاَمَّا فِیْ یَوْمِ وُرُوْدِھِمْ بِدِمَشْقَ وَکَانَتْ
ھِمَّۃُ جَمِیْعِ الْحَرَمِ وَالسَّبَایَا مُتَوَجِّھَۃً اِلٰی اَنْ یَبْعُدُوْا الرُّؤُوْسَ الْمُطَھَّرَۃَ

عَنِ الْمَحَامِلِ حَتَّی الْاِمَامُ فَلَہٗ اَسْبَابٌ نَذْکُرُھَا فِیْ بَابِہٖ - لیکن جس روز داخلہ اہل حرم کا دمشق مین ہوا تہا اور جملہ اہلحرم کی ہمت اسی مین مصروف ہتی کہ سرہاے شہدا محملون سے دُور رکہے جائین تا اینکہ جناب امام زین العابدینؑ نے بہی سہل شہرزوری سے یہی درخواست فرمائی تہی اس کے اسباب اور رموز کو ہم اُسی باب مین لکہین گے جسمین داخلہ دمشق کا حال ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ وَالثَّالِثُ مِنَ الْاَسْبَابِ لِمَنْعِ الْحُسَیْنِؑ ابْنَ وَکِیْدَۃَ عَنِ اسْتِرَاقِ رَاْسِہٖ اَنَّ اَھْلَبَیْتِہٖ وَنِسَائَہٗ لَمَّا یَرَوْنَ مِنْ تَکَلُّمِہٖ وَقِرَأتِہِ الْاٰیَاتِ فِیْ نَغْمَتِہِ الْخَاصَّۃِ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ تَسْلِیَۃً عَظِیْمَۃً لَھُنَّ - تیسرا سبب آپکے منع کرنے کا ابن وکیدہ کو سراقدس چورانے سے یہہ ہے کہ اہلبیت اطہار جب آپکو کلام کرتے ہوئے اور تلاوت آیات قرآنیہ کرتے ہوئے دیکھینگے اُسی لہجہ سے جو زمانہ حیات ظاہری مین تہا انکی کسی قدر تسلّی اور تشفی ہوگی اور جس طرح زمانہ حیات مین امیدوار شفقت اور محبت کے ہوکر درخواست امور کذائی کے کرتے تھے اب اُنکو حضرت کے زندہ ہونے کا پورا یقین ہوگا ویسا ہی برتاؤ کرین گے اور وہی درخواست کرینگے - اَمَا سَمِعْتَ مِنْ اَبْیَاتِ زَیْنَبَ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا فِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمِ الْجَصَّاصِ وَھِیَ تَقُوْلُ مُخَاطِبَۃً لِرَاْسِ اَخِیْھَا ؎ یَا اَخِیْ فَاطِمَۃَ الصَّغِیْرَۃَ کَلِّمْھَا + فَقَدْ کَادَ قَلْبُھَا اَنْ یَذُوْبَا - کیا تم نے نہین سُنا ہے اون اشعار کو جو حضرت زینب نے سراقدس کو دیکھکر ارشاد کیا ہے جسکو مسلم گچ کار روایت کرتا ہے اُنمین سے چند اشعار یہہ ہین - اے بہائی فاطمہ صغرا (سکینہ) سے کچھہ پیار کی باتین کرو آپکی جدائی سے اب تو قریب ہے کہ اُس کا دل خون ہوکر بہہ جائے یہہ پہلی درخواست جناب زینب کی تہی اسلئے کہ + سکینہ کو حضرت بہت پیار کرتے ہتے اور سکینہ پر اسی پیارے ہونے سے بڑی بڑی سختیان دُشمنان دین کرتے تہے اسیواسطے پہلے سفارش اُسی یتیم کی فرمارہے ہین - اگر سوچو حضرات تو یہی مقام ہے کہ ہم روتے روتے اپنی جان فدا کردین اور پہر ہم سے حق تعزیت ادا ہو - اب دوسری سفارش اپنے بھتیجے اور امام چہارم کی فرماتی ہین -

یا اَخِی لَو تَرٰی عَلِیًّا لَدَی الاَسْرِ + مَعَ الیَتِیمِ لَایُطِیقُ وُجُوبًا - اے بہائی ذرا زین العابدین کی طرف تو انکی یتیمی اور اسیری پر خیال کیجئے جب اُنکو قیدی بنا رہے بھے اور طوق و زنجیر پہناکر اونٹ پر بٹھانا چاہا تہا اُنمین طاقت نہ ہتی کہ زمین پر سیدہے ہوکر بیٹھین - قُلتُ فِی رِوَایَۃِ سُکَینَۃَ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیہَا تَقُولُ وَاَخِی عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ مَکبُوبٌ عَلٰی وَجہِہٖ لَایُطِیقُ الجُلُوسَ مِن کَثرَۃِ الجُوعِ وَ العَطَشِ وَالاَسقَامِ فَجَعَلنَا نَبکِی عَلَیہِ وَیَبکِی عَلَینَا - مین کہتا ہون جناب سکینہ کی روایت ہے جب خیمہ حرم مین لوٹ مچی ہتی اور میرے بہائی زین العابدین سرنگون زمین پر بھے بھوک اور پیاس اور مرض کی شدت سے بیٹھنے کی طاقت اونمین نہ بھی ہم سب اُنکو دیکہہ کر رونے لگے اور وہ ہمکو دیکھ دیکھ روتے بھے اب بقیہ سفارش جناب زینب کی سُنئے - ؎ کُلَّمَا اَوجَعُوہُ بِالضَّربِ نَادَاکَ + بِذُلٍّ یُفِیضُ دَمعًا مَسکُوبًا - جب زین العابدین کو مارنے کی ایذا پہنچاتے بھے اے بہائی یہہ آپکو پکارتے بھے کہ اس ذلت اور خواری مین امداد کیجئے اور آنسو برابر آنکھون سے جاری بھے حضرات ذرا غور کی جگہ ہے کہ بھتیجے کے مارے جانے کا ذکر تو کررہی ہین مگر اپنی پشت سیاہ شدہ کا کچھہ شکوہ نہین ہے ؎ یَا اَخِی ضُمَّہُ اِلَیکَ وَقَرِّبہُ + وَسَکِّن فُؤَادَہُ المَرعُوبَا + اے بہائی اپنے پاس اُنکو بلاکر لپٹا لو اور اُن کی تسکین قلب کرو کہ انکا دل خوف سے بھرا ہے ؎ مَا اَذَلَّ الیَتِیمَ حِینَ یُنَادِی + بِاَبِیہِ وَلَا یَرَاہُ مُجِیبًا + اُس یتیم کی ذلت کا بھی کچھہ ٹہکانا ہے کہ اپنے باپ کو پکارے اور فریاد کرے اور باپ اُس کو جواب نہ دے - یعنی قرآن کی تلاوت تو آپ کررہے اور اپنے فرزند کی فریاد کا جواب آپ نے اُسوقت کیون نہ دیا جب یہہ آپ کو پکارتے تھے - یہہ باب تمام ہوا *

باب ششم

خاص کر سورۂ کہف پڑھنے کے اسباب بہ نسبت اصحاب کہف کے

سرِ اقدس امامؑ کو کیا تھے جو کوفہ اور دمشق ہر جگہ اسکی تلاوت فرمائی۔

اَوَّلُ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ۔ پہلے سب باتون سے ابتدا اس باب کے مین حمد خدا سے کر کے درود محمدؐ اور آل محمدؐ پر پڑھتا ہون فَاِنَّهٗ بَابٌ لَمْ یَسْبِقْنِیْ اَحَدٌ بِشَرْحِ مَا شَرَحْتُهٗ فِیْهِ بِعَوْنِ اللّٰهِ وَتَاْئِیْدِهٖ۔ اسلئے کہ یہ باب ایسا ہے کہ شاید مجھ سے پہلے آج تک کسی نے ان امور کی شرح اور تفصیل نہین کی ہے جہان تک کہ مجھے نظر کتب پر ہے اور گویا خدا کی مدد سے مین نے پہلے ہی پہل ان اسباب اور اغراض حجتِ خدا کو ظاہر کیا ہے عمر بھر کی محنت مین فَنَقُوْلُ لَمَّا اَنَّ بَعْضَ السَّامِعِیْنَ لِقِرَاءَةِ رَاسِ الْحُسَیْنِؑ قَالُوْا رَاسُكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَعْجَبُ مِنَ الْعَجَبِ كَمَا فِیْ رِوَایَةِ سَهْلِ الشَّهْرِزُوْرِیْ۔ اب ہم کہتے ہین جس طرح بعض حضار جنہون نے حضرت کو سورۂ کہف پڑھتے ہوئے سُنا اور بیساختہ کہنے لگے کہ آپ کا سرِ انور اے فرزند رسولؐ کرامات مین اصحاب کہف سے بدرجہا عجیب تر ہے چنانچہ روایت سہل مین گذر چکا۔ وَ هٰكَذَا قَالَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اور یہی لفظ زید بن ارقم نے بھی کہی ہے۔ بروایت شیخ مفید رح کَکَ قَالَ الْحُسَیْنُؑ اَیْضًا كَمَا یَاْتِیْ۔ اسی طرح امام حسینؑ نے بھی فرمایا ہے چنانچہ حالات دمشق مین اس کا ذکر آتا ہے۔ وَلْنَنْقُلْ اَنَّهٗ كَیْفَ كَانَ اَعْجَبُ وَمَاذَا اَرَادَ الْحُسَیْنُؑ مِنْ تِلَاوَتِهٖ تِلْكَ السُّوْرَةَ اب ہم کو لازم ہے بیان کرین کہ امر امام حسینؑ کا اصحاب کہف کے امر سے کیون عجیب تر تھا اور کن اغراض سے حضرت نے سورۂ کہف کی تلاوت کی تھی۔ وَهِیَ اُمُوْرٌ عَدِیْدَةٌ لَا تَطَّلِعُ عَلَیْهَا اِلَّا بَعْدَ الْوُقُوْفِ عَلٰی تَفَاصِیْلِهَا۔ اور یہ چند اغراض ہین جن پر تم کو اطلاع بدون اُنکی تفصیل جانے کے نہوگی۔ اَمَّا بِالنِّسْبَةِ اِلَی اَصْحَابِ الْكَهْفِ خَاصَّةً فَهُوَ مَا وَقَعَ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم مِنْ حَدِیْثِهِمْ۔ خاص اصحاب کہف کے قصہ سے جو امام حسینؑ کی غرض اسوقت متعلق ہے وہ تو یہی ہے کہ جناب رسول خداصلعم کے زمانۂ حیات مین اصحاب کہف کا کیا حال گذرا ہے وَنَذْكُرُهَا مَا رَوَاهُ بَعْضُ

ثِقَاتِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَهُوَ ابْنُ الْمَغَازِلِي الشَّافِعِي كَمَا فِي مَدِينَةِ الْمَعَاجِزِ وَالثَّعْلَبِيْ وَابْنُ دِحْيَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمَغَازِلِي - ہم یہان پر وہی روایت لکہتے ہین جس کو معتبر علماے اہلسنت نے نقل کیا ہے جیسے ابن مغازلی شافعی بقول صاحب مدینۃ المعاجز اور ثعلبی اور ابن دحیہ اور اسعد اربلی کے اربعین کی روایت اس کے بعد آتی ہے - ابن مغازلی کی یہہ روایت ہے - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم بِسَاطٌ مِنْ خِنْدَفٍ - انس بن مالک کہتے ہین کہ قبیلہ خندف سے ایک بساط (فرش) بطور ہدیہ کے رسولخدا۲م کے واسطے آیا فَقَالَ لِيْ يَا اَنَسُ اُبْسُطْهُ فَبَسَطْتُهُ فَقَالَ اُدْعُ الْعَشَرَةَ فَدَعَوْتُهُمْ - مجھہ سے ارشاد فرمایا اے انس بساط کو بچہا دے مین نے اُسے بچہایا پہر فرمایا کہ اُن دس اصحاب کو بُلالا (دس عشرہ مبشرہ اہل سنت کے ہین) مین اُن دسون کو بھی بُلا لایا فَلَمَّا دَخَلُوْا اَمَرَهُمْ بِالْجُلُوْسِ عَلَى الْبِسَاطِ - جب وہ اصحاب حاضر ہوئے حکم ہوا کہ تم اسی بساط پر بیٹہو - ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَنَاجَاهُ طَوِيْلًا - اُنکے بیٹہنے کے بعد علی ابن ابیطالب کو حضرت نے بلایا اور دیر تک اُن سے سرگوشی فرماتے رہے (اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ عشرہ مبشرہ مین جناب امیرؑ داخل نہین ہین جیسا کہ اہل سنت نے مشہور کر رکہا ہے) ثُمَّ رَجَعَ عَلِيٌّ فَجَلَسَ عَلَى الْبِسَاطِ ثُمَّ قَالَ لِلرِّيْحِ اِحْمِلِيْنَا بعد مشورہ کے علیؑ پلٹ کر آئے اور بساط پر بیٹھے پہر ہوا سے مخاطب ہو کر بولے کہ ہم کو اُٹھا لیچل - فَحَمَلَتِ الرِّيْحُ قَالَ فَاِذَا يَدُفُّ بِنَا دَفًّا - ہوا نے ہم کو اُٹھایا راوی کہتا ہے کہ پہٹ پہٹ کرتی ہوئی ہم کو اوڑا لے چلی ثُمَّ قَالَ يَا رِيْحُ ضَعِيْنَا ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ مَكَانٍ اَنْتُمْ قُلْنَا لَا - پہر ہوا سے فرمایا اے ہوا اب ہم کو زمین پر اوتار دے جب اوتار دیا تب ہم سے فرمایا تمکو معلوم ہے کہ اب کس جگہ تم آپہنچے ہم سبہون نے کہا نہین ہم کیا جانین - قَالَ هٰذَا مَوْضَعُ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ قُوْمُوْا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اِخْوَانِكُمْ - فرمایا کہ یہہ مقام غار اصحاب کہف اور رقیم کا ہے کہڑے ہو اور اپنے برادران ایمانی پر سلام کرو -

فَقُمْنَا رَجُلٌ رَجُلٌ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِمْ فَسَلَّمْنَا فَلَمْ يَرُدُّوْا عَلَيْنَا - ایک ایک آدمی نے ہم مین سے اُٹھکر اصحاب کہف پر سلام کیا کسی کے سلام کا جواب اُنہون نے ندیا - فَقَامَ عَلِيٌّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَعَاشِرَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ - سب کے بعد علیؑ کہڑے ہوئے اور کہنے لگے سلام ہو تم پر اے گروہ صدیقین اور شہدا قَالَ فَقَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ - انس کہتے ہین اصحاب کہف نے جواب سلام دیا کہ تم پر بہی سلام ہو اور رحمت خدا اور برکات خدا تم پر نازل ہو - قَالَ فَقُلْتُ مَا بَالُهُمْ رَدُّوْا عَلَيْكَ وَلَمْ يَرُدُّوْا عَلَيْنَا - انس کہتے ہین مین نے علی سے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کے سلام کا جواب اُنہون نے دیا اور ہم سب کے سلام کا جواب ندیا - قَالَ فَقَالَ مَا بَالُكُمْ لَمْ تَرُدُّوْا عَلٰى اِخْوَانِيْ - انس کہتے ہین کہ حضرت علیؑ نے اصحاب کہف سے کہا کیا سبب ہے جو تم نے ہمارے اِن اسلامی بہائیون کے سلام کا جواب ندیا - قَالُوْا اِنَّا مَعَاشِرَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ لَا نُكَلِّمُ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَّا نَبِيًّا اَوْ وَصِيًّا - اصحاب کہف بولے کہ ہم گروہِ صدیقین اور شہدا کا یہی طریقہ ہے کہ بعد موت ظاہری کے سوائے نبی یا وصی نبی کے اور کسی سے کلام نہین کرتے (مطلب یہہ ہے کہ تم وصی نبی ہو تمہارے سلام کا جواب ہم نے دیا) ثُمَّ قَالَ يَا رِيْحُ اِحْمِلِيْنَا فَحَمَلَتْنَا تَدُقُّ بِنَا دَقًّا ثُمَّ قَالَ يَا رِيْحُ ضَعِيْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْحَرَّةِ - پہر فرمایا علیؑ نے اے ہوا اب اُٹھا لیچل ہم کو ہوا نے بساط کو اٹھایا اور اُسی طرح پہٹ پہٹ آواز کرتے ہوئے لیچلی کہ حضرت نے فرمایا اب ہم کو اتار دے اب تو ہم دیکھتے ہین کہ مقام حرہ جو مدینہ کے قریب ہے پہنچ گئے قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ نُدْرِكُ النَّبِيَّ صلعم فِيْ آخِرِ رَكْعَةٍ انس کہتے ہین علیؑ نے کہا کہ ہم رسول خداؐ کے پاس پہنچ جائین گے آخر رکعت نماز مین - فَطُوِيْنَا وَ اَتَيْنَا وَاِذَا بِالنَّبِيِّ يَقْرَاُ فِيْ آخِرِ رَكْعَةٍ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا - حرہ سے لیکر مدینہ تک گویا زمین ہمارے واسطے کہچ گئی اور ہم سب مدینہ مین پہنچے اُسوقت کہ جناب رسول خداؐ آخر رکعت نماز مین یہہ آیہ تلاوت فرما رہے تہے کیا تجہکو گمان ہے کہ اصحاب کہف ہماری آیات مین سے عجیب نشانی قدرت ہین روایت انس کی تمام ہوئی قُلْتُ وَلَا بُدَّ

عَلیٰ ذٰلِکَ الفَرضِ مِنْ اَنْ تَکُونُ الصَّلوٰۃُ جَہرِیَّۃً کَمَا قَالَ ابْنُ شَہرآشوب رح
اَنَّہَا کَانَتْ اَوَّلَ رَکْعَۃٍ مِنَ الغَدَاۃِ - مین کہتا ہون اگر یہہ بات صحیح مانی جائے
کہ یہہ لوگ واپس آئے اور جناب رسولخدا نماز پڑہ رہے تھے پہر تو ضرور ہے کہ ایسے
وقت کی نماز ہو جو باواز بلند پڑہی جاتی ہے چنانچہ ہمارے علما مین سے جناب شہرآشوب رح
نے روایت کی ہے کہ صبح سے نماز کی پہلی رکعت ہتی - وَیَکُونُ المُرَادُ مِن اٰخِرِ الرَّکْعَۃِ
اٰخِرَ الرَّکْعَۃِ الاُولیٰ لَا اٰخِرَ الرَّکَعَاتِ مِنَ الصَّلوٰۃِ - اور آخر رکعت سے مراد آخر رکعات اول
ہوگا نہ آخری رکعت نماز کی - وَمَا رَوَاہُ اَسعدُ اربلی وَکَذَا عُمَرُ بْنُ الحَسَنِ المَعرُوفِ
بِابْنِ دِحْیَۃَ فِی اَرْبَعِیْنِہٖ فِی الحَدِیْثِ الثَّالِثِ فَفِیْہِ اِخْتِلَافٌ کَثِیْرٌ مِنْ تِلْکَ
الرِّوَایَۃِ - اور ملا اسعد اربلی نے اپنے اربعین مین یا ابن دحیہ نے اپنے اربعین مین جو
روایت ابی الجعدہ سے نقل کی اُس مین اور اس روایت مین بہت بڑا اختلاف ہے وَ
ھٰذَا یَدُلُّ عَلیٰ تَعَدُّدِ الوَاقِعَۃِ کَمَا فِی حَدِیْثِ الطَّیْرِ وَغَیْرِہٖ - اور اس اختلاف
مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ واقعہ نمائش اصحاب کہف کا چند مرتبہ واقع ہوا جیسے
کہ حدیث طیر کو بہی انس بن مالک نے چند طور سے بیان کیا ہے - وَلَا غَرْوَ فِیْہِ فَاِنَّ
اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ لَمَّا کَانَ غَرَضُہٗ اِخْفَاءَ تِلْکَ الوَاقِعَۃِ فَمَا کَانَ یَمْنَعُہٗ مِنْ
اَنْ یَقُوْلَ تَارَۃً کَذَا وَتَارَۃً کَذَا لِاِیْقَاعِ الاِشْتِبَاہِ فِی قُلُوْبِ السَّامِعِیْنَ -
اور کچہ جاے تعجب ہنین ہے اس اختلاف بیانی مین اسلئے کہ انس بن مالک کی جب یہی
غرض ہتی کہ یہہ بزرگی علی ع کی چہپی رہے پس اختلاف بیانی سے بہی اُنکی غرض پوری ہوتی
ہے کہ سُننے والون کے دل مین ضرور شبہہ پیدا ہوگا کہ کبہی کچہہ کہدیا اور کبہی کچہہ کہدیا
ثُمَّ لَمَّا کَانَ الحَدِیْثُ الثَّالِثُ مُشْتَمِلاً عَلیٰ فَوَائِدَ عَدِیْدَۃٍ لَا سِیَّمَا الفَائِدَۃَ
الَّتِی مَوْلَانَا الحُسَیْنُ ع فِی صَدُوْرِ اِثْبَاتِہَا لِکَوْنِ اَنَسٍ یَوْمَئِذٍ حَاضِرًا بِمَحْضَرِ
ابْنِ زِیَادٍ فَلَا بُدَّ لَنَا اَنْ نَذْکُرَہٗ بِاَلْفَاظِہٖ - پہر چونکہ تیسری حدیث اربعین اربلی
کی چند فوائد پر شامل ہے خصوصاً جس غرض سے امام حسین ع سورۂ کہف کو پڑہ رہے
ہین اور اُسی کا اثبات فرمارہے ہین اسلئے کہ یہی انس بن مالک دربار ابن زیاد مین بروایت

بخاری وغیرہ حاضر ہے لہذا ہم کو لازم ہے کہ پوری حدیث اربعین کی نقل بھی کر دین اَلْحَدِیْثُ
اَلثَّالِثُ یَرْوِیْہِ عَنِ الثَّوْرِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ حَضَرْتُ
اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مَكْفُوْفُ الْبَصَرِ وَفِيْهِ وَضَحٌ - تیسری حدیث کو ثوری سے
روایت کرتا ہے اور ثوری نے اعمش سے اور اعمش نے سالم بن ابی جعدہ سے روایت کی ہے
سالم کہتا ہے مین ایکروز انس بن مالک کے پاس گیا وہ اندھے ہو چکے تھے اور سپید داغ
مین مبتلا تھے فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ كَاَنَّهُ بُنَيَّهُ وَبُنَيَّهُ اُخْتُهُ وَقَالَ يَا صَاحِبَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ السِّمَةُ الَّتِیْ اَرَاهَا بِكَ - ایک شخص انس کے سامنے کھڑا ہوا
تہا شاید کہ وہ بھانجا انکا تہا اور کہنے لگا اے یار اور رفیق رسول اللہ کے یہہ سپید داغ
جو تمہارے بدن پر مین دیکھہ رہا ہون کیا چیز ہے یعنی برص ہے یا کہ جلنے خواہ پھوڑا
پھنسی اچھے ہونے کا داغ ہے - وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْبَرَصَ وَالْجُذَامَ مَا يُبْتَلٰى بِهِمَا مُؤْمِنٌ - حالانکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے
کہ برص حقیقی اور جذام غیر مادی سے امتحان مومن کا نہین لیا جاتا ہے - مؤلف کہتا ہے
اگر یہہ قول ہمارے نبیؐ کا صحیح ہے کہ مومن جذام اور برص مین گرفتار نہین ہوتا تو مراد یہہ
ہے کہ مرض ابتلا یا مرض مجازات سے جو قسم برص اور جذام کی ہے وہ مومن کو نہین ہوتی
اور مرض طبعی مادی جو لوازم جسم انسانی سے ہے اس کی نفی نہوگی ورنہ قول مخبر صادق صلعم
مین خلاف لازم آتا ہے - فَاَطْرَقَ اَنَسٌ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ یہہ سنکر انس نے اپنا سر
جھکا لیا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوئے وَقَالَ اَمَّا الْوَضَحُ فَاِنَّهُ دَعْوَةٌ دَعَاهَا
اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ فَسَاَلَهُ جَمَاعَةٌ اَنْ يُحَدِّثَهُمْ - کہنے لگے کہ یہہ
سپید داغ تو اثر بددعا کا جو امیر المومنین علی بن ابیطالب نے مجھے دی تھی ایک جماعت
حاضرین نے درخواست کی کہ اس قصہ کو بیان کرو فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْكَهْفِ
سَاَلَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ اَنْ يُرِيَهُمُ الْكَهْفَ فَوَعَدَهُمْ ذٰلِكَ - انس کہتے ہین
جب سورہ کہف نازل ہوئی بعض صحابہ نے درخواست کی کہ ہم کو کہف دکھلا دیجے -
جناب رسولؐ نے وعدہ فرمایا کہ اچھا دکھلا دین گے - مؤلف کہتا ہے - بعض صحابہ کا

نام جو چھپایا ہے یہہ ابوبکر اور عمر اور عثمان تھے چنانچہ سید مرتضےٰ نے عیون المعجزات مین
اور ابن شہر آشوب نے مناقب مین تصریح فرمائی ہے اور حدیث بساط کے مضمون کو
محدثین اہل سُنت نے بہت بدل دیا ہے پہر اگر کوئی یہہ شبہہ پیدا کرے کہ خدا نے تو سورۂ
کہف مین گویا منع فرمایا ہے اصحاب کہف کے دیکھنے سے اُس آیت مین لَوِاطَّلَعْتَ
عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا - اگر اے محمدؐ تم اُنکے سامنے
جاؤ مارے خوف کے بہاگوگے اور رعب اُنکا دل پر تمہارے چہا جائیگا پہر نبی نے خلاف
حکم خدا کیونکر وعدہ اُنکے دکہلانے کا فرمایا اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر ہم تسلیم بھی کرین کہ
اس آیت سے یہی ثابت ہوتا ہے تو مراد یہہ ہے کہ محض بطور سیر و تماشے کے اُن کے
دیکھنے سے منع فرمایا ہے اور اگر کوئی ضرورت اعجاز نمائی کی ہدایت خلق کے واسطے ہو
جیسے اثبات وصی ہونا جناب امیر کا تو ایسے وقت ہادئے برحق کو واجب تہا اور سب سے
بڑہ کر جواب یہہ ہے کہ نبی کا کوئی فعل ہمارے عقیدہ مین خلاف وحی کے نہین ہوتا ہے پہر
جب حضرت نے خود وعدہ کیا ہم کو جاے گفت باقی نرہی اور قرآن کا سمجھنا بہی تو اُسی
جناب سے خاص ہے جن پر نازل ہوا ہے پس نبی نے جب وعدہ فرمایا حرام فعل کا وعدہ
معصوم نہین کرسکتا ہے - فَاُهْدِیَ لَهٗ بِسَاطٌ لَهٗ فَذَكَّرَهُ الصَّحَابَةُ وَعْدَهٗ
فَقَالَ اُحْضُرُوْا عَلِیًّا - ایک بساط حضور کو بطور ہدیہ کے آگئی اُنہین صحابہ نے
آپ کو یاددہی اُس وعدہ کی فرمائی (مجھے تعجب ہے کہ اُس بساط کا وہ وصف یہہ لوگ
کیون چھپاتے ہین جس کی وجہ سے صحابہ قبل از ارشاد نبوی سمجھہ گئے تھے کہ اسی بساط
پر سوار ہوکر ہم اصحاب کہف کو دیکھہ سکتے ہین یہہ بہی ایک غور طلب امر ہے اور اخفاے معجزہ
نبی لازم آتا ہے - رسول خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ علی کو بلا لاؤ - فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ
لِیْ یَا اَنَسُ اُبْسُطِ الْبِسَاطَ فَبَسَطْتُهٗ وَاَمَرَ الصَّحَابَةَ اَنْ یَّجْلِسُوْا عَلَیْهِ - جب علیؑ
آگئے مجھہ سے رسولخداؐ نے ارشاد کیا اے انس اس بساط کو بچھادے مین نے بچھادی
اور صحابہ کو حضرت نے حکم دیا کہ بساط پر بیٹھو - فَلَمَّا جَلَسُوْا رُفِعَ الْبِسَاطُ وَسَارَ فِی
الْهَوَاءِ اِلَی الظُّهْرِ - جب سب صحابہ بساط پر بیٹھہ چکے بساط اُٹھی اور ہوا مین

اوڑنے لگی ظہر کے وقت نماز تک - فَوَقَفَ الْبِسَاطُ ثُمَّ قُمْنَا نَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی شَاهَدْنَا الْكَهْفَ - پہر بساط ایک جگہ ٹہر گئی اور ہم سب اُس پر سے اُتر کر زمین پر چلنے پہرنے لگے تا اینکہ غار اصحاب کہف کو ہم نے دیکہا وَرَأَیْنَا قَوْمًا نِیَامًا تُضِیْءُ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَنَادِیْلِ وَعَلَیْهِمْ ثِیَابٌ بِیْضٌ - اور ہم نے ایک گروہ کو سوتا ہوا دیکہا اُنکے چہرہ مثل قندیلون کے چمکتے ہوئے ہتے اور سپید کپڑے وہ لوگ پہنے ہوئے تھے - وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ فَمُلِئْنَا رُعْبًا - کتّہ اصحاب کہف کا دونو اگلے پاؤن پہیلاے ہوئے آستانہ غار پر بیٹہا ہوا تہا یہہ دیکہکر ہمپر رعب طاری ہوا فَتَقَدَّمَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَرَدُّوْا عَلَیْهِ السَّلٰمَ - امیر المومنین آگے ہم سب سے بڑھے اور اُن پر سلام کیا اُنہون نے جواب سلام دیا - وَتَقَدَّمَ الْقَوْمُ وَ سَلَّمُوْا فَلَمْ یَرُدُّوْا عَلَیْهِمُ السَّلَامَ - پہر اور سب لوگون نے آگے بڑھ کر اُن پر سلام کیا اُنکے سلام کا جواب اُنہون نے ندیا - فَقَالَ لَهُمْ عَلِیٌّ لِمَ لَا تَرُدُّوْنَ السَّلَامَ عَلٰی صَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تب علیؑ نے اون سے کہا کہ صحابہ رسول اللہ کے سلام کا جواب تم کیون نہین دیتے ہو فَقَالَ اَحَدُهُمْ سَلْ اِبْنَ عَمِّكَ وَنَبِیَّكَ - اُن مین سے ایک بولا کہ تم اپنے چچازاد بہائی اور اپنے نبیؐ سے اسکو پوچہنا ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ لِلْجَمَاعَةِ خُذُوْا مَجَالِسَكُمْ فَلَمَّا اَخَذُوْا - پہر علیؑ نے سب لوگون سے کہا کہ اب اپنی اپنی جگہ بساط پر بیٹھ جاؤ جب سب ہم بیٹھ چکے فَقَالَ عَلِیٌّ یَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ ارْفَعُوا الْبِسَاطَ فَرُفِعَ - پہر علیؑ نے کہا اے ملائکہ فرستادۂ خدا بساط کو اُٹہاؤ - اب بساط اٹہی - وَسِرْنَا فِی الْهَوَاءِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ ضَعُوْنَا لِنُصَلِّیَ الظُّهْرَ اور ہم لوگ ہوا پر چلے جیسا کہ خدا کو منظور تہا پہر علیؑ نے کہا کہ اب ہم کو زمین پر رکہدو تاکہ نماز ظہر کی پڑہ لین - فَاِذَا نَحْنُ فِیْ اَرْضٍ لَیْسَ فِیْهَا مَاءٌ نَشْرَبُ وَلَا نَتَوَضَّأُ - اب ہم ناگاہ ایسی زمین مین اُترے کہ نہ اُس مین ہمارے پینے کو پانی تہا اور نہ وضو کرنے کو فَرَكَزَ الْاَرْضَ بِرِجْلَیْهِ فَنَبَعَ الْمَاءُ الْعَذْبُ - علیؑ نے دونون پاؤن سے زمین کو ٹہوکرایا آب شیرین برآمد ہوا - فَتَوَضَّأْنَا وَصَلَّیْنَا وَشَرِبْنَا فَقَالَ سَتُدْرِكُوْنَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ہم سبہون نے وضو کیا نماز پڑہی اور پانی پیا اور علیؑ

نے کہا نماز عصر تم سب کو ہمراہ رسول اللہ ؐ کے ملیگی وَسَارَ بِنَا الْبِسَاطُ اِلَی الْعَصْرِ وَاِذَا
نَحْنُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ - اور بساط ہم کو عصر کے وقت لے پہنچی اب دیکھتے کیا ہین کہ دروازہ
مسجد نبوی پر ہم کہڑے ہوئے ہین - فَلَمَّا رَاٰنَا قَالَ اُحَدِّثُوْنِیْ اَوْ اُحَدِّثُکُمْ وَجَعَلَ
یُحَدِّثُنَا کَاَنَّہٗ کَانَ مَعَنَا - جب رسول خدا ؐ نے ہم کو دیکہا فرمایا اب تم مجہہ سے اپنی سرگذشت
کہوگے یا مین بیان کرون پہر حضرت نے ساری کیفیت بیان فرمائی گویا آپ بہی ہمارے ساتھ
موجود تھے - فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ لِمَ رَدُّوْا عَلَیَّ السَّلَامَ وَلَمْ یَرُدُّوْا عَلٰی اَصْحَابِیْ - علیؑ
نے حضرت سے عرض کی میرے سلام کا جواب اصحاب کہف نے کیون دیا اور میرے ہمراہیون
کے سلام کا جواب کیون ندیا - فَقَالَ ؐ اِنَّہُمْ لَا یَرُدُّوْنَ اِلَّا عَلٰی نَبِیٍّ اَوْ وَصِیِّ نَبِیٍّ - حضرت
نے فرمایا کہ ایسے لوگ سوائے نبی یا وصی نبی کے اور کسی کے سلام کا جواب نہین دیتے ہین - ثُمَّ
قَالَ اِشْہَدْ لِعَلِیٍّ یَا اَنَسُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ یَوْمِ السَّقِیْفَۃِ اِسْتَشْہَدَنِیْ عَلِیٌّ بِیَوْمِ
الْبِسَاطِ فَقُلْتُ اِنِّیْ نَسِیْتُ - پہر مجہہ سے مخاطب ہوکر جناب رسول ؐ نے فرمایا اے
انس علی کے واسطے گواہی دینا اسی خبر بساط کی - پہر جب سقیفہ مین خلافت کا نقشہ
اور کچہہ جم گیا اور بعد روز سقیفہ کے علیؑ نے مجہہ سے اس قصہ کی جو بروز بساط واقع ہوا
تہا گواہی طلب کی جس کا حکم رسولخدا ؐ نے بہی دیا تہا مین نے کہا بہول گیا ہون مجہے مطلق
یاد نہین ہے (یہہ سچے صحابی رسول ؐ کے ہین جنکی مدح مین دفتر کے دفتر سیاہ ہورہے
ہین) قَالَ اِنْ کُنْتَ کَتَمْتَہَا بَعْدَ وَصِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَرَمَاکَ اللّٰہُ بِبَیَاضٍ
فِیْ وَجْہِکَ وَلَظًی فِیْ جَوْفِکَ وَعَمًی فِیْ بَصَرِکَ علیؑ نے میرے اس چہپانے پر
کہا کہ اگر تو اس واقعہ کو چہپاتا ہے بعد وصیت کرنے رسول اللہ کے تو خدا تیرے چہرہ
پر سپید داغ پیدا کریگا اور پیٹ مین آگ سی بہڑکے گی اور آنکہین تیری کور ہوجائینگی
فَبَرِصْتُ وَتَلَظّٰی جَوْفِیْ وَعَمِیْتُ - اسی بددعا کے اثر سے مبروص بہی ہوگیا ہون
اور پیٹ مین آگ سی بہڑک رہی ہے اور اندھا بہی ہون - وَکَانَ اَنَسُ لَا یُطِیْقُ
الصِّیَامَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ مِنْ حَرَارَۃِ بَطْنِہٖ - صاحب کتاب اسعد
اربلی کہتے ہین انس روزہ رکہنے کی تاب نہ رکہتا تہا نہ ماہ رمضان مین اور نہ اور کسی مہینے مین

گرمی شکم کے سبب سے وَكَانَ يُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا عَنْ يَوْمٍ يُفْطِرُ مِنْ رَمَضَانَ وَ مَاتَ بِالْبَصْرَةِ - کفارہ ہر روز کا جو روزہ ماہ رمضان کو نہ کہتا تہا مسکین کو ایک (مُد) دیا کرتا تہا اور بصرہ مین انس کی وفات ہوئی قُلْتُ وَقَدْ قَالَ ابْنُ اَثِيْرِ الْجَذْرِيُّ فِي تَارِيْخِهِ اِنَّهُ مَاتَ فِيْ سَنَةِ تِسْعِيْنَ اَوْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اَوْ ثَلٰثَةٍ وَتِسْعِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ مین کہتا ہون ابن اثیر الجذری نے اپنی تاریخ مین ۹۰ھ خواہ ۹۱ھ یا ۹۳ھ مین وفات انس کی لکہی ہے - فَعَاشَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً اَوْ اَزْيَدَ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - پس اسّی برس خواہ زیادہ بعد وفات جناب رسول ؐ کے زندہ رہا - وَهٰذِهِ سَنَةُ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَقَدْ نَزَلَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا تَرَوْنَ وَيَقْرَأُ سِبْطُهُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَاَنَّهُ يُذَكِّرُ اَنَسَ اَيْضًا عَسٰى اَنْ يَشْهَدَ عَلٰى مَا رَاٰهُ بِمَحْضَرِ ابْنِ زِيَادٍ وَلٰكِنَّهُ لَا يَرْجِعُ عَنْ كِتْمَانِهِ الْحَقَّ - اور یہہ ۶۱ھ ہجری ہے اور جو کچہہ خاندان رسالت پر تباہی اسی خلافت اور وصی نبی ہونے کے انکار سے آئی ہے سب تم دیکہہ رہے ہو آج بہی نواسہ رسول ؐ سورہ کہف کو پڑہ رہے ہین گویا یاد دہی فرماتے ہین انس کو کہ آج بہی شاید ابن زیاد کے سامنے گواہی دیدے کہ وصی نبی علیؑ تھے مگر انس بہلا کب حق پوشی سے باز آئین گے ان تلون مین تیل کہان ہے - وَذَكَرَ الثَّعْلَبِيُّ خَبَرَ الْبِسَاطِ وَزَادَ فِيْهِ عَلٰى مَا فِيْ مَدِيْنَةِ الْمَعَاجِزِ قَالَ وَسَارُوْا اِلٰى رُقْدَتِهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الزَّمَانِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ - ثعلبی نے بہی حدیث بساط کو نقل کیا ہے اور اُس مین اتنا اور زیادہ کیا ہے بقول صاحب مدینۃ المعاجز راوی کہتا ہے کہ بعد کلام کرنے کے جناب امیرؑ سے اصحاب کہف اپنی اُسی نیند مین سو گئے اخیر زمانہ تک سوتے رہین گے جب تک امام مہدی خروج کرین - يُقَالُ اِنَّ الْمَهْدِيَّ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ فَيُحْيِيْهِمُ اللّٰهُ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى رُقْدَتِهِمْ فَلَا يَقُوْمُوْنَ اِلَى الْقِيٰمَةِ - لوگ کہتے ہین کہ مہدی اُن پر سلام کرین گے خدا انکو زندہ کریگا - پہر اپنی نیند سے سو جائین گے اور قیامت تک پہر نہ اُٹہین گے ثعلبی کا کلام تمام ہوا - وَنَرْجِعُ اِلٰى مَا كُنَّا بِصَدَدِ اِثْبَاتِهِ بَلْ اِلٰى بَيَانِ مَا كَانَ الْحُسَيْنُ بِصَدَدِ اِثْبَاتِهِ فِيْ تِلَاوَتِهِ سُوْرَةَ الْكَهْفِ - اب ہم اپنے مطلب کی طرف رجوع کرین بلکہ جس چیز کے

اثبات کے درپے امام حسینؑ ہین سورۂ کہف کے تلاوت کرنے مین اُسکو ہم بیان کرین - وَقَدْ ظَهَرَ مِنْ ذِكْرِنَا حَدِيْثَ الْبِسَاطِ اَنَّ الْحُسَيْنَ يُذَكِّرُهُمْ بِاَنَّهُ مِنْ اَحَدِ اَوْصِيَاءِ جَدِّهِ اِلَى الْمَهْدِيْ وَهُوَ اَوَّلُ الْاَغْرَاضِ وَاَهَمُّهَا - اتنا تو معلوم ہو چکا حدیث بساط کے بیان کرنے سے کہ امام حسینؑ سورۂ کہف کی تلاوت سے یاددہی فرماتے ہین کہ وہ بہی اور کُل ائمہ تا امام مہدیؑ اوصیاے نبیؐ ہین اور یہہ غرض حضرت کی سب اغراض سے زیادہ لائق اہتمام کے ہے جو معلوم ہو چکی - وَالثَّانِی تَذْكِيْرُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِي الْكُوْفَةِ بِمَا كَانُوْا اَخْفَوْهُ - دوسری غرض حضرت کی کوفہ مین تلاوت سے یاددہانی زید بن ارقم کی جو صحابہ رسول مین تھے - فَاِنَّهُ لَمَّا حَاذَى الرَّاْسُ بِغُرْفَةٍ فِيْهَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ تَلَى هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَقَفَّ شَعْرُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَنَادٰى رَاْسُكَ وَاللّٰهِ اَعْجَبُ - اسلئے کہ جب سرِ اطہر اُس جہروکھے کے سامنے پہنچا جسمین زید بن ارقم بیٹھے تھے اسی آیت کی تلاوت فرمائی زید بن ارقم کے بال کہڑے ہو گئے اور پکارکر کہنے لگے آپکا سرِ اقدس آیت الٰہی ہونے مین کہین زیادہ تر عجیب ہے بہ نسبت اصحاب کہف کے - وَالثَّالِثُ مِنَ الْاَغْرَاضِ اَنَّهُ اِنَّمَا قَالَ اَمْرِیْ اَعْجَبُ مِنْ اَمْرِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ - اور تیسری غرض آپکے فرمانے کی یہہ ہے جو بعض روایات سے معلوم ہوا ہے کہ خود حضرت نے فرمایا کہ میری حالت اصحاب کہف سے زیادہ عجیب ہے - لِاَنَّ الْقَوْمَ قَدْ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَرَوْا مِنْهُمْ اَمْرًا بَيْدَ اَنَّهُمْ لَمْ يَرُدُّوا الْجَوَابَ عَلَى الْعَشَرَةِ - اسلئے کہ قوم نے جو اصحاب کہف کے آیات الٰہی پر ایمان لائے ہین اُنکی کوئی بات عجیب اور نہین دیکھی بجز اس کے کہ عشرہ یعنی دس اصحاب کے سلام کا جواب انہون نے ندیا اور ہمارے پدر بزرگوار کے سلام کا جواب بہی دیا اور اُنکے وصی نبیؐ ہونے کا اقرار بہی کیا - وَاَمَّا نَحْنُ اَوْصِيَاءُ مُحَمَّدٍ فَمَعَ اِقْرَارِهِمْ بِوَصَايَةِ اَبِیْ وَقَدْ ظَهَرَ مِنِّیْ اُمُوْرٌ مُعْجِزَةٌ مِنْ يَوْمِ شَهَادَتِیْ وَيَظْهَرُ اِلٰى مَاشَاءَ اللّٰهُ لٰكِنْ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِكَوْنِیْ مِنْ اَعْظَمِ الْاٰيَاتِ - لیکن ہم اوصیاے نبی اللہ کے باوجودیکہ اصحاب کہف میرے پدر بزرگوار کے وصی ہونے کی گواہی دے چکے اور خود مجہہ سے از روز شہادت کیسے کیسے معجزات صادر ہو رہے ہین ہمارے آیات

خدا ہونے پر ایمان نہین لاتے۔ وَالرَّابِعُ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ اِنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ اَبَدًا نَّهُمْ فِيْ كَهْفِهِمْ فَلَمْ تَكُنْ اَجْسَادُهُمْ مُلَطَّخَةً بِدِمَائِهِمْ وَلَا رُؤُسُهُمْ مَجْذُوْذَةً مَرْفُوْعَةً عَلَى الْقَنَاةِ۔ چوتہی بات زیادہ تر تعجب کی یہہ ہے کہ اصحاب کہف کے بدن اگر متغیر ہوئے غار مین تو کچہ اُنکے بدن خون آلودہ نہ تہے اور نہ اُنکے سر جدا بدن سے ہوکر نیزون پر چڑہائے گئے تہے اور نہ بدن اُنکے ریگ گرم پر پڑے ہوئے تہے۔ بَلْ حَرُّ الشَّمْسِ لَا يُصِيْبُهُمْ اَصْلًا لِكَوْنِهِمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِنَ الْجَبَلِ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ۔ بلکہ دہوپ اُنکے بدن تک کبہی پہنچتی نہ تہی اِسلئے کہ وہ شگاف مین پہاڑ کے محفوظ جگہ مین ہین دہوپ بروقت طلوع آفتاب کے بچ جاتی ہے اُنکے کہوہ سے داہنے کو اور جب دن ڈہلتا ہے غروب آفتاب تک اُن کے بائین طرف دہوپ ہٹی رہتی ہے۔ اَمَّا اَجْسَادُ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ وَرُؤُسُهُمْ فَقَدْ تَعْلَمُ اَنَّهَا مُلَطَّخَةٌ بِدِمَائِهَا مَطْرُوْحَةٌ فِي الْبَيْدَاءِ فَهَا تِيْكَ اَجْسَادُهُمْ مُجَرَّدَةٌ وَثِيَابُهُمْ مُرَمَّلَةٌ وَخُدُوْدُهُمْ مُعَفَّرَةٌ۔ اب دیکھو اصحاب حسینؑ اور خود امام حسینؑ کی لاشین اور اُنکے سرون کو اور تم سب کو معلوم ہے کہ اُنکی کیا صورت ہے خون مین بہرے ہوئے ریگ گرم پر میدان مین پڑے ہین کپڑے سب کے اُتار لئے ہین اور جو کوئی کپڑا ساتر عورت باقی ہے خون سے شرابور ہے رخسارہ گرد و غبار سے آلودہ ہین۔ ہاے ہاے کس زبان سے بیان کرون تَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ نَهَارًا وَتَسْفِيْ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ زُوَّارُهُمُ الْعِقْبَانُ وَالرَّخَمُ بِقَاعٍ سَبْسَبٍ دنکو دہوپ سخت اون پر پڑتی ہے کہ اگر دانہ زمین پر گرے بہن جائے تمام دن کی لون مین وہ اجساد مطہر گویا جل رہے ہین درندہ جانور اور مردار خوارون کا اُنکے گرد ہجوم ہے چٹیل میدان ہُو کا مقام ہے اور انکی لاشین ہین وَفِي اللَّيْلِ تَقْطَعُ اَوْصَالَهَا عَسَلَانُ الْفَلَوَاتِ۔ اور رات کو اُنکے جوڑ بند کو شبنم ڈہیلا کرکے جدا کر دیتی ہوگی۔ اَمَا سَمِعْتَ مَا يَقُوْلُ سَيِّدُنَا السَّجَّادُ جَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ صَرْعٰى وَلَمْ يُوَارَوْا فَعَظُمَ ذٰلِكَ فِيْ صَدْرِيْ وَاشْتَدَّ لِمَا اَرٰى تَلَقِّيْ فَكَادَتْ تَخْرُجُ نَفْسِيْ۔ کیا تم نے جناب سید الساجدین کا قول نہین سنا ہے

فرماتے ہین جب قتل گاہ مین قافلہ گذر رہے مین اُن اجساد کی طرف دیکھنے لگا زمین پر کس بیکسی سے پڑے تھے ایک مشت خاک بھی تو کسی نے اُن پر نہین ڈالی تہی سینہ مین دم میرا گُھٹنے لگا اور قلق میرا دیکھنے سے زیادہ ہوا قریب تہا کہ میری جان تن سے نکلجائے۔ فَهٰذِهِ الْاَجْسَامُ الْمُضَرَّجَةُ مَعَ كَوْنِهَا كَكَ لَمْ تَتَعَفَّنْ وَلَمْ تُنْتِنْ وَلَمْ تُبْلَ بَلْ كَانَتْ تَفُوْحُ مِنْهَا وَمِنْ رُؤُسِهَا فَوَائِحُ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔ پس یہہ اجسام خون آلودہ باوجودیکہ بظاہر ایسی خراب حالت مین تھے مگر نہ سڑے اور نہ انمین بدبو آئی اور نہ کہنگی نے اُنمین سرایت کی اور اگر وہ روایت صحیح ہے کہ چہلم کو دفن ہوئے تو چالیس روز اسی طرح پڑے رہے۔ حَرَاسَهُمُ الذِّيَابُ وَالْاُسُوْدُ وَزُوَّارُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَالْجِنُّ وَ ذٰلِكَ اَدَلُّ دَلِيْلٍ عَلٰى نُوْرَانِيَّتِهِمْ۔ بہیڑئے اور شیران درندہ نے اُنکی حفاظت کی بلکہ شیر لاش اطہر امام حسینؑ پر اس طرح روتا تہا جیسے کسی مان کا بچہ مرگیا ہو۔ فَاِنْ عَجِبْتُمْ مِنْ عَدَمِ تَطَرُّقِ الْبِلَاءِ وَالْفَسَادِ وَالْاِنْهِدَامِ اِلٰى اَبْدَانِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى اَبْدَانِ هٰؤُلَاءِ السَّادَةِ اَعْجَبَ۔ پس اگر تمکو اصحاب کہف کے بدن مین عفونت نہ آنےسے اور جوڑ بند جدا ہونے سے تعجب ہو پس ان شہداے کربلا کے ابدان کی تازگی اور خوشبودار رہنے پر ایسی غیر محفوظ جگہ پر زیادہ تر تعجب کرنا لازم ہے وَهٰذَا اَحَدُ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ يَقُوْلُ الْحُسَيْنُ بِالنَّظَرِ اِلَيْهَا اِنَّ اَمْرِيْ اَعْجَبُ۔ اور یہی ایک سبب منجملہ اسباب کے ہے جس کی راہسے امام حسینؑ نے کہا تہا کہ میرا حال اصحاب کہف سے زیادہ تر عجیب ہے۔

وَالْخَامِسُ مِنَ الْاَسْبَابِ الدَّاعِيَةِ لِقِرَاءَةِ تِلْكَ السُّوْرَةِ مَارَوَاهُ ابْنُ شَهْرِ آشُوْبَ عَنْ اَبِيْ مِخْنَفٍ عَنِ الشَّعْبِيْ اَنَّهُ طِيْفَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ بِالصَّيَارِفِ فِي الْكُوْفَةِ۔ پانچوان سبب سر اقدس کا تلاوت سورۂ کہف مین یہہ تہا یعنی اس آیت کا پڑہنا حضرت کو مرکوز تہا جسکو ابن شہر آشوب نے ابی مخنف سے بروایت شعبی ذکر کیا ہے کہ جب سر اقدس صرافہ بازار کوفہ مین پہرایا جاتا تہا۔ فَتَنَحْنَحَ الرَّاْسُ وَقَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ اِلٰى قَوْلِهٖ۔ اب یہان پر بڑا اہتمام قرأت حضرت نے فرمایا کہ پہلے مثل قاریان خوش الحان کے آپ نے کھنکھار اور کھنکھارنے کے بعد سورۂ کہف کو شروع کرکے اس آیت تک

پہنچے - اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوْا بِرَبِّهِمْ فَزِدْنَاهُمْ هُدًى فَلَمْ يَزِدْهُمْ اَيْ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَاَتْبَاعَ ابْنِ زِيَادٍ ذٰلِكَ اِلَّا ضَلَالًا - یہہ سب جوانمرد لوگ ہین جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے پس ہم نے اُنکی راہنمائی زیادہ کی پس باوجود زیادہ راہنمائی کے (یعنی ظہور معجزات اور کرامات کی شہداے کربلاسے اور خاص مجہہ سے) کوفیون کو اور تابعان ابن زیاد کو سواے گمراہی کے اور کچھہ زیادہ نہوا یعنی جس قدر اسباب ہدایت بڑہتے گئے اُنکی گمراہی بڑہتی جاتی ہے قُلْتُ وَظَاهِرُ الرِّوَايَةِ يُعْطِيْ اَنَّهُ قَطَعَ التِّلَاوَةَ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَهِيَ مَحَلُّ اِسْتِدْلَالِهِ لِزِيَادَةِ اَصْحَابِهِ فِيْ كَوْنِهِمْ مُؤْمِنِيْنَ وَمُهْتَدِيْنَ - مین کہتا ہون ظاہر اس روایت کا یہی ہے کہ حضرت نے تلاوت سورہ کو اسی جگہ قطع فرما دیا اور یہی آیت مقام استدلال امام ہے اس امر پر کہ آپ کے اصحاب کا ایمان اور ہدایت یافتہ ہونا اصحاب کہف کے ایمان اور ہدایت یافتہ ہونے سے بدرجہا زیادہ ہے - وَلِثُبُوْتِ تِلْكَ الزِّيَادَةِ دَلَائِلُ وَاضِحَةٌ ذَكَرْنَا بَعْضَهَا فِيْمَا مَضٰى وَلَا نَقْدِرُ عَلٰى اَنْ نَذْكُرَهَا مُسْتَوْفِيً - شہداے کربلا کی زیادتی ایمان اور زیادہ ہدایت یابی پر بے شمار دلیلین ہین جن سے اُنکو اصحاب کہف پر ترجیح ہوتی ہے کچھہ اُنمین سے تو ابہی اسی باب مین ہم لکھہ چکے اور ہماری کیا مجال ہے کہ اُنکا پورا پورا بیان ہم کردین - وَكَفَانَا حُجَّةً وَّبُرْهَانًا قَوْلُ اِمَامِنَا وَسَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ يَوْمَ تَاسُوْعَاءِهِمْ اِنِّيْ لَا اَرٰى اَصْحَابًا خَيْرًا مِنْ اَصْحَابِيْ - اور ہم کو تو فقط اُن شہدا کی فضیلت اور بزرگی پر ہمارے امام حسینؑ کا قول کافی ہے جو نوین تاریخ محرم کی کی حضرت نے فرمادیا کہ مین اپنے اصحاب سے بہتر کسی کے اصحاب کو نہین جانتا ہون وَ كَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ فَاِنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ لَمَّا هَدَاهُمُ اللّٰهُ فَاٰمَنُوْا وَفَرُّوْا عَنْ خَوْفِ سُلْطَانِهِمْ صِيَانَةً لِدِمَائِهِمْ وَعِرْضِهِمْ وَلَاذُوْا اِلَى الْكَهْفِ اور کیون نہ ہو اُنکو فضیلت اصحاب کہف پر اسلئے کہ جب خدانے انکو ہدایت کی اور ایمان لائے دقیانوس کے خوف سے اپنی جان بچا کر بھاگے اور آبرو بچانے کی غرض سے پہاڑ کی کھو اور کھاٹی مین جا چھپے وَاَصْحَابُ الْحُسَيْنِ لَمَّا اٰمَنُوْا وَهُدُوْا بَرَزُوْا

اِلٰی مُجَاهَدَةِ الْکُفَّارِ وَ قَامَ وَاحِدٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اِلٰی مُحَارَبَةِ الْاٰفِ مِنَ الْاَشْرَارِ

اور اصحاب امام حسین روحی لہم الفدا جب ایمان لائے اور ہدایت الٰہی سے موفق ہوئے جہاد کرنے کفار سے نکلے اور ایک ایک بزرگ نے ہزارون بدکارون سے نبرد آزمائی کی۔ ؎

لَبِسُوا الْقُلُوْبَ عَلَی الدُّرُوْعِ کَاَنَّهُمْ + یَتَهَافَتُوْنَ اِلٰی ذَهَابِ الْاَنْفُسِ + اپنے دل کو سینہ سے گویا نکال کر زرہون پر پہن لیا تہا اور ایک بہادر دوسرے بہادر پر سبقت کرکے یہی چاہتا تہا کہ پہلے مین رسول مقبول کے حق سے ادا ہو جاؤن اور اُنکے فرزند پر جان اپنی نثار کرون۔ فَاَیْنَ السَّمَکُ مِنَ السَّمَاءِ وَ اَیْنَ الْکَوْکَبُ مِنَ الشَّمْسِ الضُّحٰی کجا پانی کی مچھلی اور کجا آسمان کہان چھوٹا سا تارہ اور کہان آفتاب نیمروز کس چیز سے مین اصحاب کہف کو تشبیہہ دُون اصحاب حسینؑ سے ✣

باب ہفتم

سوائے قصۂ اصحاب کہف کے اور کونسی مناسبت کا اظہار جناب امام حسین علیہ السلام کو سورۂ کہف کے پڑھنے مین منظور تھا۔

مَا مَرَّ فِی الْبَابِ السَّابِقِ کَانَ مُتَعَلِّقاً بِقَضِیَّةِ اَصْحَابِ الْکَهْفِ فَقَطْ اوپر کے باب مین جو گذرا وہ تو فقط بیان اُن مناسبات کا تہا جو قصہ اصحاب کہف سے مناسبت قصہ امام حسینؑ کو تہی اَمَّا فِیْ هٰذَا الْبَابِ فَنَذْکُرُ مَا یَزِیْدُ عَلَیْهِ اب اس باب مین ہم اور امور زائد جنکی غرض سے سراقدس نے سورۂ کہف کی تلاوت فرمائی ہے لکھتے ہین۔ فَنَقُوْلُ اَلسَّادِسُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ ذَکَرَ فِیْ تِلْکَ السُّوْرَةِ الْاَخَوَیْنِ الَّذَیْنِ اَحَدُهُمَا کَافِرٌ (مِثْلُ یَزِیْدَ) وَ ثَانِیْهِمَا مُؤْمِنٌ (بَلْ اِمَامُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ هُوَ الْحُسَیْنُؑ) اب ہم کہتے ہین چھٹی مناسبت سورۂ کہف سے امام حسینؑ کو یہہ دکہلانی منظور تہی کہ خدا نے اس سورۂ مین دو بہائیون کا ذکر فرمایا ہے ایک تو کافر ہے (جیسے یہان پر یزید ملعون) اور دوسرا مومن (بلکہ یہان پر

امام المومنین

امام المومنین امام حسین ؑ) وَقَالَ فِيهِمَا وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ) وَنَفْرِضُهُمَا فِي الْمَقَامِ الْكُوفَةَ وَدِمَشْقَ - اور خدا نے اُن دونون بھائیونکی نسبت سورۂ کہف مین یون ارشاد فرمایا ہے - بیان کرو تم اے محمد ؐ آدمیون سے ایک مثال اُن دو آدمیون کی (جو دونون بھائی تھے) ایک کو اُنمین سے ہم نے دو باغ عطا کئے تھے - (اور یہان پر کوفہ اور دمشق دار الامارۃ ہم بجاے دو باغ کے فرض کرتے ہین) فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ + اَيْ قَالَ يَزِيدُ لِلْحُسَيْنِ وَاذْكُرُوا مَا قَالَهُ ابْنُ زِيَادٍ وَيَزِيدُ مُخَاطِبًا لِرَاسِ الشَّرِيفِ - باغ والے بھائی نے اپنے ساتھی سے کہا جس وقت کہ وہ کافر باتین کرنے لگا - یعنی یزید نے امام حسین ؑ کے سر مبارک سے کہا خواہ ابن زیاد نے کہا سید الساجدین اور جناب زینب سے - اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا + مین تم سے مال اور دولت مین اور جمعیت سپاہ خواہ اولاد اور کنبہ مین زیادہ ہون وَدَخَلَ جَنَّتَهُ (اَيْ جَلَسَ عَلٰى سَرِيْرِ الْخِلَافَةِ) وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا - وہ کافر اپنے باغ مین داخل ہوا جیسے یزید اپنے دربار مین تخت خلافت پر بیٹھا اور اپنے ہی نفس پر ظلم کر رہا تہا یعنی اپنی دولت اور سلطنت کی بیخ کنی ہمارے قتل کرنے سے کر رہا تہا اور کہنے لگا وہی وہی ظالم کہ مجھے اپنی خلافت اور سلطنت کا اپنی نسل یعنی بنی امیہ سے مٹ جانے کا کبھی گمان نہین ہے بلکہ اب ہمیشہ یہہ خلافت ہماری قوم مین رہیگی - وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً - اور مجھے قیامت کے آنے کا بہی گمان نہین ہے - قُلْتُ وَقَدْ ذَكَرَ الطَّبْرَسِيُّ رح مِنْ مَشَائِخِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَغَيْرِهِ مَا مُحَصَّلُهٗ اَنَّ يَزِيْدَ كَانَ يَضْرِبُ ثَنَايَا الْحُسَيْنِ بِمِخْصَرَةٍ وَيَقُوْلُ ؎ لَعِبَتْ هَاشِمُ بِالْمُلْكِ فَلَا + خَبَرٌ جَاءَ وَلَا وَحْيٌ نَزَلْ - مین کہتا ہون انکار خدا و رسول و قیامت کرنے پر یزید کی طبرسی رح کی روایت دلالت کرتی ہے جو معززین بنی ہاشم وغیرہ سے نقل کی ہے کہ یزید دندان مبارک امام حسین پر کوڑے کے ڈانڈ سے بے ادبی کرتا ہوا یہہ کہتا جاتا تہا کہ بنی ہاشم نے ملک گیری اور سلطنت کی غرض سے رسول اللہ ؐ کی نبوت کا ایک کہیل بنایا تہا نہ کوئی خبر آسمانی آئی تہی اور نہ کوئی وحی محمد پر

نازل ہوئی تھی یہان تک تو یزید کے کافر ہونے کی حالت کی تطبیق ہو چکی اب اگر مسلمان
اور خلیفہ تھا تو گویا یون کہتا ہوگا وَلَئِنْ رُدِدْتُ عَلٰی رَبِّی لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِنْھَا مُنْقَلَبًا
یعنی بالفرض اگر قیامت کا آنا برحق ہے اور میری بازگشت پروردگار کی طرف ہوگی تو بروز
حشر قتل حسین کے صلہ مین دنیوی سلطنت سے زیادہ اور بہتر مقام بہشت کی طرف مین
پہنچایا جاونگا یعنی اِنْ کَانَ مَا یَقُوْلُہٗ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ حَقًّا وَھُوَ اَنَّ خِلَافَۃَ النَّبِیِّ
تَصِحُّ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ بِالْاِسْتِخْلَافِ اَوْ بِالْغَلَبَۃِ ۔ مطلب یزید کا یہہ ہے کہ اگر
وہی بات سچی ہے جو اصحاب محمدؐ نے قرار دی تھی کہ نبی کی خلافت مسلمانون کے اجماع
سے خواہ خلیفہ سابق اپنے بعد کسی دوسرے کو خلیفہ کر جائے خواہ قہر اور غلبہ حاصل ہو
صحیح ہوتی ہے وَقَدِ اجْتَمَعَتْ فِیَّ الثَّلَاثَۃُ فَاَنَا خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِھِمْ وَالْحُسَیْنُ قَدْ
بَغٰی عَلٰی خَلِیْفَۃِ رَسُوْلِہٖ فَقُتِلَ بِسَیْفِ جَدِّہٖ ۔ اور چونکہ مجھہ مین تینون شرطین
خلافت کی پائی گئین ہین اجماع تو باپ کے سامنے ہو چکا اور باپ جو خلیفہ تھا اُس نے
مجھے اپنا جانشین حین حیوٰۃ مین کر دیا اور غلبہ بھی مجھے حاصل ہے اب تو مین خلیفہ نبیؐ
ہو چکا اور امام حسینؑ نے خلیفہ نبی سے گویا سرکشی کی پھر یہہ تلوار جو اُن پر مجاہدین
کی تھین جو اُنکے نانا نے جاری کیا ہے پس مینے تو اُنہین کے نانا کی سنت کی بجا آوری کی
ہے فَعَلٰی ھٰذَا الْفَرْضِ اَیْضًا اِذَا حُشِرْتُ وَرُدِدْتُ اِلٰی رَبِّیْ لَاُدْخِلَنَّ الْجَنَّۃَ
الَّتِیْ ھِیَ خَیْرٌ مِنْ جَنَّتِیَ الَّتِیْ ھِیَ مُمْلِکَتِیْ ۔ اب اس فرض کرنے پر بھی اگر قیامت مین میرا
حشر ہوگا اور اپنے پروردگار فرضی کی طرف پھرا جاؤن گا ضرور بہشت مین داخل ہون گا
جو میرے ملک اور سلطنت سے کہین بہتر اور پائدار ہے ۔ قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ) اَیْ قَالَ
الْحُسَیْنُ لِیَزِیْدَ (اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ سَوّٰکَ رَجُلًا ۔ اُسکا فر
سے اُس کے بھائی نے کہا یعنی یزید سے امام حسینؑ یون کہین گے ارے یزید تو کافر ہوگیا
انکار کرتا ہے اُس خدا سے جس نے تجھکو مٹی سے بنا کر پھر تجھکو مرد یعنی نرینہ اولاد آدم
بنایا ۔ لٰکِنَّا ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ وَلَا اُشْرِکُ بِرَبِّیْ اَحَدًا ۔ مگر ہم لوگ تو یہی عقیدہ رکھتے ہین
کہ اللہ وہی بے شک ہمارا پروردگار ہے اور کسی کو اُسکی خدائی مین شریک نہین مانتے ۔

وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ - اور اے یزید جب تو اپنے تخت سلطنت پر بیٹھا کیون نہ کہا تونے کہ خدا نے چاہا تب مجھے سلطنت ملی اور مجھہ مین جسقدر قوّت اور ثروت ہے خدا ہی کی دی ہوئی ہے - اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا - اگر تجھے یہہ خیال ہے کہ مین تجھہ سے مال اور اولاد مین کم ہون لِعَدَمِ تَمَكُّنِي عَلَى الْاِمْرَةِ الظَّاهِرِيَّةِ مال اور دولت کی کمی تو بسبب نہونے سلطنت اور امارت ظاہری کے ہے وَلِقَتْلِكَ وَلَدِيْ وَعَشِيْرَتِيْ وَاَصْحَابِيْ فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ غَيْرُ وَلَدِيْ هٰذَا الْمَغْلُوْلُ عُنُقُهُ الْمَشْدُوْدُ يَدَاهُ الْمُقَيَّدُ رِجْلَاهُ اور اولاد اور کنبہ اور لشکر کی کمی اس جہت سے ہے کہ تونے میری اولاد اور کنبہ کو اور میرے اصحاب کو قتل کردیا اور سوا ے اس فرزند زین العابدین کے کسی کو نہ چھوڑا سو اُنکی گردن مین طوق - ہاتھون مین زنجیر - پاؤن مین بیڑیان پڑی ہین - فَعَسٰى رَبِّيْ اَنْ يُّؤْتِيَنِيْ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ - امید قطعی ہے کہ میرا پروردگار تیری سلطنت سے بہتر دُنیا اور آخرت مین سلطنت مجھے دیگا - كَمَا وَعَدَ لِيْ فِيْ سُوْرَةِ الدَّهْرِ + وَفِي الدُّنْيَا بَعْدَ رَجْعَتِيْ جیسا کہ سورۂ دہر مین خدا نے وعدہ فرمایا ہے سلطنت اخروی کا اور جیسا کہ زمانہ رجعت مین سلطنت دُنیاوی ہم کو ملیگی وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ تِلْكَ الْاٰيَةِ ذِكْرُ كَثْرَةِ الْاَوْلَادِ فَكَانَ تَمْثِيْلُهَا بِالْجَنَّةِ لِلْحُسَيْنِ اَدْلٰى لِصِيَانَةِ وَلَدِهٖ مِنَ الْقَتْلِ - اور چونکہ اس آیت مین خدا نے ذکر کثرت اولاد مومن مذکور نہین فرمایا ہے لہٰذا تمثیل مین امام حسینؑ کو اسی کثرت ملک کا ذکر انسب ہے بنظر حفظ اور بچانے اپنے فرزند کو قتل سے - ثُمَّ عَطَفَ سُبْحَانَهٗ فَذَكَرَ مِنْ خَرَابِ جَنَّةِ الْكَافِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ (يَزِيْدُ) يَا لَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْ اَحَدًا - پہر خدا نے پلٹ کر کافر کے باغ کی خرابی کا ذکر فرمایا اور بعد خرابی کے کافر کا یہہ قول ہوا - اور کہتا تھا یا کہیگا (یزید) اے کاش کہ مین نے خدا کا شریک اور سہیم کسی کو نکیا ہوتا قُلْتُ وَكَانَ يَزِيْدُ يَقُوْلُ مَا لِيْ وَلِقَتْلِ الْحُسَيْنِ - مین کہتا ہون یزید بہی کہتا تھا مجھے کیا ضرورت تھی حسینؑ کے قتل کرنے کی ثُمَّ لَمَّا نَزَلَ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَاتَ فِيْ اَشَدِّ الْاَذٰى - پہر جب عذاب الٰہی یزید پر نازل ہوا اور شدید ایذا مین اُسکو موت آئی وَلَمْ يَنْجُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - نہ بچا عذاب الٰہی سے اور نہ تھے ہمراہ اُس کے وہ گروہ جنکی کثرت پر نازان تہا کہ وہ لوگ یزید کی یاری اور مدد کر کے خدا سے مُنکر ہوکر اُسکو بچائین - مِنِ ابْنِ زِیَادٍ وَعُمَرِ بْنِ سَعْدٍ وَشِمْرٍ وَغَیْرِهِمْ وَمَا کَانَ مُنْتَصِرًا - نہ ابن زیاد نہ عمر بن سعد نہ شمر اور نہ کوئی اَور یزید کے ہوا خواہوںمین سے اور نہ کوئی اسکا دادخواہ نظر آیا - هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ عُقْبًا - ایسے وقت حکومت اور ملکیت خدائے برحق کی ہے وہ بہتر پاداش دینے والا ہے اور انجام کار بہی اُسکا بہتر ہے - وَقَدْ وَقَعَ فِیْ قَضِیَّةِ یَزِیْدَ وَالْحُسَیْنِؑ کُلَّمَا ذَکَرَهُ اللّٰهُ تَعَ فِیْ مَثَلِ ذَیْنِكَ الرَّجُلَیْنِ - ان سب باتون کو جو خدا نے دونون بہائیون کے مثل مین ذکر کیا ہے یزید اور امام حسینؑ کے حالات سے پوری مطابقت ہوتی ہے - وَالسَّابِعُ مِنَ الدَّوَاعِیْ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ ذَکَرَ فِیْ تِلْكَ السُّوْرَةِ مَا وَقَعَ بَیْنَ مُوْسٰیؑ وَخِضْرٍؑ ساتوان سبب امام حسینؑ کو سورۂ کہف کی تلاوت فرمانے کی یہہ ہے کہ خدا نے اس سورہ مین قصۂ حضرت موسےؑ اور حضرت خضرؑ کا بیان کیا ہے وَکَانَ مَاصَدَرَ عَنِ الْخِضْرِؑ جَارِیًا عَلٰی خِلَافِ الْعَادَةِ بَلْ خَارِقًا لَهَا - اور جو جو باتین جناب خضر سے سرزد ہوئین وہ سب عادت کے خلاف بلکہ خارق عادت ضرور تہین وَمَا کَانَ یَقُوْلُهٗ مُوْسٰیؑ جَرْیًا عَلَی الْعَادَةِ وَلِذَا کَانَ الْخِضْرُؑ یَقُوْلُ اَمَا اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا اور جو کچھہ حضرت موسےؑ کہتے تھے وہ بنا بر ظاہر عقل اور مطابق عادت کے تہا اور اسی سبب سے خضر فرماتے تھے کہ تم میرے ساتھ نبھ نہین سکتے ہو - فَلِاَنَّ اَنَّ الْاَفْعَالَ الصَّادِرَةَ عَنِ الْخِضْرِؑ ثَلَاثَةٌ کَانَ بِنَاؤُهَا عَلٰی دَقَائِقِ الْهِیَّةٍ وَمَصَالِحَ رَبَّانِیَّةٍ لَمْ تُدْرِکْهُ الْعُقُوْلُ الْبَشَرِیَّةُ حَتّٰی عَقْلُ النَّبِیِّ - پہر جس طرح وہ افعال سہ گانہ جو حضرت خضر سے ظاہر ہوئے اُنکی بنا باریک دقایق آلہیۃ اور مصالح خداوندی پر تہی جنکو عقل بشری کی نظر سے کوئی آدمی بلکہ نبی اللہ حضرت موسےؑ ہی نہین سمجھہ سکتے تہے کَذٰلِكَ الْاُمُوْرُ الْخَارِقَةُ لِلْعَادَاتِ الْمُدْهِشَةُ لِلْعُقُوْلِ الَّتِیْ صَدَرَتْ عَنْ مَوْلَانَا الْحُسَیْنِ مِنْ یَوْمِ خُرُوْجِهٖ عَنِ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی یَوْمِهٖ هٰذَا کَانَتْ تَابَاهُ الْعُقُوْلُ النَّاقِصَةُ مِنَ الْاَقَارِبِ وَالْاَبَاعِدِ - اسی طرح جو باتین خلاف عادت اور عقل ظاہری کو

حیرت مین ڈالنے والی امام حسینؑ سے سرزد ہوئی ہین از روز روانگی مدینہ تا روز ورود کوفہ وہ بہی ایسی ہی تہین کہ عقل ناقص بشری اپنی اور بیگانہ دونون کی اُنکو قبول نہین کرتی۔ وَهٰذَا الْاِبَاءُ وَالْاِنْكَارُ وَالرَّدُّ وَالنَّكِيْرُ عَلٰى اَفْعَالِهٖ وَرَمْيُهٗ بِسَخَافَةِ الرَّاْيِ وَالْاِصْرَارُ عَلٰى اَنَّهٗ يُبَايِعُ يَزِيْدُ وَيُصَالِحُ مَعَهٗ وَلَا يُفَرِّقُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اور یہہ انکار اور اعتراض کرنا حضرت کے افعال پر اور معاذ اللہ کج رائی اور ضد اور ہٹ کیطرف آپ کو نسبت دینی اور یزید سے بیعت اور صلح کرنے پر آپسے اصرار کرنا اور اُس کی دلیل یہہ پیش کرنی کہ اجماع مسلمانون کا جو یزید پر ہوگیاہے اُس کو آپ برہم نفرمائین۔ كُلُّ ذٰلِكَ نَشَأَ اِمَّا جَهْلًا اَوْ تَجَاهُلًا۔ یہہ سب امور یا تو بنظر جہالت اور نہ معلوم ہونے نتائج عظیمہ کے تھے جو آپ کی شہادت سے ہونے والے تھے اور یا بنظر تجاہل عارفانہ تھے کہ جانتے سب کچھہ تھے اس لئے کہ رسول اللہ صلعم نے پیشین گوئی فرمادی تہی مگر محض براہ اخفائے حق اور عیب پوشی اپنے اور دیگر فراعنہ کے حضرت کو روکتے تھے کہ ادہر شہادت ہوئی اور ساری قلعی کہل جائے گی۔ اَوْ لِكَوْنِهِمْ عَلٰى غَيْرِ يَقِيْنٍ بِمَا اَخْبَرَ بِهٖ نَبِيُّهُمْ مِنَ النَّتَائِجِ۔ یا یہہ بات ہے کہ اُنکو فرمودہ نبیؐ پر پورا یقین نہ تہا کہ بعد شہادت ایسا ہوجائیگا۔ وَكَيْفَمَا كَانَ فَاِنَّ الْحُسَيْنَؑ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۔ اور کوئی بات صحیح کیون نہ ہو امام حسینؑ کا اس آیت کا پڑہنا کہ تم کیونکر صبر کرسکتے ہو اُس امر عجیب خلاف عقل ظاہری کے استفسار سبب مین جس کی تمکو بالکل خبر نہین ہے کہ خدا نے کیون ہماری شہادت اور ہتک حرمت گوارا فرمائی ہے۔ پہر اگر تم کو ہماری پیروی منظور ہے تو اتنا ٹہرو اور جلدی نکرو کہ ہم خود اُسکو بیان کردین اَنَّ النَّتَائِجَ لِتِلْكَ الْاَفْعَالِ تَظْهَرُ بَعْدَ شَهَادَتِيْ بِلَا تَرَاخٍ وَلَا مُهْلَةٍ۔ مراد حضرت کی یہی تہی کہ نتائج میری شہادت کے بعد اثبات حق اور اظہار اور اعلان مین اُن اُمور سے جسکو خوب چہپایا ہے اور مسلمانون کو شبہہ مین ڈالدیاہے، فوراً ظاہر ہونگے ثُمَّ لَمَّا كَانَ فِيْ قَضِيَّةِ مُوْسٰى وَالْخِضْرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثَلٰثُ اُمُوْرٍ وَهِيَ قَضِيَّةُ السَّفِيْنَةِ وَالْغُلَامِ وَالْجِدَارِ۔

پہر چونکہ حضرت موسےٰؑ اور حضرت خضرؑ کے قصہ مین کُل تین باتین عجیب اور غریب خدانے بیان فرمائی ہین اور وہ کشتی اور غلام اور دیوار کا قصہ ہے وَفِي قَضِيَّةِ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِ ؑ وَ إِنْ كَانَتْ قَضَايَا كَثِيْرَةٌ لٰكِنْ أَعْجَبُهَا أَيْضًا ثَلٰثُ أُمُوْرٍ – اور حالات امام حسینؑ مین از روز ولادت تا روز شہادت اگرچہ بے شمار امور عجیبہ کا ظہور ہوا ہے مگر تین باتون پر تعجب ضعفاے عقول کو زیادہ ہے أَحَدُهَا تَفْرِيْقُهُ جَمَاعَةَ الْمُجَاهِدِيْنَ بَعْدَ وُرُوْدِ خَبَرِ قَتْلِ مُسْلِمٍ وَالثَّانِي عَدَمُ سُلُوْكِهِ طَرِيْقًا نِصْفًا مَعَ رِضَاءِ الْحُرِّ وَعَدَمِ إِخْتِيَارِهِ الْقِيَامَ فِي مَأْمَنٍ مِثْلِ جَبَلِ أَجَاءَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُمَا فِي بَابَيْنِ – پہلی بات تعجب انگیز یہہ ہے کہ اپنی جماعت مجاہدین کو اپنے ہمراہ سے الگ کر دیا بعد ورود خبر شہادت مسلم رحکے اور دوسری عجیب بات یہہ ہے کہ باوجودیکہ حُر بن یزید راضی ہوگیا تہا کہ آپ ایسی راہ اختیار کرین جو مدینہ اور کوفہ دونون تک نہ پہنچتی ہو اور پہر آپنے جبل اجاء کو اپنا جاے پناہ نگردانا اگرچہ طرماح بن حکم نے اصرار بہی کیا تہا – اور ان دونون کے وجوہ تو ہم نے دو باب مین لکہدئے ہین – وَالثَّالِثُ أَنَّهُ سَارَ فِي ذٰلِكَ الْمَسِيْرِ مَعَ نِسَائِهِ وَأَطْفَالِهِ مَعَ كَوْنِهِ عَلٰى وَجَلٍ شَدِيْدٍ – اور تیسرا امر عجیب یہہ ہے کہ ایسے خطرناک سفر مین اپنے اہل حرم اور بچون کو بہی آپ نے ہمراہ رکہا جس کی نسبت اقربا اور عزیز خانوادہ سب باصرار منع کرتے رہے اور حضور نے کسی کی بات نہ مانی فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ سَبَبٍ قَوِيٍّ وَسِرٍّ خَفِيٍّ عَدَا الْأَسْبَابِ الَّتِيْ ذُكِرَتْ فِي الْكُتُبِ – پس اس امر عجیب کیواسطے کوئی بڑا سبب قوی اور راز خفی ایسا ہونا ضرور ہے جو علاوہ اُن اسباب کے ہو جنکو کتب مقاتل مین ذکر کیا ہے – فَنَقُوْلُ إِنَّ أَحْسَنَ التَّاوِيْلَاتِ وَأَقْوَى الدَّوَاعِيْ رَفْعُ الْاِشْتِبَاهِ عَنْ كَافَّةِ النَّاسِ عَمَّا جَرٰى مِنْ أَيْدِي الظَّلَمَةِ عَلٰى أُمِّهِ فَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا – پس مین کہتا ہون کہ بہت اچہی تاویل اور بڑا قوی سبب اہلبیت اطہار کے ہمراہ لیجانے کا یہہ ہے کہ جو شبہہ آدمیون کے دلون مین پڑا تہا اور پڑسکتا ہے کہ جناب فاطمہ دختر رسول پر بہلا کوئی مسلمان ظلم کرسکتا ہے وہ شبہہ اب رسول کی نواسیون پر ظلم ہونے سے تا قیامت

اُٹھ گیا فَاِنْ تَرَدَّدَ فِيْهِ اَحَدٌ وَاسْتَعْظَمَ ذٰلِكَ لِاَنَّ صَحَابَةَ النَّبِيِّ كَانُوْا اَحْيَاءً فَكَيْفَ يُمْكِنُ اَنْ يُؤْذِيَ اَحَدٌ بِنْتَ رَسُوْلِهِمْ وَلَا يَعْتَرِيْهِمُ الْغَيْرَةُ وَالْحَمِيَّةُ لِحُرْمَةِ رَسُوْلِهِمْ - اس لئے کہ اگر کسی شخص کو تامل ہو اور اُس کو بہت بڑا امر یہ معلوم ہو کہ باوجودیکہ صحابہ جان نثار نبی کے موجود تھے کیونکر اُنکی دختر پر ظلم اور ستم کوئی کر سکتا تہا کیا صحابہ کو غیرت اور حمیت ذرا بھی نہ تہی فَلَمَّا هُتِكَ حَرِيْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْهِمْ زَيْنَبُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ وَالصَّحَابَةُ يَوْمَئِذٍ اَحْيَاءٌ اَيْضًا وَفِيْهِمْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ وَجَابِرُ بْنُ عَتِيْكٍ وَاَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ الَّذِيْنَ يَقْرُبُ عِدَادُهُمْ مِنْ مِائَةٍ - پہر جب اہلبیت رسول اللہ بلکہ نواسیان رسولؐ کی جناب زینب اور امّ کلثوم اس طرح دربدر پہرائی جائین اور صحابۂ رسولؐ زندہ موجود ہون جن مین ایسے ایسے جان نثار جیسے انس بن مالک کہ ابن زیاد کے دربار مین موجود تھے اور براء بن عازب جسکو خود جناب امیرؑ نے کہدیا تہا کہ تم حسین کی نصرت نہ کروگے اور ابو سعید خدری اور جابر بن عتیک جن کا شمار اصحاب بدر مین ہے اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ اور ایسے ہی قریب ایک سو کے ہین (جنکے نام اور حالات ایک جداگانہ باب مین ہم لکھین گے) فَهَلْ سَمِعْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ اَنَّهُ مَنَعَ ابْنَ زِيَادٍ اَوْ يَزِيْدَ عَنْ سَبْيِهِنَّ وَهَتْكِ حَرِيْمِهِنَّ - کسی ایک صحابی کی نسبت بہی سُنا ہے اُس نے ابن زیاد کو خواہ یزید کو زبان ہی سے منع کیا ہو تاکہ حرمت رسول اللہ کی ہے اُنکو قید نکرو دربدر نہ پہراؤ وَهَلْ فَدَى اَحَدٌ مِنْهُمْ نَفْسَهُ اَوْ مَالَهُ اَوْ عِرْضَهُ صِيَانَةً لِعِرْضِ نَبِيِّهِمْ - اور کیا کسی ایک صحابی نے بہی اپنی جان خواہ اپنا مال یا آبرو فدا کر دیا ہو اپنے نبیؐ کی آبرو بچانے مین وَهَلْ غَارَ اَحَدٌ مِنْ مُسْلِمِي الْكُوْفَةِ غَيْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَفِيْفٍ رح وَفِيْ دِمَشْقَ لِحِمَايَةِ حَرِيْمِ رَسُوْلِهِمْ كَمَا غَارَ اَشْخَاصٌ مِنَ النَّصَارٰى وَغَيْرِهِمْ - اور کیا کسی مسلمان کو کوفہ مین سوائے عبد اللہ بن عفیف رحمۃ اللہ کے خواہ دمشق مین اپنے نبی کی حرمت بچانے پر جوش غیرت ہوا تہا جیسے چند انگریزون وغیرہ کو جوش آیا اور اہل حرم کی ذلت نہ دیکھ سکے اور مُسلمان

ہو کر درجہ شہادت پر فایز ہوئے ہے ہزار حیف مسلمان کیون ہوئے تھے یہہ لوگ جنہون نے نام ہی اسلام کا خراب کیا۔ فَاِذَا فَعَلَ الْمُسْلِمُوْنَ بِزَیْنَبَ وَاُمِّ کُلْثُوْمٍ هٰكَذَا وَلَمْ تَعْرِضْ لِلصَّحَابَةِ الْحَمِيَّةُ الْاِسْلَامِيَّةُ وَلَاحِمَايَةُ بِنْتِ نَبِيِّهِمْ۔ پہر جب مسلمانون نے دختران فاطمہؑ جناب زینب اور اُمّ کلثوم کے ساتہہ ایسی ایسی بے ادبی اور اس قدر ظلم شدید کئے اور کسی صحابی کو غیرت اسلام اور حمایت پر جوش نہ آیا۔ فَمَا الْبُعْدُ فِيْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَ الْمَظَالِمَ الَّتِيْ وَقَعَتْ عَلٰى بِنْتِ نَبِيِّهِمْ فَاِنَّ الْبِنْتَ وَبِنْتَ الْبِنْتِ فِيْ ذٰلِكَ شَرْعٌ سَوَاءٌ۔ پہر کیا بعید ہے اس بات مین کہ یہی صحابہ خواہ مثل اُنکے اور صحابہ اون ظلمون کو بہی دیکہتے ہون جو کہ جناب سیدہ پر گذرے ہین اور اسی طرح چپ رہتے ہون اسلئے کہ ایذا دہی اور پردہ داری مین تو نبیؐ کی دختر اور نواسیان دونون برابر ہین۔ فَاَبْطَلَ الْحُسَيْنُ بِفِعْلِهٖ ذٰلِكَ اِسْتِبْعَادَ النَّاسِ بِاَنَّهٗ كَيْفَ يُمْكِنُ اَنْ يُّؤْذِيَ اَحَدٌ اَوْ يَتَحَرَّشَ بِبَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ وَاَصْدِقَائُهٗ وَاَهْلُ الْوَفَاءِ اَحْيَاءٌ۔ اہل حرم کو ساتہہ لا کر امام حسینؑ نے تا قیامت باطل کر دیا اس وسوسہ کو جو آدمیون کے دلو مین پیدا ہو سکتا ہے کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ نبیؐ کی دُختر اور نواسیونکو کوئی ایذا پہنچائے خواہ کوئی اُنکی نسبت گستاخی کرے اور اصحاب جان نثار و فادار زندہ موجود ہون۔ اور اپنی جان فدا کر دین اب قصہ ذو القرنین سے جو مناسبت ہے اُسکو لکھتا ہون؀

باب ہشتم

بیان اس امر کا کہ انبیا اور اولیاء اللہ کو مصایب مین گرفتار ہونے سے ذلّت نہین ہوتی اور وُرود اہلبیت نبیؐ کا کوفہ مین

وَلْيُعْلَمْ اَوَّلًا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ كُلَّمَنْ يَجْتَبِيْهِ بِرِسَالَتِهٖ ثُمَّ يَبْتَلِيْهِ بِبَلَاءٍ لِمَصَالِحِ عِبَادِهٖ فَلَا يَكُوْنُ اِبْتِلَائُهٗ مُذِلًّا لَهٗ۔ پہلے جاننا اس امر کا ضرور ہے کہ خدائے پاک جسکو اپنی نبوت اور رسالت سے سرافراز فرماتا ہے اور پہر کسی مصلحت سے جو متعلق بہدایت بندگان

الٰہی ہو اپنے رسولؐ کو کسی بلا مین مبتلا فرماتا ھے یہہ بات اُس نبی کی ذلّت اور توہین کی نہین ہوتی ہے فَاِنْ صَارُوْا اَذِلَّاءَ کَالْفُسَّاقِ وَالْکُفَّارِ الْمُعَذَّبِیْنَ فَاتَ الْاَمْرُ الَّذِیْ لِاَجْلِہٖ اِبْتَلَاھُمُ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْبَلَاءِ - پہر اگر اِس بلا مین گرفتار ہونے سے اُنکی اہانت ہو اور نظر خلائق مین ذلیل اور رسوا ہو جائین جس طرح بلا تشبیہہ عذاب الٰہی مین گرفتار ہونے سے فاسق لوگ اور کُفّار ذلیل اور خوار ہوتے ہین پہر وہ امر ہدایت فوت ہو جائے جس کی غرض سے خدا نے اُنکو مبتلاے بلا کیا ہے جیسے کفار اور گناہگارون پر جب عذاب خدا نازل ہوتا ہے اور وہ رسوا اور ذلیل ہو جاتے ہین وَھٰذَا ھُوَ الْفَرْقُ بَیْنَ الْاِبْتِلَاءِ وَالتَّعْذِیْبِ - اور یہی فرق ہے اولیاء اللہ کے مبتلاے بلا ہونے مین اور کفار اور اشرار کی عذاب دہی مین وَھٰذَا بُرْھَانٌ عَقْلِیٌّ لَا یَنْتَقِضُ بَعْدَ اِثْبَاتِ التَّوْحِیْدِ وَالرِّسَالَۃِ لَا خِطَابِیٌّ وَلَا فِیْہِ جَدْلٌ وَ لَا سَفْسَطَۃٌ - اور یہہ دلیل برہان عقلی ہے کہ توحید خدا اور نبوت انبیاءؑ کے ثابت ہونے کے بعد پہر کسی طرح یہہ دلیل بگڑ نہین سکتی ہے اسمین خطابیت اور جَدل اور سفسطہ نہین ہے - فَعَلَیْکَ بِالنَّظَرِ اِلَی الْکُتُبِ الْکَلَامِیَّۃِ - تم کو لازم ہے کہ علم کلام کی کتابین دیکھو اُنمین اس دلیل کی تفصیل کی گئی ھے - اَمَّا النَّقْلُ فَیُدَلُّ عَلَیْہِ مَا حَکَی اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِیْ کُتُبِہِ الْمُنَزَّلَۃِ عَلٰی اَنْبِیَائِہٖ وَحُجَجِہٖ وَمِنْھَا الْقُرْاٰنُ الْمَجِیْدُ - رہی نقلی دلیل اس کے ثبوت مین پس قصص انبیاءؑ جو آسمانی کتب مین خدا نے بیان فرمائے ہین اور قرآن مجید بہی اُنہین کتابون مین سے ہے اُنکو پڑہو - فَاِنَّ اِبْتِلَاؤُھُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ لَوْ کَانَ مُذِلًّا لَّھُمْ لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ یَذْکُرُہٗ فِیْ کُتُبِہٖ وَلَمْ یَاْمُرْ اَنْبِیَائَہٗ بِنَشْرِہٖ - اسلئے کہ اگر اُن حضرات کا بلا مین مُبتلا ہونا موجب ذلّت اور رسوائی ہوتا کبہی اُس کو خدا بیان نفرماتا اور نہ اُن حالات کے بیان کرنے اور مشتہر کرنے کا حکم اپنے پیغمبرون کو دیتا وَلَمْ یُخْبِرْ نَبِیَّنَا مُحَمَّدٌ صلعم بِمَا کَانَ یَقَعُ عَلٰی اَخَصِّ اَھْلِبَیْتِہٖ وَ لَمْ یَاْمُرْنَا بِنَشْرِہٖ وَلَمْ یُبَشِّرْنَا بِالْمَثُوْبَاتِ الَّتِیْ یَتَرَتَّبُ عَلٰی ذِکْرِہٖ - اور ہمارے نبی محمد مصطفٰےؐ بہی اپنی خاص اولاد

پر جو مصائب گذرنے والے تھے اُنکو کبھی بیان نفرماتے (اور پھر اس کثرت سے متواتر) اور نہ ہم کو اس کے اعلان اور اشتہار کا حکم دیتے اور ذکر مصائب پر جو ثواب ہائے غیر متناہی کی ہم کو بشارت دی ہے وہ بھی نفرماتے جس طرح تلاوت قرآن کا ثواب ہم کو ملتا ہے جنمین مصائب انبیاء کا بھی اعلان ہوتا ہے - اَمَّا اَنَّهُ كَيْفَ يَجْعَلُ اللّٰهُ اَمْرًا مُذِلًّا مُعِزًّا لَهُمْ كَمَا جَعَلَ اِلْقَاءَ نَبِيِّنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّارِ النَّمْرُوْدِيَّةِ سَبَبًا لِكَوْنِ النَّارِ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَيْهِ حَيْثُ يَقُوْلُ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ وَصَلْبَ عِيْسٰى رَفَعَا لَهٗ اِلَى السَّمَاءِ - اب رہی یہہ بات کہ وہی بات جس سے کفار کی ذلت ہوتی ہے اولیاء اللہ کے واسطے سبب عزت اور عظمت کا کیونکر اُسکو خدا کردیتا ہے جس طرح حضرت عیسےٰؑ کے بظاہر سولی دینے کو سبب اُنکے چرخ چہارم پر چڑھنے کا فرمایا حیث قَالَ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ - قرآن مین فرمایا کہ نہ حضرت عیسےٰؑ کو اُن لوگون نے قتل کیا اور نہ سُولی دی بلکہ صورت مثالی بمنزلہ شبیہ کے یہودیون کو دکھلائی گئی اور خدا نے اپنی ساحت قرب مین اُنکو اُٹھالیا - وَلَاغَرْوَ فِيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ اور کچھہ اسمین مضایقہ نہین ہے اِسلئے کہ خدائے عزوجل دلون کے خطرات اور آنکھون کے نظارہ اور لحظات کا بدلنے والا ہے - وَهٰذَا التَّشْبِيْهُ يَدْفَعُ اِسْتِبْعَادَ النَّاسِ فِيْ قَضِيَّةِ اُمِّ كُلْثُوْمِ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا مِنْ اَنَّ جِنِّيَّةً شُبِّهَتْ بِهَا وَلَوْ لَمْ نَقُلْ بِوُقُوْعِهَا - اور یہہ قصہ تشبیہ حضرت عیسےٰؑ کا اُس استبعاد عوام کو دفع کرتا ہے جو بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ زمانہ عمر خطاب مین ایک جنیہ بشکل جناب ام کلثوم بن کر آئی تھی اگرچہ ہم اس قصہ کو بنظر اور دلائل کے صحیح نہ مانین مگر حفظ ناموس پیغمبر اور اولاد پیغمبر کے واسطے ایسا امر واقع ہونا بسند قرآن ثابت ہوچکا ہے اور چونکہ اس باب مین جناب ام کلثوم کا ذکر ضرور ہے لہذا بطور یاددہی کے اشارہ کردینا مناسب تھا - وَكَمَا جَعَلَ رِقِّيَّةَ يُوْسُفَؑ وَمَسْجُوْنِيَّتَهٗ ذَرِيْعَةً لِسَلْطَنَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالدِّيْنِيَّةِ - اور جس طرح غلامی حضرت یوسفؑ کی اور اُنکا قیدی ہونا اسکو خدا نے ذریعہ اُنکی بادشاہی دنیوی

اور دینی کا گردانا وَاِنَّمَا یَکُوْنُ ذٰلِكَ اَیْ تَبْدِیْلُ الذُّلِّ بِالْعِزِّ لِاِقَامَةِ اَمَارَاتٍ وَمُعْجِزَاتٍ تَدُلُّ عَلٰی کَرَامَةِ الْمُصَابِیْنَ بِالْبَلَایَا وَالْمُبْتَلِیْنَ بِالرَّزَایَا - اور یہہ اُلٹی بات جو واقع ہوتی ہے کہ ذلت اور رسوائی عزت اور وقار سے بدلجائے اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ خدائے عادل حکیم اُن اوقات مین ایسے ایسے آیات اور معجزات اور کرامات قایم کردیتا ہے کہ اگر بندگانِ خدا ذرا سا بہی انکار قدرت چھوڑ دین وہی معجزات اون اولیاء اللہ کی بزرگی پر دلیل ہوتے ہین جو مبتلائے مصائب ہون کَمَا یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِهِ اللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ - چنانچہ قرآن مین فرمایا ہے کہ خدا مالک اور سرپرست مومنین کا ہی اُنکو تاریکہائے بیشمار سے نکال کر بطرف نور کے لیجائیگا یا لیجاتا ہے وَکَانَ مَا تَلَوْنَا عَلَیْكَ فِی الْاَبْوَابِ السَّابِقَةِ مِنْ تِلَاوَةِ رَاْسِ الْحُسَیْنِ ؑ سُوْرَةَ الْکَهْفِ وَغَیْرِهَا مِنَ الْمُعْجِزَاتِ فِی الْکُوْفَةِ وَدِمَشْقَ وَاَهْلُ بَیْتِهِ مُشَرَّدُوْنَ مُغَلَّلُوْنَ اَیْضًا مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ - اور یہہ جو ہم نے ابواب گذشتہ مین سرِ اقدس امام حسین ؑ کا تلاوت قرآن کرنا لکھا ہے اور آئندہ بہی اور معجزات لکھین گے ایسی حالت مین کہ اہلحرم سربازار کوفہ پہنچے تھے اور جس حالت سے پہنچے تہے وہ تو معلوم ہے الغرض ایسے معجزہ ہای ہوش ربا کا ایسے ضروری وقت مین صادر ہونا یہہ بہی اسی غرض سے تہا کہ دل سب کے ہل جائین اور حیران اور خائف ہو کر دختران فاطمہ کے دیکہنے سے باز رہین اور وُہی ہوا وَلْنُصَوِّرْ ذٰلِكَ تَصْوِیْرًا بِالْبَیَانِ کَاَنَّكَ حَاضِرٌ فِیْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدِ مِنَ الْکُوْفَانِ - اب ہم تصویر اور مرقع اُسوقت کا اپنے بیان سے ایسا کہینچ کر دکہلائین جیسے کہ حاضرین اور سامعین خواہ ناظرین کتاب ہذا اُسی کوفہ مین حاضر ہین اور بچشم خیال دیکہہ رہے ہین اُس قدرت نمائی کو جو ہوئی تہی فَانْظُرْ کَاَنَّ الْبُوْقَاتِ تُضْرَبُ وَالرَّایَاتِ تُخْفَقُ وَاِذَا بِالْعَسْکَرِ قَدْ دَخَلَ اب بچشم خیال دیکہو کہ جنگی باجا بج رہا ہے اور پہریرے نشان ہائے لشکر یزید کے لہرا رہے ہین وَاَرْبَعُوْنَ شُقَّةً تُحْمَلُ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ جَمَلًا فِیْهَا الْحَرَمُ وَالنِّسَاءُ وَاَوْلَادُ فَاطِمَةَ - اور چالیس اونٹون پر چالیس شبدخ یا محمل آگے سے کہلے ہوئے جنپر اہلحرم اور اولاد فاطمہ سوار ہین وَالْکُوْفَةُ تَضِجُّ بِاَهْلِهَا وَالْاَسْوَاقُ مُعَطَّلَةٌ وَالدَّکَاکِیْنُ

مُقَفَّلَۃٌ وَالنَّاسُ بَیْنَ بَاکٍ وَضَاحِکٍ۔ کوفہ کی درو دیوار گونج رہے ہین بازارین سب بند اور دوکانون مین قفل پڑ گئے آدمی کچھہ تو رو رہے ہین اور کچھہ ہنس رہے ہین کہ عید کا شبہہ ہوتا ہے وَاجْتَمَعَ اَھْلُھَا لِلنَّظْرِ اِلَیْھِنَّ۔ آدمی جوق جوق فراہم ہو رہے ہین کہ دختران جناب فاطمہؑ کو دیکھین وَاِذَا بِرَاْسِ الْحُسَیْنِؑ عَلٰی قَنَاۃٍ طَوِیْلَۃٍ یَسْطَعُ مِنْہُ النُّوْرُ الْمُحَمَّدِیُّ اَنْطَقَہُ اللّٰہُ فَجَعَلَ یَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ۔ اسی حالت مین خدا نے سر اقدس امام حسینؑ کو (جو ایک طولانی نیزہ پر نور محمدیؐ کو چمکا رہا تھا) گویا کر دیا کہ آپ سورۂ کہف پڑہنے لگے وَاِذَا بِزَیْنَبَ صَلوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْھَا اَوْمَتْ اِلَیْھِمْ بِالسُّکُوْتِ فَارْتَدَّتِ الْاَنْفَاسُ وَسَکَنَتِ الْاَجْرَاسُ۔ اور ادہر جناب زینب خاتون نے اشارہ فرمایا سب کی طرف کہ چپ رہو یہہ کرامت ہمارے نبی کی ہے کہ سانس آدمیون کے تلے کے تلے اور اوپر کے اوپر رہ گئے اور جنگی باجون کا شور ہی موقوف ہو گیا۔ ؎ رُک گیا ایک اشارہ ہی مین قرنا کا خروش ❊ ہو گیا جوڑ کے ہاتھون کو جلاجل خاموش۔ اور یہہ معجزہ تین مرتبہ واقع ہوا ہے اوّل روز عاشورہ جب امام حسینؑ نے خطبہ پڑہا دوم کوفہ مین حضرت زینب کے خطبہ مین۔ سوم قریب مدینہ پہنچکر جب جناب سید الساجدینؑ نے خطبہ پڑہا ہے۔ ثُمَّ خَطَبَتْ بِخُطْبَۃٍ کَاَنَّمَا قَرَأَتْ مِنْ لِسَانِ اَبِیْھَا۔ پہر جناب زینب نے ایسا خطبہ پڑہا ایسا معلوم ہوتا تہا کہ جناب امیر المومنینؑ کا لب و لہجہ ادا ہو رہا ہے۔ قَالَ الرَّاوِیْ فَوَاللّٰہِ رَاَیْتُ النَّاسَ یَوْمَئِذٍ حَیَارٰی وَکَانَ شَیْخٌ اِلٰی جَنْبِہٖ یَقُوْلُ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ کُھُوْلُکُمْ خَیْرُ الْکُھُوْلِ وَشَبَابُکُمْ خَیْرُ الشَّبَابِ وَنِسَائُکُمْ خَیْرُ النِّسَاءِ وَنَسْلُکُمْ خَیْرُ نَسْلٍ لَا یُخْزٰی وَلَا یُبْزٰی۔ راوی کہتا ہے قسم بخدا مین نے آدمیون کو دیکھا کہ حیران کہڑے ہوئے تہے (نظارۂ پردگیان عصمت حیران کیا کر سکتا ہے) اور ایک مرد ذی عزت راوی کے پہلو سے پکار رہا تہا میرے ماں باپ تم پر فدا ہون اے خاندان محمد صلعم تمہارے ادہیڑ اور جوان سب ادہیڑ اور جوانون سے بہتر ہین اور تمہاری عورات سب اور عورتون سے بہتر ہین اور تمہاری نسل سے بہتر کونسی نسل ہے نہ وہ نسل ذلیل اور خوار ہو سکتی ہے اور نہ اُسپر کوئی چڑہائی کر کے غلبہ پا سکتا ہے

ثُمَّ خطبتُ سُکینۃ - انکے خطبہ پڑھنے کے بعد جناب سکینہ نے وہ پر اثر خطبہ پڑھا
اللہ اکبر فارتفعتِ الاصواتُ بِالبُکاءِ وَقَالُوا حَسْبُكِ یا ابنۃَ الطّاہرِین
فَقَدْ اَحْرَقْتِ قُلُوبَنا وَاَنضَجتِ نُحُورَنا وَاَضْرَمتِ اَجوافَنا فسکتت -
چلانے اور رونے کی آوازین بلند ہوئین اور اہل کوفہ کہنے لگے بس کر اے دختر پاک و پاکیزہ
لوگونکی تونے تو ہمارے دل جلادئے اور ہمارے گلے پک گئے اور آگ حزن اور اندوہ کی
ہمارے اندرونی اعضامین بھڑکا دی یہہ سنکر جناب سکینہ چپ ہوئین اور خطبہ پڑھنا
موقوف کردیا - اَمّا بعدَ خُطبۃِ اُمِّ کُلثُومٍ فَنعمَ ضَجیجُ النّاسِ بِالبُکاءِ نَشَرتِ
النِّسَاءُ شُعُورَهُنَّ وَوَضعنَ التُّرابَ عَلیٰ رُؤسِهِنَّ وَخَمَشنَ وُجُوهَهُنَّ -
مگر جناب ام کلثوم کے خطبہ کا اس قدر اثر پڑا کہ رونے کی آواز بلند ہونے کے علاوہ عورات
کوفہ نے بال اپنے سرون کے کھولدئے اور سرون پہ خاک اوڑانے لگین چہرون پر ناخونکے
خراش ڈالدئے وَبکَی الرِّجالُ وَنَتَفُوا لِحاهُم فَلَم تَرَ باکِیۃً وَلا باکِیَۃً اَکثَرَ
مِن ذٰلِكَ الیَومِ - مرد بہی رونے لگے اور اپنی ڈاڑھی کے بال اُنہون نے نوچ ڈالے
ایسا کہرام تہا کہ اس روز سے زیادہ کوفہ مین مرد اور عورات کے رونے سے ایسی حالت
کبہی نہین دیکہی گئی تہی - وَاَنشَدَ الاِمامُ الرّابعُ بَعدَهُنَّ فَقالُوا بِاَجمَعِهِم نَحنُ
کُلُّنا یا ابنَ رَسُولِ اللہِ سامِعُونَ اِلیٰ قَولِهِم لَنا خُذَنَّ یَزِیدَ وَنَبرءُ مِمَّن ظَلَمَكَ
وَظَلَمَنا - اور جب امام چہارم سید الساجدین نے خطبہ پڑہا سب لوگ یکزبان ہوکر بولے
کہ ہم سب اے فرزند رسول آپکے مطیع اور فرمان بردار ہین حکم دیجئے ابھی اُس کی تعمیل کرین
تا اینکہ یہہ بہی کہنے لگے کہ یزید سے ہم قصاص لینے کو طیار ہین اور آپکے دُشمنون سے بیزار
ہین فَقالَ هَیهاتَ هَیهاتَ اَیُّهَا الغَدَرَۃُ المَکَرَۃُ حِیلَ بَینَکُم وَبَینَ شَهَواتِ
اَنفُسِکُم حضرت نے فرمایا اب بہت دور ہے اے گروہِ مکّار اور بے وفا کہ ہم تمہارے فریب
مین آجائین اَتُرِیدُونَ اَن تَاتُوا اِلَیَّ کَما اَتَیتُم اِلیٰ آبائی - تم کو منظور ہے کہ میرے
ساتھہ بہی وہی فریب کرو جو میرے باپ دادا سے کرچکے اِلیٰ قَولِہٖ رَضِینا مِنکُم رَاساً
بِراسٍ فَلا یَومَ لَنا وَلا یَومَ عَلَینا - تا اینکہ حضرت نے فرمادیا کہ ہم تم سے اسی بات پر راضی

ہین کہ ہمارا پیچھا چھوڑ دو نہ کسی دن ہمارے مدد کرو اور نہ کسی دن ہم سے لڑنے پر آمادہ ہو
یہی اگر کرو تو ہزار غنیمت ہے وَاَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ وَدَعَاوِيَهِمْ بِكَوْنِهِمْ
خُزَّانَ وَحْيِ اللّٰهِ وَعَيْبَةَ عُلُوْمِ جَدِّهِمْ كَانَتْ مُصَدَّقَةً بِاَفْعَالِهِمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَيْهِمْ - اور ان سب امور معجزہ اور سوانح غریبہ کے بعد یہہ بہی تو خیال کرو کہ اقوال ان
بزرگان دین کے اور دعوے انکے کہ ہم لوگ خزانہ وحی الٰہی اور مخزن علوم اپنے جد نامدار
محمد صلعم کے ہین اُنکی تصدیق انکے افعال سے ہی ساتھ ساتھ ہو رہی ہے فَاِنَّ ذٰلِكَ الْاُسَارٰى
اَللّٰتِيْ قَدْ مَضَتْ عَلَيْهِنَّ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ اَوْ خَمْسَةٌ فِي الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَقَلَّمَا وَصَلَ اِلَيْهِمْ
مِنَ الْمَاءِ وَالْغِذَاءِ - اسلئے کہ یہہ وہی بھوکے پیاسے قیدی ہین جن پر تین شبانہ روز
خواہ پانچ روز بہوک پیاس مین گذر چکے ہین اَمَّا فِيْ حَيٰوةِ الْحُسَيْنِ فَقَدْ تَعْلَمُ اَنَّ
الْمَاءَ كَانَ مَمْنُوْعًا عَنْهُمْ مَنْعًا شَدِيْدًا - جب تک امام حسینؑ زندہ تھے ساتوین تاریخ
سے تو ایک قطرہ پانی کا ان بیچارون کو نصیب نہوا تہا اور کھانا کیسا وَاَمَّا بَعْدَ شَهَادَتِهٖ
فَهَلْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ اَحَدٌ وَيَرٰى رُؤُوْسَ اَقَارِبِهٖ مَرْفُوْعَةً عَلَى الْقَنَاةِ وَ
اَجْسَادَهُمْ مُضَرَّجَةً بِرَمْضَاءِ الْفَلَوَاتِ - اور بعد شہادت امام حسینؑ کے ذرا خیال
کیجئے کہ آب و طعام اُس آدمی کے گلے سے اُتر سکتا ہے جو اپنے بہائی اور بیٹے کے سرون
کو نیزہ پر چڑہا ہوا دیکھے اور اُنکی لاشین خون آلودہ ریگ گرم صحرائے کربلا کی زمین پر بے
غسل اور کفن پڑے ہوئے بچشم خود ملاحظہ کرے وَكَفَانَا فِيْ ثُبُوْتِ جُوْعِهِمْ وَعَطَشِهِمْ
مَا رَوَاهُ ثِقَةُ الْاِسْلَامِ مِنْ حِكَايَةِ رَبَابَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا مِنْ اَنَّهَا رَدَّتْ وَلَمْ
وَلَمْ تَقْبَلْ هَدِيَّةَ الْجَنِيْبَاتِ مِنَ الْاَطْعِمَةِ وَقَالَتْ نَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ عَزَاءٍ وَلَسْنَا
فِيْ عُرْسٍ - ہمکو وہی روایت کافی کلینی کی ان خوزادیون کے بہوکھے پیاسے رہنے مین
کافی ہے کہ ہمارے محدث معتبر نے جناب رباب مادر سکینہ کے حالات مین بلفظ امرأة کلبیة
کے لکھا ہے جس سے مراد (بقول ابن حجر کتاب اصابہ حضرت رباب ہین ہائے ہائے کیسی
مجلس عزائے امام حسین برپا فرمائی تہی تا ایکہ بال کے جوڑے چوبہائے خیمہ سے باندھ کر ماتم
کر رہی تہین جیساکہ بعض روایات مین سماعت سے گذرا ہے کہ جوڑے ٹوٹ ٹوٹ کر چوبہائے

خیمہ مین رہ گئے تھے اور کسی کتاب مین یہہ روایت دیکہی گئی ہے مگر اسوقت نام کتاب کا یاد نہین ہے - الغرض اسی مجلس مین عورات جن نے کچہہ کہانا خوان یا طبق مین بطور ہدیہ کے بہیجا تھا حضرت رباب نے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ سوگ مین اپنے وارث کے ماتم کی مجلس کر رہے ہین شادی اور بیاہ کی مجلس نہین ہے کہ ہدیہ اور تحفہ قبول کرین - وَاَشَدُّ مِنْ جُوْعِہِمْ وَعَطْشِہِمْ جُوْعُ الْاَطْفَالِ فَاِنَّہُمْ لَا کَثِیْرَ صَبْرُ لَہُمْ عَلَیْہِ - اور ان بزرگوارون کی بہوکہ پیاس سے زیادہ بچون خورد سال کی بہوکہ پیاس ہتی اس لئے کہ جوان سمجھہ دار تو پہر بہی کچہہ سوچ سمجھہ کر صبر کر سکتا ہے اِن نادان اور نا سمجھہ کو توکسی قدر برداشت بہوکہ پیاس کی نہین ہوتی - فَمَعَ تِلْکَ الْحَالِ وَشِدَّۃِ الْاَذٰی اُنْظُرْ اِلٰی وَرْعِہِنَّ وَاِتِّبَاعِہِنَّ لِسُنَّۃِ جَدِّہِنَّ اَنَّہٗ لَمَّا صَارَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ یُنَاوِلُوْنَ الْاَطْفَالَ بَعْضَ التَّمْرِ وَالْخُبْزِ وَالْجَوْزِ - پس ایسی حالت مین اور ایسے ایذاے شدید مین بہوک اور پیاس کے دیکہو اِن خوزادیون کی پرہیزگاری اور خیال کرو کہ انکو کس قدر پابندی اپنے ناناکے حکم کی ہتی جب کوفیون نے ترس کہاکر بچون کے بلبلانے اور بہوک پیاس پر بیقرار ہونے کو دیکہہ کر چوہارے خواہ روٹی یا اخروٹ اُنکی طرف پہینکے اور بچون نے بے تابی سے اُن کو مُنہہ مین رکہا فَصَاحَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍؑ وَقَالَتْ یَا اَھْلَ الْکُوْفَۃِ اَلصَّدَقَۃُ عَلَیْنَا حَرَامٌ پہلے تو میری خوزادی ام کلثوم نے چلاکر مسئلہ شرعی بیان فرمایا کہ اے اہل کوفہ صدقہ ہم اہلبیت پر حرام ہے ثُمَّ صَارَتْ تَاخُذُ مِنْ اَیْدِی الْاَطْفَالِ وَمِنْ اَفْوَاہِہِمْ وَتَرْمِیْ بِہَا اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ تَقُوْلُ کَخْ کَخْ - پہر بچون کے ہاتہون سے اور موہنہ سے اُنکو نکال کر زمین پر پہینکدیتی ہتین اور بعض روایات مین ہے کہ فرماتی ہتین تہوک دو یہہ بُری چیز تمہارے کہانے کی نہین ہے فَاَظْھَرَتْ بِفِعْلِہَا ھٰذَا اَنَّہُمْ مِنْ ذُرِّیَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ وَاَنَّ صَغِیْرَھُمْ وَکَبِیْرَھُمْ وَمُضْطَرَّھُمْ وَمُخْتَارَھُمْ فِی الدِّیَانَۃِ وَالتَّقْوٰی وَالطَّہَارَۃِ وَذَھَابِ الرِّجْسِ شَرْعٌ سَوَاءٌ - اس خوزادی نے ایسے وقت اضطرار مین اس فعل کے اظہار سے بخوبی ثابت فرما دیا کہ یہہ معزز قیدی خاص اولاد رسول سے ہین انکے چھوٹے نابالغ اور بڑے اور انکے مضطر اور پریشان حال اور

مختار ذی اقتدار و پنداری اور پرہیزگاری اور طہارت اور گناہ سے دُور ہونے مین سب برابر ہین
فَاِنِ اعْتَرَاكَ رَيْبٌ اَوْ نَفَثَ فِيْ رُوْعِكَ نَفَّاثٌ اَنَّ حُرْمَةَ الْمُحَرَّمَاتِ مَشْرُوْطَةٌ
بِالْبُلُوْغِ وَالْاِخْتِيَارِ - پھر اگر تمکو کچھہ شبہہ ہو خواہ دلمین شیطان وسوسہ ڈالے کہ حرام
ہونا استعمال اشیا کا بشرط بلوغ اور اختیار کے شرع مین ہے وَالْاَطْفَالُ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ قَدْ رُفِعَ عَنْهُمُ الْقَلَمُ - اور لڑکے بچے جو ابھی نابالغ ہین وہ تو غیر مکلّف ہین - وَ
الْاِضْطِرَارُ اَمْرٌ يُرَخِّصُ الْمُكَلَّفِيْنَ عُمُوْمًا فَمَا ظَنُّكَ بِالْاَطْفَالِ الصِّغَارِ - اور اضطرار
تو ایسی حالت ہے کہ مکلّف بالغ اور عاقل پر بہی تناول محرمات کو جائز کر دیتا ہے فَكَيْفَ
يَصِحُّ قَوْلُهَا وَفِعْلُهَا عَلٰى ظَاهِرِ الشَّرِيْعَةِ مُطْلَقًا اَوْ بِالْخُصُوْصِ - پھر یہہ فرمانا جناب
ام کلثوم کا کہ صدقہ ہم اہلبیت پر حرام ہے کیونکر صحیح ہوگا نہ مطلقاً یعنی بہ نسبت بالغ اور
نابالغ کے بنظر اضطرار کے اور خاصکر بہ نسبت بچون کے بسبب اضطرار اور نابالغ ہونے کے اسی
طرح بچون کے منہہ سے نکال کر پھینک دینا وہ بہی درست اور جائز نہ تہا اسلیئے کہ اُنکو کھانا اُن
چیزون کا جائز تہا فَنَقُوْلُ فِيْ رَدِّ تِلْكَ الشُّبْهَةِ اَوَّلًا بِالْعُمُوْمِ وَهُوَ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ قَذِرٍ
يَحْرُمُ اَكْلُهٗ فَيَحْرُمُ اِطْعَامُهٗ لِلْغَيْرِ اَيْضًا حَتّٰى كُلِّ ذِيْ رُوْحٍ عَلَى الْاَحْوَطِ - اب ہم
کہتے ہین اس شبہہ کے رد مین پہلے تو عموماً بہ نسبت کل امت کے جو چیز کہ اُس کا کھانا حرام ہے
اُسکا کہلانا بھی حرام ہے تا اینکہ جانورون کو منع فرمایا ہے کہ نہ کہلائی جائے بنا بر قول احوط کے -
فَمَا ظَنُّكَ بِاَطْفَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ جب حیوانات کو کہلانا منع ہے پھر مومنین کے لڑکے بچون کو
اُس کا کہلانا خواہ کہاتے ہوئے دیکھکر منع نکرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے - وَهٰذَا هُوَ الْحُكْمُ
الْعَامُّ الشَّامِلُ لِلْاُمَّةِ - اور یہہ حکم عام ہے جو شامل ہے کل افراد امت کو وَ اَمَّا
تَخْصِيْصُ حُرْمَةِ الصَّدَقَةِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِمْ فَهُوَ حُكْمٌ خَاصٌّ وَتَكْلِيْفٌ مُخْتَصٌّ فَهُوَ مِنْ
خَوَاصِّهِمُ الْخَاصَّةِ - اب رہی تخصیص حرام ہونے صدقہ کی ان حضرات پر پس یہہ ایک حکم خاص
ہے اور تکلیف خاص ہی جو انہین حضرات کے خواص مین سے ہے فَهُمْ اَعْرَفُ بِهٖ وَبِمُتَعَلِّقَاتِهٖ
لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يُنَازِعَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِالْعُمُوْمَاتِ - اس حکم خاص کی اور اُس کے متعلقات اور
جزئیات کی شناخت اُنہین کو خوب ہے کسی کو نچاہیئے کہ عام احکام شریعت پر بنا کر کے اُنپر معترض

هو وَكَذٰلِكَ حَدِيثُ الاِضطِرَارِ فَهُوَ اَيضًا يَختَلِفُ اَفرَادُهُ بِالنِّسبَةِ اِلٰى كُلِّ فَردٍ مِنَّا وَالاِنسَانُ عَلٰى نَفسِهِ بَصِيرَةٌ۔ اِسی طرح اضطرار کی کیفیت ہے کہ وہ بہی ہر فرد بشر کی نسبت جدا جدا درجہ پر ہوتا ہے ہر ایک آدمی اپنی حالت کو خوب جانتا اور سمجہتا ہے اس مین تو اور بہی گنجائش چون وچرا کی نہین ہے۔ وَلَيتَ شِعرِي كَيفَ يَرتَابُ ذٰلِكَ القَائِلُ بِالنِّسبَةِ اِلٰى قَومٍ تَرٰىهُم فِي ذِلَّةِ الاَسرِ هٰكَذَا وَقَد رَاَيتَ وَتَرٰى اَقَارِبَهُم مَقتُولِينَ وَرُؤُوسَهُم عَلَى القَنَاةِ مُدَارِينَ۔ تعجب تو مجہے اس شبہہ کرنے پر آتا ہے کہ ایسے گروہ صابر اور مستقل مزاج کی نسبت اسکو کیا بیہودہ خیال ہوا ہے کہ باوجودیکہ دشمنون نے اُنکو ذلت دینے مین کوئی کمی نہین کی ہے اور قید ہونے کے علاوہ سارا کنبہ انکا ابہی پرسون قتل ہوچکا اور اُنہین کے عزیزون کے سرنیزون پر انکے سامنے پہرائے جارہے ہین۔ وَمَعَ ذٰلِكَ يَنطِقُونَ بِدَقَائِقِ التَّوحِيدِ وَيُفَرِّقُونَ بَينَ الصَّدَقَةِ وَالهَدِيَّةِ فَيَقبَلُونَ الهَدَايَا مِنَ الاَثوَابِ لِيَستُرُوا بِهَا بَعضَ الاِمَاءِ مُتَهَتِّكَاتِ السَّترِ الوَاجِبِ الشَّرعِيِّ اور باوجود اس مصیبت اور تباہی ظاہری کے جو کلام کرتے ہین دقائق توحید اور معرفت الٰہی پر شامل ہے اور صدقہ اور ہدیہ مین اسوقت بہی اُنکو پوری تمیز محض قرائن سے ہورہی ہے پس بطور ہدیہ جو کوئی کچہہ پیشکش کرتا ہے یا خمس اموال مین اُنکو کچہہ کپڑا وغیرہ نذر کرتا ہے اُسکو قبول فرماتے ہین تاکہ بعض لونڈیان وغیرہ جنکی بے پردگی شرعی کا خیال ہوتا ہے انکو اوڑہا پہنا دین فَاِنْ كَانَ فِي الدُّنيَا مِصدَاقٌ لِقَولِهٖ تعٓ وَالصَّابِرِينَ فِي البَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ البَاْسِ فَاُولٰئِكَ هُمُ المُفلِحُونَ پہر اگر دنیا مین کچہہ لوگ ایسے ہین جن پر قول خدائے عزوجل کا صادق ہے کہ وہ لوگ صابر ہوتے ہین زبون حالی اور خستگی پریشانی اور خوف زدہ ہونے کے وقت جب کہ آدمی کے ہوش وحواس باختہ ہوجاتے ہین پس یہہ اہلبیت رسول وُہی صابر اور شاکر لوگ ہین۔ فَكَيفَ يَنسَونَ مَا يَخُصُّ بِهِم اِعزَازًا وَكَرَامَةً لَهُم۔ پہر ایسے برگزیدہ اور سنجیدہ فہمیدہ لوگ وُہ مسئلہ کیونکر بہول سکتے ہین جو اُنہین کے اعزاز اور اکرام سے خاص ہے اور جس سے خدا نے اُنکو تمام امت پر ممتاز فرمایا ہے یعنی حرمت صدقہ اور اضطرار کا موقع انکو معلوم ہنوگا اور ہمکو معلوم ہے

لَا وَاللّٰهِ فَلَيْسَ هٰذَا ظَنُّنَا فِيْهِمْ وَلَا ظَنُّ مَنْ لَهٗ اَدْنٰى دِرَايَةٍ وَنَصْفَةٍ - نہین قسم بخدا ہم کو ایسا گمان انکی طرف ہرگز نہین بلکہ جسکو ذرا بھی عقل اور منصف مزاجی ہے اور واقعات یوم ورود کوفہ پر اُسکو اطلاع ہے کبھی وہ ایسا شبہہ نہین کر سکتا ہے - رَجَعْنَا اِلٰى مَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَنَقُوْلُ اب ہم اصلی مطلب کی طرف رجوع کرکے کہتے ہین - اِنَّ الْاُمُوْرَ الَّتِیْ مَضٰى ذِكْرُهَا اِذَا تَصَوَّرْنَاهَا بِهَيْئَةِ الْاِجْتِمَاعِ نَحْكُمُ جَزْمًا بِاَنَّ مَا اَرَادَ اَتْبَاعُ يَزِيْدَ فِيْ اِدَارَتِهِنَّ مِنَ الذُّلِّ وَالْهَوَانِ فَقَدْ عَكَسَ الْاَمْرَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ - کہ یزید کے ہواخواہون نے اہلبیت کی دربدری سے جو ارادہ اُنکی ذلت اور رسوائی کا کیا تہا خدا کی مشیت اور قدرت نمائی سے وہ اولٹ گیا وَظَهَرَ عِزُّهُنَّ وَشَرَفُهُنَّ عَلٰى مَنْ كَانَ يَعْرِفُهُنَّ وَمَنْ لَا يَعْرِفُهُنَّ ظُهُوْرًا بَيِّنًا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ - اور اس اعجاز نمائی اور ظہور خوارق عادات سے اُنکی عزت اور بزرگی عام طور پر ظاہر ہوئی کہ جو شناسا تہا اور جو نہین پہچانتا تہا سب پر بخوبی ظاہر ہوا کہ یہہ لوگ صاحب اعجاز اور کرامات بزرگ خانوادہ کے ہین کسی حال مین اُنکی بزرگی اور عزت مین فرق نہین آسکتا ہے وَهٰذَا هُوَ الْمُدَّعٰى اور اسی کا دعوے اس باب مین ہم نے کیا تہا - وَنُتِمُّهَا فِی الْبَابِ الْاٰتِیْ اور اسی مطلوب کو باب آیندہ جو دربار ابن زیاد کے حالات کا ہے تمام کرین گے - اِنْشَاءَ اللّٰهُ تعالے *

باب نہم

دربار ابن زیاد مین وُرود اہلبیتؑ کا اور صبر اور استقلال کی کیفیت اور ظہور بعض معجزات کا جن سے اعزاز اون حضراتؑ کا خدا کو منظور تھا -

اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الرَّزَايَا وَاَشَدِّ الْبَلَايَا فِی الدُّنْيَا هُوَ اَنْ يَّصِيْرَ الْمَرْءُ ذَلِيْلًا فِیْ مَكَانِ عِزِّهٖ وَمَهِيْنًا فِیْ بَيْتِ اِمْرَتِهٖ - بہت صحیح اور درست یہہ بات ہے کہ

سخت ترین مصائب اور شدید ترین امتحان آدمی کا دنیا مین یہی ہے کہ جس جگہ اُس نے عزت سے بسر کی ہو اور جس گھر مین حکومت اور سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہو اُسی جگہ ذلیل اور خوار ہو کر کسی وقت اُس کو جانا پڑے ۔ وَلَاسِیَّمَا اِذَا کَانَ الْحَاضِرُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَشْھَدِ ھُمُ الَّذِیْنَ رَاَوْا ذٰلِکَ الْمُھَیْنَ فِیْ حَالَۃِ عِزِّہٖ وَاِقْتِدَارِہٖ ثُمَّ یَرَوْنَہٗ بِعَکْسِ مَارَاَوْہُ ۔ خصوصًا اگر اُس جگہ پر وہ لوگ بھی حاضر ہون جنھون نے اُس شخص کو جو بظاہر آج ذلیل اور خوار ہے چند روز ہوئے کہ بڑی عزت اور حرمت سے دیکھا تھا اور اب اُس کو برعکس ایام سابق ذلت اور خواری مین دیکھین ۔ وَاَشَدُّ الْاَذٰی فِیْ تِلْکَ الْحَالِ اِذَا کَانُوْا اَعْدَاءً شَامِتِیْنَ بِہٖ ۔ اور پھر سب سے زیادہ ایسی جگہ اس حالت اسیری اور خرابی سے پہنچنے مین اُسوقت ہوتی ہے کہ جب حضار مجلس دشمن ہون اور شماتت کرنے پر طیار رہون ۔ وَلَمَّا کَانَتِ الْکُوْفَۃُ صَدْرَ الْاِمَارَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَجْلِسَ قَضَائِہٖ وَاِمْضَائِہٖ لِاَحْکَامِ الدِّیْنِ وَفَصْلِ الْقَضَایَا ۔ اور ہر گاہ کہ شہر کوفہ صدر مقام سلطنت اور حکومت جناب امیر المؤمنین ؑ کا مدتون رہا ہے اور اسی جگہ حضرت حد شرعی جاری فرماتے تھے اور حکم ناطق شریعت کا اور فیصلہ مقدمات کا کرتے تھے وَالْیَوْمَ تَرٰی وُلْدَہٗ وَبَنَاتَہٗ اُسَارٰی کَاَنَّھُنَّ مِنْ اُسَارٰی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَلِاَجْلِ ذٰلِکَ اَظُنُّ مِنْ اَشَدِّ الْمَصَائِبِ اِبْتِلَاءُھُمْ بِتِلْکَ الْمَصَائِبِ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَدِ ۔ اور آج مشیت الٰہی یون جاری ہوئی ہے کہ اُسی جناب کی اولاد اور دختران جناب زینب اور ام کلثوم قید ہو کر دربار ابن زیاد مین اس طرح سے آرہے ہین جیسے یہود اور نصاریٰ کے قیدی آتے تھے ۔ اسی نظر سے کوفہ مین داخلہ و دربار ابن زیاد کو ایسا خیال کرتا ہون کہ جن مصائب سے خدا نے اہلبیت کا امتحان لیا تھا اُن سب مین یہہ بڑی بھاری مصیبت ہے ۔ وَاَمَّا مَا رُوِیَ عَنْ سَیِّدِنَا السَّجَّادِ مِنْ اَنَّہُ اِسْتَعْظَمَ رَزِیَّتَہٗ وُرُوْدَہٗ بِدِمَشْقَ فَلَہٗ وُجُوْہٌ اُخْرٰی نُفَصِّلُھَا فِیْ بَابِہٖ ۔ لیکن جو بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ جناب سید الساجدین نے اپنی مصیبت عظیم کو دمشق مین پہنچنے کو ارشاد فرمایا ہے اُسکے وجوہ اور اسباب اور ہین جنکو ہم اُسی باب مین لکھین گے جو داخلہ دمشق کا باب ہم نے

جداگانہ لکھنا خیال کیا ہے وَ مُلَخَّصُ الْمَقَالِ اَنَّ عِظَمَ الرُّزْءِ تَارَۃً یُتَصَوَّرُ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی اُمُوْرٍ ظَاہِرَۃٍ دُنْیَوِیَّۃٍ یَعُمُّ النَّاسَ کُلَّھُمْ۔ خلاصہ کلام یہہ ہے کہ مصیبت کا زیادہ اور ذلت اور رسوائی کا از حد گذر جانا کبھی تو بنظر امور ظاہری دنیاوی کے ہوتا ہے جو تمام آدمیون کو شامل ہے وَقَدْ یَکُوْنُ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی اُمُوْرٍ دِیْنِیَّۃٍ اَوْ دُنْیَوِیَّۃٍ مَخْصُوْصَۃٍ بِاَشْخَاصٍ مَخْصُوْصِیْنَ بِعَیْنِھِمْ۔ اور کبھی عظیم ہونا مصیبت کا بنظر ایسے امور دینی خواہ دنیوی کے ہوتا ہے جو کسی خاص معزز سے اُس کا تعلق ہوتا ہے عام نہین ہوتا وَاَیْضًا قَدْ یَکُوْنُ بِالنَّظَرِ اِلَی الْبِدَایَۃِ وَالنِّھَایَۃِ۔ ایضًا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مصیبت اٹھاتے اُٹھاتے جب زیادہ دن گذر جائین بس وہی ایذا اور مصیبت جو ابتدا مین تھی انتہا مین برداشت اُسکی باقی نہین رہتی ہے اور زیادہ ناگوار ہوتی ہے۔ وَلْنَذْکُرْ مِنْ بَعْضِ حَالَاتِھِمْ فِیْ یَوْمِ وُرُوْدِھِمْ بِمَحْضَرِ ابْنِ زِیَادٍ وَھُوَ اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ وَاَقْسٰی قَلْبًا بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی مُحَمَّدٍ ص وَاَھْلِبَیْتِہٖ ع اب ہم چند حالات اُن بزرگوارون کے مجلس ابن زیاد مین آنے کے لکھین اور یہہ شقی بڑا دشمن ہے محمدؐ اور آل محمدؐ صلعم کا اور اس کے دل مین رحم اور نرمی چھو نہین گئی ہے جیسا کہ اب معلوم ہوگا۔ وَکُلَّمَا ذَکَرْتُہٗ مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ وَصُدُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ کَانَتْ قَدْ تَبْلُغُ اِلَیْہِ مِنْ اِخْبَارِ الْمُخْبِرِیْنَ سَاعَۃً فَسَاعَۃً۔ اور صبح سے لیکر اسوقت تک جس قدر معجزہ اور کرامات سرہاے شہدا سے ظاہر ہوے گھڑی گھڑی کی خبر اُسکو پہنچ رہی ہے۔ وَمَعَ ذٰلِکَ لَا یَزْدَادُ اِلَّا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا۔ باوجود ظہور آیات آلہی اور کرامات کے اُس کی نافرمانی اور کفر اور شقاوت بڑھتی جاتی ہے وَکَانَ قَدْ اَذِنَ اِذْنًا عَامًّا لِلنَّاسِ اَنْ یَّحْضُرُوْا فِیْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ کَمَا فِی الْاِرْشَادِ عَنِ الْمُفِیْدِ ابن زیاد نے اذن عام دیا تھا کہ آج اُس کے دربار مین جس کا جی چاہے بے روک ٹوک چلا آئے جیسا کہ جناب شیخ مفید رح سے منقول ہے۔ وَھٰذَا الْخَبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ بَیْنَ الرُّوَاۃِ وَیُؤَیِّدُہُ الدِّرَایَۃُ۔ ایضًا۔ اور یہہ خبر اذن عام دینے کے بالاتفاق لوگوں نے لکھی ہے اور ملاحظہ حالات بُغض اور کینہ ابن زیاد بھی اسکی تاکید کرتا ہے کہ اسلیئے اہلبیت الطہار کی توہین جس قدر مجمع زیادہ ہوگا اس کے گمان مین زیادہ ہوگی وَاَمَّا الْقَضَایَا الْاُخَرُ وَالْحَوَادِثُ

الْمُتَنَاقِضَةُ الَّتِي يَرْوُونَهَا فِي ذٰلِكَ الْمَقَامِ فَلَيْسَ عِنْدِي لَهَا تَأْوِيلٌ صَحِيحٌ وَإِنْ كُنْتُ
أَرْتَأِي فِيهِ مُدَى الْأَزْمَانِ مگر اور قصہ اور سوانح جو باہم متناقض اسوقت کے لوگ
روایت کرتے ہین اور ایسے بے سروپا امور ہین جنکو سنکر حیرانی اور تعجب ہوتا ہے انکی آجتک
کوئی تاویل صحیح میری سمجھ مین نہین آئی اگرچہ ساری عمر سوچتا رہا نَعَمْ لَمَّا دَرَيْتُ أَنَّ
ذٰلِكَ التَّدْلِيسَ مِنْ إِيقَاعِ التَّنَاقُضِ فِي قَضِيَّةِ الشَّهَادَةِ إِنَّمَا هُوَ صَنِيعُ الْأَعْدَاءِ
النَّوَاصِبِ لِإِخْفَاءِ مَظَالِمِ الظَّلَمَةِ۔ ہان جب مجھے بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہہ اختلاف اور
تناقض بیان قضیہ شہادت مین کام انہین دشمنان اہلبیت کا ہے جو ظلم اور ستم ظالمین
حق محمد اور آل محمد کا چھپانا چاہتے ہین فَزَالَ الشَّكُّ عَنِّي وَصِرْتُ أَكْتَفِي مِنْهَا عَلَى قَدْرٍ
مُشْتَرَكٍ بَيْنَهَا وَهُوَ الْمُتَيَقَّنُ اب میرا شک دور ہو گیا اور جس قدر مضمون بطور قدر مشترک
کے ہے اُسی پر اکتفا کرنا مجھے پسند ہوا ہے فَنَقُولُ لَيْسَ مِنْ أَغْرَاضِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ
أَنَّ أَعْدَاءَ نَبِيِّهِ كُلَّمَا أَرَادُوا مِنْ هَتْكٍ وَفَتْكٍ وَسَبْيٍ وَتَشْرِيدٍ وَتَطْرِيدٍ
فَقَدْ تَمَّ مَا أَرَادُوهُ۔ پس اب ہم کہتے ہین کہ خدائے حکیم اور عادل کی یہہ غرض
ان واقعات کے پیش آنے سے نہین تھی کہ جو کچھہ ان ظالمون نے ابتدا سے انتہا تک
اہلبیت اور اوصیاے محمد سے کیا ہتک عزت اور فریب سے قتل کرنا مثلاً زہر دلوانا خواہ
باعلان شہادت جہری خواہ انکا قید کرنا دربدر پھرانا کلمات سخت اور ناسزا کہنے
ان سب کامون سے جو غرض اُن اشقیا کی تھی وہ پوری ہو گئی۔ بَلِ الْمُرَادُ مِنْهَا
مَا يَقُولُهُ سُبْحَانَهُ فِي كِتَابِهِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ
الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ بلکہ غرض خداے پاک کی وہی ہے جو قرآن مجید مین
فرما چکا ہے کہ یہہ کفار اور اشرار اپنا مکر پھیلا کر حجت خدا کو چھپانا چاہتے ہین اور ہم
اپنی حکمت اور دانائی سے اپنا کام اظہار حق اور اعلان حجت کا کر رہے ہین پس کافرون
کو اے محمد مہلت کافی دیدو کہانتک وہ اخفاے حق کرین گے حجت خدا تو ہر وقت اور
ہر لحظہ تمام ہوتی جاتی ہے فَيَجِبُ عَلَيْنَا إِذَا ذَكَرْنَا مَا جَرَى عَلَى أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا فِي
ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ أَنْ نَذْكُرَ أَيْضًا مَا وَقَعَ مِنْ إِعْزَازِهِمْ إِتْمَامًا لِلْحُجَّةِ [illegible]

ہے کہ جب دربار ابن زیاد مین داخلہ اہلحرم کا بیان کرین چونکہ بڑی سختی اور سخت اہانت سے وہ ملعون پیش آیا ہے جس کے بیان سے دل ہمارا کباب ہوا جاتا ہے اور کاہے کو ایسا دن کوئی دنیا مین کسی معزز دیندار پر گذرا ہے چہ جا کہ پیشوایان دین پر بس اُس کے ساتھ ہی ساتھ ہم اُن کرامات اور آیات آلہی کو بھی ذکر کرین جن سے اتمام حجت خلائق پر ہوتا ہے۔ فَنَقُوْلُ اِنَّ الْاُمُوْرَ الْهَائِلَةَ الَّتِیْ وَقَعَتْ بَعْدَ دُخُوْلِهِنَّ فِیْ قَصْرِ ابْنِ زِیَادٍ خَمْسَۃٌ عَلٰی مَا رَوَوْهَا وَکَذٰلِكَ الْاُمُوْرُ الَّتِیْ اَثْبَتَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِهَا اِعْزَازَهُمْ فِیْ مَجْلِسِ الذُّلِّ اَیْضًا خَمْسَۃٌ اب مین کہتا ہون کہ جو امور بظاہر توہین اور ہتک حرمت کے دربار بن زیاد مین اہلبیت کے داخل ہونے کے وقت واقع ہوئے وہ پانچ تھے اور اسی طرح جو امور اُنکی عزت افزائی کے اُسیوقت خدانے اپنی قدرت نمائی سے واقع کرائے وہ بھی پانچ ہین۔ اَلْاَوَّلُ قَوْلُ ابْنِ زِیَادٍ مُخَاطِبًا لِزَیْنَبَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهَا وَکَانَتْ مُتَنَکِّرَۃً فِیْ جُلُوْسِهَا بَعْدَ قَوْلِهٖ لَعَنَهُ اللّٰهُ بِالْفَضِیْحَةِ وَالْکِذَابِ الْاُحْدُوْثَةِ بَعْدَ جَوَابِهَا صَلَوٰۃُ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنَّمَا یَفْتَضِحُ الْفَاسِقُ وَیُکَذِّبُ الْفَاجِرُ وَهُوَ غَیْرُنَا۔ پہلا امر تو یہی ہے کہ جب ابن زیاد نے مخاطب ہو کر جناب زینب سے جو الگ دگرگون حالت مین بیٹھی تھین بد زبانی کی کہ معاذ اللہ خدانے تم کو رسوا کیا اور تمہاری جھوٹھی بناوٹ اور افسانہ کو دربارہ خلافت وغیرہ کے غلط ظاہر کر دیا۔ اور حضرت زینب نے جواب دیا کہ خدا فاسق کو رسوا کرتا ہے نہ ہم لوگ فاسق ہین مثل تیرے اور یزید کے اور نہ ہم نے جھوٹھا دعوے کیا ہے اس کے بعد جو ارشاد حضرت زینب کا ہے اُس کو تائیدی اور الہامی جواب سمجھنا چاہیے۔ فَاِنَّ ابْنَ زِیَادٍ لَمَّا رَدَّ قَوْلَهَا بِقَوْلِهٖ کَیْفَ رَاَیْتِ صُنْعَ اللّٰهِ بِاَخِیْكِ وَاَهْلِ بَیْتِكِ اسلئے کہ ابن زیاد نے جب حضرت کا یہہ قول رد کرنا چاہا اور کہنے لگا کیسا دیکھا تم نے خدا کے اجراے مشیت کو جو تمہارے بھائی اور اہلبیت سے خدانے کیا ہے کہ سب شہید ہو گئے اور مارے گئے اور دُنیا سے اُٹھ گئے فَقَالَتْ مَا رَاَیْتُ اِلَّا جَمِیْلًا۔ دیکھو اس کمال ایمان کو اور اس حالت کو بھی خیال کرو جسمین اُسوقت وہ معظمہ ہین اور جواب یہہ ارشاد

پہلی کرامت

فرمایا

فرمایا کہ مین نے تو خدا کا جو فعل اپنے بھائی اور اپنے اہلبیت کی نسبت دیکھا وہ اچھا ہی اچھا دیکھا ہے اور جو اُس کی مصلحت جاری ہوئی وہ ہر طرح سے بہتر ہے۔ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَرَزُوْا اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ۔ یہ میرے بھائی اور اُنکے ہمراہی جس قدر شہید ہوگئے یہہ وہی لوگ تھے جن پر خدا نے اظہار حق کی غرض سے قتل ہوجانا واجب فرمایا تھا پس وہ لوگ گھرون سے آکر اپنی خوابگاہ کو پہنچ گئے۔ تُرِيْدُ بِقَوْلِهَا اَنَّهُمْ قُتِلُوْا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَامْتَثَلُوْا اَمْرَهُ فَكَيْفَ يَفْتَضِحُوْنَ وَكَيْفَ يُكَذَّبُوْنَ مراد حضرت زینب کی یہہ ہے کہ یہہ بزرگوار اطاعت حکم خدا مین شہید ہوئے اور حکم خدا جو اُنکی نسبت صادر ہوا تھا اُس کو بجالائے پھر یہہ لوگ پیش خدا رسوا کیونکر ہوسکتے ہین اور اُنکا دعوے کیونکر غلط کیا جاسکتا ہے اِنَّمَا يَفْتَضِحُ الْفَاسِقُ وَيُكَذَّبُ الْفَاجِرُ الَّذِيْ يَعْصِي اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَلَا يُطِيْعُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ رسوا تو فاسق ہوتا ہے اور جھوٹا بدکار کہا جاتا ہے جو خدا کی نافرمانی کرے اور حکم خدا جو اُس کو ہوا ہے اُسے بجا نہ لائے۔ وَهُوَ غَيْرُنَا اور فاسق سوائے ہمارے اور کوئی ہوگا۔ تَعْنِيْ بِقَوْلِهَا اِنَّنَا اِمَّا مَعْصُوْمُوْنَ اَوْ ثِقَاتٌ عُدُوْلٌ۔ مراد جناب زینبؑ کی یہہ ہے کہ ہم لوگ جنکی تو اِسوقت توہین کررہا ہے اور جن کی نسبت بدزبانی کرتا ہے میرے بھائی اور انکے اہلبیت اور اصحاب انمین کوئی تو معصوم ہے اور اگر معصوم نہین تو ثقہ اور عادل تو ضرور ہین۔ ثُمَّ لَمَّا كَانَ كَلَامُهَا هٰذَا فِيْ مَقَامِ الْاِحْتِجَاجِ وَهِيَ اَيْضًا عَالِمَةٌ غَيْرُ مُعَلَّمَةٍ كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ الْاِمَامُ الرَّابِعُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا پھر چونکہ یہہ کلام جناب زینب کا مقام احتجاج اور اثبات حقیت امامت اور خلافت مین ہے اور خود جناب زینب کا علم الہام ربانی سے ہے جیسا کہ جناب امام چہارم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہے۔ وَالْيَوْمَ تَفْرَعُ بِلِسَانِ اَبِيْهَا كَمَا مَرَّ اور آج وہ جناب ایسی تقریر فرماتی ہین جیسے کہ جناب امیرؑ مقام احتجاج مین فرماتے تھے چنانچہ باب سابق مین گذر چکا۔ فَلَا بُدَّ لَنَا فِيْ شَرْحِ كَلَامِهَا هٰذَا فَضْلُ الْعِنَايَةِ بِقَدْرِ الْاِسْتِطَاعَةِ وَمَا قَدَرَ فَهْمُنَا فِيْ جَنْبِ عِلْمِهَا۔ پس ہم کو ضرور ہے کہ اس کلام کے شرح اور بیان مین پوری

توجہ کریں جس قدر ہم کو طاقت سمجھنے کی ہے اور ہماری سمجھ کی کیا حقیقت ہے اُس جناب
کے علم ربانی کے سمجھنے میں۔ وَاَوَّلُ مَا یَجِبُ عَلَیْنَا اَنْ نُفَسِّرَ قَوْلَ اللَّعِیْنِ ابْنِ زِیَادٍ
وَھُوَ اَنَّہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَحَکُمْ وَاَکْذَبَ اُحْدُوْثَتَکُمْ۔ اور پہلے تو ہمپر
واجب ہے کہ ابن زیاد ملعون کی غرض بیان کریں جس کی بناپر جناب زینب نے
جواب دیا ہے فَالْمُرَادُ مِنْہُ اَنَّہٗ یَقُوْلُ فَضَحَ اللّٰہُ فَاِنَّ الْھَوَانَ وَالذِّلَّۃَ
وَکُلَّمَا اَصَابَکُمْ مِنَ الْمَصَائِبِ فَضِیْحَۃٌ لَّکُمْ عِنْدَ الْخَلَائِقِ وَاَکْذَبَ اللّٰہُ
اُحْدُوْثَتَکُمْ یَعْنِی الَّتِیْ دَعَاوِیْکُمْ وَاَسْمَارَکُمْ فِی الْفَضَائِلِ وَالْمَنَاقِبِ کَاذِبَۃً۔
مراد ابن زیاد کی یہہ تھی خدا اُسکا مونھ توڑے کہ جس قدر ذلت اور خواری مصائب
کی تم کو پہنچی ہے وہ خلائق کے نزدیک بھی رسوائی ہے اور خدا نے تمہارے دعوے اور
افسانہ کو جو اپنے فضائل میں بیان کرتے پھرتے ہو سب جھوٹھے پائے پس گویا خلائق
کے نزدیک اور خدا کے نزدیک دونوں کے سامنے رسوائی ہوئی۔ وَجَعَلَ ابْنُ زِیَادٍ
اِکْذَابَ الْاُحْدُوْثَۃِ سَبَبًا لِّلْفُضُوْحِ وَعَطَفَ السَّبَبَ عَلَی الْمُسَبَّبِ اور
ابن زیاد نے دروغ یابے افسانہ کو سبب رسوائی کا قرار دیا اور سبب کا مسبب پر
عطف کیا وَاِنَّمَا لَمْ یَقُلْ کَذَّبَ لِاَنَّہٗ یُفِیْدُ الْفُضُوْحَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَطْ۔
اور تکذیب کی لفظ ابن زیاد نے اسلیئے نہ کہی کہ اُس سے فقط رسوائی نزد خلائق کی
ثابت ہوتی۔ وَھُوَ غَیْرُ مَا ھُوَ بِصَدَدِ اِفْتِرَائِہٖ اور یہہ ملعون درپے افترا
عند اللہ اور عند الناس دونوں کے ہے ثُمَّ لَمَّا کَانَتْ زَیْنَبُ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہَا
تُذْعِنُ بِاَنَّ کُلَّمَا وَقَعَ عَلٰی اَہْلِبَیْتِ الرَّسُوْلِ بِمَشِیَّۃِ وَخِیَرَۃٍ مِنَ اللّٰہِ تع
کَانَ جَمِیْلًا وَخَیْرًا مَحْضًا۔ پھر چونکہ جناب زینب کو صحیح طور سے یقین اس کا تہا کہ
جو کچھ اہلبیت نبی پر گذرا ہے وہ مشیت الٰہی اور پسندیدۂ امر خدا کا ہے اور سب بہتر
اور خیر محض ہے فَلِذَا قَالَتْ اَوَّلًا اِنَّمَا یَفْتَضِحُ الْفَاسِقُ اَیْ اِنَّمَا یَنْکَشِفُ الْمَسَاوِیْ
مِنَ الْفَاسِقِ وَھُوَ الْخَارِجُ عَنْ اَمْرِ مَوْلَاہُ۔ اسی غرض سے پہلے تو حضرت نے یہہ
کہا کہ رسوا فاسق ہوتا ہے یعنی برائیاں اُسی کی ظاہر بپیش خلائق ہوتی ہیں جو اپنے مولا

اَور خداوند کے حکم سے باہر ہوجائے۔ ثُمَّ اِذَا سَالَ عَنْهَا اللَّعِيْنُ بِقَوْلِهٖ كَيْفَ رَأَيْتِ صُنْعَ اللّٰهِ بِاَخِيْكِ وَاَهْلِبَيْتِكِ فَقَالَتْ ثَانِيًا اِثْبَاتًا لِقَوْلِهَا الْاَوَّلِ مَا رَأَيْتُ اِلَّا جَمِيْلًا۔ پہر جب ابن زیاد نے کہا کیسا دیکہا تم نے خدا کے پیش آمد کو بہ نسبت اپنے بہائی اور اہلبیت کے حضرت زینب نے اپنے قول اوّل کی تائید مین فرمایا کہ مین نے تو اچہا ہی اچہا دیکہا ہے۔ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ الخ اور پہر فرمایا کہ اس گروہ نے اپنے آقا اور مولا یعنی خدا کے حکم کی بجاآوری کی تھی جن پر شہید ہوجانا خدانے واجب کردیا تہا پہر یہہ مطیع فرمانِ خدا فاسق کیونکر ہوئے جو رسوا ہوتے اور انکی کوئی برائی خلایق پر ظاہر ہوتی۔ وَلَمَّا كَانَ الْاِفْتِضَاحُ وَهُوَ ظُهُوْرُ الْمَسَاوِيْ اَمْرًا عَامًّا وَالْفُجُوْرُ اَيْضًا عَامٌّ فَصَحَّ نِسْبَةُ الْعَامِ اِلَى الْعَامِّ۔ پہر چونکہ افتضاح یعنی برائیون کا ظاہر ہونا بھی امر عام ہے اور حکم سے آقا یا خدا کے باہر ہوجانا یعنی فسق بھی امر عام ہے لہذا نسبت افتضاح کے بطرف فاسق کے درست ہوئے۔ وَاَمَّا فِيْ جَوَابِ اِكْذَابِ الْاُحْدُوْثَةِ فَقَالَتْ وَيُكَذِّبُ الْفَاجِرُ۔ لیکن جواب دوسری بدزبانی اور سخت کلامی ابن زیاد کا جو اُس نے کہا تھا کہ تمہاری افسانہ گوئی کا دروغ خدا کو معلوم ہوگیا اُس کے جواب مین حضرت نے یہہ فرمایا کہ فاجر کا فجور خدا پہ منکشف ہوتا ہے۔ وَالْفَاجِرُ يُطْلَقُ بِحَسَبِ اللُّغَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ مَعَانٍ وَهُوَ الْمَائِلُ وَالْكَاذِبُ وَالْعَاصِيْ مِنَ الْعِصْيَانِ وَالْمُسِيْئُ اور فاجر کے معنی لغت مین چار ہین (۱) میل کرنیوالا حق سے (۲) دروغ گو (۳) نافرمان (۴) تباہ کار وَيَحْتَمِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا فِيْ قَوْلِهَا اور چارون معنون کا احتمال اس قول مین ہے لٰكِنَّ اِكْذَابَ الْاُحْدُوْثَةِ يُنَاسِبُ الْمَعْنَى الثَّانِيَ۔ مگر اکذاب کے لفظ سے مناسب دوسرے معنی ہین بَقِيَ تَعْيِيْنُ الْمَرْجِعِ فِيْ قَوْلِهَا وَهُوَ غَيْرُنَا۔ اب یہہ باقی رہا کہ ضمیر هُوَ کی حضرت کے قول مین کس طرف پہرتی ہے وَفِيْهِ اِحْتِمَالَانِ اس مین دو احتمال ہین اَحَدُهَا اَنْ يَكُوْنَ هُوَ لَفْظَةُ الْفَاجِرِ لِقُرْبِهٖ وَالثَّانِيْ اَنْ يَعُوْدَ اِلَى الْفَاسِقِ۔ پہلا احتمال تو یہہ ہے کہ لفظ فاجر کی طرف پہرے اور یہی مرجع براہ لفظ قریب بھی ہے اور دوسرا احتمال یہہ ہے

کہ لفظ فاسق کی طرف پھرے کہ وہ مرجع مستحقِ اوّل ہے لٰکِنْ لَمَّا جَعَلَ ابْنُ زِیَادٍ الْکَذَّابَ
الْاُحْدُوْثَۃِ سَبَبًا لِلْفُضُوْحِ کَمَا مَرَّ لیکن چونکہ ابن زیاد نے فسانہ گوئی کا جھوٹھا
ظاہر ہونا اسکو سبب فضیحت کا گردانا ہے وَنَفْیُ الْمُتَّصِفِ بِالسَّبَبِ اَعْنِی الْفَاجِرَ الْمُکَذِّبَ
یَسْتَلْزِمُ نَفْیَ الْمُتَّصِفِ بِالْمُسَبَّبِ اَعْنِی الْفَاسِقَ الْمُفْتَضِحَ فَیَتَرَجَّحُ عَوْدُھَا لِذٰلِکَ
اَیْضًا اِلَی الْفَاجِرِ ۔ اور جو مرجع کہ موصوف بہ سبب ہے یعنی فاجر مکذّب اُس کے نفی
کرنے سے اور اُسکو اپنا غیر ٹہرانے سے لازم آتا ہے کہ نفی فاسق مفتضح کی بھی ہو جائے
لہذا ضمیر کا مرجع لفظ فاجر کو قرار دینا اسی کو براہ معنی بھی ترجیح ہے وَلِھٰذَا لَمْ تَقُلْ
صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا وَھُمَا غَیْرُنَا بِضَمِیْرِ التَّثْنِیَۃِ ۔ اسی وجہ سے جناب زینب نے
ضمیر تثنیہ کی نفرمائی یعنی یہہ نہ کہا کہ یہہ دونو فاسق اور فاجر ہمارے سوا اور
لوگ ہین لِـعِلْمِھَا مِنْھَا بِاَنَّ نَفْیَ الثَّانِی یَسْتَلْزِمُ نَفْیَ الْاَوَّلِ بنظر اعتماد کے اسی
قاعدہ پر کہ دوسرے کے نفی سے اوّل کی نفی ضرور ہو جائے گی وَاَیْضًا اَلْفَاجِرُ اِنْ جَعَلْنَاہُ
بِالْمَعْنَی الْاَوَّلِ اَعْنِی الْمَائِلَ وَھُوَ اَعَمُّ مِنَ الثَّلٰثَۃِ بَلْ مِنَ الْفَاسِقِ اَیْضًا
ایضًا دوسری ترجیح براہ معنی کے اسمین یہہ بھی ہے کہ لفظ فاجر کے پہلے معنی جو مائل
کے ہین وہ تینون معنی باقیماندہ سے عام ہین اور نیز معنی فاسق سے بھی عام ہین ۔
فَنَفْیُ الْاَعَمِّ یَسْتَلْزِمُ نَفْیَ الْاَخَصِّ بس نفی عام کی مستلزم نفی خاص کو ہے مطلب
یہہ ہے کہ جب فاجر کو حضرت زینب نے اپنا مغائر ٹھیرایا یعنی ہم لوگ مائل حق سے نہین
ہین اس سے لازم آیا کہ ہم لوگ دروغگو اور نافرمان اور فاسق بھی نہین ہین بلکہ
عادل اور ثقہ یا معصوم ہین وَاِذَا جَعَلْنَا الْفَاجِرَ بِالْمَعْنَی الثَّالِثِ اَعْنِی الْعَاصِیَ
وَھُوَ الْمُرَادُ مِنَ الْفَاسِقِ فَاتَّحَدَا فِی الْمَعْنٰی وَتَسَاوَیَا فَرَفْعُ الْمَنْسُوْبِ اِلٰی
اَحَدِھِمَا یَسْتَلْزِمُ عَنِ الْاٰخَرِ اور اگر ہم فاجر کو تیسرے معنی پر لین یعنی نافرمان
اور حکم سے باہر ہونے والا اب تو فاسق اور فاجر دونو ایک ہی معنی پر ہونگے اور مفہوم
مین دونون کے تساوی ہوگی پس جس چیز کی ایک سے نفی کیجاوے دوسرے سے بھی
اُس کی نفی ہوگی اب بھی افتضاح اور اکذاب کی نفی ہو جائے گی ۔ وَاِنْ جَعَلْنَا الْفَاجِرَ

اصول بلاغت

بِالْمَعْنَی الرَّابِعِ وَهُوَ الْمُسِيْئُ وَهُوَ اَيْضًا يَعُمُّ الْفَاسِقَ فَهُوَ كَمَا مَرَّ فِي الْمَعْنَی الْاَوَّلِ
اور اگر فاجر کے چوتھے معنی تباہ کار کے لین تب بھی فاجر عام ہے فاسق سے اور نفی
عام کی مستلزم نفی خاص کو ہے اور یہی سب احتمال اسمین تھے اور مطلب اسکا یہی ہے
ہم لوگ ثقہ عادل یا معصوم ہین فاسق اور فاجر اور لوگ ہین جنکی رسوائی پیش خدا
اور خلایق ہوتی ہے۔ بَقِيَ هٰهُنَا التَّاوِيْلُ لِقَوْلِهَا الْمَرْوِيِّ عَنِ السَّيِّدِ رح وَغَيْرِهٖ۔
باقی رہی اب اس جگہ تاویل اُس قول جناب زینب کی جس کو لہوف مین جناب سید رح
نے اور دیگر مورخون نے درج کیا ہے۔ اَنَّهَا قَالَتْ لِابْنِ زِيَادٍ سَيَجْمَعُ اللّٰهُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَهُمْ فَتُحَاجُّ وَتُخَاصَمُ فَانْظُرْ لِمَنْ يَكُوْنُ الْفَلْجُ يَوْمَئِذٍ هَبِلَتْكَ اُمُّكَ
يَا ابْنَ مَرْجَانَةَ کہ جناب زینب نے بعد اثبات کرامت شہداے کربلا کے یہہ فرمایا کہ
قریب ہے دن قیامت کا جس مین خدا تجہے اور ان شہدا کو یکجا کریگا پس دعوے اور
خصومت اور جہگڑا پیش ہوگا دیکھ اور سوچ کہ اُس روز کس کو رستگاری ہوگی اور
کون فتحیاب ہوگا تو مرجاے اور تیری ماں بے فرزند ہوائے پسر مرجانہ۔ قَالَ الرَّاوِيْ
فَغَضِبَ ابْنُ زِيَادٍ كَاَنَّهٗ هَمَّ بِهَا۔ راوی کہتاہے کہ اِس کلام کے سُننے سے ابن زیاد
پر غضب طاری ہوا اس قدر کہ جس سے حضرت زینب کے قتل کا قصد کیا ہے۔ فَقَالَ
لَهٗ عُمَرُ بْنُ حُرَيْثٍ اِنَّهَا امْرَاَةٌ وَالْاِمْرَاَةُ لَا تُوْخَذُ بِمَنْطِقِهَا۔ عمر بن حریث
نے کہا کہ یہہ عورت ہین اور عورت جو بروقت مصیبت کہے اُس سے مواخذہ نکرنا چاہیئے
قُلْتُ اِنَّمَا كَانَ غَضَبُهٗ حِيْنَئِذٍ لِوَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا بُهْتَتُهٗ مِنْ اِحْتِجَاجِهَا فَلَمْ
يَجِدْ جَوَابًا فَاسْتَشَاطَ۔ مین کہتاہون غضبناک ہونے کے اُس کے دو سبب تھے اول
تو جناب زینب نے اُس کا دم بند کردیاتہا اور کچھہ بہی جواب آپکا نہ دے سکا لہذا
غصہ سے برافروختہ ہوا وَالثَّانِيْ مَا ذَكَّرَتْ مِنْ اُمِّهٖ بِمَحْضَرٍ مِنَ الَّذِيْنَ
كَانُوْا لَمْ يَنْسَوْا مَا جَرٰی عَلَيْهَا وَاذْكَرُوْا حِيْنَئِذٍ بِذِكْرِهَا۔ دوسرا سبب
اس کے غصہ کا یہہ تہا کہ ابن زیاد کی مان کا ذکر بر سر مجمع جو آپنے فرمایا اور اکثر لوگ
حاضرین جلسہ بخوبی واقف تھے اُس کے حالات سے اور اب اسوقت تازہ یاد دہی ہوئے

گو بکنایہ اور باشارہ تھے اسوجہ سے ابن زیاد کو اور بھی طیش آیا وَكَمَا اَنَّ الْحُسَيْنَ ذَكَرَ اُمَّ الْحُرِّ يَوْمَ لِقَائِهٖ لِمَصَالِحَ عَدِيْدَةٍ ذَكَرْتُهَا فِي الْبَابِ الثَّالِثِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ وَقَالَ لَهٗ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَلَمْ يَقُلْ يَا ابْنَ فُلَانٍ

اور جس طرح کہ امام حسینؑ نے بروز ملاقات حرؓ بن یزید ریاحی مادر حُر کا ذکر فرمایا تھا اور یہی کہا تھا کہ تیری ماں بے فرزند ہو یعنی تو مرجائے اور حُر کے باپ خواہ ماں کا نام حضرت نے نہین لیا تہا اور اُس کے فوائد اور مصالح کو ہم نے باب بست و سوم جلد اول مین لکھدیا ہے وَسَبَبُ تَرْكِهٖ ذِكْرَ اَحَدِ اَبَوَيْهِ اَنَّ الْحُرَّ رح كَانَ طَيِّبَ الْمَوْلِدِ صَحِيْحَ النَّسَبِ مِنْ اٰبَائِهٖ - جناب امام حسینؑ کو سبب نہ ذکر کرنے نام پدر یا مادر حُر کا یہی تہا کہ حُر اپنے ماں باپ کی طرف سے صحیح النسب تھے کچھ اُنکے نسب مین فرق نہ تھا كَذَالِكَ اُخْتُهٗ زَيْنَبُ ذَكَرَتْ حِيْنَئِذٍ اُمَّ ابْنِ زِيَادٍ مَعَ زِيَادَةٍ ضَرُوْرِيَّةٍ وَتَغْيِيْرِ الثُّكْلِ بِالْهَبَلِ - اسی طرح اسوقت جناب زینب نے ابن زیاد کی ماں کا ذکر فرمایا اور ایک لفظ ضروری بھی بڑھا دیا یعنی مرجانہ کا نام بھی لیا اور ثکل کی جگہ ھبل کا لفظ فرمایا - وَتَفْصِيْلُ الْفَوَائِدِ الَّتِيْ رَاعَتْهُ فِيْهِ مَوْكُوْلٌ اِلٰى بَابٍ مَخْصُوْصٍ - تفصیل اُن فوائد کی جنکی رعایت جناب زینب نے مرجانہ کے نام لینے سے فرمائی ہے اُسی باب مین کرونگا جسمین ابن زیاد کے حسب اور نسب کو لکھونگا - وَاَمَّا هٰهُنَا فَيَكْفِي الْاِشَارَةُ كَمَا فِيْ كَلَامِهَا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا - مگر یہان پر تو اسی قدر اشارہ کافی ہے جیسا کہ جناب زینب نے بھی فقط نام ہی لینے پر اکتفا فرمائی ہے اور مثل مشہور ہے کانا ہو تو کرکے اسی پر ابن زیاد کے ہوش باختہ ہوگئے - وَكَذَالِكَ يَتَسَاقَطُوْنَ بَلْ يَمُوْتُوْنَ بِغَيْظِهِمْ اَتْبَاعُ يَزِيْدَ وَابْنِ مَرْجَانَةَ وَيَقُوْلُوْنَ اَنَّهَا سَبَّتْ ابْنَ زِيَادٍ وَلَا يَلِيْقُ بِاَهْلِبَيْتِ النَّبِيِّ السَّبُّ وَالشَّتْمُ - اسی طرح برافروختہ ہوتے ہین بلکہ اپنے غیظ مین آپ ہی مرے جاتے ہین پیروان یزید اور ابن مرجانہ اس روایت کو سنکر اور کہہ اُٹھتے ہین کہ جناب زینب نے شقی ابن زیاد کو برُا کہا اور گالی دی اور اہلبیت نبیؐ کی شان سے بُرا کہنا

باب ابن زیاد

اور گالی دینا نہ تھا وَلَا یَدْرُوْنَ ھٰؤُلَاءِ الْعُصَاۃُ الْمَرَدَۃُ اَنَّ ابْنَ زِیَادٍ کَانَ
اَمِیْنًا اَمْرَہٗ مَنْ کَانَ یَدَّعِیْ خِلَافَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَھُوَ اَیْضًا یُعْلِنُ بِکَوْنِ
یَزِیْدَ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ اور یہہ ناہنجار شیاطین شاید نہین جانتے ہین کہ ابن زیاد آج
کون ہے اور کس جگہ تخت امارت پر بیٹھا ہے یزید نے اسکو امارت کوفہ اور بصرہ کی دی
ہے جو آپکو خلیفۂ رسول کہہ رہا ہے اور ابن زیاد بھی امیرالمومنین یزید کو پکار پکار
کر کہہ رہا ہے فَاِظْھَارُ مَثَالِبِہٖ وَلَا سِیَّمَا کِنَایَۃً کَیْفَ یَکُوْنُ قَبِیْحًا بَلْ فِیْہِ
اِظْھَارُ الْحَقِّ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ - پس ایسے شخص کے عیوب ذاتی اور صفاتی
کا ظاہر کرنا اور وہ بھی بطور کنایہ کے کیونکر قبیح ہو سکتا ہے - بلکہ عین اظہار حق
اسی مین ہے اور خدا امر حق کے کہنے سے نہین شرماتا ہے - ثُمَّ لَمَّا سَکَنَ غَیْظَہٗ بَعْدَ
قَوْلِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رَوَی السَّیِّدُ رح بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَھَا لَقَدْ شَفَی اللّٰہُ
مِنْ طَاغِیَتِکِ وَالْعُصَاۃِ الْمَرَدَۃِ مِنْ اَھْلِبَیْتِکِ قَلْبِیْ - پہر جب کسی قدر غصہ
ابن زیاد کا فرو ہوا ابن حریث کے سمجھانے کے بعد جناب سید رح فرماتے ہین ابن زیاد
نے حضرت زینب سے اب یہہ کہا کہ میرے دل کو خدا نے نجات دی یا آرام اور راحت دی
تمہارے اور تمہارے گھر والونکی (جو نافرمان اور متمرد تھے) اُنکے حد سے گذر جانے اور
سرکشی کرنے سے - مطلب شقی کا یہہ ہے کہ جنکی دلیری اور شجاعت سے خوف تہا وہ سب
شہید ہو گئے اور جو جو اندیشہ ہاے بے شمار مجھے تھے اب سب مٹ گئے اب تمہاری
بدزبانی سے کیا ہوتا ہے قُلْتُ وَانْظُرْ اِلٰی طَلَاقَۃِ لِسَانِھَا فَاِنَّھَا کَیْفَ تُجِیْبُھَا فِیْ
تِلْکَ الْمَقُوْلَۃِ وَکَیْفَ تُثْبِتُ مَا اَشَارَتْ اِلَیْہِ بِذِکْرِ اُمِّہٖ - اب ذرا خوش بیانی
جناب زینب کی قابل دید ہے کہ اس کلام کا کیسا عمدہ جواب دیتی ہین اور جو مطلب
آپ کا ذکر مادر ابن زیاد مین تہا اُس کو کس پیرایۂ بلاغت مین ادا فرماتی ہین فَقَالَتْ
لَعَمْرِیْ لَقَدْ قَتَلْتَ کَھْلِیْ وَقَطَعْتَ فَرْعِیْ وَاجْتَثَثْتَ اَصْلِیْ فَاِنْ کَانَ ھٰذَا شِفَاءُکَ
فَقَدِ اشْتَفَیْتَ - فرمایا حضرت زینب نے کہ تو نے اپنے زعم باطل مین ہمارے میانہ سال
یعنی ادھیڑ مردون کو قتل کر دیا اور ہماری شاخ یعنی بچون کو بھی کاٹ ڈالا اور ہماری

جڑ کو ہی اُکھاڑ ڈالا اگر اسی مین تیری شفا تھی تو ضرور تجھے شفا اور نجات ملگئی - وَھٰذَا کَلَامُھَا عَلَی الظَّاھِرِ اِعْتِرَافٌ بِکَوْنِہٖ مَقْضِیًّا اَلْمَرَامِ وَلٰکِنَّہٗ تَعْرِیْضٌ وَتَشْنِیْعٌ عَلَیْہِ بِاَبْلَغِ مَا یَکُوْنُ اور یہہ فرمانا جناب زینب کا اگرچہ بظاہر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابن زیاد اپنے مقصد کو پہنچ گیا لیکن دراصل یہہ ایک بڑی تشنیع اور طعنہ زنی ابن زیاد پر ہے خصوصًا اور تمام بنی امیہ پر ہے عمومًا اَمَّا عَلَی ابْنِ مَرْجَانَۃَ فَلِکَوْنِہٖ مُشْتَبِہَ النَّسَبِ مِنْ جَانِبِ الْاَصْلِ وَھُوَ الْاَبُ فَیَکُوْنُ مُجْتَثًّا بِاَصْلِہٖ خاصکر ابن زیاد پر طعنہ زنی تو یہہ تھی کہ باپ کی طرف سے اُس کے نسب کا پتہ ہی نہین ہے پس یہہ خود ایسا ہے کہ جڑ اُس کی اُکھڑی ہوئی ہے وَمَنْ کَانَ مُجْتَثَّ الْاَصْلِ یَکُوْنُ مَقْطُوْعَ الْفَرْعِ لَا مُحَالَۃَ - اور جس کی جڑ اُکھڑی ہوئی ہو اُسکی شاخ بھی مقطوع ہوگی - فَتَقُوْلُ اِنْ کَانَ ھٰذَا شِفَاءُکَ فَقَدِ اشْتَفَیْتَ وَتَشَفَّیْتَ مِنْ غَضَبِکَ فرماتی ہین کہ اگر اسی بدنسبی مین تو دلخوش ہے اور اسی بیحیائی پر راضی ہے پھر تو تیرا غصہ فرو ہوگیا ؎ بیحیا باش ہرچہ خواہی کن +

وَاَمَّا بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی بَنِیْ اُمَیَّۃَ عُمُوْمًا وَفِیْھِمْ یَزِیْدُ اَیْضًا فَمَثَلُھَا کَمَثَلِ شَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ اجْتُثَّتْ فَوْقَ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ لیکن بہ نسبت بنی اُمیہ کے عمومًا کہ جس مین یزید بھی داخل ہے پس بنی اُمیہ کی مثال خدا نے قرآن مین یہہ دی ہے کہ وہ شجرہ خبیثہ ہے اوکہاڑا ہوا زمین پر پڑا ہے کچھہ اُس کو قرار اور ثبات نہین ہے نہ جڑ کا اور نہ شاخ کا **واضح ہو** کہ شجرہ خبیثہ سے مراد بنی امیہ ہین حسب تفسیر جناب صادق ؑ کے جیسا کہ ہم نے باب جلد اوّل مین نقل کر دیا ہے تو اب خیال کیجئے کہ بنی اُمیہ شجرہ خبیثہ اور شجرہ ملعونہ بنص قرآن اُسکا ثبات اور قرار تو یون ثابت ہوا اَمَّا الشَّجَرَۃُ الثَّانِیَۃُ الَّتِیْ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَفَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ وَھِیَ شَجَرَۃُ مُحَمَّدٍ وَاَھْلِبَیْتِہٖ - اب دوسرا درخت جس کی جڑ ثابت ہے گویا تحت الثرے کو پہنچ گئی ہے اور شاخ اُس کی آسمان مین لگ گئی ہے - یہہ درخت محمد اور آل محمد ہے کا فضل یَقْدِرُ اَحَدٌ وَلَا سِیَّمَا مَنْ ھُوَ مَقْطُوْعُ الْاَصْلِ وَالنَّسْلِ عُمُوْمًا

وَخُصُوْصًا اَنْ یَقْطَعَ فَرْعَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ یَجْتَثَّ اَصْلَهَا۔ پس اے ابن زیاد
کسی کی مجال ہے اور خاص کر اُس شخص کی جس کی خود اصل اور نسل دونون کٹی ہوئی
اور ناپائدار ہون کہ ایسے درخت کی شاخ کاٹے اور جڑ کو اوکھیڑے جس کی پایداری اور
بلندی خدا نے اس درجہ کی فرمائی ہو هٰذَا مَا تُرِیْدُ لِقَوْلِهَا اِبْنَةُ الطَّیِّبِیْنَ سَلَامُ اللّٰهِ
عَلَیْهَا وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ یہی مراد جناب زینب کی ہے اصل اور فرع کے ذکر کرنے
سے جو دختر پاکیزہ بزرگان دین کی ہین سلام خدا اُن پر اور اُن سب بزرگوارون پر ہو
وَلَا یُبْعَدُ اَنْ یَکُوْنَ ابْنُ زِیَادٍ قَدْ فَهِمَ تَعْرِیْضَهَا حَیْثُ قَالَ کَمَا رَوَاهُ السَّیِّدُ رح
هٰذِهٖ سَجَّاعَةٌ وَلَقَدْ کَانَ اَبُوْهَا سَجَّاعًا شَاعِرًا اور کچھ دور نہین کہ ابن زیاد بھی اُنکی
اس تعریض کو سمجھ گیا ہو اسلئے کہ بیساختہ اُس کی زبان سے نکل ہی تو گیا جیسا کہ جناب سید رح
نے روایت کی ہے کہ ابن زیاد نے کہا کہ یہہ بی بی تو بڑی قافیہ گو معلوم ہوتی ہین اور انکے
باپ بھی تو بڑے قافیہ گو اور شاعر تھے۔ قُلْتُ وَلَیْسَ فِیْ کَلَامِهَا سَجْعٌ غَیْرَ مَا یُظَنُّ فِیْ
کَلِمَتَیِ الْکَهْلِ وَالْاَصْلِ مین کہتا ہون جس قدر کلام جناب زینب کا اسوقت ابن زیاد
سے منقول ہے کسی جگہ مُقفّے اور مسجع نہین ہے بجز دو لفظون یعنی کہل اور اصل کے
فَکَیْفَ تَکُوْنُ سَجَّاعَةً پھر سجاعہ جو بڑے قافیہ گو کے معنون مین ہے کیونکر ہون گے
نَعَمْ یَحِقُّ بِهَا اَنْ تُوْصَفَ بِالْبَلَاغَةِ الَّتِیْ هِیَ اَرْفَعُ شَانًا مِنَ الْبَدِیْعِ ہان
شایان بحق جناب زینب یہہ ہے کہ اُنکی بلاغت کی ثنا کیجاے جو بدیع سے زیادہ
رتبہ مین ہے اس لئے کہ سجع تو ایک لفظی اور ظاہری صنعت ہے فَاِنَّهَا نَظَمَتْ کَلَامَهَا
هٰذَا عَلٰی نَظْمِ الْاِلْتِفَاتِ کَقَوْلِهٖ تعا وَمَالِیَ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ
اسلئے کہ اُس جناب نے اپنے اصل اور فرع پر ڈھال کے ابن زیاد کو یون کہا جس طرح خدا نے
قرآن مین فرمایا کہ مجھے کیا ہوا جو مین اُس خدا کی پرستش نہین کرتا ہون جس نے مجھے پیدا
کیا ہے مراد یہہ ہے کہ تم کو اے مخاطبین کیا ہوا ہے اور اُسی خدا کی طرف تمہاری بازگشت
ہے فَکَمَا اَنَّ قَوْلَهٗ تعا وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ قَوْلِهٖ وَمَالِیَ لَا
اَعْبُدُ مَا لَکُمْ لَا تَعْبُدُوْنَ پس جس طرح قول خدا کہ تم سب کی بازگشت اُسی خدا کی طرف ہے

دلالت کرتا ہے کہ تجھے کیا ہوا ہے اس سے مراد یہہ ہے کہ ہمکو کیا ہوا ہے کَکَ قولھا فَاِنْ کَانَ ھٰذَا شِفَاءُکَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ اَصْلِیْ وَفَرْعِیْ اَصْلُکَ وَ فَرْعُکَ اسی طرح قول جناب زینب کا کہ میری اصل اور میری فرع سے مراد ہے تیری اصل اور تیری فرع وَھِیَ الصَّنْعَۃُ الْعُلْیَا مِنَ الْبَلَاغَۃِ اور یہہ طرز کلام یعنی التفات خطاب کا طرف متکلم کے ایک اعلےٰ درجہ کی صنعت علم بلاغت کی ہے۔ وَلِذَا قَالَتْ یَاابْنَ زِیَادٍ مَا لِلْمَرْاَۃِ وَالسَّجَاعَۃِ اسیواسطے حضرت زینب نے ارشاد کر دیا کہ اے ابن زیاد عورت سے اور قافیہ گوئی سے کیا نسبت ہے اور اب حضرت نے اُس کا غصہ فرو کرکے ابن مرجانہ نفرمایا سبحان اللہ یہہ رمز بھی کیسا ہے جس نے پہلے کلام کی تعریض کو ظاہر کر دیا۔

باب دہم

ابن زیاد سے احتجاج جناب سیّد الساجدین کا اور ظہور بعض آیات الٰہی از قبیل نزول عذاب اور ظہور کفر ابن زیاد اور اختلاف اوسکی قول مین

لَیْسَ غَرَضُنَا مِنْ ذِکْرِ تِلْکَ الْحَالَاتِ التَّحَرُّشُ بِاَھْلِبَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَشِیْعَتِہٖ۔ ہماری غرض ان حالات کے بیان کرنے سے معاذ اللہ یہہ نہین ہے کہ دل خراش امور کا ذکر کرکے اہل بیت نبیؐ اور دوست اور انکے پیروان کے دل دکھائین۔ وَاِنَّمَا الْغَرَضُ اِظْھَارُ فَضْلِھِمْ وَکَرَامَتِھِمْ فِیْ حَالَۃٍ یَحْسَبُھَا الْجَاھِلُ وَالْحَسِیْدُ اَنَّھَا حَالَۃُ ذِلَّۃٍ وَھَوَانٍ۔ بلکہ غرض ہماری یہہ ہے کہ اُنکی بزرگی اور کرامت ظاہر کرین ایسی حالت مین جس کو جاہل انکے مراتب سے خواہ دشمن براہ عداوت مقام ذلت اور خواری سمجھہ رہا ہے۔ وَلْیُعْلَمْ اَوَّلًا اَنَّ زَیْنَبَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا وَکَذٰلِکَ اُمُّ کُلْثُوْمٍ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا وَکَذٰلِکَ سَیِّدُنَا السَّجَّادُ اِنَّمَا کَلَّمُوا اللَّعِیْنَ ابْنَ زِیَادٍ بِکَلِمَاتٍ مُشْعِرَۃٍ بِکُفْرِہٖ وَزَنْدَقَتِہٖ لِکَوْنِہٖ مُتَفَوِّھًا بِمِثْلِ

تِلْكَ الْاُمُوْرِ اِلْجَاءً مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ - اور پہلے اس کو جاننا ضرور ہے کہ جناب زینب یا ام کلثوم یا جناب سید الساجدین علیہم السلام نے جو ابن زیاد سے خطاب کرکے ایسے کلمات ارشاد فرمائے جن سے اُس کا کفر اور ارتداد ثابت ہوتا ہے اُس کی وجہ یہی ہے کہ خود اُس شقی کو خدا نے ملجا اور مضطر کر دیا تھا کہ اپنے موںھ سے آپ کافر اور ملحد بن رہا تہا - فَتَارَةً کَانَ یَقُوْلُ اِنِّیْ قَتَلْتُ وَهَتَکْتُ وَعَمِلْتُ بِکُمْ مَا عَمِلْتُ لِاَنَّکُمْ اَرَدْتُمْ اَخْذَ الْخِلَافَةِ عَنْ یَزِیْدَ کَمَا فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ مِخْنَفٍ - کبھی تو اُنکو مسلمان اور نائب خلیفہ رسول یعنی یزید کا کہہ کر یون کہتا تہا کہ مینے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا اسی وجہ سے کہ تم چاہتے تھے کہ یزید سے خلافت چھین لو - وَتَارَةً یَلُوْذُ بِثَارِ عُثْمَانَ کَمَا فِیْ قَضِیَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَفِیْفٍ رح اور کبھی عثمان کے عوض کا حیلہ مسلمانون کو فریب دینے کو کرتا تھا جیسا کہ واقعۂ شہادت عبد اللہ بن عفیف مین منقول ہے - وَتَارَةً یَقُوْلُ مُخَاطِبًا لِاُمِّ کُلْثُوْمٍ لَقَدْ کَذَبْتُمْ وَکَذَبَ جَدُّکُمْ رَوَاهُ اَبُوْ مِخْنَفٍ اَیْضًا اور کبھی کفر صریح کا کلمہ جناب ام کلثوم سے مخاطب ہو کر کہتا تہا کہ تم سب جھوٹھے ثابت ہو گئے اور تمہارے نانا بھی معاذ اللہ جھوٹھے تھے - وَعَنْ بَعْضِ الْمَقَاتِلِ رَوَی الدُّرَرُ بَنْدِیْ رح اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ وَضَعَ قَضِیْبَهٗ عَلٰی ثَنَایَا الْحُسَیْنِؑ یَوْمٌ بِیَوْمِ بَدْرٍ - اور بعض مقاتل سے ملا در بندی نے نقل کیا ہے کہ بروقت اُس بے ادبی کے جو چھڑی رکھنے کے دندان مبارک امام حسینؑ سے کی تھی کہا تہا کہ یہہ دن انتقام مین روز بدر کے مجھے ملا ہے - کَمَا قَالَ یَزِیْدُ اَیْضًا ؎ لَیْتَ اَشْیَاخِیْ بِبَدْرٍ قَدْ شَهِدُوْا - چنانچہ یزید ملعون نے بھی جب چوب خیزران سے دندان مبارک سے یہی بے ادبی کی تہی اور ابو بروہ اسلمی نے روکا تہا یزید بہی کہنے لگا کہ آج کاش میرے بڑے بزرگ جو بدر میں واصل جہنم ہوئے زندہ ہوتے اور دیکھتے - وَاَیْضًا لَمَّا قَالَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ لَهٗ اَبْشِرْ بِالنَّارِ فَضَحِكَ وَقَالَ اِنْ صِرْتُ اِلَی النَّارِ فَقَدْ شَفَیْتُ صَدْرِیْ مِنْکُمْ - ایضاً جب جناب اُمّ کلثوم نے اُسکو دوزخی ہونے کی خبر دی ہنسا اور کہنے لگا اگرچہ دوزخ مین جاؤنگا مگر آج تو مین نے اپنے دل کے پھپھولے تمہارے قتل اور ہتک سے پھوڑ لئے ہین - یہہ بہی روایت ابو مخنف کی ہے وَتَارَةً

يُنْكِرُ گو نہ آمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ ؑ وَيُثْبِتُ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ كَمَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور کبھی انکار کرتا تہا کہ مین نے کب حکم دیا تہا قتل امام حسین کا اور عمر سعد کو قاتل بناتا
تھا اور اپنا خط دربارۂ حرب و ضرب کے عمر سعد سے طلب کرتا تھا جیسا
کہ صحیح بخاری مین درج ہے - وَهٰذَا هُوَ الْاَمْرُ الثَّانِیْ مِنَ الْاُمُوْرِ الْخَمْسَةِ الَّتِیْ
وَعَدْنَاهَا فِی الْبَابِ السَّابِقِ - اور یہہ وہی دوسرا امر قدرت نمائی خدا کا ہے منجملہ
پانچ امور کے جسکا ہم نے باب سابق مین وعدہ کیا ہے - وَعَلَيْكَ اَيُّهَا النَّاظِرُ
فِیْ كِتَابِیْ هٰذَا بِحَقِّ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ اَنَّ الْحُسَيْنَ ؑ وَلَوْ كَانَ يُبَايِعُهٗ ثُمَّ يَحْضُرُ
عِنْدَهٗ وَهُوَ مُنْكِرٌ لِجَدِّهٖ وَشَافٍ لِصَدْرِهٖ بِقَتْلِهٖ فَكَيْفَ يَاْتِیْ اِلَيْهِ - قسم تم کو
اپنے خدا کی اے ناظرین کتاب ہذا اب خیال کرو کہ جب ابن زیاد اور یزید دونون منکر
رسالت جناب محمد صلعم کے تھے اور اپنے کینہ بدر اور حُنین کے نکالنے کی غرض سے یہہ
افعال کر رہے تھے اگر امام حسینؑ بیعت بہی کر لیتے اُس کے بعد بھی تو اُنکے پیش آمد یہی
ہوتے جو آج ہو رہے ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ وَلِذَا كَانَ الْحُسَيْنُ يَقُوْلُ لَا اَسْتَسْلِمُ
اِسْتِسْلَامَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ هٰذَا یہی خیال کر کے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ مین کبھی مثل
غلام خوار کے مطیع یزید کا نہونگا یہہ جملہ معترضہ تو ہو چکا - وَلَمَّا تَنَاقَضَ كَلَامُ
ابْنِ زِيَادٍ بِالْكُفْرِ وَالْاِسْلَامِ فَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ وُثُوْقٌ اَصْلًا عِنْدَ الْفَرِيْقَيْنِ وَافْتَضَحَ
بِالْكِذْبِ وَالْمَيْنِ - جب ابن زیاد کا قول متناقض ہوا کبھی مُسلمان اور کبھی کافر ہو گئے مین
اب اُس کے اوپر نہ مسلمان کو اعتماد رہا اور نہ کافر کو اور یہی قدرت نمائی خدا کی تھی کہ کذب
و دروغ سے دونون کے سامنے رُسوا ہو گیا - وَالثَّالِثُ مِنَ الْاٰيَاتِ الَّتِیْ ظَهَرَتْ
فِیْ ذٰلِكَ الْمَحْضَرِ مُكَالَمَةُ اللَّعِيْنِ ابْنِ زِيَادٍ بِالْاِمَامِ الرَّابِعِ وَبُهْتَهٗ تیسری
آیات الٰہی مین سے دربار ابن زیاد مین گفتگو ابن زیاد کی امام چہارم سید الساجدینؑ سے
ہے اور حضرت کی تقریر سے اُسکا مبہوت ہو جانا قَالَ السَّيِّدُ رح ثُمَّ الْتَفَتَ ابْنُ زِيَادٍ
اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ؑ فَقَالَ مَنْ هٰذَا - سید بن طاؤس رح فرماتے ہین کہ بعد رد و بدل
مذکور بالا کے جو حضرت زینب سے تہی ابن زیاد متوجہ ہوا جناب سید الساجدینؑ کی طرف

دوسری قدرت نمائی خدا کی دربار ابن زیاد مین -

تیسری قدرت نمائی

اور کہنے لگا یہہ کون ہین (اس تجاہل عارفانہ اور شرارت کو دیکھنا چاہیئے اور یہی طریقہ تمام خلفاے جور کا رہا ہے کہ جب کسی امام کا سامنا ہوا ہے جان بوجھ کر یون ہی پیش آتے ہے) فَقِيْلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لوگون نے کہا یہہ علیؑ فرزند حسینؑ ہین (اب جس شرارت سے جان بوجھ کر جاہل بنا تھا اُسکو ظاہر کرتا ہے) فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ قَتَلَ اللّٰهُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ۔ کہنے لگا کیا یہہ خبر صحیح نہین ہے کہ علی بن الحسین کو خدا نے قتل کر دیا ہے۔ قُلْتُ وَلَمَّا كَانَ كَلَامُهُ هٰذَا مُؤَدِّيًا اِلَى الزَّنْدَقَةِ صَرِيْحًا فَاِنَّ نِسْبَةَ الْقَتْلِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَغْلَظُ وَاَشَدُّ اِيْلَامًا بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْحُسَيْنَ قُتِلَ بِسَيْفِ جَدِّهٖ۔ مین کہتا ہون یہہ کلام ابن زیاد کا چونکہ صریح زندقہ اور الحاد کا ہے اسلیئے کہ قتل کی نسبت خدا کی طرف کرنی اُس سے زیادہ دردرسان ہے جو یزید اور پیروان یزید کہتے تھے کہ امام حسین اپنے نانا کی تلوار سے شہید ہوئے۔ فَلَمْ يَتَمَالَكْ سَيِّدُنَا السَّجَّادُ لِكَوْنِهٖ حُجَّةً مِنْ حُجَجِ اللّٰهِ تع۔ اب نہ ضبط رہا جناب سید الساجدین کو اس لئے کہ امام اور حجت خدا تھے خدا کی طرف فعل قبیح کی نسبت کب سن سکتے تھے۔ فَقَالَ قَدْ كَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَتَلَهُ النَّاسُ۔ آہ آہ حضرت نے فرمایا کہ میرے ایک بھائی تھی اُنکا نام بھی علی بن الحسینؑ تھا آدمیون نے اُنکو قتل کر دیا قُلْتُ وَتَاَمَّلْ يَا اَخِيْ فِيْ لِيْنَةِ قَوْلِهٖ كَمَا هُوَ شَاْنُ الْهُدَاةِ حَيْثُ لَمْ يَقُلْ قَتَلَهٗ بَعْضُ اَعْوَانِكَ وَاَهْلُ عَسْكَرِكَ۔ مین کہتا ہون دیکھو اے بھائی نرمی کلام کو حضرت کے اور یہی شان ہے نبی اور امام کی کہ نرم زبانی سے کلام کرتے ہین حضرت نے یہہ نفرمایا کہ میرے بھائی کو تیرے لشکر کے لوگون نے قتل کیا ہے بلکہ ایسے لفظ فرمائے کہ آدمیون نے اُنکو قتل کر دیا۔ وَكَانَ غَرَضُهٗ اَنَّهٗ عَسٰى اَنْ يَّنْدَمَ مِنْ لِيْنَةِ قَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ قَوْلًا لَيِّنًا غرض امام کی یہہ تھی شاید یہہ شقی آپکی نرم زبانی سے کچھ شرمندہ ہو اور نرم زبان سے کچھ کہے لٰكِنَّهٗ اَصَرَّ وَاسْتَكْبَرَ فَقَالَ بَلْ قَتَلَهُ اللّٰهُ۔ مگر ابن زیاد نے اصرار کیا اور اپنی بزرگی علم کی ظاہر کی یا گردن کشی سے پھر کہنے لگا آدمیون نے نہین بلکہ خدا نے اُنکو قتل کیا۔ ثُمَّ تَحَمَّلَ الْاِمَامُ ثَانِيًا وَلَمْ يَقُلْ فِيْ حَقِّهٖ شَيْئًا وَاسْتَدَلَّ فِيْ تَكْذِيْبِهٖ بِقَوْلِهٖ تع

پھر دوبارہ امام نے تحمل فرمایا اور اُس کے حق مین کوئی سخت کلامی نہ کی اور اس دعوے باطل کی تکذیب آیہ قرانی سے فرمائی۔ فَقَالَ اللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ فِیْ مَنَامِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا۔ خدا کا یہہ کام ہے کہ خفتہ یا بیدار آدمی کی قبض روح فرماتا ہے قتل کرنا خدا کا کام نہین ہے بلکہ یہہ کام آدمی کا یا اور مخلوقات الٰہی کا ہے جنمین قوت ارادی ہے۔ قُلْتُ وَهٰذَا تَنْزِیْهٌ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَاِثْبَاتٌ لِلْاِخْتِیَارِ الْعِبَادِ وَنَفْیٌ لِلْجَبْرِ۔ مین کہتا ہون یہہ فرمانا حضرت کا خدا کی پاکی ثابت کرنے کی غرض سے ہے اور اثبات اس امر کا ہے کہ بندہ اپنے فعل کا مختار ہے اور مجبور نہین ہے۔ فَلَمَّا لَمْ یَکُنْ لِاِبْنِ زِیَادٍ اَنْ یُجِیْبَهٗ ؑ بِجَوَابٍ اٰخَرَ اِغْتَاظَ۔ جب ابن زیاد سے اس ارشاد امام کا کچھ جواب نہ ہو سکا اب اُس کا غصہ بڑھا۔ فَقَالَ وَلَکَ جُرْاَةٌ عَلٰی جَوَابِیْ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ کہنے لگا تمہاری یہہ طاقت ہے اور تم کو یہہ جراٴت ہے کہ میرے کلام کا جواب دیکر رو کرو لیجاؤ انکو اور انکی گردن مارو۔ ثُمَّ ذَکَرَ السَّیِّدُ رح مَا قَالَتْهُ زَیْنَبُ لِاِبْنِ زِیَادٍ وَعَنِ الْمُفِیْدِ وَابْنِ نَمَا اَنَّهَا تَعَلَّقَتْ بِهٖ وَرَضِیَتْ بِاَنْ تُقْتَلَ مَعَهٗ۔ پھر جناب سید رح نے بیقراری حضرت زینب کی اور اُنکی گفتگو ابن زیاد سے نقل کی ہے اور شیخ مفید اور ابن نما نے یہہ بہی لکہا ہے کہ اپنے بھتیجے سے لپٹ گئین اور اُنکے ہمراہ مقتول ہونے پر راضی ہوئین لٰکِنِ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِیْ بَیَانِ الْاَمْرِ الْمَانِعِ عَنْ قَتْلِهٖ ؑ حِیْنَئِذٍ فَبَعْضُهُمْ قَالَ وَاعْتَقَدَ اَنَّ امْتِنَاعَهٗ لِمَا قَالَهُ الْاِمَامُ ؑ مگر حضرت کے قتل سے باز رہنے کا سبب اس کے بیان مین راویون کا اختلاف ہے کسی کا تو یہہ قول ہے بلکہ شاید عقیدہ بہی ہے کہ جناب سید الساجدین نے اس کے بعد جو گفتگو ابن زیاد سے کی وہی سبب اُس کے باز رہنے کا ہوا۔ وَهُوَ قَوْلُهٗ ؑ اَبِالْقَتْلِ تُهَدِّدُنِیْ یَا ابْنَ زِیَادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْقَتْلَ لَنَا عَادَةٌ۔ یہہ ارشاد حضرت کا تھا قتل کرنے سے تو مجھے دھمکاتا ہے تجھے معلوم نہین ہے کہ مقتول ہو جانا ہم سب امامون کی عادت ہے۔ وَکَرَامَتُنَا الشَّهَادَةُ اور شہید ہو جانا ہماری خاص بزرگی ہے۔ قُلْتُ وَاِنَّمَا صَحَّ کَوْنُ الْقَتْلِ عَادَةً بِقَوْلِهٖ لَنَا حَیْثُ جَعَلَ الْمُسْتَشْهِدِیْنَ الثَّلٰثَةَ مِنْ جَدِّهٖ وَعَمِّهٖ وَاَبِیْهِ کَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ

فَعَادَ الْقَتْلُ وَتَكَرَّرَ - مین کہتا ہون کہ مقتول ہونے کا امر عادی ہونا اسی وجہ سے صحیح
ہوا کہ حضرت نے اپنے دادا اور چچا اور باپ کو بمنزلہ ذات واحد کے قرار دیا اب اس راہ سے
تکرار قتل صادق آیا اور عادت ثابت ہوگئی - وَغَرَضُهٗ اَنَّهٗ لَا يَخَافُ مِنَ الْقَتْلِ فَلَغْوٌ
تَهْدِيْدُهٗ بِهٖ فَلِذَا امْتَنَعَ مِنْ قَتْلِهٖ اور غرض حضرت کی یہہ تہی کہ جس بات کا آدمی
خوگرفتہ ہوتا ہے اُس سے خوف نہین کرتا ہے پس ڈرانا ابن زیاد کا لغو ہے اور یہی سمجھکر
آپ کے قتل سے باز رہا - وَبَعْضُ الرِّوَايَاتِ يُعْطِيْ اَنَّهٗ لَمَّا تَعَلَّقَتْ بِهٖ زَيْنَبُ سَلَامُ اللّٰهِ
عَلَيْهِمَا وَقَالَتْ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاقْتُلْنِيْ مَعَهٗ قَالَ الْمُفِيْدُ رح وَنَظَرَ اِلَيْهِمَا وَاِلَيْهِ سَاعَةً -
اور بعض روایات سے یہہ پایا جاتا ہے کہ جب جناب زینب اپنے بہتیجے سے لپٹ گئین
اور کہنے لگی اگر اُنکو تو قتل کرتا ہے انکے ساتھہ مجھے بہی قتل کر دے اس محبت کو ذرا خیال
کرنا چاہئے پس ایک گہڑی بہر تک ابن زیاد دونون کو دیکہتا رہا - ثُمَّ قَالَ عَجَبًا لِلرَّحِمِ
وَاللّٰهِ لَاَظُنُّهَا وَدَّتْ اَنِّيْ قَتَلْتُهَا مَعَهٗ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لِمَا بِهٖ مَشْغُوْلٌ پہر کہنے
لگا مجھے تعجب ہے اس جوش خون پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زینب پسند کرتی ہین کہ
مین انکو بہی ہمراہ زین العابدین کے قتل کراؤن چہوڑ دو انکو کہ یہہ اپنی مصیبت مین آپ ہی
گرفتار ہین یعنی موت سے زیادہ ناگوار وہ مصائب ہین وَعَنِ الْمُنْتَخَبِ عَنْ بَعْضِ
مَنْ حَضَرَ مَجْلِسَ ابْنِ زِيَادٍ قَالَ رَاَيْتُ نَارًا قَدْ خَرَجَتْ مِنَ الْقَصْرِ كَادَتْ تُحْرِقُهٗ
اور منتخب مین بعض حضار مجلس ابن زیاد سے یہہ منقول ہے بروایت ملا دربندی وہ
شخص کہتا ہے مین نے دیکہا کہ ایک آگ کا شعلہ قصر ابن زیاد سے نکلا اور قریب تہا کہ ابن
زیاد کو جلا دے - فَقَامَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ سَرِيْرِهٖ هَارِبًا وَدَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِهٖ -
ابن زیاد اپنے تخت پر سے اُٹھ کر بھاگا اور بعض کمرون مین قصر کے جا چہپا - وَهٰذَا
تَخْوِيْفُ اللّٰهِ اِنْ وَقَعَ بَعْدَ اَمْرِهٖ بِالْقَتْلِ فَهُوَ السَّبَبُ التَّامُّ لِاِمْتِنَاعِهٖ عَنْهُ - اور
یہہ ڈرانا خدا کا اگر بعد حکم دینے قتل امام کے واقع ہوا ہے تو سبب واقعی یہی ہے جو آپکے
قتل سے باز رہا خَوْفًا لِهَلَاكِ نَفْسِهٖ لَا خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اپنی ہلاکت کا خوف اُسکو
ہُوا کچھ خدا و رسول کا خوف یہہ نہ تہا - وَاِلَّا لَارْتَدَعَ عَنْ غَيِّهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ - ورنہ بعد ظہو

چوتھی قدرت نمائی

اس کرامت کے کچھ تو اپنے ظلم اور بدعت سے باز رہتا۔ وَالرَّابِعُ مِنَ الْاٰیَاتِ مَارُوِیَ عَنْ اِبْنِ حَجَرٍ فِیْ صَوَاعِقِہٖ اَنَّہٗ لَمَّا جِیْئَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ اِلٰی دَارِ ابْنِ زِیَادٍ سَالَتْ حِیْطَانُھَا دَمًا۔ وَفِیْ یَنَابِیْعِ الْمَوَدَّۃِ لَمَّا جِیْئَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلٰی دَارِ ابْنِ زِیَادٍ صَارَ لَوْنُ حِیْطَانِھَا دَمًا۔ چوتھی قدرت نمائی خدا کی یہہ ہے جو کہ ابن حجر مکّی عالم اہل سُنّت نے کتاب صواعق محرقہ مین لکھی ہے کہ جب سر اقدس امام حسینؑ کا ابن زیاد کے گھر مین لایا گیا دیوارون سے اُس گہر کے خون بہ نکلا۔ فَمَعَ ظُھُوْرِ تِلْکَ الْاٰیَۃِ فَعَلَ بِرَاْسِہٖ مِنَ النَّکْتِ بِالْقَضِیْبِ وَلَمْ اَرَ فِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ اَحَدًا مِنَ الْحُضَّارِ قَدْ مَنَعَ اللَّعِیْنَ عَنْ ذٰلِکَ اِلَّا زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاِنَّہٗ قَالَ اِرْفَعْ قَضِیْبَکَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاضِعًا شَفَتَیْہِ عَلٰی مَوْضِعِ قَضِیْبِکَ ثُمَّ انْتَحَبَ بَاکِیًا۔ باوجودیکہ یہہ نشانی قدرت آلہی کی سر اقدس کی عزت افزائی کی غرض سے ظاہر ہوئی تہی پہر بہی مردود نے وہ بے ادبی چھڑی رکہنے کی لبہاے مبارک سے کی اور مین نے تو کسی روایت صحیح مین نہ دیکھا کہ مسلمانون نے دربار ابن زیاد مین سے کسی نے اُس کو منع کیا ہو سوائے زید بن ارقم کے اُنہون نے تو البتہ کہا کہ اُٹھالے چھڑی کو مین نے جناب رسول خدا کے دونون ہونٹھ کو اسی مقام پر رکھے ہوئے دیکھا ہے اور یہہ کہکر چلا چلا کر رونے لگے اور حضار کو بہی بہت کچھ ملامت کی۔ وَمَا اشْتَبَہَ عَلَی ابْنِ تَمَّارٍ حَیْثُ رَوٰی اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ مَنَعَ ابْنَ زِیَادٍ عَنْ ذٰلِکَ فَیَرُدُّہٗ مَارُوِیَ عَنِ التِّرْمِذِیِّ وَالْبُخَارِیِّ فِیْ صَحِیْحِہِمَا وَشَنَّعَ عَلَیْہِ الْعَیْنِیُّ کَمَا ذَکَرْتُہٗ فِیْ بَابٍ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ۔ اور ابن تمار کو جو شبہہ ہوا ہے کہ انس بن مالک نے ابن زیاد کو منع کیا تہا اس روایت کی رد صحیح ترمذی اور صحیح بخاری مین موجود ہے اور عینی شارح بخاری نے انس پر اسی امر مین تشنیع بھی کی ہے چنانچہ ہم نے باب خاص جلد اول مین اسکو لکہا ہے۔ وَھُمْ اَعْرَفُ بِحَالَاتِ اَنَسٍ مِنَّا اِذْ یَدَّعُوْنَ لَہٗ دَائِمًا بِقَوْلِہِمْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَعَ اِخْفَائِہٖ کَرَامَۃَ نَبِیِّہِمْ وَتَرْکِہٖ وَصِیَّتَہٗ فِیْ قِصَّۃِ الْبِسَاطِ کَمَا مَرَّ فِی الْبَابِ۔ اور علماء اور محدثین اہلسنت انس کے حالات سے زیادہ واقف ہین بہ نسبت ہمارے کہ

باوجود ایسے ایسے قبیح امور کے جو انس سے واقع ہوئے (دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث
طیر کو) پھر بھی انس پر جان دیتے ہین اور خدا کی خوشنودی کی دُعا ہمیشہ انس کے واسطے
کیا کرتے ہین باوجودیکہ انس نے کرامت نبی کی چھپائی اور وصیت رسول اللہ پر قصۂ بساط
مین عمل نہ کیا جیسا کہ باب خاص مین گذر چکا - وَقَدْ بُلِیْتُ مِنْ بَعْضِ هٰؤُلَاءِ فَلَمَّا
ذُکِرَ دَعْوَةُ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ کَمَا مَرَّ فِی الْبَابِ الْمَذْکُوْرِ قَالَ لَا اَظُنُّ
مِنْ کَرَامَةِ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم -
مجھے بھی سامنا ہوا تھا بعض علمائے اہل سنّت سے اور جب امیرالمومنین کی بددُعا کا
بہ نسبت انس کے ذکر آیا جس کو مین نے باب مذکور مین لکھا ہے کہنے لگے کہ مجھے کرامت
اور مروّت سے حضرت علی کی ایسا گمان نہین ہے کہ رسولؐ خدا کے خدمتگذار انس پر ایسی
دُعائے بد آپنے کی ہو اور انس کی نمک حلالی پر کچھہ ان عالم صاحب کو لحاظ نہوا -
اَلْخَامِسُ مِنَ الْاٰیَاتِ وَعَلَیْهِ نَخْتِمُ هٰذَا الْبَابَ - پانچوین قدرت نمائی خدا کی
بعوض صبر اور استقامت اہلبیت کے یہہ ہے اور اسی پر اِس باب کو ختم کرونگا - وَظَنِّیْ
اَنَّهَا ظَهَرَتْ بَعْدَ کُلَّمَا قَاسَوْهُ مِنَ الْاَحْزَانِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدِ مَعَ اِسَاءَةِ
اللَّعِیْنِ بِثَنَایَا الْحُسَیْنِ ؑ مجھے گمان یہی ہے کہ یہہ قدرت نمائی خدا کی اُسوقت ظاہر
ہوئی تھی جب ہر ایک طرح کا رنج اور اندوہ اہلبیت اطہار کو پہنچ چکا تھا اور دندان
مبارک امام حسینؑ سے بے ادبی بھی ابن زیاد ملعون کر چکا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور
ستم کا اُٹھا نہ رکھا تھا چنانچہ روایت سے یہی ثابت ہے - وَهِیَ رِوَایَةُ الشَّعْبِیْ
رَوَاهُ الدَّرْبَنْدِیْ اِلٰی اَنْ قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِصَرْفِهِمْ عَنْهُ اور یہہ روایت
شعبی کی ہے جس کو ملا دربندی نے لکھا ہے تا اینکہ کہا ابن زیاد نے کہ اِن قیدیون کو
ہمارے سامنے سے لیجاؤ - قَالَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ فَبَیْنَمَا نَحْنُ کَذٰلِكَ اِذْ تَرَاءٰی لِیْ شَخْصٌ
وَهُوَ یَقُوْلُ - ام کلثوم فرماتی ہین کہ ہم سب تو اس حالت مین تھے کہ ناگاہ مجھے ایک
شخص نظر آیا کہ یہہ اشعار پڑھتا ہوا آتا تھا - وَاللّٰهِ مَا جِئْتُکُمْ حَتّٰی بَصُرْتُ بِهٖ
بِالطَّفِّ مُنْعَفِرَ الْخَدَّیْنِ مَنْحُوْرًا - قسم بخدا مین تمہارے پاس کربلا ہو کر آیا ہون اور

پانچوین قدرت نمائی خدا کی

مین نے دیکھا ہے اُس لاش مبارک کو جس کے دونون رخسارہ خاک مین بھرے تھے اور
اُس کے بعد اُن کا سرِ اقدس گردن سے کاٹا گیا ہے - قَالَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ مَنْ اَنْتَ -
جناب ام کلثوم نے اُس سے فرمایا تو کون ہے - قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْجِنِّ اَسْلَمْتُ عَلٰى يَدِ اَبِيْكِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بِئْرِ ذَاتِ الْعَلَمِ اُس نے جواب دیا کہ مین مرد جنّی ہون آپ کے
پدر بزرگوار کے ہاتھ پر بئیر العلم مین مسلمان ہوا تہا - وَقَدْ وَجَبَتْ عَلَيَّ نُصْرَتُكُمْ فَجِئْتُ
وَالْاَمْرُ قَدْ فَاتَ - مجھہ پر آپ لوگون کی نصرت اور امداد واجب تھی لہذا کربلا مین
آیا اور وقت نصرت اور جان نثاری کا فوت ہوچکا تہا - فَيَعُزُّ عَلَيَّ يَا اٰلَ رَسُوْلِ اللهِ
صلعم مَا اَصَابَكُمْ - مجھہ پر سخت ناگوار ہے اے اولاد رسول اللہ جو ایذا اور مصیبت آپکو
پہنچی ہے - اَلَكِ حَاجَةٌ - اے میری خوزادی آپکو کوئی حاجت ہے - مطلب اُس جن
کا یہہ ہے اگر حکم دیجئے تو ابھی اس گہر کو مع آپکے دشمنون کے گرو برد کر ڈالون -
فَقَالَتْ اِمْضِ لِشَانِكَ بَارَكَ اللهُ فِيْكَ فَلِلّٰهِ الْمَشِيَّةُ فِيْنَا - جناب ام کلثوم نے
فرمایا تو اپنے ذاتی کام کو چلاجا خدا تیرے ارادہ مین برکت دے ہماری نسبت یہہ جس قدر
امور گذرے اور گذر رہے ہین خدائے پاک کی مشیت بنظر مصالح یہی ہے - اللہ اکبر یہہ
حوصلہ اور یہہ ارادہ اور یہہ صبر او استقلال اور قضائے آلہی پر راضی رہنا یہہ
انہین حضرات کا کام تہا - لَا نَقْدِرُ اَنْ نَدْفَعَ قَضَاءَهٗ - ہمکو قدرت نہین ہے کہ
خواستہ آلہی کو دفع کرین بِذٰلِكَ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ان سب مصیبتون کا مشیت
آلہی سے ہم پر گذرنا اسکی خبر ہم کو جناب رسول خدا دے گئے ہین - قُلْتُ وَقَدْ خَاصَمَنِيْ
فِيْ بَعْضِ الْاَنْدِيَةِ جَاهِلٌ عَنِيْدٌ خَبِيْثٌ قَالَ اِنْ كَانَ مَا جَرٰى عَلَيْهِمْ بِقَضَاءِ اللهِ
وَمَشِيَّتِهٖ فَمَا لَكُمْ تَسُبُّوْنَ يَزِيْدَ وَاَتْبَاعَهٗ - مجھ سے بعض مجالس مین ایک
مرد جاہل دشمن خدا نے یہہ گفتگو شروع کی کہ جب یہہ مصائب اہلبیت پر قضائے
آلہی اور مشیت خدا سے گذرے پہر تم لوگ یزید اور گروہ یزید کو کیون برا کہتے ہو -
فَلَمَّا اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يَدْفَعُوْا قَضَاءَهٗ كَذٰلِكَ يَزِيْدُ وَاَتْبَاعُهٗ
اَيْضًا - پہر جس طرح اہلبیت کو قدرت نہتی کہ قضائے آلہی کو پلٹ دین اس طرح یزید اور

گروہ یزید بھی مجبور تھے - وَلَنِعْمَ مَا اَجَابَ بِہٖ عَنْ مِثْلِ ھٰذَا عَلِیٌّ ؑ حِیْنَ قُتِلَ عَمَّارُ بْنِ یَاسِرٍ رح وَ ذَکَرَ النَّاسُ قَوْلَ النَّبِیِّ ؐ فِیْ حَقِّہٖ اَنَّہٗ یَقْتُلُہٗ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ کیا اچہا جواب ایسے وسوسہ کا جناب امیرؑ نے دیا تہا جس روز حضرت عمارؓ کو لشکر معاویہ نے شہید کیا اور مسلمانون کو فرمودۂ رسولؐ خدا یاد آیا کہ عمار کو گروہ باغی قتل کریگا - فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ اِنَّمَا قَتَلَہٗ عَلِیٌّ لِاَنَّہٗ اَبْرَزَہٗ اِلَی الْحَرْبِ - معاویہ نے فریب دہی مسلمانون کی غرض سے یہہ کہا کہ عمار کو تو علی نے قتل کیا ہے اسلئے کہ اُنہون نے عمار کو لڑنے بہیجا - فَقَالَ عَلِیٌّ فَاِذَنْ یَکُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَاتِلَ حَمْزَۃَ اَیْضًا لِاَنَّہٗ اَبْرَزَہٗ اِلَی الْجِہَادِ ھٰذَا - جناب امیرؑ نے فرمایا پہر تو اب رسولؐ خدا ہی قاتل حضرت امیر حمزہ کے ٹہرے اسلئے کہ حضور ہی نے تو اُنکو جہاد کفار کرنے کا حکم دیا تہا یہہ قول حضرت تو ہو چکا - وَکَذٰلِکَ کُلُّ مَنْ قُتِلَ ظُلْمًا اَوْ یُقْتَلُ اَوْ ھُتِکَتْ اَوْ یُؤْذٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَاِنَّمَا ھُوَ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَمَشِیَّتِہٖ - اور اسی طرح جو شخص مظلوم ہوکر شہید ہوا ہے یا شہید ہوگا یا کسی کی ہتک عزت ہوگی خواہ کسی قسم کی ایذا کسی کو قیامت تک پہنچے گی وہ سب قضاء آلہی اور مشیت ایزدی سے ہوئی اور ہوگی - فَبَطَلَ الثَّوَابُ وَالْعِقَابُ وَبِعْثَۃُ الرُّسُلِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ - اب تو مقتول مظلوم کا ثواب پانا اور ظالم کا معذّب ہونا سب نعوذ باللہ باطل ہوگیا اور پیغمبرون کا آنا بھی بے سود ہوا اِنَّمَا الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِ الطَّاھِرَۃِ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا اَنَّ مَشِیَّۃَ اللّٰہِ فِیْنَا جَرَتْ لِاِظْھَارِ حَقِّنَا الَّذِیْ کَانَ قَدْ اُخْفِیَ عَلٰی عَوَامِّ النَّاسِ لِاِخْفَاءِ الْفَرَاعِنَۃِ مِنْھُمْ - مراد جناب اُمّ کلثوم کی یہہ ہے کہ مشیّت آلہی جو ہماری نسبت ایسی جاری ہوئی ہے اُس کی مصلحت یہہ ہے کہ ہمارا حق امامت اور خلافت نبی جسکو سرکشان اُمت نے عوام خلایق پر چہپا دیا تہا اُس کا اظہار ہوجائے - فَاِنَّ عِلَاجَ کُلِّ دَاءٍ اِنَّمَا یَصِحُّ بِضِدِّہٖ اسلئے کہ ہر مرض کا علاج اُس کی ضد سے کیا جاتا ہے اخفاے مظالم جو از روز وفات رسول ہورہا ہے اب اُسکا علاج یہی تہا کہ اعلان مظالم ہو جائے - وَعَدَمُ الْقُدْرَۃِ عَلَی الرَّدِّ اِنَّمَا ھُوَ لِکَوْنِنَا فَائِزِیْنَ بِالْمَنَایَا وَالْبَغَایَا اور عدم قدرت کا ردّ قضاے

آلہی سے یہہ مطلب ہے کہ یہہ مشیّت جو ہمارے حق مین جاری ہوئی ہے سراسر ہمارے مطلب اور مراد کے موافق ہے اور ہمارے مدارج سب پر ظاہر ہوتے جاتے ہین فَکَیفَ نَرُدُّ مَا یَکُوْنُ غَایَۃُ مُنیتِنَا وَاَتَمَّ مُرَادِ لَنَا - پہر کیونکر ہم رد کرین اس خواستہ خدا کو جو نہایت آرزو ہماری اور جس سے ہماری مرادین برآتی ہین - اَوْ لِکَوْنِہٖ مِنَ الْعُهُوْدِ وَالْمَوَاعِیْدِ فَالْعِصْمَۃُ مَانِعَۃٌ لِکُلِّ ذَنْبٍ فَلَا نَقْدِرُ اَنْ نُخْلِفَهَا - یا یہہ مراد جناب اُمّ کلثوم کی ہے کہ ان مصائب اُٹھانے کا عہد و پیمان ہمارے جد سے ہوچکا ہے ہم اُس عہد کے خلاف نہین کرسکتے ہین - الحمد للہ کہ یہہ باب حسب خواہش پورا ہوگیا۔

باب یازدہم

دربار ابن زیاد مین کیسے کیسے لوگ جمع ہوئے تھے اور اُنکے اغراض کا بیان

اِذَا تَاَمَّلْتَ یَا اَخِیْ فِیْمَا تَلَوْنَا عَلَیْکَ فِی الْاَبْوَابِ السَّابِقَۃِ فَیَظْهَرُ لَکَ ظُهُوْرًا بَیِّنًا اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ رَاَوْا بِاَعْیُنِهِمْ مِنْ ظُهُوْرِ الْکَرَامَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ وَلَمْ یَتَبَصَّرُوْا فَمَا کَانَ یَمْنَعُهُمْ عَنْ شَقِّ الْعَصَا - جب تم ابواب گذشتہ کو پڑہوگے اور ذرا سا بہی تامل کروگے ضرور تم پر ظاہر ہوگا کہ جس قدر مسلمان کوفہ کے بازار اور دربار ابن زیاد مین موجود تھے اور اپنی آنکہون سے اُنہون نے یہہ معجزات اور کرامات دیکہے اور تقریرین اہلبیت کی سُنین اور پہر بہی اُنکی چشم بصیرت وا نہوئی - پہر اب کون چیز اُنکو مانع تہی کہ بلوہ کرکے حمایت اولاد رسول پر آمادہ نہوئے وَھٰذَا التَّقَاعُدُ مِنْهُمْ عَنِ النُّصْرَۃِ لَا یَخْلُوْا مِنْ اَسْبَابٍ ثَلٰثَۃٍ - اور یہہ باز رہنا اُنکا اور نصرت اولاد رسول نہ کرنا تین اسباب سے خالی نہ تھا - اِمَّا اَنَّهُمْ لَمْ یَرَوْا مِنْ تِلْکَ الْاٰیَاتِ وَاحِدَۃً مِنْهَا فَیَکُوْنُ کُلَّمَا رَوَوْہُ فِیْ کُتُبِ السِّیَرِ کِذْبًا مُحْضًا لَا اَصْلَ لَہٗ کَمَا یَقُوْلُہُ الدَّهْرِیَّۃُ وَالْمُنْکِرُوْنَ لِدِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلْعَمْ - یا تو یہہ بات ہے کہ اُن مسلمانون نے کوئی معجزہ اور کوئی کرامت جو وقت دخول اہلبیتؑ

کوفہ سے لیکر تا دربار ابن زیاد صا در ہوئے دیکھا ہی نہ تھا اور جس قدر متواتر اخبار کتب تاریخ
مین درج ہین سب دروغ محض اور بے اصل ہین جیسا کہ منکرین اسلام اور دہریہ بیدین
یہی کہتے ہین - وَ هٰذَا يُرَدُّهُ اَنَّ الرُّوَاةَ لِتِلْكَ الْحَالَاتِ لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ خَاصَّةً
وَ اِسْلَامُ بَعْضِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِلٰى يَوْمِ وُرُوْدِهِمْ بِدِمَشْقَ - اور
اس شبہہ کی رد یون کیجاتی ہے کہ ان معجزات کے راوی فقط مسلمان ہی نہین بلکہ یہود
اور نصارے بھی ہین چنانچہ تاریخ دنیا کا پڑھنے والا اس کو جان سکتا ہے اور بعض یہود
اور نصارے کا ان واقعات کو دیکھہ کر مسلمان ہوجانا یہہ بہی انکی صحت پر دلیل ہے - وَاَيْضًا
اَلرُّوَاةُ الْمُسْلِمُوْنَ لَمَّا اَكْثَرُهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَعْدَاءً لِهٰؤُلَاءِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ
ایضًا مسلمان اگر راوی ہین تو وہی لوگ زیادہ ہین جو دشمن خاندان نبیؐ تھے اور
جنہون نے یہہ ظلم کئے تھے - فَكَانَ يَحِقُّ بِهِمْ اَنْ يُخْفُوْهَا لَا اَنْ يُظْهِرُوْهَا - انکی
لائق تو یہی ہے کہ ان کرامات کو جہان تک اونسے ہوسکتا چہپاتے ہین - كَمَا هُوَ
دَيْدَنُهُمْ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا - چنانچہ آج تک انکی خصلت اور اُن کا شیوہ یہی ہے
کہ ذکر فضائل اور مصائب اہلبیت کے چہپانے مین کیسی کیسی کوشش کرتے ہین - وَلٰكِنْ
يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ - مگر خدا نے اپنی قدرت نمائی
اسی مین رکہی ہے کہ نور اُسکا پورا ہوتا رہے اگرچہ کُفار کو برا لگے - وَاِمَّا اَنْ يَكُوْنُوْا كُلُّهُمْ
قَدْ خَرَجُوْا عَنْ دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَصَارُوْا الْكُفَّارَ مُرْتَدِّيْنَ - یا یہہ بات ہے کہ جس قدر
مجمع کوفہ مین لوگ تھے اور نیز دربار ابن زیاد مین حاضر تھے سب کے سب کفار اور مرتد ہوگئے
تھے - فَمَا بَالُهُمْ كَانُوْا يَبْكُوْنَ وَيُوَلْوِلُوْنَ لَمَّا مَرَّ - پہر یہہ کیا بات ہے کہ اکثر زن و مرد
بے تابانہ روتے تھے اور جوش اور ولولہ اُنکے دلون مین پیدا ہوگیا تھا چنانچہ بابیا تو ین
مین گذر چکا وَاَيْضًا لَمَّا وَجَّهَهُمْ اِبْنُ زِيَادٍ اِلَى السِّجْنِ فَعَنْ بَعْضِ الْمَقَاتِلِ قَالَ الرَّاوِيْ
فَكُنْتُ مَعَهُمْ فَمَا مَرَرْنَا بِزُقَاقٍ اِلَّا وَجَدْنَاهُ مَلَاٰنَ رِجَالًا وَنِسَاءً اَيَضْرِبُوْنَ
وُجُوْهَهُمْ - ایضًا جب ابن زیاد نے اہل بیت کو قید خانہ مین بہیجا بعض مقاتل کی روایت
ہے راوی کہتا ہے مین اُن کے ہمراہ تہا کسی کوچہ مین انکا گذر نہوا مگر زن اور مرد سے بھرا

ہوا تہا اور سب اپنے موںھ پر طمانچے مارتے تھے وَ اِمَّا اَنْ یَکُوْنُوْا فِی التَّقِیَّۃِ فَصَانُوْا اَنْفُسَہُمْ وَ دِمَائَہُمْ وَ اَمْوَالَہُمْ وَ انْتَظَرُوْا الْیَوْمَ الَّذِیْ اَخْبَرَ بِہٖ رَسُوْلُہُمْ مِنْ خُرُوْجِ الْمُخْتَارِ۔ اور تیسری یہہ بات ہے کہ اسوقت زور شور دشمنان محمد اور آل محمد کا زیادہ تہا پس جو لوگ دل سے دوستدار تھے اُنہوں نے اپنی خوف جان اور مال سے تقیہ کیا اور منتظر انتقام لینے کے اُس روز تک رہے جس کی خبر اُنکے نبی صلعم نے دی تھی کہ مختار کے ساتھ جہاد کرکے انتقام اس خون ناحق کا لینا۔ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ بُکَائَہُمْ وَ اِظْہَارَ الْاَسَفِ اَیْضًا یُنَافِیْ ذٰلِکَ لِاَنَّ فِیْہِ اِظْہَارُ الْمُخَالَفَۃِ عَنْ ہٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ پہر اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ رونا اور مصائب آل محمد پر تاسف پکار پکار کے کرنا یہہ بہی تو خلاف تقیہ تھا اسلیئے کہ دشمنان رسولؐ کی مخالفت اسمین بھی ظاہر ہوتی تھی قُلْتُ اِنَّ الْاَسَفَ وَ التَّنَدُّمَ لَمْ یَکُنْ مَخْصُوْصًا بِہِمْ اَمَا سَمِعْتَ مَا رَوَاہُ الْبُخَارِیْ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ قَوْلِ عُثْمَانَ بْنِ زِیَادٍ۔ مین کہتا ہون کہ افسوس اور ندامت تو بعد اِس واقعہ کے کچہہ خاص دوستداران اہلبیت سے نہی تہی بلکہ دشمن بھی اظہار اس کا کرتے تھے گو مفید نہ ہو کیا تم نے صحیح بخاری کی وہ روایت ہنین پڑہی ہے جس مین ابن زیاد اور عمر بن سعد کی گفتگو کے بعد عثمان بن زیاد برادر عبیداللہ بن زیاد کا قول درج ہے۔ قَالَ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنَّہٗ لَیْسَ مِنْ بَنِیْ زِیَادٍ رَجُلٌ اِلَّا فِیْ عُنُقِہٖ خِزَامَۃٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ اَنَّ حُسَیْنًا لَمْ یُقْتَلْ۔ عثمان برادر ابن زیاد نے برسر مجمع کہدیا مجہے پسند یہہ بات تھی کہ میرے باپ کی اولاد مین کوئی مرد باقی نرہتا کہ اُس کی گردن مین رسّی نہ پڑی ہوتی قیامت تک یہہ ذلت گوارا تھی مگر امام حسینؑ کی شہادت نہوتی۔ وَ قَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ مَا رَجَعَ اَحَدٌ بِشَرٍّ مِمَّا رَجَعْتُ اَطَعْتُ عُبَیْدَ اللّٰہِ وَ عَصَیْتُ اللّٰہَ وَ قَطَعْتُ الرَّحِمَ وَ خَرَجَ مَغْمُوْمًا۔ اور عمر بن سعد سے بہی جب ابن زیاد نے کہا اگر میرا خط جو دربارۂ قتل امام حسینؑ کے مینے لکہا ہے نہ لائیگا مین تجھے کچہہ انعام ندونگا قیامت تک تو عمر سعد بولا قسم بخدا کسی آدمی کا انجام ایسا خراب نہوا ہوگا جیسا میرا ہوا کہ ابن زیاد کی اطاعت کی اور خدا کی نافرمانی کی اور اپنی قرابت کا بھی پاس نکیا یعنی قریشی

ہونے کا اور غمناک ہو کر دربار ابن زیاد سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ وَهُوَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔ عمر سعد یہہ آیت پڑھ رہا تھا کہ یہی کھلی ہوئی زیان کاری ہے جو مجھے نصیب ہوئی (اے لعنت خدا کی) وَبِالْجُمْلَةِ فَاَمْرُ هٰؤُلَاءِ الْمَلَاعِنَةِ لَعَجِيْبٌ يُتَعَجَّبُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ فَمَا ظَنُّكَ بِمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِمْ۔ اور مختصر یہہ ہے کہ ان ملعونوں کا عجیب حال ہے جو سنتا ہے اُسے تعجب ہوتا ہے چہ جا کہ وہ لوگ جو آنکھوں سے دیکھتے ہونگے اُنکا کیا حال ہوتا ہوگا۔ وَلْنُبَيِّنْ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الْمُرَدَّدَ بِاَوْضَحِ الْبَيَانِ فَنَقُوْلُ۔ اب ہم کو لازم ہے کہ موجودین کوفہ کے حالات کی زیادہ تفصیل کرکے اُنکے حالات کو بیان کریں اب ہم کہتے ہیں۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا عَلٰى ثَلٰثِ فِرَقٍ فِرْقَةٌ كَانَتْ اَشَدَّ عَدَاوَةٍ مَمْلُوْئَةً حَنَقًا وَغَيْظًا مِنْ اٰلِ الرَّسُوْلِ وَهِيَ الَّتِيْ نَاصَبَتِ الْحَرْبَ۔ ایک فرقہ پورا دشمن خاندان رسالت کا تہا اور اُس کے دل مین کینہ اور بُغض بہرا ہوا تھا وہی لڑائی کا بانی ہوا اور اُسی نے کیا جو کچھ کیا وَاتَّبَعَ تِلْكَ الْفِرْقَةَ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ جَلْبًا لِمَنَافِعَ دُنْيَوِيَّةٍ كَمَا كَانُوْا مُجْتَمِعِيْنَ مَعَ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِؑ اِلَى الثَّعْلَبِيَّةِ اَوْ شَرَافٍ۔ اس فرقہ کے ساتھ ہوگئے تھے بدّو لُٹیرے اور غارت گر دنیوی نفع کی غرض سے جیسے کہ امام حسینؑ کے ساتھ بہی ہزاروں آدمی جمع ہوئے تھے منزل ثعلبیہ یا منزل شراف تک وَفِرْقَةٌ اُخْرٰى وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهَا خُصُوْمَةٌ ذَاتِيَّةٌ لٰكِنَّهَا لَمَّا اَنْكَرَتْ اَمْرَ الْخِلَافَةِ وَدَخَلَتْ فِي الْمُجْمِعِيْنَ عَلٰى خِلَافَةِ الْخُلَفَاءِ۔ دوسرا فرقہ اگرچہ اُسے کوئی ذاتی خصومت خاندانِ رسالت سے نہ تہی مگر چونکہ امر خلافت نبی صلعم کا مسئلہ یعنی خلیفہ منصوص کا انکار کرکے اُسی اجماع مین داخل ہوگئے تھے اور خلافت خلفاے گذشتہ کا اعتقاد کر چکے تھے فَلَزِمَهَا الْاِنْكَارُ وَالْاِسْتِبْدَادُ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهَا۔ اب اُسکو اپنے فعل کے باقی رکہنے کی نظر سے انکار امامت امام حسینؑ لازم تہا اور اُسی ضد پر باقی رہنا اور وہی ہٹ پوری کرنی ضرور تہی۔ وَهٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ الَّذِيْنَ نُسَمِّيْهِمْ اَنَّهُمْ لَازَمُوْا بُيُوْتَهُمْ وَتَرَكُوا الْجُمُعَ

وَالْجَمَاعَۃَ مِنْ یَوْمِ وُقُوْعِ تِلْکَ الْھَائِلَۃِ اور یہہ وہی بعض لوگ ہین جر گہ صحابہ اور تابعین مین سے جن کے حالات کتب تاریخ مین سنتے ہو کہ بعد واقعہ شہادت اپنے اپنے گہرون مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہے جمعہ اور جماعت سب چھوڑدیا۔ وَیَحِقُّ عَلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ اَنْ یَاتِیَ اِلَیْھِمْ بِسُوْءٍ وَقَدْ وَقَعَ یَوْمَ الْحَرَّۃِ کَمَا اَتیٰ عَلَی الْفِرْقَۃِ الْاُوْلیٰ اور واجب تہا خداے پاک پر کہ انکی بہی وہی سزا دہی کرے جیسے دشمنان اہلبیت کی یعنی فرقہ اول کی فرمائی چنانچہ واقعہ حرہ مین کردی۔ فَاِنَّھُمْ اَخْفَوْا اَمْرَ اللّٰہِ وَاَصَرُّوْا عَلَی الْبَاطِلِ۔ اسلئے کہ جو حکم خدا کا تھا جان بوجھ کر اُنہون نے چھپایا اور باطل پر اصرار کرکے جمے رہے۔ وَاِنَّمَا تَرَکُوْا الْجَمَاعَۃَ وَلَمْ یَخْرُجُوْا مِنْ بُیُوْتِھِمْ لِئَلَّا یَکُوْنُوْا مَحْجُوْجِیْنَ عَنْ کِلَا الْفَرِیْقَیْنِ۔ گہر مین چھپ کر جو بیٹھ رہے اسکا سبب یہی تھا کہ انکو دونون فریق کی جوابدہی مین عجز تہا۔ کَمَا فَصَّلْتُہٗ فِی بَابٍ یَاتِیْکَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ۔ چنانچہ اسکو ہم نے ایک جداگانہ باب مین لکہا ہے جو آئندہ آتا ہے انشاءاللہ تعالے اور پوری تشفی اُسی کے ملاحظہ سے ہوگی۔ وَفِرْقَۃٌ ثَالِثَۃٌ مَثَلُھَا کَمَا قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِی کِتَابِہٖ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَہٗ۔ تیسرا فرقہ مومنین کا تہا اُسکی وہی مثال ہے جو قرآن مجید مین خدا فرماتا ہے کہ ایک مرد مومن نے کہا کنبہ اور قبیلہ فرعون مین سے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تہا یعنی تقیہ مین بسر کرتا تہا۔ وَمِنْھَا زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَفِیْفٍ وَمِیْثَمُ تَمَّارٌ وَکَامِلٌ مِنْ اَصْحَابِ سَعْدٍ وَغَیْرُھُمْ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ۔ اسی فرقہ مومنین مین سے زید بن ارقم اور عبداللہ بن عفیف جو آج کے روز تک زندہ تھے اور میثم تمار جنکو قریب ایکماہ کے شہید ہونے کو ہوا ہے اور کامل نامی دوست اور یار سعد وقاص کے جنکو ابن زیاد نے عمر بن سعد کی روانگی کربلا کے روز شہید کردیا (دیکھو باب خاص جلد اول کو) فَالْاَغْرَاضُ لِکُلِّ وَاحِدٍ وَاحِدٍ مِنْ اَفْرَادِ الْفِرَقِ الثَّلٰثِ فِی حُضُوْرِھِمْ ذٰلِکَ الْمَشْھَدِ مُخْتَلِفَۃٌ۔ اب دربار ابن زیاد مین آنے کی غرضین ہر شخص کی تینون فرقون مین سے جدا جدا ہتین۔ اَمَّا الْمُعَانِدُوْنَ فَغَرَضُھُمْ ھُوَ الْعِنَادُ وَاللِّدَادُ وَھُوَ ظَاھِرٌ۔ دشمنان

آل رسول کی غرض تو وہی عداوت اور دشمنی تہی اور یہہ بات کہلی ہوئی ہے - وَالتَّابِعُوْنَ
لَهُمْ كَانَ غَرَضُهُمْ عَلٰى اَنْ يَظْهَرَ فَسَادٌ اٰخَرُ فَتَنْشَنُّ الْغَارَاتُ وَتَحْصُلُ
الْاَمْوَالُ اور لٹیرے بدو جو ہمراہ لشکر کے تھے اُنکی غرض یہی تہی شاید یہان بہی
کوئی نیا مفسدہ برپا ہو جائے اور ہم کو لوٹ مار کا پہر موقع ملجائے اور خوب لوٹین اور
گہسوٹین - وَاَمَّا الْفِرْقَةُ الثَّانِيَةُ وَفِيهِمْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَكَيْفَ يَخْرِقُوْنَ
الْاِجْمَاعَ الَّذِيْ سَنُّوْهُ وَاشْتَدَّ اُمُّوْا عَلَيْهِ - دوسرا فرقہ اور انس بن مالک بھی
اُسی مین تھے وہ بہلا اُس اجماع کو کیونکر توڑ سکتے تھے جو ابتدائے زمانہ وفات
رسولؐ سے گڑھ لیا تہا اور آج تک اُسی پر جمے ہوئے تہے اُنکی حاضری دربار ابن زیاد
مین اسی غرض سے تھے - بَقِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ اَقِلَّاءُ عَدَدًا وَلَمْ اَظْفَرْ
بِاَسْمَائِهِمْ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا غَيْرَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَعَبْدِ اللّٰهِ عَفِيْفٍ - رہے
مومنین اُنکے نام آج تک مجہے معلوم نہوئے سوائے زید بن ارقم اور عبد اللہ بن عفیف کے
فَاِنْ كَانُوْا وَكَانَتْ اَغْرَاضُهُمْ اَنْ يَحْضُرُوْا تِلْكَ النَّدْوَةَ فَعَسٰى اَنْ يَهِيْجَ
لِلْمُسْلِمِيْنَ هَيْجٌ اَوْ يَغَارُوْنَ عَلٰى حَرِيْمِ نَبِيِّهِمْ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقَاتِلُوْنَ - پہر اگر
اور لوگ اہل ایمان سے حاضر تھے تو اُنکی غرض یہی تہی کہ ہم بھی چلین اُس مجمع مین اور
شاید مسلمانون کو اولاد رسول کے ساتھہ ایسی ایسی بے ادبی کے دیکھنے سے کچھہ ذرا سا
جوش آجائے اور کسی قدر شرم اور غیرت اُنکو دامنگیر ہو تو ہم بھی اُنکے ساتھ لڑنے مرنے پر
آمادہ ہون - اور آج ہی سے انتقام شروع ہو جائے فَعَسٰى اَنْ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ -
پس شاید خدائے کریم اُنکے گناہون کو بخش دے اسلئے کہ یہہ تاویل ہم نے مضطر ہو کر کی ہے
وَاِلَّا فَالظَّاهِرُ اَنَّ الْكُوْفَةَ وَاَهْلَهَا فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ يَصْدُقُ عَلَيْهَا قَوْلُهٗ تعٰ
فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ - ورنہ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ
اندنون کوفہ اور اہل کوفہ مصداق اُسی آیت کے تہے جو خدا فرماتا ہے کہ ہمنے اُس قریہ مین
سوائے ایک گہر مسلمان کے دوسرا گہر نپایا - وَاَمَّا مَا مَرَّ عَنْ سَيِّدِنَا السَّجَّادِ ؑ
مُخَاطِبًا لِبَعْضِهِمْ اَيُّهَا الْمَلِكَةُ الْغَدَّارَةُ فَهُوَ مِنْ قَبِيْلِ الْخِطَابِ بِالْمِثَالِ فَهٰذَا

لَا يُعِمُّ كُلَّهُمْ۔ اور وہ روایت جناب امام زین العابدینؑ سے جو اوپر گذری ہے آپ نے
فرمایا اے کوفیان مکار اور بیوفا وہ ارشاد خاص انہین لوگون سے ہے جو حضرت کے
سامنے چاپلوسی کی باتین کر رہے تھے فَاِنَّ هٰذَا الْاِمَامَ سَوْفَ يَدْعُوْ لَهُمْ بِالْخَيْرِ
بَعْدَ سِنِيْنَ عَدِيْدَةٍ لَمَّا يُجَاهِدُوْنَ وَيُقَاتِلُوْنَ مَعَ الْمُخْتَارِ جِهَادًا اُثْبِتَهُ
الدِّفَاعَ لَا جِهَادَ الدَّعْوَةِ۔ اسلئے کہ یہی کوفہ کے ہزارون لوگ ایسے ہین کہ چند سال
کے بعد امام چہارمؑ انکے حق مین دعائے خیر فرمائینگے جب یہہ لوگ ہمراہ مختار کے
دشمنان اہلبیت سے لڑینگے اور یہہ جہاد ہمارے نزدیک جہاد دفاع ہے جس مین اذن
امام وقت شرط نہین ہے جہاد دعوت نہین ہے چنانچہ ہم اس کو باب حالات مختار مین
بیان کرینگے انشاءاللہ وَبِالْجُمْلَةِ فَلِمَا اَنَّ مَرَاتِبَ الْاِخْلَاصِ فِيْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ
سُبْحَانَهٗ مُتَفَاوِتَةٌ وَلَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ خلاصہ مطلب ہمارا اب یہہ ہے
اور اسی بیان کے واسطے یہہ باب لکھا ہے کہ جس طرح سے خدا کی وحدانیت پر ایمان لانا اور
خالص موحد خداپرست ہونا اس کے درجہ مختلف ہین اور کسی شخص کو تکلیف خدا اُس کی
برداشت سے زاید کی نہین دیتا ہے اور جس قدر جس سے تحمل ہو سکے اُسی کی اُسکو تکلیف ہے
كَذٰلِكَ التَّصْدِيْقُ بِالنَّبِيِّ وَمَوَدَّةُ الْقُرْبٰى اَيْضًا لَهٗ مَدَارِجُ وَمَقَامَاتٌ يَخُصُّ بِهَا
كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا۔ اسی طرح تصدیق نبوت محمد صلعم اور انکے اہلبیت سے دوستی کرنے
کے بھی مدارج مختلف ہین۔ حَتّٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَسَّنَ فِعْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ
فِيْ سَبِّهٖ اِيَّاهُ بِاَمْرِ مُشْرِكِيْ قُرَيْشٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَسُبَّهٗ بِصَمِيْمِ قَلْبِهٖ۔ تا اینکہ جناب
رسولؐ خدا نے عمار یاسر کے فعل کو اچھا ارشاد فرمایا جب انہون نے مشرکین قریش
کے حکم سے جناب رسول کو برا کہا تھا اسلئے کہ عقیدہ عمار کا ویسا نہ تھا۔ وَاَجَازَ اَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ الدَّعِيَّ ابْنَ الدَّعِيِّ لَيَدْعُوْكُمْ اِلٰى اَنْ تَسُبُّوْنِيْ وَتَبَرَّؤُا مِنِّيْ
اَمَّا السَّبُّ فَافْعَلُوْا وَاحْفَظُوْا بِذٰلِكَ اَنْفُسَكُمْ عَنِ الْهَلَاكِ وَاَمَّا التَّبَرِّيْ فَلَا
تَفْعَلُوْهُ رَوَاهُ الدَّرْبَنْدِيْ رح۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ معاویہ تم لوگون کو بلاکر مجھے
برا کہنے اور مجھ سے بیزار ہوجانے کی تکلیف دیگا برا کہنے کی اجازت ہے اپنی جان بچاؤ اور

بیزاری دل سے یہہ نکرنا - فَالْحُضَّارُ فِي ذٰلِكَ الْمَشْهَدِ اِذَا رَاَوْا وَسَمِعُوْا مَا جَرٰى عَلٰى اَهْلِبَيْتِ الرَّسُوْلِ وَلَمْ يَرُدُّوْا عَلَى الظَّلَمَةِ وَسَكَتُوْا فَلَمْ يَكُنْ فِعْلُهُمْ هٰذَا اَدْنٰى مِمَّا فَعَلَهُ عَمَّارٌ رض - پس جو لوگ دربار ابن زیاد مین حاضر تھے اور دل سے دوستدار اہلبیت بھی تھے جو کچھ اُنہون نے دیکہا اور جو کلمات جگر خراش سنے اور ظالمین کی کلام کو رد نہین کیا اور چپ رہے اُنکا سکوت اُس سے زیادہ تو ہوگا جو کہ حضرت عمار نے کیا تہا وَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِي اَدْنَى الْمَرَاتِبِ مِنَ الْاِيْمَانِ - اور کم سے کم یہہ ہے کہ ادنے مرتبہ ایمان پر ہونگے اگر تقیہ نکرنے سے تہوڑا سا ضرر اُنکو پہونچتا - اَمَّا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَلِكَوْنِهِ هِمًّا كَبِيْرًا يُتَوَهَّمُ اَنَّهُ قَدْ زَالَ عَقْلُهُ اِجْتَرٰى عَلٰى مَنْعِ ابْنِ زِيَادٍ - لیکن زید بن ارقم چونکہ بہت ہی بوڑھے تھے اور گمان یہی تہا کہ عقل انکی زایل ہوگئی ہے انکو البتہ ابن زیاد کے منع کرنے پر جرات ہوئی فَقَالَ لَهُ ابْنُ زِيَادٍ بَعْدَ بُكَائِهِ اَبْكَى اللّٰهُ عَيْنَيْكَ لَوْلَا اَنَّكَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَذَهَبَ عَقْلُكَ ضَرَبْتُ عُنُقَكَ آخر بن زیاد نے بھی بعد رونے زید بن ارقم کے یہی تو کہا خدا تیری دونون آنکھون کو رولائے اگر یہہ بات ہوتی کہ تو بوڑھا ہے تیری عقل پلٹ گئی ہے یعنی جاتی رہی ہے ضرور مین تیری گردن مارتا - فَلَمَّا خَرَجَ وَهُوَ بَاكِي الْعَيْنَيْنِ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ عَبْدٌ مَلَكَ حُرًّا اَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ عَبِيْدٌ بَعْدَ الْيَوْمِ جب دربار سے نکلے رو رہے تھے اور آخری کلام اُنکا یہہ تہا کہ غلام کمینہ آج حُر اور آزاد قوم کا مالک بن رہا ہے - اے گروہ عرب تم آج کے روز کے بعد سے سب غلام بنی اُمیّہ ہو کر رہوگے - قَتَلْتُمُ ابْنَ فَاطِمَةَ وَاَمَّرْتُمُ ابْنَ مَرْجَانَةَ حَتّٰى يَقْتُلَ خِيَارَكُمْ وَيَسْتَعْبِدَ اَحْرَارَكُمْ رَضِيْتُمْ بِالذُّلِّ فَبُعْدًا لِمَنْ رَضِيَ - فرزند فاطمہ کو تم نے قتل کیا اور پسر مرجانہ کو اپنا امیر گردانا اور ایسے اُس کے مطیع ہوئے کہ نیک اور پسندیدہ بندگان خدا کو قتل کر رہا ہے اور آزاد آدمیون کو غلام بنا رہا ہے اپنی رسوائی پر تم راضی ہوئے دُوری رحمتِ خدا سے اُس کو ہو جو ایسی باتون پر راضی ہوا - ثُمَّ لَمْ اَدْرِ اِلٰى مَا صَارَ وَاِلٰى اَيْنَ سَارَ - پہر اس کے بعد مجھے معلوم نہوا کہ اُنکا کیا حال ہوا مر گئے یا مار گئے اور کدہر چلے گئے رحمہ اللہ

وَهٰذَا الرَّجُلُ هُوَ اَوَّلُ مَنْ تَرَكَ التَّقِيَّةَ وَكَافَحَ بِلِسَانِهٖ اَهْلَبَيْتِ رَسُوْلِهٖ۔
بعد واقعہ شہادت کے یہہ پہلے بزرگ ہین جنہون نے تقیہ چھوڑ کر زبانی گفتگو مین اپنی
جان پر کہیل گئے اپنے نبیؐ کے اہلبیت کی ثناخوانی مین وَعَصِمَهُ مِنَ الْقَتْلِ كِبَرُ سِنِّهٖ
عَلٰى بَادِي النَّظَرِ اور بنظر ظاہری عقل کے لئے قتل ہو جانے سے اُنکی عمر کے زیادہ
ہونے نے روکا۔ وَاَمَّا عَلٰى دَقِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مَرْزُوْقًا بِالشَّهَادَةِ فَلِذَا لَمْ
يَنْطَلِقْ لِسَانُهٗ كَمَا انْطَلَقَ لِسَانُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَفِيْفٍ۔ اور بنظر دقیق تو یہی معلوم
ہوتا ہے کہ شہادت انکے نصیب مین نہ تہی اسی وجہ سے انکی زبان بدگوئی ابن زیاد
مین زیادہ نہ چلی جیسے کہ زبان عبد اللہ بن عفیف کی چلی تھی حالانکہ دونون پیر فرتوت
تہے وَاِنَّمَا الْمَعْرُوْفُ بِقَدْرِ الْمَعْرِفَةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى۔ اور سچ تو یہہ ہے
کہ جس قدر معرفت حق کی ہوتی ہے اُسی قدر آدمی عمل نیک بہی کرتا ہے اور جو نیت آدمی
کی ہو اُسی کی اُس کو جزا ملتی ہے۔ وَلَوْلَا خَوْفُ التَّقِيَّةِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُتَكَلِّمِيْنَ
كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ لَقُلْتُ فِيْ مَسْئَلَةِ حُبِّ اَهْلِ الْبَيْتِ مَا قُلْتُهٗ اور اگر مجہے خوف علماے
دین فقہا اور متکلمین کا مانع نہوتا مسئلہ محبت اہلبیت علیہم السّلام مین اسوقت کہتا جو کچھ
کہتا فَقَلْبِيْ مُتَوَجِّعٌ وَصَدْرِيْ مُنْشَقٌّ وَكَبِدِيْ مُفَتَّتٌ وَكَذَا اَرٰى بِعَيْنِ الْقَلْبِ
سَيِّدِيْ وَاِمَامِيْ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَنَّهٗ وَاقِفٌ مَوْقِفَ الذُّلِّ هٰكَذَا وَعَمَّاتُهٗ
وَاَخَوَاتُهٗ بَارِزَاتُ الْوُجُوْهِ مُكَشَّفَاتُ السُّتُوْرِ۔ میرا دل دہڑک رہا ہے سینہ شق
ہوکر پھٹا جاتا ہے جگر کے ٹکڑے ہوئے جاتے ہین دل کی آنکھ سے دیکھہ رہا ہون ہائے ہائے
میرے سردار امام زین العابدین کیسے خواری کے مقام پر کہڑے ہوئے ہین یہو پہیان اور
بہنین اُنکی دربار عام مین بے پردہ جکڑی ہوئی ہین۔ بَعْضُهُنَّ مُتَوَرِّمَةٌ خَدَّيْهَا
لِكَثْرَةِ اللَّطْمِ مِنْ عَدُوِّهَا۔ کسی پیاری دختر کے رخسارے سوجے ہوئے ہین
اسلئے کہ دشمن بیدین نے طمانچے مارے ہین۔ وَبَعْضُهُنَّ مُسْوَدَّةُ الظَّهْرِ دَامِيَةُ
الْاُذُنَيْنِ کسی بی بی کی پشت مبارک پر سیاہ نیل پڑ گئے ہین اور دونون کانون سے
خون بہ کر سوکھ گیا ہے گوشوارہ اُتارنے کے سبب سے وَابْنُ زِيَادٍ يَضْرِبُ بِقَضِيْبِهٖ

مَوْضِعًا یُقَبِّلُہٗ رَسُوْلُنَا وَیَقُوْلُ مَارَاَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا - اور ابن زیاد اُس جگہ چھڑی رکھے ہوئے ہے جس کو ہمارے نبیؐ چومتے تھے اور کہتا ہے کہ ایسا خوبصورت تو مین نے کوئی آدمی نہین دیکھا - وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یَقُوْلُ مُسْتَھْزِءًا عِنْدِیْ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ اَشْبَھَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ کَمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ فِیْ صَحِیْحِہٖ - اور انس بن مالک براہ استہزا میرے گمان مین کہہ رہا ہے آگاہ ہو ابن زیاد کہ حسینؑ جملہ اہلبیت مین زیادہ تر مشابہ رسولؐ خدا کے تھے دیکھو صحیح ترمذی کو ہ وَالْمُسْلِمُوْنَ بِمَنْظَرٍ وَبِمَسْمَعٍ + لَا مُنْکِرٌ مِنْھُمْ وَلَا مُتَفَجِّعٌ - اِن مظالم کو مسلمان اپنی آنکھو نسے دیکھہ رہے ہین اور جو سخت کلامی ابن زیاد کی ہے اور جو تعریض انس کر رہا ہے سب گوش سُن رہے ہین نہ کوئی مسلمان ان افعال قبیحہ پر انکار اور رد کرتا ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ ان بیچارون کے حال پر درد مند ہو کر رو اُٹھے سوا ے زید بن ارقم کے فَیَا اَیُّھَا الْمُوَالُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ لَوْ کُنْتُ حَضَرْتُ ذٰلِكَ الْمَشْھَدَ لَمْ اَکُنْ اَتَمَالَكُ نَفْسِیْ - اے دوستداران رسولؐ خدا اگر مین وہان حاضر ہوتا ہرگز ہرگز مجھ سے ضبط نہو سکتا - فَاِمَّا کُنْتُ قَدْ قَتَلْتُ ابْنَ مَرْجَانَۃَ اَوْ قَتَلْتُ نَفْسِیْ بِیَدِیْ اِنْ لَمْ اَقْدِرْ عَلٰی قَتْلِہٖ - یا تو مین ابن زیاد کو قتل کرتا اور اگر یہہ نہو سکتا تو اپنے اپکو ہلاک کر دیتا - وَھٰذَا ھُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِہٖ تعا یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا - اور شاید یہی مراد ہے اور یہی مطلب ہے جو خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کاش مین بھی اُن حضرات کے ہمراہ ہوتا تو اپنی بڑی مراد پر پہنچ جاتا - وَلَا یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِكَ مَا یَسْتَدِلُّوْنَ بِہٖ عَنْ فِعْلِ ذٰلِكَ لَمَّا لَمْ یَمْنَعْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنِ عَفِیْفٍ - اور مجھے اُن دلائل ظنی کا سوچنا ابن زیاد کے قتل سے خواہ اپنی جان اُن حضرات پر نثار کرنے سے کبھی منع نہ کرتا - وَلَمْ یَنْضَجِرُوْا بِفِعْلِیْ ھٰذَا کَمَا لَمْ یَنْضَجِرُوْا عَمَّا فَعَلَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ - اور مجھے یقین ہے کہ میرے امام حاضر بلکہ سائر ائمہ کبھی میرے اس فعل سے رنجیدہ خاطر نہوتے جس طرح کہ عبداللہ بن عفیف کے شہید ہو جانے سے ناراض نہوئے - وَکَفَانَا فِیْ صِحَّۃِ ذٰلِكَ مَا فَعَلَہٗ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ فَاِنَّھُمْ مَعَ کَوْنِھِمْ مَاذُوْنِیْنَ بِحِفْظِ نُفُوْسِھِمْ وَدِمَائِھِمْ رَضُوْا بِاَنْ یُقْتَلُوْا وَیُسْتَشْھَدُوْا

اور ہم کو اس فعل کے کرنے کی صحت اسی سے معلوم ہوتی ہے کہ اصحاب امام حسین علیہ السلام سے زیادہ کون حالت خوف اور تقیہ مین ہو سکتا ہے اور باوجودیکہ امام نے اُنکو اجازت بھی دی تھی کہ تم چلے جاؤ اور اپنی جان کی حفاظت کرو مگر وہ بزرگ اسی پر راضی رہے کہ ہم شہید ہو جائین اور ساتھ امام مظلوم کا نہ چھوڑا +

باب دوازدھم

اہل بیت کا کوفہ مین قید ہونا پھر دیار بدیار پھرائے جانا اس کے مصالح اور منافع مین تین اغراض اہم کا بیان

اِنَّ الذُّلَ وَالعِزَّ وَالاَسْرَ اُمُوْرٌ اِعْتِبَارِیَّۃٌ وَکَذٰلِکَ السَّتْرُ وَالْهَتْکُ اَیْضًا تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْاَشْخَاصِ وَالْاَزْمِنَۃِ وَالْاَمْکِنَۃِ - ذلت اور عزت اور قید ہونا اور اسی طرح پردہ اور بے پردگی یہہ سب امور اعتباری ہین جن مین بنظر اشخاص اور زمانہ اور جگہ کے اختلاف ہوتا ہے یعنی بہ نسبت ہر ملک اور ہر وقت کے وَالْاُمُوْرُ الْاِعْتِبَارِیَّۃُ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِهَا اِخْتِبَارَ عِبَادِہٖ لِمَصَالِحِ النِّظَامِ فَلَا بُدَّ مِنْ اِیْقَاعِهَا بِحَیْثُ اَنْ تَکُوْنَ اَقْرَبَ اِلَی الْاُمُوْرِ الْحَقِیْقِیَّۃِ - اور امور اعتباری سے جب خدا اپنے بندون کا امتحان لینا چاہے بنظر مصلحت انتظام دینی یا دنیوی ضرور ہے کہ اُنکو اس طرح واقع کرے کہ قریب امور حقیقی کے ہو جائین وَلَا یُبْطِلُ اَثَرَهَا ذٰلِکَ الْاِخْتِلَافُ - اور انکی اثر ذلت خواہ عزت کو یہہ اختلاف اشخاص وغیرہ باطل نہ کر سکے - وَهٰذَا لَا یَکُوْنُ اِلَّا بِاَنْ یَّجْمَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اُمُوْرًا کَثِیْرَۃً یَحْصُلُ بِهَا الْغَرَضُ الْمَطْلُوْبُ مِنْ اَیِّهَا ذُکِرَتْ فِیْ کُلِّ حَالٍ - اور یہہ بات اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب خدا ے دانا بہت سے امور اُسی قسم کے جمع کر دے جن سے عزت خواہ ذلت ہر حال مین ہر جگہ ہر شخص کی پیدا ہو جائے لِیَکُوْنَ ذٰلِکَ الْاِسْتِجْمَاعُ

مُتَمِّمًا لِمَا اَرَادَہٗ سُبْحَانَہٗ - تاکہ یہہ جمع ہوجانا ایسے امور کا بہی سبب ہوجائے اس
بات کے سمجہا دینے کا کہ جو ارادہ خدا نے کیا ہے وہ پورا ہوگیا ثُمَّ اِنْ کَانَ الْغَرَضُ
مِنْہُ الْاِبْتِلَاءَ دُوْنَ التَّعْذِیْبِ فَیُعْرَفُ بِالْمُفَارِقَاتِ الْمَذْکُوْرَۃِ فِی الْبَابِ
الْحَادِیْ عَشَرَ - پہر اگر غرض خدا کی اس فعل سے امتحان خلق ہو اور عذاب دہی بندگان
کی منظور نہو اُس کی شناخت اُنہین امور سے ہوگی جو ہم نے گیارھوین باب مین لکہا ہے
تَاَمَّلْ یَا اَخِیْ فِیْمَا جَرٰی عَلٰی نَبِیِّنَا یُوْسُفَؑ فَاِنَّہٗ جُرِّدَ اَوَّلًا ثُمَّ ضُرِبَ بِاللَّطْمِ
وَالْوَکْزِ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی الْبِئْرِ لِیَمُوْتَ ثُمَّ اُخْرِجَ عَنْہَا وَبِیْعَ بِثَمَنٍ بَخْسٍ ثُمَّ نُسِبَ
اِلَیْہِ بِالزِّنَا وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ ثُمَّ حُبِسَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ - اب تامل
کرو اے برادران اُن واقعات مین جو ہمارے نبی حضرت یوسفؑ پر گذرے ہین کہ پہلے
تو وہ جناب برہنہ کیئے گئے کرتہ بہی بہائیون نے چہین لیا پہر طمانچے اور گہونسے مارے
کہ جسم نازنین اُس جناب کا تمام دُکہنے لگا (یہہ زیادہ حسین ہونے کا بدلا تہا) پہر
کنوئین مین دہکیل دیا کہ مرجائین پہر کوئین سے نکال کر غلام بنائے گئے اور تہوڑی
قیمت پر بکے پہر معاذ اللہ کس مُنہ سے کہون زنا کی تہمت اُن پر ہوئی اُسکے بعد چند سال
قید بہی رہے - فَقَدِ اجْتَمَعَ فِیْ ذُلِّہٖ وَھَوَانِہٖ اُمُوْرٌ یُتَصَوَّرُ کَوْنُہَا مُذِلَّۃً
فِیْ کُلِّ حَالَۃٍ - حضرت کی ذلت اور خواری کی بظاہر ایسی باتین یکجا ہوئین کہ ہر
طرح سے ہر حال مین اُنکی ذلت دینے مین مؤثر تہین - وَکَانَ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فِیْ
کُلِّہَا صَابِرًا مُحْتَسِبًا لَا یَشْکُوْ وَلَا یَدْعُوْ عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْہُ اور وہ جناب ان
سب مصائب کے اوٹہاتے وقت صابر اور امیدوار ثواب کے خدا سے تہے نہ کبہی کسی
ظالم کی شکایت کی اور نہ کسی پر بددعا فرمائی یہہ کلیجہ انبیا اور اوصیا کا ہے اور کسی
کی کیا مجال ہے - وَاِنْ قَالَ اَیْضًا لِاِخْوَتِہٖ بَعْدَ قَوْلِہِمْ وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ قَالَ
لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ - اور اگر کچہہ فرمایا بہی اپنے تشنہ
خون بہائیون سے جب اُنہون نے اقرار کیا کہ ہم ضرور خطاوار ہین تو یہی فرمایا کہ اب
آج تم پر کچہہ الزام نہین یا کہ آج مین تمہاری سرزنش نہین کرتا ہون خدا تمہارے اس

گناہ کو بخش دے اللہ اللہ یہہ صبر اور استقلال وَاِنَّمَا عَلِمْنَا کَوْنَہٗ مِنَ الْمُصْطَفِیْنَ الْاَخْیَارِ مَعَ ذٰلِکَ وَھُوَ اِنَّہٗ ھٰکَذَا - اور پہر جو ہمکو عقیدہ ہے کہ حضرت یوسف ع خاص بندہ برگزیدۂ خدا تھے اور بزرگ مرتبہ تھے باوجودیکہ ایسی ایسی ذلت اُنکی قرآن مجید مین بھی مذکور ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ اَنَّہٗ کُلَّمَا حَدَثَ عَلَیْہِ مِنَ الْحَدَثَانِ اَظْھَرَ اللّٰہُ مَعَہٗ اَوْ بَعْدَہٗ بِزَمَانٍ یَسِیْرٍ اَمْرًا دَلَّ عَلٰی کَرَامَتِہٖ وَعِزَّتِہٖ - جب کوئی ظلم تازہ اُس جناب پر گذرا ساتھہ ہی ساتھہ اُس کے خواہ اُس کے تہوڑے زمانہ کے بعد خدا نے ایک ایسی بات ظاہر فرمائی جس سے اُنکی بزرگی اور عزت فوراً ثابت ہو گئی کَذٰلِکَ یَاْتِیْ مَا جَرٰی عَلٰی وُلْدِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ص وَاَھْلِبَیْتِہٖ کَمَا مَرَّ فِی الْاَبْوَابِ السَّابِقَۃِ وَیَاْتِیْ - یہی صورت ہے اُن مصائب کی جو ہمارے نبی کی اولاد اور اہلبیت پر گذرے ہین کہ جو بات اُنکو دشمنون نے ذلت اور خواری کی اون سے کی ساتھہ ہی ساتھہ اُس کے قدرت نمائی خدا کی اُس کے برعکس ہوتی جاتی رہی چنانچہ گذشتہ ابواب مین تہوڑا سا بیان ہو چکا اور ابھی بہت کچھہ باقی ہے وَاِنَّمَا دَعٰی یُوْسُفُ لِاِخْوَتِہٖ وَلَمْ یَدْعُ الْحُسَیْنُ ع وَاَھْلُہٗ لِاَعْدَائِھِمْ وَظَالِمِیْھِمْ بَلْ دَعَوْا عَلَیْھِمْ بِالتَّعْذِیْبِ اِتِّبَاعًا لِجَدِّھِمْ صلعم اس مقام پر یہہ بھی ضروری بات یاد رہے کہ حضرت یوسف ع نے جو اپنے برادران کے حق مین دعاے مغفرت فرمائی اور حضرت امام حسین ع اور اُنکے اہلبیت نے اپنے قاتلون اور ظالمون کو دعاے مغفرت نہ دی بلکہ بد دُعا فرماتے رہے اپنے نانا کی پیروی سے اسلئے کہ اُس جناب نے ہمیشہ بد دُعا ان ظالمون کے حق مین فرمائی ہے تو یہہ فعل اُن حضرات کا بے صبری پر محمول نہین ہے - لِاَنَّ اِخْوَۃَ یُوْسُفَ ع فَعَلُوْا مَا فَعَلُوْہُ غِبْطَۃً اَوْ حَسَدًا مِنْھُمْ فِی الْاُمُوْرِ الْمَنْزِلِیَّۃِ وَالتَّمَدُّنِیَّۃِ وَھِیَ مُوَاسَاۃُ الْاٰبَاءِ بِالْبَنِیْنَ - اسلئے کہ حضرت یوسف ع کے بہائیون نے جو بدسلوکی آپ سے کی تہی براہ رشک یا حسد کے امور خانگی دنیاوی مین تہی اور وہ کیا تہا کہ حضرت یعقوب ع سب اولاد سے زیادہ حضرت یوسف ع کو پیار کرتے تھے - وَلَمْ یَکُنْ یُوْسُفُ حِیْنَئِذٍ نَبِیًّا مِنَ اللّٰہِ وَلَا مُدَّعِیًا لِنُبُوَّتِہٖ کَالْحُسَیْنِ ع فَاِنَّہٗ کَانَ یَدَّعِیْ

اعتراض کا جواب

کَوْنُهٗ اِمَامًا وَّ حُجَّةً - جس روز برادران یوسف نے یہہ قساوت کی ہے حضرت یوسفؑ نبی نہ تھے اور نہ اُنکو دعوے اپنی نبوت کا تہا مثل امام حسینؑ کے اسلئے کہ وہ جناب تو امام تھے اور اپنی امامت اور حجتِ خدا ہونے کا دعوے باعلان فرماتے تھے فَکَانَ الْعِنَادُ مِنْهُ لِاَمْرٍ دِیْنِیٍّ وَمَعَہٗ حُجَجٌ بَیِّنَةٌ دَالَّۃٌ عَلٰی صِدْقِہٖ وَکَانَ اِبْتِلَائُہٗ هٰذَا اَیْضًا مِنْ تِلْکَ الْحُجَجِ پس امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت سے دشمنی امر دین مین تہی اور ان حضرات کا مبتلا ان مصائب مین ہونا یہہ بہی انہین دلائل مین داخل ہے - جو امام حسینؑ کے پاس دلائلِ امامت تا زمانہ حیات موجود تہین جن سے اُنکے دعوے کی صداقت ہوتی ہے - فَکَانَ تَعْذِیْبُ قَاتِلِیْهِ وَظَالِمِیْ حَقِّہٖ اَیْضًا مِنْ حُجَجِ اللّٰهِ لِاِثْبَاتِ حَقِّهِمْ - پس قاتلان امام حسینؑ اور ظالمانِ حق محمد اور آل محمدؐ کی عذاب وہی بہی خدا کی حجت مین سے تہی تا کہ عام لوگون پر تا قیامت ثابت ہو جائے کہ وہ بزرگوار اپنے دعوے مین سچے تھے اور اُنکے قاتل اور دشمن سب جہوٹھے اور بیدین تھے - فَاِنْ کَانُوْا یَدْعُوْنَ لَهُمْ بِالْخَیْرِ فَاتَ الْغَرَضُ الْمَطْلُوْبُ مِنْ اِبْتِلَائِهِمْ پہر اگر یہہ حضرات اپنے قاتلون اور ظالمون کے حق مین دُعاے خیر فرماتے اور عذاب الٰہی اُن پر نازل نہوتا جس غرض سے یہہ مصائب اُٹھائے تھے کہ حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے وہ سب فوت ہوتے اور وہی شبہہ جو اور دشمنون کے معذب نہونے سے پڑ رہا تہا پہر باقی رہ جاتا - نَعَمْ یَاْتِیْکَ فِیْ تَضَاعِیْفِ الرِّوَایَاتِ اَنَّ کُلَّ مَنْ کَانَ یَاْتِیْ اِلَیْهِمْ بِسُوْءٍ مِنْ لِسَانِهٖ اَوْ جَوَارِحِهٖ وَهُوَ غَیْرُ مُعَانِدٍ لِلدِّیْنِ فَکَانُوْا یَدْعُوْنَ لَہٗ بِالْخَیْرِ وَیَتَرَحَّمُوْنَ عَلَیْهِ - ہان آئندہ روایات مین اس کا بیان شافی آتا ہے کہ جو شخص اِن حضرات سے کسی قسم کی بدزبانی کرتا تہا خواہ اور کوئی ایذا اُنکو پہونچاتا تہا اور وہ فعل اسکا دینی عداوت سے نہوتا تہا خواہ ناواقف اور جاہل اُنکے مراتب سے کوئی گستاخی یا بے ادبی کرتا تہا اُس کے حق مین بعد ہدایت کے دُعاے خیر بہی فرماتے تھے اور اُسپر مہربانی بہی کرتے تہے - فَحُجَّةُ اللّٰهِ الْقَاطِعَةُ کَیْفَ یَصْدُرُ عَنْهُ اَمْرٌ یُّنَافِی الْهِدَایَةَ - پس حجت خدا امام یا نبیؑ

کیونکر اُس سے ایسا امر صادر ہو سکتا ہے جو ہدایت کے خلاف ہو فَهٰذَا هُوَ السِّرُّ فِي عَدَمِ كَوْنِهِمْ ع دَاعِيْنَ لِأَعْدَائِهِمْ بِالْخَيْرِ پس یہی راز ہے کہ وہ حضرات اپنے دشمنوں کے حق مین دعاے خیر نہین فرماتے تھے - فَإِنْ حَفِظْتَ مَا تَلَوْنَا عَلَيْكَ مِنَ السِّرِّ فَتَكُوْنُ رَادًّا لِأَكْثَرِ الشُّبُهَاتِ الَّتِي يَرِدُوْنَ أَعْدَائُكَ فِي أَمْثَالِ هٰذَا الْبَابِ پہر اگر تم کو یاد رہا جو کچھہ ہم نے اس راز کے بارہ مین لکھا ہے انشاء اللہ اکثر شبہات جو دشمنان دین حضرات کی نسبت بیان کرتے پہرتے ہین سب کو رد کر دینا آسانی سے ممکن ہوگا والحمد للہ - وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ مِنْ حَالَاتِ يُوْسُفَ ع هٰهُنَا مُلَخَّصًا لِأَنَّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ نَبْدَأُ بِبَيَانِ مَا جَرٰى عَلٰى اٰلِ طٰهٰ وَيٰسٓ مِنْ سِجْنِ الْكُوْفَةِ إِلٰى دِمَشْقَ - ہم نے مختصر مصائب حضرت یوسف ع کے جو اس جگہ لکھے اسکا سبب یہہ ہے کہ اب ہم اسی جگہ سے شروع کرتے ہین اُن اُن مصائب کا بیان جو آل طہ و یسین پر قید خانہ کوفہ سے تا وُرود ان حضرات کے دمشق مین گذرے وَنُبَيِّنُ مِنْ حَالَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ أَيْضًا أَنَّهُمْ كَيْفَ كَانُوْا يَأْتُوْنَ إِلَيْهِمْ بِخَيْرٍ أَوْ بِشَرٍّ - ہم اب یہہ بہی بیان کرین گے کہ مسلمان لوگ کوفہ کے باہر جہان جہان گذر حضرات کا ہوتا تہا کس طرح پیش آمد اُنکے ساتھہ کرتے تہے - وَنَعُوْدُ إِلٰى شَرْحِ مَا أَجْمَلْنَاهُ فِي صَدْرِ هٰذَا الْبَابِ فَنَقُوْلُ - اب ہم پہر پلٹ کر شرح اور تفصیل اُس اجمال کی کرتے ہین جو اس باب کے سرے پر لکھہ چکے ہین - اور کہتے ہین كَمَا أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ جَمَعَ فِي قَضِيَّةِ يُوْسُفَ ع أُمُوْرًا كَثِيْرَةً كَذٰلِكَ جَمَعَ فِي قَضِيَّةِ الْحُسَيْنِ ع أَيْضًا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً حَيْثُ لَمْ يَبْقَ وَلَا وَاحِدٌ مِنَ الْمَصَائِبِ إِلَّا وَقَدْ أَصَابَهُ وَأَهْلَبَيْتَهُ - جس طرح خدا نے حضرت یوسف ع کے مصائب مین بہت سے امور کو جمع فرمایا تہا اسی طرح امام حسین اور اُنکے اہلبیت کی نسبت وہ چند سہ چند امور از قسم مصائب جمع کر دئے حتےٰ کہ شاید کوئی مصیبت ایسی نہو جو اُن بزرگوارون کو نہ پہنچی ہو - وَأَهَمُّ الْأَغْرَاضِ فِي ذٰلِكَ الْإِبْتِلَاءِ ثَلٰثَةٌ يَخْتَصُّ بِكُلِّ وَاحِدٍ فَرِيْقٌ مِنْ ثَلٰثِ فِرَقٍ أَحَدُهَا مُمَانَدَةُ الْكِتْمَانِ بِالْإِعْلَانِ - اگرچہ ان حضرات

کے مبتلاے مصائب ہونے مین بہت سے اغراض خدا کے ہین مگر تین غرضین سب سے زیادہ ملحوظ رہی ہین اور ہر غرض سے ایک فرقہ آدمیون کا خاص ہے اور استحکام اسلام اُن سے ہوتا ہے پہلی غرض یہہ ہے کہ جس قدر دشمنون اور ظالمون نے ظلم کرکے چھپانے مین کوشش کی تہی اُس کے برعکس ان مصائب کا اعلان فرمایا گیا کہ اب کسی طرح چھپ نہ سکے اسواسطے ہے دہوم اب اس شور وشین کی * جسمین مکر نجائین شہادت حسینؑ کی — وَیُؤَیِّدُکَ فِی اِثْبَاتِ مَا ادَّعَیْنَاہُ اَنَّ الْهَتْکَ الَّذِی فَعَلُوْہُ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی حَرَمِ رَسُوْلِھِمْ قَدْ کَانَ یَکْفِیْ لَھُمْ دُخُوْلُھُمْ فِی الْکُوْفَۃِ وَمُرُوْرُھُمْ فَاقِدَاتِ السُّتُوْرِ فِی سِکَکِھَا — ہمارے اس دعوے کا اثبات اسی سے زیادہ ہوتا ہے کہ مثلاً ہتک حرمت اہلبیت کی جو اون بیدینون نے کی تہی بس اسی قدر کیا کم تہی کہ شہر کوفہ مین وہ لائے گئے اور سر بازار بے مقنعہ وچادر اونٹون پر پہرائے گئے فَلَمْ یَرْضَوْا بِہٖ بَلْ اَدْخَلُوْھُنَّ فِیْ مَجْلِسِ ابْنِ زِیَادٍ اَیْضًا مگر اتنی بے آبرو کرنے پر وہ اشقیا راضی نہوئے تا اینکہ دربار ابن زیاد کے مجمع مین بھی انکو لائے ۔ ثُمَّ اَدْخَلُوْھُنَّ فِی السِّجْنِ وَضَاقُوْا عَلَیْھِنَّ ضِیْقًا تَقْشَعِرُّ مِنْ ذِکْرِہٖ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ — پہر انکو قیدخانہ مین داخل کرکے ایسی تنگی اور سختی اون حضرات پر کی جس کے یاد کرنے سے رونگٹے بدن کے کہڑے ہوتے ہین خداترس لوگون کے — ثُمَّ کَانَ یَکْفِیْ لَھُمْ اَنْ یُرْسِلُوْھُمْ اِلٰی یَزِیْدَ مِنْ حَیْثُ یَخْفٰی مُرُوْرُھُمْ — پہر قیدخانہ سے انکو نکال کر یزید کے پاس اس طرح بہی روانہ کرسکتے تھے کہ اُنکی روانگی اثناے راہ مین کسی پر ظاہر نہوتی ۔ لٰکِنَّ اللہَ یُرِیْدُ اِظْھَارَ الْفَضْلِھِمْ وَاِثْبَاتَ کَوْنِھِمْ مُحِقِّیْنَ فَبَدَا لَھُمْ اَنْ یَّشْھَرُوْھُمْ اَیْضًا — مگر خدا کو یہہ منظور تہا کہ انکی حقیت اور بزرگی سب پر ظاہر ہو لہذا اُن ملعونون کی رائے یہہ ہوئی کہ دیار بدیار یہہ لوگ پہراتے ہوئے یزید کے پاس پہنچے ۔ فَکُلَّمَا ظَنُّوْہُ فِیْ اِشَاعَۃِ الذُّلِّ وَالْھَوَانِ کَانَ یَزِیْدُ فِیْ فَضْلِھِنَّ بِظُھُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ وَیُعْلِنُ کُلَّمَا کَتَمُوْہُ مِنَ الْمَظَالِمِ — پس جو جو اُنکے گمان مین ان حضرات کی ذلت کے اظہار اور اشتہار مین آتا گیا اور کرتے رہے وہی امور بسبب ظہور معجزات

دوسری غرض

اور کرامات کے اُنکی بزرگی بہی ثابت کرتے تہے اور جس قدر ظلم ان پر گذرے اور چہپائے گئے تھے اُنکی بہی صداقت ہوگئی - وَذَالِكَ غَرَضٌ قَدِ اسْتَوْفَيْنَا ذِكْرَهُ فِي اَبْوَابٍ شَتّٰى اور یہہ پہلی غرض تو ایسی ہے کہ اس کا پورا بیان ہمنے چند باب مین کردیا ہے - وَالثَّانِي مِنَ الْاَغْرَاضِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى - اور دوسری غرض ان مصائب کے اُٹھانے اور اعلان کرانے سے خدا کے متعلق اون لوگون سے تھی جو مُسلمان نہ تھے جیسے یہود اور نصارے وَغَيْرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا يَلْمِزُوْنَ بِنَا اَنَّ دِيْنَ الْاِسْلَامِ اِنَّمَا هُوَ حِيْلَةٌ لِجَلْبِ الْمَنَافِعِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْاِمْرَةِ لَيْسَتْ فِيْهِ نُوْرَانِيَّةٌ اَصْلًا - اس لئے کہ یہہ کل فرقہ ہم لوگون کو ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دین اسلام فقط ایک حیلہ ہے سلطنت اور خلافت لینے کا اور لوٹ مار کرکے ملک لینے کا ذریعہ کرلیا ہے کوئی نورانی بات جس سے خدا شناسی پیدا ہو اسمین نہین ہے - وَلَقَدْ صَدَّقَ ظَنَّهُمْ مَا وَقَعَ فِي الْخِلَافَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ مِنَ الْحُرُوْبِ وَالْغَنَائِمِ وَمُبَاهَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ بِهَا خَاصَّةً اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا - اور یہہ گمان یہود اور نصارے کا اور بھی پختہ ہوگیا تہا اور اس کی تصدیق اون امور سے بہی ہوتی ہے جو فتوحات اور غنائم کہ پہلی خلافت اور خاص کر دوسری اور کچھ تیسری مین ہوئی تہین اور عام گروہ مسلمانان اونہین فتوحات پر آج تک فخر اور مباہات کر رہے ہین وَيَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ الْاِسْلَامَ اِنَّمَا هُوَ قَتْلٌ وَاَسْرٌ وَهَتْكٌ وَتَحْصِيْلُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةٍ لَا وَاللّٰهِ فَلَيْسَ الْاِسْلَامُ هُوَ هٰذَا - اور عام مسلمانون کو آج بہی یہی عقیدہ ہے کہ اسلام کیاہے کافرون کو پکڑ پکڑ کر قتل کرنا لوٹنا گھسوٹنا قیدی بنانا بے پردگی عورات کی کرنی بہت سی غنیمت اور لوٹ ہاتہہ آنی - مین قسم شرعی کہاکر کہتاہون کہ اسلام اسکو کبہی نہ جاننا چاہیئے - ثُمَّ لَمَّا حَدَثَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْحُرُوْبِ اُمُوْرٌ تَشَاجَرَ فِيْ جَوَازِهَا الْمُسْلِمُوْنَ اَيْضًا كَمَا بُيِّنَ فِيْ كِتَابِ جَدِّنَا الْمُسَمّٰى بِتَشْيِيْدِ الْمَطَاعِنِ - پہر اُنہین لڑائیون مین بعض امور ایسے بہی واقع ہوئے کہ مسلمان باخود بارہا آپسمین لڑنے مرنے پر طیار ہوئے اور اُنکے جائز اور ناجائز ہونے مین خود اہل اسلام نزاع مین واقع ہوئے چنانچہ میرے

جد امجد اعلی اللہ مقامہ کی کتاب مستطاب تشئید المطاعن مین اس کا پورا بیان ہو چکا ہے -
فَلِذٰلِكَ رَسَخَتْ فِي اَذْهَانِ الْمُنْكِرِيْنَ لِدِيْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْاِسْلَامَ هُوَ كَمَا يَقُوْلُوْنَهُ -
اس آپس کے جھگڑے اور ایک دوسرے کی تکذیب سے اور یہی مخالفین دین محمدی کا عقیدہ جم
گیا تہا کہ ہو نہ ہو اسلام یہی لڑائی جھگڑا سلطنت کرنے کا نام ہے وَهٰذَا ظَنُّهُمُ الْبَاطِلُ
وَاِنْ كَانَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى جِهَادَاتِ نَبِيِّنَا اَيْضًا كَمَا تَرٰى فِي كَلِمَاتِهِمْ - اور یہہ بدگمانی
یہود وغیرہ کی اگرچہ ہمارے نبی صلعم کے جہادون کی نسبت بہی تھے جیسا کہ اُنکے اقوال دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہے لٰكِنَّهُ كَانَ يَدْفَعُهُ بِظُهُوْرِ الْكَرَامَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ - مگر
جناب رسول خدا اُنکی اس بدگمانی کو اپنے معجزات اور کرامات سے دفع کر دیتے تھے اور
ایسے امور واقع فرماتے تھے کہ جس سے کفار کو چارہ ہوتا تہا کہ اُنکو موید من اللہ زمانین
وَلِذٰلِكَ شَرَطَ عَلَيْنَا فِي جِهَادِ الدَّعْوَةِ حُضُوْرَ الْاِمَامِ الْمُعْجِزِ فَاِنَّهُ يَدْفَعُ
كُلَّ شُبْهَةٍ تَعْرِضُ فِي مِثْلِ تِلْكَ الْحَالَاتِ - اسی مصلحت سے ہمارے نبی نے شرط
ضروری فرما دی کہ ہم اگر جہاد دعوت اسلام کرین تو اُسی وقت کرین کہ امام معصومؑ معجز
نما موجود ہون اور ہم کو اجازت بہی دین تاکہ اگر کوئی شبہہ جہاد کے امور اور لوازم مین
کفار کو خواہ خود مسلمانون کو پڑے اُسکا پورا پورا دفع امام برحق کر دین - وَلَمَّا كَانَ جَدُّ
الْحُسَيْنِ وَاَبُوْهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَظْهَرَ كَوْنَهُمَا مِنْ حُجَجِ اللّٰهِ فِي الْمُدَاهَنَةِ وَالْبَطْشِ
اور چونکہ جد نامدار امام حسین کے اور پدر بزرگوار آپ کے دونون حضرات نے اپنا حجتِ خدا
ہونا ثابت کر دیا تہا صلح اور جنگ دونون حالتون مین - وَقَدْ صَارَا اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَ
رَيْحَانِهِ اور دونون بزرگ جوار رحمتِ آلہی کو تشریف لے گئے - وَحَدَثَ فِي الْاِسْلَامِ
حَدَثٌ كَمَا تَعْلَمُ وَاَعْظَمُ الْحَوَادِثِ هُوَ مَا ذَكَرْتُهُ مِنْ تِلْكَ الظُّنُوْنِ - اور دین
اسلام مین جو جو حادثہ پڑ گئے تھے وہ معلوم ہین سب سے بڑا شبہہ یہی ہے کہ یہود اور دیگر
مذاہب کو ایسے ایسے گمانِ بد ہمارے دین کی نسبت قوی ہو گئے تھے - فَاقْتَضَتِ الْحِكْمَةُ
الْاِلٰهِيَّةُ اَنْ يُؤَيِّدَ هٰذَا الدِّيْنَ فِي حَالِ كَوْنِ اَحَدٍ مِنَ الْهُدَاةِ مَغْلُوْبًا مَقْهُوْرًا
پس بنظر دفع اسی طعن اور شبہہ کے خدا کی حکمت اسکی مقتضی ہوئی کہ ایک ہادی اور راہنما

دین اسلام کا فقط مغلوب اور مظلوم ہوکر دین اسلام کی حقیت اور نورانیت کو ثابت کرے وَتَكُوْنَ تَحَمُّلُ تِلْكَ الْمَظَالِمِ ذَرِيْعَةً لَهٗ فِيْ صُدُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ وَخَوَارِقِ الْعَادَاتِ - اور یہی ظلم اور ستم جو اس ہادی برحق پر گذرین اُنکا تحمل کرنا اُنکی معجزنمائی کا ذریعہ ہون وَيُؤْمِنُ بِهٖ وَبِنُبُوَّةِ جَدِّهِ الْمُنْكِرُوْنَ لِدِيْنِهٖ وَيُبْطِلُ ظَنُّهُمُ الْكَاذِبَ اُسی امام اور پیشوائے رہنما کی امامت اور اُس کے نانا محمد صلعم کی نبوت پر وہی منکرین دین اسلام ایمان لائین اور اُنکا وہ گمان فاسد جو دین اسلام کی نسبت اوپر مذکور ہوا ہے باطل ہوجائے وَلِهٰذَا نَقُوْلُ اَنَّ الْحُسَيْنَؑ فَدٰى نَفْسَهٗ وَعِيَالَهٗ لِلْاِسْلَامِ اور اسی سبب سے ہم کہتے ہین کہ امام حسینؑ نے اپنی جان اور اپنے عیال کی اسلام پر نثار کردی - وَقَدْ اِعْتَرَفَ بَعْضُ كُبَرَاءِ الْعُلَمَاءِ مِنَ النَّصَارٰى اَنَّ السِّبْطَ الْاَصْغَرَ لِهٰذَا النَّبِيِّ لَوْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ لَمْ يَكُنِ الْاِسْلَامُ نُوْرَانِيًّا - ایک بڑے عالم نصرانی نے اب تو صاف کہدیا کہ اگر امام حسین کی شہادت نہوتی دین اسلام کی نورانیت ثابت نہوتی - وَكَيْفَ لَا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَقَدْ اَثْبَتْنَا فِي الْبَابِ الرَّابِعِ وَالْخَامِسِ اَنَّهٗ اُعْطِيَ حَيٰوةً اَبَدِيَّةً لِاِثْبَاتِ دِيْنِ جَدِّهٖ اِلٰى يَوْمِ رَجْعَتِهٖ - اور کیونکر ایسی باتین منصف مزاج ہر مذہب کے نکرین گے ہم نے تو باب چہارم اور پنجم مین اسی جلد کے ثابت کردیا ہے کہ امام حسینؑ کو جلد و مین ان مصائب اوٹھانے کے زندگی جاوید خدا نے دی ہے جس روز تک پہر دوبارہ زندہ ہوکر دنیا مین نہ آئین گے - وَالثَّالِثُ مِنَ الْاَغْرَاضِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مُوَالِيْهِ وَشِيْعَتِهٖ - اور تیسری غرض جو امام حسینؑ کی شہادت سے متعلق ہے آپ کے دوستون اور آپ کے پیروی کرنے والون سے ہے وَهُوَ يَنْحَلُّ اِلٰى فَوَائِدَ غَيْرِ مُتَنَاهِيَةٍ مِنْ قَضَاءِ حَوَائِجِهِمْ وَدَفْعِ الْكُرُبَاتِ عَنْهُمْ وَشِفَاءِ الْاَمْرَاضِ وَاِدِّخَارِ الْمَثُوْبَاتِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ - اور یہ غرض بہت سے فوائد کی طرف رجوع کرتی ہے مثلاً قضاء حاجات اور مصیبت کا حضرت کے ذریعہ سے دُور ہوجانا بیمارون کو شفا پانا اور ثواب لمبے بیشمار کا حضرت کی زیارت کرنے سے خواہ آپ کے مصائب پر رونے سے ملنا - وَتَسْلِيَةُ قُلُوْبِهِمْ فِيْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ اَصَابَتْهُمْ اِذَا ذَكَرُوْا مَا جَرٰى عَلَيْهِ

وَعَلٰی اَھْلِبَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ - اور یہہ بہی ایک بڑی غرض اُس جناب کے مبتلاے مصائب ہونے مین تھی کہ جس قدر آپکے دوست اور پیرو قیامت تک ہون گے اُنکی تسلی اور تشفی پوری پوری ہواکریگی اگر کسی مصیبت مین گرفتار ہون گے اور ادہر حضرت کے مصائب انکو یاد آئے اپنا رنج بہول جائین گے اور آپکی مصیبت پر دردناک اور گریبان چاک ہواکرینگے - وَلِذٰلِکَ رَضِیَ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ بِاَنْ لَا تَبْقٰی مُصِیْبَۃٌ اِلَّا وَیُبْتَلٰی بِھَا اَھْلُہٗ وَاَقَارِبُہٗ - پہر چونکہ ہمارے نبی اپنی امت پر نہایت درجہ کے شفیق تھے لہٰذا علاوہ فائدہ شفاعت اخروی کے تسلی اور تسکین دہی امت کی غرض سے اپنی اولاد اور اہلبیت پر کل مصائب کا واقع ہونا گوارا فرمایا اس طرح سے کہ شاید کوئی مصیبت باقی نرہی ہوگی جو اُنپر نگذری ہو - ثُمَّ لَمَّا کَانَتِ الْمَصَائِبُ عَلٰی قِسْمَیْنِ اَحَدُھُمَا اُمُوْرٌ تَجْرِیْ مَجْرَی الْاُمُوْرِ الطَّبِیْعِیَّۃِ وَالْعَادِیَّۃِ وَلَیْسَ فِیْ اِیْقَاعِھَا وَاِحْدَاثِھَا فَضْلُ مُدَاخَلَۃٍ لِفِعْلِ الْعِبَادِ - پہر چونکہ مصائب کی دو قسمین ہین ایک تو وہ باتین ہین جن کے واقع کرنے اور پیدا کرنے مین بندون کے افعال کو چندان مداخلت نہین ہے - کَالْمَوْتِ الطَّبِیْعِیِّ وَالْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالْحَوَادِثِ الْاَرْضِیَّۃِ وَالسَّمَاوِیَّۃِ - جیسے وہ موت آدمی کی جو مقتضاے طبیعت ہے یا تنگدستی اور فاقہ کشی خواہ زمین اور آسمان کے حادثہ لمے بشمار فَسِلْوَتُھَا ھُوَ الْاِعْتِبَارُ وَھُوَ اَیْضًا اَمْرٌ عَادِیٌّ - ایسے مصائب مین تسلی اسی سے ہوتی ہے کہ اپنے ابناے جنس کے حالات کو یاد کرکے عبرت پکڑی جائے اور یہہ عبرت بہی ہماری عادت مین داخل ہے - وَالثَّانِیْ مَا لَہٗ مَزِیْدُ مَدْخَلٍ فِیْہِ لِاَفْعَالِنَا کَالْقَتْلِ وَالنَّھْبِ وَالْھَتْکِ وَالْاَسْرِ وَالسَّبِّ وَالشَّتْمِ وَغَیْرِھَا - دوسری قسم مصائب کی وہ ہے جسمین ہمارے فعل کو اُس مین زیادہ مداخلت ہے جیسے قتل کرنا لوٹ لینا پردہ دری کرنی قید کرنا بُرا کہنا گالیان دینی - وَغَیْرَ ذٰلِکَ وَالسَّلْوَۃُ فِیْھَا اَیْضًا وَاِنْ تَحْصُلُ لَنَا اِذَا تَصَوَّرْنَا بَعْضَ اَقْرَانِنَا وَاَمْثَالِنَا اَنَّھُمْ اُصِیْبُوْا بِمِثْلِھَا - اور ایسے مصائب مین بہی اگرچہ ہمکو تسلی یادآوری سے اپنے امثال اور اقران کے مصائب سے ہوجاتی ہے - لٰکِنْ اِذَا اُصِیْبَ بِھَا مَنْ ھُوَ

اَعْظَمَ شَاْنًا وَاَرْفَعُ قَدْرًا وَمَنْزِلَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بَلْ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ لِاَجْلِهٖ فِيْ زَعْمِنَا۔ مگر جب ایسی مصیبتون مین وہ شخص مبتلا کیا جائے جس کی شان بڑی ہو اور جس کا رتبہ دنیا اور دین مین بلند ہو بلکہ وہ برگزیدۂ خدا ہو جس کے واسطے خدانے زمین و آسمان ہمارے عقیدہ کے روسے پیدا کیا ہو۔ فَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ تَذَكُّرُنَا وُقُوْعَ تِلْكَ الْمَصَائِبِ عَلَيْهِ سَلْوَةً لَنَا۔ پہر ان مصایب کی یاد آوری ایسے جناب پر کیون نہ ذریعہ ہماری تسلی کا ہوگی ضرور ہوگی۔ فَاِذَا مَرِضَ ابْنٌ لَنَا مَثَلًا وَسَنَحَ لَنَا اَنْ نَرْحَلَ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ اِضْطِرَارًا ذَكَرْنَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا الْحُسَيْنَ وَابْنَهٗ عَلِيًّا وَهُوَ يُرِيْدُ الْعِرَاقَ وَيَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ حَصَلَ لَنَا السَّلْوَةُ وَفَعَلْنَا مَا فَعَلَهُ الْحُسَيْنُ تَاسِّيًا بِهٖ۔ پہر اگر کوئی ہمارا فرزند بیمار شدید ہوا اور کسی ظالم کے خوف سے مثلاً ہمکو سفر کرنا ضرور ہوا اُسوقت ہم یاد کرین کہ ہمارے مظلوم امام حسینؑ کے فرزند جناب سید الساجدین بہی کیسے سخت بیمار تھے جسوقت حضور نے بخوف قتل مکہ سے عراق کا سفر کیا ہے آخر حضرت نے انکو اپنے ہمراہ لیا اور بیمار کو سفر مین کیسی شدت ہوئی نہ دوا ملی اور نہ غذا۔ جسکے یاد کرنے سے ہمارا کلیجہ موںھ کو آتا ہے پس ہم بہی اُسی جناب کی پیروی کرین گے اور اپنے مریض پسر کو ساتھ لین گے۔ وَاِنْ كَانَتْ لَنَا بِنْتٌ مَرِيْضَةٌ وَتَرَكْنَاهَا فِيْ بَلَدِنَا وَحِيْدَةً فَرِيْدَةً وَحَمَلْنَا كَلِمَتْ كَانَ يُمَرِّضُهَا ذَكَرْنَا الْبِنْتَ الْمَرِيْضَةَ لِلْحُسَيْنِ وَهِيَ الَّتِيْ تَرَكَهَا فِي الْمَدِيْنَةِ۔ اور اگر کوئی ہماری لڑکی بیمار ہوا اور ہم اُسکو تنہا گہر مین چہوڑ جائین اور بہرا ہوا گھر اوجاڑ کر سوا اُس کے کوئی اور اوس کا خبرگیران وہان نرہین ؎ باپ مان چُہوٹے بہن چہوٹے برادر چہوٹا + اور پہر سفر مین ہم کو اُسی دختر بیمار کی مہر پدری سے یاد آئے کہ ہائے ہائے اُسپر کیسی گذرتی ہوگی کون دوا دیتا ہوگا کون غذا کہلاتا ہوگا اُسوقت ہم فاطمہ صُغرا دختر امام حسینؑ کو یاد کرین اور اُن کی تنہائی اور بیماری کی مصیبت ہمکو یاد کرنی چاہئے۔ فَيَكُوْنُ تَذَكُّرُنَا ذَيْنِكَ الْفِعْلَيْنِ الصَّادِرَيْنِ عَنْ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِ صَارِفًا لَنَا عَنِ الْجَزَعِ وَفَقْدِ الصَّبْرِ عَلٰى مُصَابِنَا۔ ان دونون فعل امام حسینؑ کی یاد آوری ہمکو بیقراری اور بے صبری سے اپنی

مصیبت پر منع کریگی - فَیُدْخِلُنَا ذٰلِکَ التَّاسِّیْ فِیْ زُمْرَۃِ الصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ
وَھُمُ الصَّابِرُوْنَ فِی الْبَاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ وَھٰذَا اَمْرٌ وَالتَّسْلِیَۃُ
اَمْرٌ اٰخَرُ - اُسوقت ہمکو امام کی پیروی فورًا اوسی گروہ صالحین مین داخل کردیگی
جن کی ثنا قرآن مین یون فرماتاہے کہ سختی اور بدحالی مین ہمارے خاص بندے صبر
کرتے ہین اور یہہ شرف اور بزرگی ہمکو جو پیروی سے اپنے امام کے حاصل ہوگا یہہ ایک
نفع ہے اور تسلی اور تشفی جو ہم کو ہوگی وہ دوسرا نفع ہے - وَالثَّوَابُ وَالْاَجْرُ الَّذِیْ
نَکْتَسِبُھُمَا مِنْ ذِکْرِ مَصَائِبِہٖ اَمْرٌ ثَالِثٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اور جو ثواب
کثیر ہمکو یادآوری مصائب اور گریہ و بکا سے امام کی مصیبت پر ہمکو ملیگا وہ تیسرا
فائدہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ (یہہ فعل حکیم مطلق کا بخاطر ہماری نبی کے
ہے کس امت پر ایسا فضل ہواہے) وَاِنَّمَا قَدَّمْنَا ذِکْرَ ھٰذَیْنِ الْفِعْلَیْنِ
الْمُتَضَادَّیْنِ الصَّادِرَیْنِ عَنِ الْحُسَیْنِ ؑ لِاَنَّ الْاِبْتِلَاءَ بِالْاُمُوْرِ الْمُتَضَادَّۃِ
مِمَّا یَعْسُرُ تَحَمُّلُہٗ وَالصَّبْرُ عَلَیْہِ لِاَسْبَابٍ عَدِیْدَۃٍ لَا یَسَعُنِی الْمَقَامُ بِذِکْرِھَا -
ہم نے مصائب امام ؑ مین پہلے ان دو مصیبتون کا جو ذکر کیاہے اور یہہ دونون آپسمین
ایک دوسری کی ضد ہین پس سبب تقدیم ذکر یہی ہے کہ ایسے امور جو باہمد گر ضد
ہون انمین مبتلا ہونا سخت مصیبت کا سامنا پیدا کرتاہے کہ تحمل اُس کا دشوار ہوتا
ہے اور اُس پر صبر کرنا بہت سے اسباب سے ہنین ہوسکتاہے جسکا بیان ہم اس جگہ
ہنین کرسکتے ہین - وَکَانَ سَیِّدُنَا الْحُسَیْنُ ؑ مُبْتَلًی بِاَکْثَرِ الْمُتَضَادَاتِ - اور ہمارے
سردار امام حسین ؑ پر اکثر ایسے ہی مصائب گذرے ہین جو باہم ضدیت رکھتے ہین
وَمَعَ ذٰلِکَ صَبَرَ وَاسْتَقَامَ فَھُوَ الَّذِیْ یَقُوْلُ سُبْحَانَہٗ فِیْ اَمْثَالِہٖ اِنَّ
الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ - باوجود
ایسے مصائب مین مبتلا ہونےکے وہ جناب صابر اور ثابت قدم رہے اور یہی
ایسے لوگ ہین جن کے حق مین خدا فرماتاہے تحقیق یہہ بات ہے کہ جن لوگون نے خدا
کو اپنا رب اور پروردگار مان لیا اور اس کے بعد ثابت قدم بہی رہے اور امتحانات

مین بوے اوترے اون پر فرشتے نازل ہوتے ہین۔ وَبِالْجُمْلَةِ فَكُلُّ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنَا وَكُلُّ مَا يُتَوَهَّمُ كَوْنُهُ مُصِيبَةً فَقَدْ جَمَعَ اللّٰهُ فِي اَهْلِبَيْتِ نَبِيِّنَا۔ اب مختصر یہہ ہے کہ جو مصیبت ہم پر نازل ہوتی ہے یا جس امر کو ہم خیال کرین کہ یہہ مصیبت ہے اُن سب کو خدانے ہماری تسلّی کی غرض سے ہمارے نبیؐ کی اہلبیت مین جمع فرمادیا۔ لِيَنْحَلَّ بِهِمْ عُقَدُ مَكَارِهِنَا وَتُفَثَّأَ بِهِمْ حَدُّ شِدَّةِ اَيْدِنَا۔ تاکہ ہمارے مصائب کی گرہین اہنین مشکل کشا کے اولاد کی طفیل سے کہلتی رہین۔ اور ہماری سختیون کی تیز باڑہ اُنکے وسیلہ سے کند ہوا کرے فَرِجَالُنَا وَنِسَائُنَا وَكُهُولُنَا وَشَبَابُنَا بَلْ صِغَارُنَا الْمُرْتَضِعِيْنَ مِنْ ثَدْيِ اُمَّهَاتِهِمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ الرَّضِيعِ رُوْحِي لَهُ الْفِدَا كُلُّ مَنْ يَبْتَلِي بِمُصِيبَةٍ فَبِازَائِهَا مُصِيبَةُ الْحُسَيْنِ عَ حَاضِرَةُ التَّصَوُّرِ اب ہمارے مرد اور ہماری عورات اور ادھیڑ اور جوان بلکہ چھوٹے شیر خوار بچے جیسے علی اصغر (ہماری جان اُس پلیسے پر فدا ہو جائے) الغرض جس پر کوئی مصیبت پڑے اُس کے مقابل امام حسینؑ کی ایک مصیبت فوراً ہمارے تصور مین آجاتی ہے۔ وَنَكْشِفُ لَكَ هٰهُنَا سِرًّا لَطِيفًا فِي غَايَةِ الدِّقَّةِ وَالْغُمُوضِ۔ اس مقام پر ایک نہایت باریک رمز ہم ظاہر کرتے ہین جسکی باریکی اور سربستگی درجۂ انتہا پر ہے۔ وَهُوَ اَنَّ نَبِيَّنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ لَمَّا كَانَ خَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النُّبُوَّةَ وَلَا يَاتِي بَعْدَهُ نَبِيٌّ اٰخَرُ وَيَبْقِيْ اُمَّتُهُ اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ وہ راز یہہ ہے کہ ہمارے نبی محمد صلعم چونکہ آخری پیغمبر ہین اب کوئی نبی ان کے بعد اس دنیا مین نہ آئیگا اور آپکی امت تاقیامت باقی رہے گی۔ وَالْاَزْمِنَةُ الْمُتَطَاوِلَةُ يَتَجَدَّدُ فِيهَا اُمُورٌ جَدِيدَةٌ لَا يَنْقَطِعُ تَجَدُّدُهَا۔ اور زمانہائے دراز مین ہر قسم کے جدید امور پیدا ہوتے رہتے ہین۔ فَتَجَدَّدُ حَاجَاتُنَا اِلَيْهَا اَيْضًا فَيَجِبُ لَنَا مِنْ اَسْبَابٍ وَاُمُورٍ كَافِلَةٍ لِمُهِمَّاتِنَا۔ اب ہماری حاجتین بہی ہمیشہ نئی نئی پیدا ہوتی جائین گی۔ اب ہمارے واسطے لازم ہے کہ ہمارا پروردگار ایسے امور فراہم کرتا رہے جو ہماری جدید حاجات کی کارروائی مین کارآمد ہون۔

فَالْهَادِیْ لَنَا یَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ جَامِعًا لِکُلِّ مَا نَحْتَاجُ اِلَیْهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ - اب ہمارا ہادی اور راہ نما بہی ایسا ہونا ضرور ہے کہ ہماری حاجت روائی کے جملہ ساز و سامان اُسکے پاس موجود ہون علم بہی اُسکو پورا ہو اور عمل بہی اُسکا ہر طرح سے کامل ہو وَمِنْجُمْلَةِ الْاَعْمَالِ تَحَمُّلُ الْمَصَائِبِ وَالصَّبْرُ عَلَی الْاَذٰی وَمُجَانَبَةُ الشَّکْوٰی فِیْ عُمُوْمِ الْبَلْوٰی - اور اعمال مین سے یہہ بہی ایک بڑا سخت عمل ہے کہ وہ ہادی مصائب مین تحمل کرے اور ایذاہاے جسمانی اور روحانی پر صابر رہے اور شکوہ سے کبہی زبان اُس کی آشنا نہ ہو گو تمام مصائب اُس کے اوپر گذر جائین - وَکَانَ الْاِبْتِلَاءُ بِبَعْضِ تِلْکَ الْمَصَائِبِ یُنَافِیْ شَانَ النُّبُوَّةِ الْمُطْلَقَةِ فَاخْتَارَ اللّٰهُ سِبْطَهٗ وَاَهْلَبَیْتِهٖ حَامِلًا لِذٰلِکَ الْخَطْبِ الْجَلِیْلِ - اور بعض مصائب مین مبتلا ہونا ہمارے نبی کی شان نبوت کے خلاف تہا اسیواسطے خدانے اُن کے چہوٹے فرزند اور اُنکے اہلبیت کو اِس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز کیا - فَکَمَا اَنَّ اِجْتِمَاعَ الْمَصَائِبِ بِاَجْمَعِهَا فِیْ شَخْصٍ وَاحِدٍ لَا یُتَصَوَّرُ اِلَّا بِفِعْلٍ اِلٰهِیٍّ کَذٰلِکَ الصَّبْرُ عَلَیْهَا وَالْاِسْتِقَامَةُ اَیْضًا لَا یُمْکِنُ اِلَّا مِمَّنِ اجْتَبَاهُ اللّٰهُ وَجَعَلَهٗ مِنْ خَوَاصِّ عِبَادِهٖ پہر جس طرح تمام مصیبتون کا ایک شخص مین جمع ہو جانا کبہی عقل مین نہین آتاہے بدون اس کے کہ خدا ایسا موقع پیدا کرے کہ ہر قسم کی مصیبت جمع ہو جائے اسی طرح انکا بار اوٹھانا اور اُنکی برداشت کرنی یہہ بہی بدون اس کے نہین ہو سکتی ہے کہ وہ شخص برگزیدۂ بندگان خدا سے ہو اور خاص بندۂ الٰہی ہو فَاجْتِمَاعُهُمَا اَمْرٌ مُعْجِزٌ وَالتَّحَمُّلُ عَلَیْهِمَا اَیْضًا اَمْرٌ مُعْجِزٌ اٰخَرُ - بس جس طرح سے اتنی مصیبتون کا یکجا ہو جانا عقل کو عاجز کرتا ہے اوسی طرح اون پر صبر کرنا بہی ایک بڑا معجزہ ہے - فَاِنْ حَاوَلْنَا اِحْصَاءَ الْمَصَائِبِ الَّتِیْ اُبْلِیَ بِهَا اٰلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَذٰلِکَ اَمْرٌ فَوْقَ الْوُسْعِ - پہر اگر ہم ارادہ کرین کہ جس قدر مصائب مین آل نبی مبتلا ہوئے تہے اون سب کو شمار کرلین - یہہ بات تو ہماری طاقت سے باہر ہے - بَلْ اِنْ اَرَدْنَا اَنْ نُحْصِیَ مَا اَصَابَهُمْ مِنَ الذُّلِّ وَالْخِزْیِ مِنْ یَوْمِ دُخُوْلِهِمُ الْکُوْفَةَ اِلٰی یَوْمِ خُرُوْجِهِمْ عَنْهَا فَهُوَ اَیْضًا مِمَّا یَعْسُرُ بَیَانُهٗ - بلکہ اگر ہم اس کا ارادہ کرین کہ جس روز سے یہہ حضرات کوفہ مین داخل ہوئے اور تا روزیکہ وہ سب کوفہ سے باہر نکلے اور روانہ دمشق

ہوئے یہہ بہی دشوار ہے کہ ہم اسکو پورا بیان کرسکین اور ہرگز ممکن نہین ہے۔ وَلٰكِنْ نَذْكُرُ اَنَّهُمْ بَعْدَ مَا عَفَىٰ بْنُ زِيَادٍ عَنْ قَتْلِ سَيِّدِنَا السَّجَّادِ اَمَرَ بِاِدْخَالِهِمْ فِي السِّجْنِ مگراب ہم یہہ کہتے ہین کہ جب ابن زیاد نے جناب سید الساجدین کے قتل کرنے سے درگذر کی پہر حکم دیا کہ انکو قیدخانہ مین لیجاؤ۔ وَاَمَرَ الْحُرَّاسَ بِاَنْ يُضَيِّقُوْا عَلَيْهِمْ وَاَمَرَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ اَنْ يُطَافَ بِهِ فِي السِّكَكِ۔ اور نگاہبانون کو زندان کے کہا کہ قیدخانہ مین ان پر سختی زیادہ کرنا اور سر اقدس امام حسینؑ کو کوچہ بکوچہ پہرانے کا حکم دیا۔ وَلَمْ اَظْفَرْ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا بِرِوَايَةٍ دَالَّةٍ عَلٰى اَنَّهُمْ لَبِثُوْا فِي سِجْنِ الْكُوْفَةِ بِاَيِّ حَالَةٍ وَكَيْفَ مَضٰى عَلَيْهِمْ تِلْكَ الْاَيَّامُ وَمَا قَدْرُ زَمَانٍ مَكَثِهِمْ فِيْهِ۔ اور آجتک مجہے پوری تحقیق کسی روایت کے ذریعہ سے نہوئی کہ وہ حضرات کوفہ کے قیدخانہ مین کیونکر اور کس حالت سے رہے اور کیا کیا اُنپر وہان گذری اور کے روز رہے۔ وَلَا كَثِيْرَ فَائِدَةٍ فِيْ ذٰلِكَ فَلْنَنْقُلْ مَا هُوَ اَهَمُّ الْاَغْرَاضِ اور کچہہ زیادہ فائدہ بہی اُس کی تحقیق مین نہین ہے اب ہم کو لازم ہے کہ جو اہم اغراض ہے اُسکو بیان کرین تاکہ قوت ایمانی بڑہے۔ فقط

باب سیزدہم

بیان اون مصلحتون کا جن کی غرض سے یہہ واقعہ کربلا مین ہوا اور کوفہ کو ترجیح کیا تھی ان واقعات کے وہان ہونے مین۔

نَقُوْلُ اِنَّ مَا مَضٰى عَلٰى مَصَائِبِ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَاِنْ كَانَ يُمْكِنُ وُقُوْعُهُ فِي الْمَدِيْنَةِ وَفِيْ مَكَّةَ وَفِيْ غَيْرِ تِلْكَ الْبِلَادِ اَيْضًا۔ ہم کہتے ہین کہ جو قدر مصائب اہلبیت رسول پر کربلا مین گذرے اگرچہ ممکن یہہ بہی تہا کہ مدینہ طیبہ یا مکہ معظمہ خواہ اور کسی مقام پر گذرتے۔ لٰكِنَّ الْاِسْتِجْمَاعَ الَّذِيْ هُوَ اَهَمُّ الْاَغْرَاضِ كَمَا كَانَ لَمْ يَكُنْ يَحْصُلُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَقَامِ كَمَا حَصَلَ هُنَاكَ۔ مگر یہہ جمع ہوجانا مصائب کا اور یہہ پورا اتمام حجت

کہ جسکو ہم نے باب سابق مین بطور تمہید اسی باب کے لکہا ہے جیسا کہ زمین کربلا پر اور متصل
بکوفہ اور خود کوفہ مین ہوا یہہ اور جگہ ہنو سکتا - فَاِنَّ الْكُوفَةَ كَانَ مُسْتَقَرَّ الْخِلَافَةِ عَلِيٍّ
وَخِلَافَتُهُ هِيَ مَحَلُّ النِّزَاعِ مِنْ بَدْوِ الْاَمْرِ - اسلئے کہ شہر کوفہ دہی دارالخلافہ علی بن
ابیطالب ع کا ہے اور خلافت جناب امیر کی اور اُنکی اولاد کی اسمین نزاع ابتدا سے چلی
آرہی ہے - فَالْبَلَدُ الَّذِيْ يَتَّصِفُ بِذٰلِكَ الْوَصْفِ يَكُوْنُ اَرْضُهُ وَدُوْرُهُ وَ
اَبْوَابُ الدُّوْرِ وَحِيْطَانُهَا وَسُقُوْفُهَا بَلِ الْحَصٰى وَالرَّمْلُ مِنْ هٰذَا الْبَلَدِ يَكُوْنُ
مُذَكِّرًا لِكُلِّ مَا يَجِبُ تَذْكِيْرُهُ - جو شہر اور اُس کے گرد و نواح کے گاؤن وغیرہ اس
وصف پر ہون یعنی وہان سلطنت ظاہری جناب امیر کی رہی ہو اُس کی زمین اور گہر اور
گہرون کے دروازے بلکہ دیوارین چہتین بلکہ سنگریزہ راہ کے اور ریگ یہہ سب یاد دہی کرتے
ہین اُن باتون کی جنکی یاد دہانی نبیؐ اور وصیؑ نبی کو اپنی امت کے واسطے واجب ہے - وَهٰذَا
اَمْرٌ وَاحِدٌ وَاَمْرٌ اٰخَرُ لَيْسَ لَنَا حَاجَةٌ اِلٰى ذِكْرِهٖ وَهُوَ اَنَّهُ لِمَ اخْتَارَ عَلِيٌّ ع
الْكُوْفَةَ كَوْنَهَا مُسْتَقَرَّ الْخِلَافَةِ - یہہ تو ایک بات ہے اور ایک بات اور بہی ہے
جسکے ذکر کی حالات جناب امام حسین ع کے ساتہہ ہم کو حاجت نہین ہے اور وہ یہہ ہے کہ
جناب امیر ع نے کیون کوفہ کو اپنا دارالخلافت قرار دیا تہا مدینہ کو چہوڑ کر جہان تین خلافتین
ہو چکی تہین - وَكَمَا اَنَّ هِجْرَةَ نَبِيِّنَا عَنْ مَكَّةَ وَاسْتِيْطَانَهُ الْمَدِيْنَةَ لَمْ يَكُنْ
اِلَّا عَنْ دَوَاعِيْ وَاَسْبَابٍ كَذٰلِكَ لِعَلِيٍّ ع اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ اَسْبَابٌ كَثِيْرَةٌ -
جس طرح ہمارے نبی صلعم نے اپنا وطن مکہ معظمہ چہوڑ کر مدینہ کو وطن قرار دیا اُس کے اسباب
بہت سے تہے اسی طرح جناب امیر ع کو مدینہ چہوڑ کر شہر کوفہ مین اپنا قیام کرنا اوس کے بہی
مصالح بہت سے تہے وَيَكْفِيْ لَنَا الْاِشَارَةُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَسَيَاْتِيْ - ہمکو اشارہ
ایک بات کہنی ضرور ہے جس کو آیندہ سطور مین لکہین گے - وَكَذٰلِكَ الْحُسَيْنُ ع
اِسْتَقَرَّ رَاْيُهُ اَوْ اَجْرَى اللّٰهُ مَشِيَّتَهُ فِيْهِ اَنْ يَخْتَارَ مَضْجَعَهُ اَرْضَ كَرْبَلَا
اسیطرح امام حسین ع کی راے جہان آراے خواہ مشیت آلہی اُنکے حق مین یہی جاری ہوئی
کہ اپنی قتلگاہ اور خوابگاہ زمین مقدس کربلا کی اختیار کرین - وَقَالَ عَلِيٌّ ع بِالنِّسْبَةِ

اِلَی الْکُوْفَۃِ کَاَنِّیْ بِکِ یَا کُوْفَۃُ تُمَدِّیْنَ مَدَّ الْاَدِیْمِ وَ تُعْرَکِیْنَ عَرْکَ الزَّلَازِلِ
جناب امیرؑ نے کوفہ کے حق مین یون ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے تیری نسبت اے کوفہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ جس طرح کھال چرسہ کی کھینچ کر بڑہائی جاتی ہے اسی طرح تیری زمین بھی کھینچی جائیگی
اور جس طرح زلزلہ سے شہر اور زمین کی پامالی ہوتی ہے ویسے ہی پامالی تیری ہوگی۔ وَلَا یَخْفیٰ
عَلیٰ مَنْ یُطَالِعُ کُتُبَ السِّیَرِ اَنَّ الْکُوْفَۃَ لَمَّا اَظْهَرَتِ الْمَفَاسِدَ الَّتِیْ کَانَتْ
نَتَائِجُ لِمُخَالَفَۃِ الْاُمَّۃِ قَوْلَ نَبِیِّهَا فِیْ اَمْرِ الْخِلَافَۃِ لَمْ یَظْهَرْ هَا بَلَدٌ اٰخَرُ۔
تاریخ اور سیر کے مطالعہ کرنے والے پر مخفی نہین ہے کہ زمین کوفہ نے جس قدر وہ فسادات
اور خرابیان ظاہر کردین جو نتیجہ تہین مخالفت قول نبیؐ کی دربارۂ امر خلافت کے اس قدر توشاید
کسی زمین پر ظاہر نہوے ہون گے۔ فَوُقُوْعُ تِلْکَ الشَّهَادَۃِ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ وَ هَتْکُ حَرِیْمِ
نَبِیِّنَا فِیْهَا اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ بِالنَّظْرِ اِلیٰ تِلْکَ الْمَصَالِحِ۔ پس شہادت کا زمین عراق پر
واقع ہونا اور ہتک ناموس نبی اوسی زمین پر ہونی اونہین مصلحتون سے تہی جنکو ہم جابجا
لکہہ چکے ہین۔ وَاَمَّا ثَانِیًا فَنَقُوْلُ اِنَّ اَهْلَ الْکُوْفَۃِ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ
بِاَشْیَاعِ عَلِیٍّؑ دوسری بات اس جگہ پر ہم یہہ بہی کہتے ہین کہ اہالیان کوفہ اپنے کو نام زد
کرتے تھے کہ شیعیان علیؑ سے ہین۔ وَاِنْ کَانَ اَهْلُ الْیَمَنِ اَیْضًا یُعْرَفُوْنَ بِذٰلِکَ
اللَّقَبِ اگرچہ اہل یمن بہی اسی لقب سے مشہور تھے۔ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا فِیْ
وُصُوْلِ الْبِرِّ وَالصِّلَۃِ یُضَاهِئُوْنَ بِاَهْلِ الْکُوْفَۃِ۔ مگر پہر بہی بڑا فرق ہے اہل
یمن پر اس قدر احسانات اور ایسی پرورش خاندان امیرالمومنین کی نہ تہی جیسے کہ اہل
کوفہ کے زن اور مرد پر تہی۔ وَ هٰذَا عَلِیٌّؑ کَانَ یَحْمِلُ عَلیٰ ظَهْرِهِ الْحُبُوْبَ وَالْغَلَّاتِ
اِلَی اَرَامِلِهَا وَ اَیْتَامِهَا سِرًّا مُوْتَمِرًا لِقَوْلِهٖ تعالیٰ وَاِنْ تُخْفُوْهَا فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ۔ یہی
علی بن ابی طالبؑ ہین کہ باوجود اُس جاہ اور حشم کے راتون کو چھپ چھپ کر اپنی پشت مبارک
پر جو وغیرہ اور روٹیان لادلاد کر کوفہ کی بیوہ اور یتیمون کے واسطے لئے پہرتے تھے بنظر
بجاآوری حکم خدا کے کہ اگر کار خیر کو چھپا کر کرو یہہ امر تمہارے حق مین نیک ہوگا۔ وَالْیَوْمَ
نَبَاتُهٗ وَ اَصَاغِرُ بَنِیْهِ کَانُوْا یَمُوْتُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ مُذْ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ

فِی اَرْضِ نَیْنَوٰی وَقَدْ وَرَدُوْا فِی الْکُوْفَۃِ اَیْضًا جَائِعِیْنَ عِطَاشًا۔ اور آج کا دن ہے یا اللہ کیون زمین کوفہ کی اولٹ نہ گئی کہ اُسی علیؑ کی بیٹیان اور چھوٹے چھوٹے لڑکے تین روز سے زمین نینوے پر مارے بھوک اور پیاس کے مرے جاتے تھے اور اب کوفہ مین بھی پہنچ گئے ہین اور ضرور بھوکے پیاسے ہون گے۔ وَقَدْ مَرَّ فِی الْبَابِ الْحَادِیْ عَشَرَ اَنَّ الْکُوْفِیَاتِ یَرْمُوْنَ اِلَیْهِمُ التَّمْرَ وَالزَّبِیْبَ عَلٰی سَبِیْلِ الصَّدَقَۃِ الْمُحَرَّمَۃِ آہ صد آہ اوپر کے باب گیارھوین مین گذر چکا ہے کہ عورات کوفہ اہلبیت کی طرف چھوہارے اور انگور خشک بطور خیرات کے پھینکتے تھے وَلَمْ یَمْضِ مَا بَیْنَ الزَّمَانَیْنِ اَزْیَدَ مِنْ عَشْرِیْنَ سَنَۃً فَهٰذَا تَقَلُّبُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ ابھی بیس برس سے زیادہ زمانہ عروج اور سلطنت جناب امیرؑ کو نہین گذرا ہے کہ آج یہہ نیرنگی زمانہ اُنکی اولاد کے ساتھہ ہے یہہ زمانہ کا اولٹ پھیر ہے عبرت کا مقام ہے بلکہ ہمارے ایسے جان دادہ محبت اہلبیت کا تو مرجانے کا مقام بھی ہے۔ وَاِلٰی هٰذَا یُشِیْرُ سَیِّدُنَا السَّجَّادُ بِقَوْلِهٖ ؎ فَلَیْتَ شِعْرِیْ اِلٰی کَمْ ذَا تُجَاذِبُنَا۔ فُنُوْنُهٗ وَتَرَانَا کَمْ نُجَاذِبُهٗ اور اسی طرف اشارہ فرماکے جناب سید الساجدینؑ فرماتے ہین کاش ہمکو معلوم ہوجائے کہ یہہ نیرنگی ہاے زمانہ کب تک ہم سے نزاع کرتی رہینگی اور چشم زمانہ دیکھتی رہینگی کہ ہم کب تک اُس سے مقابلہ کرین گے۔ قُلْتُ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ اَنْتُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِصَبْرِ الْاَکَارِمِ فَغَلَبْتُمْ بِالْمُصَابَرَۃِ عَلٰی فُنُوْنِ الدَّهْرِ۔ مین کہتا ہون سلام ہو تمپر اے اہل بیت نبوت تمکو خدانے خاص کردیا کہ بڑے بڑے صابرون نے جو صبر کیا ہے اوس سے بھی تمہارا صبر بڑھا ہوا ہے تم ہی غالب ہوگئے اپنے صبر اور استقامت سے زمانہ کی کجروی پر۔ کیا مجال ہے کہ زمانہ تم سے نیرنگی کرکے تمہارے ثبات قدم مین لغزش دیکھے۔ فَاِنْ کَانَ مَا اَصَابَ بِهِ الْحُسَیْنُ وَاَهْلُ بَیْتِهٖ فِیْ غَیْرِ اَرْضِ الْکُوْفَۃِ وَنَوَاحِیْهَا فَکَیْفَ یُمْکِنُ لَنَا اَنْ نَقُوْلَ فِیْ حَقِّ سَاکِنِیْهِ مَا نَقُوْلُہٗ فِیْهِمْ۔ پھر اگر یہہ مصائب امام حسینؑ اور اُنکی اہلبیت پر زمین کوفہ اور گرد و پیش کوفہ کے نگذرتے کیونکر ہمکو یہہ کہنا جائز ہوتا جو کہ اب ہم کوفیان پُر دغا اور محسن کُش کی

نسبت کہنا چاہتے ہین - وَکَیْفَ یَصِحُّ مَا قَالَہُ سَیِّدُنَا السَّجَّادُ فِیْہِمْ اَیَّتُہَا الْمَکَرَۃُ الْغَدَرَۃُ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ یَاْتُوْا اِلَیَّ مَا اَتَیْتُمْ بِآبَائِیْ - اور کیونکر صحیح ہوتا فرمانا جناب سید الساجدین کا اے قوم مکار اور فریبی اب تم چاہتے ہو کہ مجھ سے بھی وہی دغا کرو جو میرے باپ دادا سے کر چکے ہو - وَمَعَ قَطْعِ النَّظْرِ عَنِ الْکُلِّ فَاِنَّ الْحُسَیْنَ ؑ کَانَ قَدْ سَقَاھُمْ وَرَوّٰی عَطْشَہُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کَمَا ذَکَرْنَاہُ فِی الْبَابِ التَّاسِعِ عَشَرَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ اور قطع نظر اور سب احسانات کے جو اس خاندان سے نسبت اہالیان کوفہ کے ہوئے خود امام حسین ؑ نے تین مرتبہ انہین کو فیونکی پیاس بجہائی تھی نہایت شدت تشنگی مین چنانچہ ہم نے باب اُنیسوین جلد اول مین اسکو لکہا ہے - فَمَعَ ذٰلِکَ اِسْتِحْقَاقِ الْمُعَاوَضَۃِ مَنَعُوْہُ وَاَھْلَہٗ مِنَ الْمَاءِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ - باوجود اس استحقاق معاوضہ کے تین روز اس جناب کو اور انکے بچون تک کو پانی ندیا - کَاَنَّہُمْ عَوَّضُوا الرِّیَّاتِ الثَّلٰثَ بِمَنْعِہِمْ عَنِ الْمَاءِ ثَلٰثَ اَیَّامٍ - گویا کہ تین مرتبہ پانی پلانے کا عوض یہی تہا کہ تین روز ان حضرات پر پانی بند کرین افسوس ہزار افسوس وَلَا یَھُوْلَنَّکَ مَا یَتَفَوَّہُ بِہِ النَّوَاصِبُ اللِّئَامُ اَنَّ الْحُسَیْنَ ؑ ذَاقَ بِاَنَاقَ بِاَیْدِیْ شِیْعَتِہٖ وَمَوَالِیْہِ - اور تم کو اے گروہ مومنین کچھہ دل مین خطرہ اس کا نگذرے اور کچھ ذرا بھی اس سے رنجیدہ نہ ہو جو دشمنان اہلبیت کہتے ہین کہ امام حسین ؑ کو جو کچھ ایذا پہنچی انکے شیعہ اور دوستدارون سے یعنی اہل کوفہ سے پہنچی - لِاَنَّ الْحُبَّ وَالْبُغْضَ وَالْاِیْمَانَ وَالْکُفْرَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْمُتَغَیِّرَۃِ بِالْاٰنَاتِ فَیُمْسِی الْمَرْءُ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا - اسلئے کہ دوستی اور دشمنی اور ایمان اور کفر ایسے جہٹ پٹ بدلنے والی باتین ہین کہ آنًا فانًا انمین تغیر ہو جاتا ہے شام کو آدمی مومن تہا اور صبح کو کافر ہو جاتا ہے - وَاِنَّمَا یُسْتَدَلُّ عَلَیْہَا بِالْاَفْعَالِ الصَّادِرَۃِ عَنَّا - کسی کے دوست اور دشمن ہونے پر یا اُس کے مومن اور کافر ہونے پر اُنہین افعال سے استدلال کیا جاتا ہے جو ہم سے صادر ہوتے ہین وَالْکُوْفِیُّوْنَ قَدْ نَکَثُوا الْبَیْعَۃَ وَفَعَلُوْا مَا فَعَلُوْہُ بِمُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ ثُمَّ مَا فَعَلُوْہُ بِالْحُسَیْنِ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ فَصَارُوْا کُفَّارًا اَمْرَتَدِّیْنَ عَنْ دِیْنِہِمْ - اور کوفہ کے لوگون نے جسدن بیعت حضرت کی توڑ ڈالی اور حضرت مسلم کے ساتھ

بدسلوکی اور بیرحمی کی پہر اوس کے بعد خود امام حسینؑ سے جیسی پیش آئے کی اتنے وہ دین سے پہر گئے نہ شیعہ رہے اور نہ دوست وَاِنْ حَاجَّ الْمُسْلِمِیْنَ اَحَدٌ مِنْ غَیْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ قَالَ اِنَّ قَتْلَ اَوْلَادِ النَّبِیِّ اِنَّمَا ارْتَکَبَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَمَا یُجِیْبُوْنَهُمْ عَنْ ذَالِكَ فَهُوَ جَوَابُنَا عَنْ ذٰلِكَ الْاِیْرَادِ مُعَارَضَةً - اور اگر عام مسلمانون پر کوئی یہودی یا نصرانی وغیرہ یون معترض ہو کہ قتل اولاد نبی کا مسلمانون نے کیا ہے لہذا دین اسلام بُرا ہے اس کے جواب مین عام مسلمان جو کچھ یہود اور نصارے کو جواب دینگے وہی جواب بطور معارضہ ہم نواصب کو شیعیان کوفہ کی نسبت دین گے - وَنَعُوْدُ اِلٰی مَا هُوَ الْمَطْلُوْبُ نَقُوْلُ وَمِنْجُمْلَةِ الْفَوَائِدِ لِاِخْتِیَارِهِ الْکُوْفَةَ وَحَوَالَیْهَا تَطْبِیْقُ فِعْلِهٖ بِظَوَاهِرِ الْعُقُوْلِ وَظَوَاهِرِ الشَّرِیْعَةِ - اب ہم اصلی غرض کی طرف رجوع کر کے کہتے ہین کہ منجملہ فوائد کے جو امام حسینؑ نے کوفہ اور نواحی کوفہ کی طرف سفر اختیار کیا یہہ بہی ایک بڑا فائدہ ہے کہ یہہ فعل انکا عقل ظاہری اور ظاہری شریعت کے بالکل مطابق تہا - فَاِنَّهَا بَلْدَةٌ طَالَمَا کَتَبُوْا اِلَیْهِ اَهْلُهَا وَصَنَادِیْدُهَا مُذْ وَفَاتِ الْحَسَنِ وَلَا سِیَّمَا مِنْ یَوْمِ وَفَاتِ مُعَاوِیَةَ بِاَنْ یَاْتِیَ اِلَیْهِمْ فَاِنَّهُمْ سَامِعُوْنَ لَهٗ مُطِیْعُوْنَ لِاَمْرِهٖ - اس لئے کہ یہہ کوفہ وہی مقام ہے تمام حجاز اور عراق مین کہ اسی شہر کے رؤسا اور نامور لوگون نے جس روز سے امام حسنؑ شہید ہوئے اور خصوصاً جس روز سے معاویہ کی وفات ہوئی تار باندہ دیا خطون کا حضرت کے نام پر اور سفیرون کے روانہ کرنے کا کہ آپ یہان ضرور آئین ہم سب آپکے مطیع ہین اور ہماری ہدایت آپ ہی سے ہوگی - وَالْاَنْبِیَاءُ وَاَوْصِیَائُهُمْ مَحْکُوْمُوْنَ مِنَ اللّٰهِ بِاَنْ یَاْتُوْا اِلٰی بَلَدٍ اَهْلُهَا یَسْتَهْدُوْنَ مِنْهُمْ حَیْثُ لَا یَظُنُّوْنَ عَلَی الظَّاهِرِ وُقُوْعَ الْغَدْرِ وَالْخُلْفِ - پیغمبر اور انکے نائب خدا کی طرف سے اسی حکم پر مامور ہین کہ جب کسی شہر یا دیار کے لوگ اُن سے ہدایت طلب ہون اور بظاہر اُنکی درخواست کے مخالف واقع ہونے کا ہرگز گمان نہ ہو ضرور اُنکو وہان جانا چاہیے - فَکَانَ الظَّاهِرُ مِنْ حَالِهِمْ مَا ظَنَّ - اور ظاہر حال سے تو کوفیون کے یہی معلوم ہوتا تہا کہ وہ دغا نکرین گے - اَمَّا مَا کَانَ یَقُوْلُهٗ بَعْضُ الْمَانِعِیْنَ لَهٗ اِنَّهُمْ اَهْلُ الْغَدْرِ وَالْخِذْلَانِ کَاَهْلِ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ بَلِ الْمُسْلِمُوْنَ بِاَجْمَعِهِمْ مَاذَا اَتَوْا بِاَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ مُذْ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ لیکن یہہ بات جو اکثر منع کرنے والے

امام حسینؑ کو سفر عراق سے کہتے تھے کہ کوفہ کے لوگ مکار اور فریبی ہین پس ذرا انصاف سے دیکھو
کہ مکہ معظمہ اور مدینۂ طیبہ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانون نے از روز وفات جناب رسولخدا انکی اہلبیت
سے کیا پیش آمد کی اور کونسی وفاشعاری دکھلائی۔ وَهٰذَا الْحُسَيْنُ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاهُ قَدْ
كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ وُرُوْدِ كِتَابَةِ يَزِيْدَ اِلَى الْوَلِيْدِ يَاْمُرُهُ بِاَخْذِ الْبَيْعَةِ مِنْهُ
وَاِنْ لَّمْ يُبَايِعْ فَيَقْتُلُهُ۔ یہی حسینؑ ہین میری جان اون پر نثار ہو جائے مدینہ مین تھے
جس روز خط یزید کا ولید کے نام آیا کہ بیعت کرین تو کرین ورنہ اُنکو قتل کرنا۔ فَهَلْ نَصَرَهُ
اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهَلْ شَارَكَ مَعَهُ فِيْ صِيَانَةِ عِرْضِهِ وَدَمِهِ۔ کیون
حضرات کسی ایک نے بہی اہل مدینہ مین سے بغیر معدودے چند آپکے عزیزوں اور اصحاب کے جناب
امام حسینؑ کی نصرت اور یاری کی اور آپکی آبرو بچانے مین اور آپکی خونریزی کے روکنے مین کوئی
بہی شریک ہوا۔ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۔ مدینہ سے بخوف جان اور آبرو حضرت نکلے وہی
آیت پڑھتے ہوئے جو حضرت موسےؑ پڑھ رہے تھے اس امید مین کہ شاید بیت اللہ مین
آپکو پناہ ملجائے۔ ثُمَّ لَاذَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَاَقَامَ فِيْهِ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعَةِ
اَشْهُرٍ پہر مدینہ سے نکل کر وہ جناب مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور چار مہینے سے کچھ
کم یا زیادہ وہان ٹہرے رہے۔ حَتّٰى حَضَرَ مَوْسِمُ الْحَجِّ وَاجْتَمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ اَقْطَارِ
الْبِلَادِ فَهَلْ سَمِعْتَ اَنَّ اَحَدًا مِنْهُمْ حَضَرَ عِنْدَ سِبْطِ نَبِيِّهِ نَاوِيًا نُصْرَتَهُ۔
تا اینکہ موسم حج آپہونچا اور اسی اتمام حجت کی نظر سے حضرت نے وہان قیام بہی فرمایا تہا اب
جوق جوق مسلمان دور دور کے حج کرنے کو آئے کسی ایک کو بہی تم نے سُنا ہے یہہ بہی توفیق ہوئی
کہ امام اور خلیفہ نہ سہی اپنے نبی کا نواسہ ہی سمجھ کر حضرت کے پاس بغرض نصرت آیا ہوتا۔ فَلَمَّا
عَلِمَ اَنَّهُمْ لَا يَنْصُرُوْنَهُ وَخَافَ اَنْ يُّؤْخَذَ اَوْ يُقْتَلَ خَرَجَ مُبَدِّلًا حَجَّتَهُ بِالْعُمْرَةِ
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُضَحُّوْنَ وَيُلَبُّوْنَ وَيَدَّخِرُوْنَ الْحَصٰى لِرَمْيِ الْجَمَرَاتِ
تَبًّا لَهُمْ وَاُفٍّ لِدِيْنِهِمْ۔ جب خوب معلوم ہو گیا کہ مسلمان ہرگز آپکی نُصرت نکرینگے اور پورا
خوف ہوا کہ یا تو قید ہو جائینگے یا قتل کئے جائین گے مکہ سے بہی حضرت اُسی خوف مین نکلے جو
مدینہ مین تہا مارے ڈر کے یونکر نکلے کہ احرام حج کو عمرہ سے بدل دیا اور یوم ترویہ یعنی آٹہوین

ذیحجہ کو نکلے اور مسلمان قربانی کی فکر کر رہے تھے اور لبیک لبیک پکار رہے تھے سنگریزے جمع کر کے سامان رمی جمرات کا کر رہے تھے تف ہے ایسے مسلمانون پر اور تف ہے براے نام مسلمان ہونے پر ۔ وَهَلْ كَانَ حَجٌّ اَوْ عُمْرَةٌ اَوْ نُسُكٌ يَوْمَئِذٍ اَوْجَبَ مِنْ حِمَايَةِ حَرِيْمِ نَبِيِّ اللّٰهِ کیا اہلبیت اور اولاد رسول اللہ کی حمایت سے آج بڑھ کر کوئی حج اور عمرہ خواہ اور عبادت زیادہ تر واجب تہی ۔ وَهَلْ تُقْبَلُ عِبَادَةٌ وَيُتْرَكُ مَوَدَّةُ الْقُرْبٰى اور کیا کوئی عبادت مقبول ہو سکتی ہے بدون دوستی اہلبیت کے ؎ زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے ۔ بے حُبِّ اہلبیت عبادت حرام ہے ۔ فَنَزَلَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ تَرْكِهِمْ نُصْرَةَ اَهْلِبَيْتِ نَبِيِّهِمْ بَعْدَ اَيَّامٍ قَلَائِلَ مَا نَزَلَ ۔ پس قضیہ عبداللہ بن زبیر اور واقعہ حرہ مین اہالیان مکہ اور مدینہ پر تہوڑے دنون بعد کیسی آفت نازل ہوئی اپنے نبیؐ کی اولاد کے نصرت نکرنے سے ۔ فَاِنْ كَانَ الْحُسَيْنُؑ نَادِيًا فِي الْمَدِيْنَةِ اَوْ فِيْ مَكَّةَ فَهَلْ يَكُوْنُ اٰمِنًا وَلَمْ يُصِبْهُ مَا اَصَابَهُ فِي الْكُوْفَةِ وَنَوَاحِيْهَا ۔ اب مین پوچھتا ہون کہ اگر جناب امام حسینؑ مدینہ مین یا مکہ مین رہتے اور سفر عراق کرنے سے جو کچھ حضرت پر کوفہ اور متصل کوفہ مین آکر گذرا اس سے انکو امان ملتی ہرگز نہ ملتی ۔ فَالْعَجَبُ اَنَّ اَهْلَ الْحِجَازِ كَيْفَ كَانُوْا يَتَفَوَّهُوْنَ بِغَدْرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَهُمْ فِيْ تَرْكِ النُّصْرَةِ اَيْضًا عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ ۔ تعجب ہے کہ اہل حجاز کس موہنہ سے کہتے تھے کہ اہل کوفہ غدار اور مکار مین اور خود اپنا یہہ حال تہا خود فضیحت بدیگران نصیحت ۔ فَاِذَا كَانَ اَهْلُ مَكَّةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بَلِ الْمُسْلِمُوْنَ كُلُّهُمْ كَارِهِيْنَ مِنْ اَنْ يَّقُوْمَ الْحُسَيْنُؑ فِيْ بَلَدِهِمْ ۔ پہر جب یہہ معلوم ہو چکا کہ مکہ اور مدینہ کے لوگ بلکہ تمام مسلمانون کو ناگوار تہا کہ حضرت امام حسینؑ اون کے شہر اور وطن مین قیام کرین ۔ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَلَوْ فَرَضْنَا هُمْ اَهْلَ الْغَدْرِ وَالْمَكْرِ لٰكِنَّهُمْ كَانُوْا طَالِبِيْنَ اِيَّاهُ لِلْهِدَايَةِ ۔ اور اہل کوفہ اگرچہ ہم فرض ہی کر لین کہ وہ غدار اور مکار تھے مگر اسوقت تو وہ طالب ہدایت ضرور تھے ۔ وَ اَهْلُ الْحِجَازِ لَمْ يَكُوْنُوْا كَذٰلِكَ وَلَوْ بِاللِّسَانِ ۔ اور اہل حجاز ایسے طالب اور راغب نہ تھے گو زبانی ہی سہی ۔ فَمَا يَحْكُمُ بِهِ الْعَقْلُ وَظَاهِرُ الشَّرْعِ فَهُوَ مَسِيْرُهٗ اِلَى الْمُتَهَدِّيْنَ

مِنۡهُ - پس اب عقل ظاہری اور شریعت دونون کا یہی تقاضا ہے کہ امام اور نبی اونہین لوگون
کی طرف جاے جو لوگ طالب ہدایت ہون - فَاِنَّ اِتۡمَامَ الۡحُجَّۃِ یَکُوۡنُ اَزۡیَدَ هُنَاكَ
بِالنِّسۡبَۃِ اِلٰی بِلَادٍ یَکُوۡنُ اَهۡلُهَا کَارِهِیۡنَ - اسلئے کہ اتمام حجت خدا اُسی جگہ زیادہ ہوگا
جہان کے لوگ خواستگار ہدایت ہو کر ہادی کو بلائین اور پہر اُس کی نصرت نکرین خواہ اُس کو
ایذا پہنچائین بہ نسبت ایسے مقامات کے جہان کے لوگ خود ہی ہادی کا قیام اپنے شہرون
مین نہ چاہتے ہون - اور امام کے سایہ سے بہاگتے پہرتے ہون - بَقِیَ اَنۡ یُّقَالَ فَمَا بَالُهٗ لَمۡ
یَرۡجِعۡ بَعۡدَ عِلۡمِهٖ بِمَا غَدَرُوۡا وَنَکَثُوا الۡبَیۡعَۃَ - اب یہہ اعتراض باقی رہا اگر کوئی یون کہے
پہر جب امام حسینؑ کو خبر غدر اور فریب اہل کوفہ کی پہنچ گئی اور سُن لیا کہ حضرت مسلم کی
بیعت کو توڑ دیا اور اُنکو شہید بھی کر لیا اب کیون نہ حضرت نے کوفہ کی روانگی ملتوی کی اور
کسی دوسری طرف کا کیون نہ رُخ کیا - فَجَوَابُهٗ فِیۡ غَیۡرِ الۡمَقَامِ مِنۡ وُجُوۡهٍ سَدِیۡدَۃٍ
وَنُبَیِّنُ فِیۡهِ مَصَالِحَ عَدِیۡدَۃً - اِس کا جواب ہم کسی اور جگہہ چند طرح سے استواری کے ساتھ
دیکر اُسی جواب مین چند مصلحتین بھی بیان کرین گے - اَمَّا هٰهُنَا فَنَحۡنُ نَسۡئَلُ عَنۡكَ اَیُّهَا
الۡجَاهِلُ اَوِ الۡمُتَجَاهِلُ بَیِّنۡ لِیۡ اِنَّهٗ اِلٰی اَیۡنَ کَانَ یَرۡجِعُ - اس مقام پر جواب تو یہی ہے مین
تجھی سے پوچھتا ہون اے شخص جاہل اور ناواقف حالات امام حسینؑ سے یا کہ جان بوجھ کر نادان
بننے والے تو ہی بتادے کہ آخر امام حسینؑ اگر پلٹتے تو کہان جاتے - وَاِلٰی اَیۡنَ یَلُوۡذُ اور
کس شہر یا گاؤن یا پہاڑ کی طرف پناہ لیتے - وَهَلۡ کَانَ بَیۡتٌ اَفۡضَلَ مِنۡ بَیۡتٍ قَالَ
اللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ فِیۡهِ وَمَنۡ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا - کیا کوئی گھر اور کوئی مقام دنیا مین ایسا
افضل اور بزرگ تھا خانہ خدا سے بڑھکر جس کی نسبت خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ جو کوئی
اُس مین داخل ہوا امان مین آجاتا ہے - وَکَانَ الۡحُسَیۡنُ قَدِ اسۡتَامَنَهٗ مُذۡ اَرۡبَعَۃِ اَشۡهُرٍ
وَلَمۡ یُؤۡمَنۡ فِیۡهِ - امام حسین نے چار ماہ سے اسی مین پناہ لی تہی اور وہان بھی اُنکو امان نہ ملی
وَبَعۡدَ هٰذَا الۡبَلَدِ مَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ بَلَدٌ بَیۡنَهُمۡ اَعۡنِیۡ الۡمَدِیۡنَۃَ وَبَیۡتَهٗ وَالۡحُسَیۡنُ قَدۡ
خَرَجَ اَوَّلًا مِنۡ بَیۡتٍ بَیۡنَهُمۡ خَائِفًا ثُمَّ خَرَجَ مِنۡ بَیۡتِ اللّٰهِ اَیۡضًا کَذٰلِكَ - اور بعد
مکہ معظمہ کے مسلمانون کے لئے اگر کوئی جاے پناہ ہے تو مدینہ منورہ اور خاص کر اہل اسلام کے لئے

نبی کا گہر ہے - اور امام حسینؑ پہلے تو اُسی نبی کے گہر مین ستائے گئے مثل اپنے مان اور باپ کے
اور اُسی گہر سے بحالت خوف نکلے اور خدا کے گہر مین پناہ گزین ہوئے وہان سے بھی خوف زدہ
ہو کر آپکو عین ایام حج مین نکلنا پڑا - فَبَيْتُ النَّبِيِّ اَوْ بَيْتُ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَامَنًا
اَصَلاً - پس نبی کا گہر یا خدا کا گہر یہہ تو حضرت کے واسطے جاے پناہ نہ تھا - بَقِيَتْ
بُيُوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَبِلَادُهُمْ فَيَا لَلّٰهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ اِذْ قَدْ حَضَرُوْا فِيْ بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ
يُوَفَّقْ اَحَدُهُمْ بِاَنْ يَعْرِضَ عَلَى الْحُسَيْنِ اَنْ يَرْحَلَ اِلٰى بَلَدِهٖ - ہان اب باقی رہے
گہر مسلمانون کے اور اُنکے شہر اور گاؤن فریاد ہے خدا سے ایسی مسلمانونکی - مسلمان تو تمام
دیار کے حج کرنے آئے تھے کسی کو توفیق نہ ہوئی کہ امام حسین سے عرض کرتا کہ اے فرزند رسولؐ
آپ ہمارے شہر اور بستی مین چلیئے - فَهَلْ يُرْجٰى مِنْهُمُ النَّصْرُ اَوِ الرِّضَاءُ بِكَوْنِهٖ ثَاوِيًا
فِيْ بِلَادِهِمْ وَهُمْ كَارِهُوْنَ قُدُوْمَهٗ اِلَيْهِمْ - پہر ایسے بیوفا محسن کش مسلمانون سے
امید نُصرت اور امداد کی تھی اور کم سے کم اسی بات کی امید ہو سکتی تھی کہ حضرت امام حسینؑ
کے قیام کو اپنے شہر اور بستیون مین بخوشی منظور کرتے حالانکہ آپکے آنے سے اُنکی بستیون مین
ناراض تھے آنا جانا تو کجا ؎ ایمان کیا تہا بیع یزید لعین کے ہاتھ + غلہ نہ بیچتا تہا کوئی
شاہ دین کے ہاتہہ فَبُعْدًا لِلشَّامِتِيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عِلْمِهِمْ بِتِلْكَ الْحَالَاتِ يَرْمُوْنَ
سَيِّدَنَا الْحُسَيْنَ بِاَنَّهٗ لَا يَفْعَلُ كَذَا اَوْ يَفْعَلُ كَذَا خدا کی رحمت سے دُوری نصیب ہو
اون دل دکھانے والون کو کہ باوجودیکہ ان سب حالات اضطرار سے آگاہ تھے اور براہ شماتت
بلکہ دل آزاری یون بدنام کہتے تھے کہ امام حسینؑ یہہ نہین کرتے اور یہہ کرتے ہین - وَهٰذَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ رح قَدْ اَرْسَلَ اِلَى الْحُسَيْنِ كِتَابَةَ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ وَفِيْهِ
اَمَانٌ لَهٗ اِنْ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ - یہہ دیکھو حضرت عبد اللہ بن جعفر رحمت خدا کی اُن پر
ہو اُنہون نے عمر بن سعید حاکم مدینہ کی طرف سے امان نامہ بنام حضرت امام حسینؑ لکھوا کر بھیجا -
کہ اگر مدینہ کو آپ پلٹ آئین تو آپکی جان کو امان ملیگی - وَاعْتَمَدَ عَلٰى قَوْلِهٖ رَحْمَةً مِنْهُ
عَلٰى اَخِيْهِ الْحُسَيْنِ وَوُلْدِهٖ - ان بزرگ نے اوس کے قول پر بہروسہ کر لیا جوش محبت سے
اپنے بہائی امام حسینؑ اور اُنکی اولاد کی - وَاَمَّا لُوَلِيْدُ اَظُنُّ هُوَ الَّذِيْ عَزَلَهُ يَزِيْدُ

بَعْدَ فِعْلِهٖ اَوْ لَا مُخَالَفَةَ قَوْلِ مَرْوَانَ وَتَرْكَ الْحُسَيْنِؑ عَلٰی حَالِهٖ - یہہ ولید میرے گمان
مین وہی شخص ہے جس کو یزید نے حکومت مدینہ سے معزول کردیا دو خطا کاریون سے پہلے تو وہی
ہے کہ جس دن امام حسینؑ اوس کے پاس گئے تھے اور طلب بیعت یزید اُس نے کی تھی اور آپنے مجمع
مین آنے کو کہا اور رخصت ہوئے مروان نے کہا کہ ایسا موقع پہر نملے گا اور ولید نے درگذر کی -
وَثَانِیًا اَنَّهٗ اِسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ اَنْ یَشْرَكَ فِیْ دَمِهٖ - اور دوسرا گناہ یہہ تہا کہ ولید نے پناہ
خدا کی مانگی تہی کہ شریک قتل امام حسینؑ ہو - فَالْیَوْمُ الَّذِیْ نَبْحَثُ فِیْهِ عَنْ رُجُوْعِهٖ
اِلَی الْمَدِیْنَةِ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ عَمْرُو بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ - اب آج کا دن جس مین ہم
اسوقت امام حسینؑ کے پلٹ جانے کی بطرف مدینہ کے بحث کر رہے ہین آج تو ولید کا پتہ بھی
نہین ہے بلکہ عمرو بن سعید پوتا عاص کا مدینہ کا حکمران ہے - وَهُوَ یَتَبَسَّمُ ضَاحِكًا بَعْدَ
النِّدَاءِ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَیَقُوْلُ هٰذِهٖ وَاعِیَةٌ بِوَاعِیَةِ عُثْمَانَ كَمَا عَنِ
الْمُفِیْدِ رح وَعَنِ الْمَنَاقِبِ كَانَ یَقُوْلُ اَنَّهَا لَدْمَةٌ بِلَدْمَةٍ وَصَدْمَةٌ بِصَدْمَةٍ
یہہ وہ شقی ازلی ہے کہ جب قتل امام حسینؑ کی مدینہ مین منادی کرا چکا کھل کھلا کر ہنستا
تھا اور کہتا تہا کہ آج بنی ہاشم مین چلانے کا شور بعوض اُس چلانے کے ہے جو بنی اُمیہ مین
عثمان کے قتل سے اُٹھا تھا یہہ روایت شیخ مفید رح کی ہے اور صاحب مناقب کہتے ہین کہ
یون کہنے لگا کہ سینہ زنی اور رخساروں پر طمانچے مارنا کربلا مین خواہ مدینہ مین زنان بنی
ہاشم کا بعوض اُسی سینہ زنی اور طمانچے مارنے کے ہے جو عثمان کے واقعہ مین ہوا تہا - فَهَلْ
یَجُوْزُ عِنْدَ عَاقِلٍ اَنْ یَرْجِعَ الْحُسَیْنُؑ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَالْاَمِیْرُ عَلَیْهَا عَدُوُّهٗ هٰذَا
پہر اب کسی عاقل کے نزدیک جائز تہا کہ امام حسینؑ ایسے زمانہ مین مدینہ کو واپس آئین اور
حاکم مدینہ دشمن ہو رہا ہے - فَیَوْمُ خُرُوْجِهٖ عَنْ حَرِیْمِ الْكَعْبَةِ لَمْ یَسْلُكْ طَرِیْقًا
یُوْصِلُهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لِكَوْنِهٖ مُطَّلِعًا عَلٰی مَا مَرَّ - پہر جس روز حضرت مکہ سے باہر
نکلے اوس راہ پر نہ چلے جو مدینہ کو جاتی تھی اسلیئے کہ اس شقی کے امیر ہونے کی خبر آپکو
تھی کہ مدینہ مخدوش ہو رہا ہے - وَلَمْ یَقِفْ بَعْدُ عَلٰی كَوْنِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ بُغَاةً مُرْتَدِّیْنَ
بَلْ كَانَ ظَانًّا بِهِمْ حُسْنَ الظَّنِّ - ابھی آپکو یہہ خبر نہ تھی کہ اہل کوفہ بھی پہر گئے ہین -

بلوائیکو

بلکہ اُنکو وہی حُسن ظن تھا جو اُنکے خطوط سے متواتر معلوم ہو چکا تھا۔ ثُمَّ لَمَّا بَلَغَهُ نَكْثُهُمْ وَ رِدَّتُهُمْ وَلَقِيَهُ الْحُرُّ بْنُ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ وَرَضِيَ بِأَخْذِ النَّصَفِ لَمْ يَدْخُلِ الْكُوفَةَ وَلَا بَلَدًا مِنَ الْبِلَادِ وَلَا قَرْيَةً مِنَ الْقُرىٰ۔ پھر جب آنکو کوفیون کی بدعہدی اور اُنکی بیدینی کی خبر پہنچی اور حُر سے بھی ملاقات ہو چکی اور حر اس پر راضی ہوگئے کہ تیسری راہ پر آپ چلین جو نہ کوفہ کو اور نہ مدینہ کو جاتی ہو جب بھی تو آپ کسی شہر خواہ کسی قریہ مین داخل نہوئے۔ بَلْ أَنَاخَ رِكَابَهُ وَأَحَطَّ رِحَالَهُ وَضَرَبَ خِيَامَهُ فِي الْبَيْدَاءِ الَّتِي لَا فِيهَا مَاءٌ وَلَا كَلَأٌ۔ بلکہ اپنی سواری اور باربرداری کے اونٹ بٹھائے اور خیمہ ایسی زمین پر گاڑے جہان پر نہ گھاس تھی اور نہ پانی تھا۔ فَقُتِلَ هٰذَا الْغَرِيبُ الْعَطْشَانُ بَعِيدًا أَبْلَ مُبْعَدًا عَنِ الْأَوْطَانِ۔ پس یہہ پیاسا مسافر اپنے تینون وطنون سے دُور ہو کر شہید کیا گیا۔ أَمَّا عَنِ الْمَدِينَةِ وَعَنْ مَكَّةَ فَلِحِفْظِ حُرْمَتِهِمَا خَاصَّةً وَلِحِفْظِ دِمَاءِ قَاطِنِيهِمَا عُمُومًا كَالْبِلَادِ الْأُخَرِ۔ مدینہ اور مکّہ یہہ بھی دونون وطن حضرت کے تھے وہان سے دُور تو آپ اسواسطے چلے آئے کہ حرمت مدینہ اور مکّہ کی ضایع نہو اور یہہ سبب خاص اُنہین دونون مقدس مقامون سے تھا اور نیز مدینہ اور مکّہ یا کسی اور شہر اور گاؤن مین جو آپنے قتل گاہ اپنی تجویز نہ فرمائی اس غرض سے کہ وہان کے باشندہ زن اور مرد کی خونریزی نہ ہو۔ وَأَمَّا عَنِ الْكُوفَةِ فَلِمَا مَرَّ اور لیکن تیسرے وطن کوفہ سے باہر اسی غرض سے ٹھہری جو اوپر گذر چکا کہ وہان کے لوگ سب پھر گئے تھے۔ هٰذَا مَا قُلْتُهُ بِنَاءً عَلَى الظَّاهِرِ وَعَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ فِي الشَّرْعِيَّاتِ۔ یہہ سب باتین جو مین نے کہی ہین اُنکی بنا ظاہر عقل پر ہے اور اسی پر مدار احکام شریعت ظاہری کا ہے۔ يُدْفَعُ بِهِ الشُّبُهَاتُ عَنْ قُلُوبِ السَّامِعِينَ عُمُومًا مِنْ أَهْلِ الْمِلَلِ وَغَيْرِهِمْ۔ اس بیان واقعی سے بعد مقابلہ کرنے کتب تاریخ کے ہر ایک سُننے والے کا شبہہ دور کیا جا سکتا ہے کسی مذہب پر ہو خواہ لامذہب دہری کیون نہ ہو۔ وَأَمَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ عِنَادٌ مِنْ نَبِيِّهِمْ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَذْكُرُوا أَقْوَالَ نَبِيِّهِمْ وَهِيَ الَّتِي تَوَاتَرَ نَقْلُهَا عَنْ ثِقَاتِ الرُّوَاةِ أَنَّ الْحُسَيْنَ يُسْتَشْهَدُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ وَفِي بَعْضِهَا بِأَرْضٍ تُسَمَّى بِكَرْبَلَا۔ لیکن

وہ مسلمان جنکو اپنے نبی سے بغض اور دشمنی نہین ہے اور اُس جناب کی پیشین گوئی کو صحیح مانتے ہین اون پر واجب ہے کہ یاد کرین اپنے نبی کی متواتر حدیثین جن کے راوی سب کے نزدیک معتبر اور سچے ہین حضور نے ہمیشہ خبر دی ہے کہ حسینؑ کی شہادت زمین عراق پر ہوگی اور کسی روایت مین یہہ بہی وارد ہے کہ زمین کربلا پر ہوگی - فَاِنْ ذَکَرُوْهَا وَ آمَنُوْا بِهَا فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ عَلَیْهِمْ وَ اَسْأَلُهُمْ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْمَانِعِیْنَ لَهٗ عَنْ سَفَرِهٖ هٰذَا مَعَ عِلْمِهِمْ بِاَخْبَارِ نَبِیِّهِمْ - پہر اگر ان مسلمانون کو وہ حدیثین یاد آجائین اور اُن کے سچے ہونے پر ایمان بھی لائین اب مین اونکو قسم شرعی دیکر پوچہتا ہون وہ صحابہ اور تابعین جو امام حسینؑ کو اس سفر سے منع کرتے تھے اور الزام لگاتے اون کا کیا حال ہے تمہارے انصاف مین اب مجھکو ضرور ہوا کہ اون کے اقوال بھی اسی جگہ لکھون اگرچہ اصلی مطلب یعنی بیان روانگی اہلبیت بطرف دمشق کے رہ جائے گا*

باب چہاردھم

تفصیلی حالات اون لوگون کے جو حضرت امام حسینؑ کو سفر عراق سے روکتے تھے اور اونکے اعراض کیا تھے اور حضرت نے ہر ایک کو کیا جوابدیا اور طرح طرح جوابات دینے کے اسباب

وَلَمَّا انْجَرَّ کَلَامُنَا بِتَرْجِیْحِ الْحُسَیْنِؑ مَسِیْرَهٗ اِلَی الْعِرَاقِ فَیَجِبُ عَلَیْنَا اَنْ نُبَیِّنَ مَا جَرٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْمَانِعِیْنَ مِنَ الرَّدِّ وَالْقَبُوْلِ - اب چونکہ ہمارا کلام اس بارہ مین باضطرار پہنچ گیا کہ امام حسینؑ نے سفر عراق ہی کو ترجیح دی کسی اور طرف کا رُخ نہ کیا لہذا ہم پر واجب ہے کہ اون تقریرون کو بہی بیان کرین اور اون واقعات کو بہی لکھین جو حضرت سے اور مانعین سفر ہذا کے باہم ہوئی تہین - وَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ الْبَیَانُ

يُخِلُّ بِذِكْرِ مَا نَحْنُ بِصَدَدِ ذِكْرِهٖ وَهُوَ مَسِيْرُ اَهْلِبَيْتِهٖ اِلٰى دِمَشْقَ - اگرچہ یہہ بیان ہمکو اوس مطلب کے بیان سے باز رکھتا ہے جو روانگی اہل بیتؑ کی بطرف دمشق کے ہم کو بیان کرنی چاہیئے تھی - فَنَقُوْلُ اِنَّ الْحُسَيْنَ مِنْ يَوْمِ خُرُوْجِهٖ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اَنْ وَصَلَ الْعِرَاقَ لَقِيَهٗ كَثِيْرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ - اب ہم کہتے ہین کہ جس روز سے امام حسینؑ مدینہ سے نکلے تا روزیکہ وہ جناب حدود عراق مین داخل ہوئے بہت سے صحابہ اور تابعین حضرت سے ملے (صحابہ وہ لوگ ہین جنہون نے ہمارے نبیؐ کی صحبت کا شرف پایا اور تابعین وہ لوگ ہین جنکو حضرت کی صحبت اور زیارت نہوئی - مگر آپکے اصحاب کی صحبت اُنکو رہی) وَاَيْضًا بَعْضُ اَهْلِ قَرَابَتِهٖ - اسی طرح بعض عزیز اور رشتہ دار امام حسینؑ کے بھی حضرت سے ملتے رہے - وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَيْهِ اَوَّلًا بِاَنْ يُخْبِرَهُمْ عَنِ السَّبَبِ الَّذِيْ حَدَاهُ اِلٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْرِ - اور یہہ سب ملنے والے پہلے تو اُنکا اصرار یہی ہوتا تھا کہ امام حسینؑ اونکو آگاہ کردین کہ عراق جانے کا سبب اُنکو کونسا درپیش ہوا ہے - وَثَانِيًا يَمْنَعُوْنَهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْمَسِيْرِ - اور جب حضرت بیان سبب نفرماتے تھے اسلیئے کہ اون سب کو خوب معلوم تہا اور پیشین گوئی نبیؐ کی ہوچکی تھی تب دوبارہ وہ لوگ حضرت کو سفر عراق سے منع کرتے تھے - وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ بِاَجْوِبَةٍ مُخْتَلِفَةٍ دَعَتْهُ الضَّرُوْرَةُ الَّتِيْ نَحْنُ بِصَدَدِ ذِكْرِهَا - امام حسینؑ ہر شخص کو مختلف جواب دیتے تھے بنظر اُسی ضرورت کے جو اُنکو درپیش آتی تہی اور اُسی ضرورت کے بیان کے درپے ہم اس باب مین ہین وَلْنَذْكُرْ اَوَّلًا اَسْمَاءَ هٰؤُلَاءِ الْمَانِعِيْنَ عَلٰى مَا ظَفِرْتُ بِهَا اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا - اب ہم پہلے نام اُنکے لکھین جو سفر عراق سے منع کرتے تھے جس قدر مطالعہ کتب سے ہمکو معلوم ہوئے ہین وَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ - (۲) وَعُمَرُ وَبْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ - (۳) وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ - (۴) وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ (۵) وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (۶) وَهَمَّامُ الشَّاعِرُ (فرزدق) (۷) وَعُمَرُ بْنُ لُوْذَانَ (۸) وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ - (۹) وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ اَخُوْهُ - (۱۰) وَطِرِمَّاحُ بْنُ الْحَكَمِ - یہہ سب دس آدمی ہین - وَهٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا مَعَهٗ فِيْ ذٰلِكَ

اَلبَابِ مُشَافَہَۃً ۔ اور یہہ وہ لوگ ہین جنہون نے دو بدو حضرت سے اس بارہ مین
گفتگو کی ہے ۔ وَجَمَاعَۃٌ کَثِیْرَۃٌ مِثْلُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَغَیْرِہٖ قَدْ کَتَبُوْا اِلَیْہِ
بِالْمَنْعِ ۔ اور ایک بڑی جماعت اور بہی ہے جیسے کہ سعید بن عاص اُنہون نے بذریعہ تحریر حضرت
کو سفر عراق سے منع کیا تھا لٰکِنَّہٗ لَمْ یَمْتَنِعْ عَمَّا کَانُوْا یَمْنَعُوْنَہٗ ۔ مگر امام حسینؑ باز نہ ہے
اس سفر سے باوجود ان لوگون کے منع کرنے کے وَلِذَا تَرٰی بَعْضَ اَھْلِ السِّیَرِ یَرْمُوْنَہٗ
بِسَخَافَۃِ الرَّاْیِ مِثْلُ کَمَالِ الدِّیْنِ بْنِ طَلْحَۃَ وَابْنِ حَجَرٍ وَغَیْرِھِمْ اور اسی وجہ سے
کہ حضرت نے صحابہ کے قول پر عمل نہ کیا ۔ بعض مورخین اہل سنت جیسے کمال الدین بن طلحہ
اور ابن حجر مکی (جو صحابہ پر فدا ہین رسول اور آل رسول سے اُنکو نہ دنیا مین کام تہا نہ آخرت
مین) امام حسینؑ پر طعن اور تشنیع کرتے ہین کہ معاذ اللہ رائے حضرت کی خراب تھی ۔ وَ
یَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ قَدِ اجْتَمَعَ بِہٖ ذُو النُّصْحِ وَالتَّجْرِبَۃِ لِلْاُمُوْرِ وَاَھْلُ الدِّیَانَۃِ
وَالْمَعْرِفَۃِ کَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَیْرِھِمْ ۔ یہہ لوگ دشمن اہل بیت اور غلام صحابہ
یون الزام لگاتے ہین کہ امام حسینؑ کے پاس بڑے سچے نصیحت کرنے والے اور تجربہ کار امور
سلطنت اور خلافت اور اہل دیانت اور شناسا آغاز اور انجام امور کے آتے رہے جیسے
عبداللہ بن عباس وغیرہ اور اُنکے سوا اور بہی دانائے روزگار وَھُوَ لَمْ یَقْبَلْ نُصْحَھُمْ
وَلَمْ یَبْنِ اَمْرَہٗ عَلٰی مَشْوَرَتِھِمْ ۔ اور امام حسینؑ نے کسی کی نصیحت قبول نہ کی اور نہ اپنے
کام کو اُنکے مشورہ کے مطابق انجام دیا ۔ وَقَدْ خَالَفَ الْاٰرَاءَ وَاِجْمَاعَ الصَّحَابَۃِ وَ
التَّابِعِیْنَ وَفِیْھِمْ خَوَاصُّ عِتْرَتِہٖ وَاَقَارِبِہِ الَّذِیْنَ یُسْتَبْعَدُ عِنْدَ الْعَقْلِ کَوْنُھُمْ
یَغُشُّوْنَہٗ بِالنُّصْحِ ۔ امام حسینؑ نے رائے کی بہی مخالفت کی اور صحابہ اور تابعین کے اجماع
سے بہی مخالف ہوگئے حالانکہ اونہین صحابہ اور تابعین مین خاص عزیز قریب بہی حضرت
کے تھے جنکی صلاح اور مشورت خواہ نصیحت کرنے مین کسی طرح کا شبہہ لوث اور بدنیتی
کا بنظر ظاہر عقل کے نہ تہا ۔ قُلْتُ فَاَوَّلُ الْاَمْرِ اَنْ نَذْکُرَ الْاَقَاوِیْلَ الْمَرْوِیَّۃَ
عَنْ ھٰؤُلَاءِ النُّصَحَاءِ ذَوِی التَّجْرِبَۃِ وَالْاٰرَاءِ مین کہتا ہون اس اعتراض کے جواب
سے پہلے ہمکو لازم ہے کہ ان نصیحت کرنے والون کے قول کو بیان کرکے انکی نصیحت جو براہ

تجربہ اور عقل کامل تھے اُسکو سنادین - قَالَ عَلَّامَۃُ مُحَمَّدُ بْنُ فَہْدِ الْمَکِّیِ فِی اِتْحَافِ الْوَرٰی فِیْ وَقَائِعِ سَنَۃِ سِتِّیْنَ مِنَ الْھِجْرَۃِ ۔ ان حضرات یہہ بڑے عالم اہلسنت علامہ محمد بن فہد مکی نے اپنی کتاب مسمّے بہ اتحاف الورے مین سنہ ہجری کے واقعات مین یون لکہا ہے - وَفِیْھَا خَرَجَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَلَقِیَہُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُطِیْعٍ - اسی سنہ ہجری مین حسینؑ بن علیؑ بن ابیطالب رضؓ مدینہ سے سفر مکہ کی غرض سے نکلے راہ مین عبد اللہ بن مطیع حضرت سے ملے (اب ذرا چاپلوسی کی باتین اُنکی سن لیجئے) فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاکَ اَیْنَ تُرِیْدُ عبد اللہ نے کہا مین فدا ہون آپ پر کہان کا ارادہ فرمایا ہے - (یہہ نہ پوچہا کیون گہر چہوڑکر آپ خوف زدہ ہورہے ہین اور فدا ہونے کو تو زبان سب کے موہنہ مین ہے) فَقَالَ اَمَّا الْاٰنَ فَمَکَّۃَ وَاَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ - حضرت نے جواب دیا کہ اسوقت تو مین مکہ معظمہ کو جاتا ہون اور بعد وہان پہنچنے کے پہر خدا سے طلب خیر کرونگا جدہر اوس کی مرضی ہوگی اور جہان لیجائے - (اس فقرہ سے میرا دل ہل گیا ہے کیسے اضطرار سے آپنے فرمایا ہے) قَالَ خَارَ اللّٰہُ لَکَ وَجَعَلَنَا فِدَاکَ - عبد اللہ نے کہا خدا نیک انجام آپکا کرے اور ہم سب کو آپ پر فدا کردے (مگر فقط زبانی زبانی) فَاِذَا اَتَیْتَ مَکَّۃَ فَاِیَّاکَ اَنْ تَقْرَبَ الْکُوْفَۃَ - پہر جب آپ مکہ مین (بخیر و عافیت) پہونچ جائین خبردار خبردار کوفہ کے نزدیک ہرگز نجائیے گا (کوفہ کا ذکر بھی تو اُسوقت نہ تہا یہہ علم غیب انکو کیونکر ہوا) فَاِنَّھَا بَلْدَۃٌ مَشْئُوْمَۃٌ بِھَا قُتِلَ اَبُوْکَ وَخُذِلَ اَخُوْکَ وَاغْتِیْلَ بِطَعْنَۃٍ کَادَتْ تَاْتِیْ اِلٰی نَفْسِہٖ - کوفہ شہر بُرا اور منحوس ہے وہین آپکے باپ کی شہادت ہوئی اور آپکے بھائی کی رفاقت لوگون نے چہوڑ دی اور ناگاہ اچانک ایک ضرب خنجر کی اُنکی ران پر چلی تہی قریب تہا کہ اُنکی جان پر بنجائے (مدینہ مین امام حسنؑ کی شہادت آپکو یاد نہین ہے جو امیر معاویہ نے کرائی ہے) اَلْزِمِ الْحَرَمَ فَاِنَّکَ سَیِّدُ الْعَرَبِ - آپ حرم کعبہ ہی مین اپنا قیام دائمی اختیار کرین اسلئے کہ آپ سردار عرب ہین - لَا یَعْدِلُ بِکَ اَھْلُ الْحِجَازِ اَحَدًا وَاَبْتَدَاعًا اِلَیْکَ النَّاسُ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ آپکو چہوڑکر اہل حجاز کسی کے پاس نجائینگے اور ہر طرف سے آپ ہی کی خدمت مین آئینگے - لَا تُفَارِقِ

الحرم فداك عمي وخالي - آپ حرم مکہ سے ہرگز جدا ہوون میرے چچا اور ماموں دونون آپ پر
فدا ہو جائین - فوالله لئن هلكت لنسترقن بعدك - قسم خدا کی اگر آپ شہید ہو گئے
ہم سب لوگ غلام اور لونڈے بنائے جائین گے یہہ روایت تمام ہوئی - اقول اما دعائه
للخير وتاكيده بالزام الحرم فمن وجوه - مین کہتا ہون کہ عبداللہ بن مطیع نے دعائے
خیر جو حضرت کو دی اور حرم کعبہ مین رہنے کی تاکید مکرر کی اس کی چند وجوہ تھی - ويثبت
هذا الاصرار منه انه مطلع على الاسرار - اور اسی اصرار اور مکرر کہنے سے بخوبی
ثابت ہوتا ہے کہ یہہ شخص اسرار سفر ہذا پر بخوبی مطلع اور آگاہ تھا اور اقوال رسول صلعم
اسکو یاد تھے - احد الوجوه كون بيت الله مامنا للناس عموما - ایک وجہ تو یہی
تھی کہ خانہ کعبہ جائے پناہ خدا نے تمام خلایق کی کر دی ہے - والثاني ان جده صلعم
امر يوم فتح مكة بالنداء جهارا انه من دخل دار ابي سفيان فهو امن
دوسری وجہ یہہ تھی کہ جناب رسول خدا نے بروز فتح مکہ منادی کرا دی تھی کہ جو شخص ابو
سفیان کے گھر مین داخل ہو جائے اُس کو امان ہے - فتخيل ابن مطيع ان يزيد عسى
ان يذكر ما فعل جد الحسين صلعم بجده ويمتنع من قتل ال محمد في داره
او في الحرم - ابن مطیع کو یہی خیال ہوا شاید کہ یزید کو یہی احسان رسول خدا کا یاد آجائے
جو آپ نے یزید کے دادا پر کیا تھا اور قتل اولاد نبی سے اُنکے گھر مین جو مکہ مین ہے خواہ حرم
خانہ کعبہ مین باز رہے - لكنه قد عكس الامر كانه نادى من دخل دار محمد
فهو مقتول ولو كان رضيعا في حجر امه - مگر یزید نے تو اس حسن سلوک سے
برعکس برتاؤ کیا گویا یہہ منادی کرائی کہ جو کوئی محمد کے گھر مین ہو وہ قتل کر دیا جائے اگرچہ
دودھ پیتا ہوا بچہ ماں کی گود مین کیون نہ ہو - والثالث ان قتل ال محمد انما كان
مخبرا به عن النبي بارض العراق بل بالكوفة وحواليها - اور تیسری وجہ یہہ ہے
چونکہ قتل اولاد رسول کی خبر دہی رسول اللہ نے زمین عراق پر بلکہ خود کوفہ اور اُس کے
گرد و پیش مین فرمائی تھی - فاراد ابن المطيع ان الحسين مادام يكون ثاويا في الحرم
لا يصيبه اذى من القتل والهتك - پس ابن مطیع کا ارادہ یہہ تھا کہ امام حسین

جب تک حریم کعبہ مین رہین گے اُنکو قتل کی ایذا اور اہلحرم کی ہتک حرمت ہوگی۔ وَاضْطَرَّ
اِلیٰ قَوْلِہٖ اِیَّاكَ وَاَنْ تَقْرُبَ الْکُوْفَۃَ اور مضطر ہوگیا اور ضبط نہ کرسکا آخر کہہ
اُٹھا خبردار آپ کوفہ کے قریب جانے کا (یعنی کربلا کا) قصد نہ کیجیے گا (وہین توساری قلعی
ظالمون کی کھلیگی) وَیَدُلُّ عَلَیْہِ اٰخِرُ کَلَامِہٖ وَھُوَ قَوْلُہٗ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ ھَلَکْتَ
لَنُسْتَرَقَّنَّ بَعْدَكَ - اور اسی بات پر اُس کا آخری فقرہ دلالت کرتا ہے جو قسم شرعی کھاکر
اُس نے کہدیا کہ اگر آپ ہلاک ہوئے ہم سب لوگ بنی اُمیّہ کے غلام بنائے جائین گے اسلیئے
کہ یہہ بہی خبر دہی ہمارے نبیؐ کی ہوچکی تھی۔ کَمَا وَقَعَ بَعْدَ ثَلٰثِ سِنِیْنَ مِنْ شَھَادَتِہٖ
فِیْ وَقْعَۃِ الْحَرَّۃِ - چنانچہ تین برس واقعہ شہادت کے بعد مقام حرّہ متصل مدینہ کے
ظہور اسکا ہوگیا۔ وَمَعَ ذٰلِكَ الْعِلْمِ وَکَوْنِہٖ رَاجِیًا اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ فِدَاہُ وَمَعَ
اِقْرَارِہٖ بِکَوْنِ الْحُسَیْنِ سَیِّدَ الْعَرَبِ لَمْ یُشَارِکْہُ فِیْ ضَنْکِہٖ وَلَمْ یَنْصُرْہُ
بِنُصْرَۃٍ اَصْلًا - اور باوجودیکہ اُسکو سب باتون کا علم تہا اور زبانی فدا ہوجانے کی بہی
بار بار چاپلوسی کررہا تہا اور یہہ بہی اقرار تہا کہ امام حسین سردار عرب ہین مگر آپکی تنگ حالی
اور بُرے وقت مین کسی قسم کی شرکت نہ کی اور نہ کسی طرح کی نصرت اور امداد پر آمادہ ہوا۔
فَکَیْفَ نَعْتَقِدُ قَوْلَہٗ مُطَابِقًا لِمَا اَضْمَرَہٗ قَلْبُہٗ - پہر ہم کیونکر اعتقاد کرین کہ اسکا
قول نصیحت آمیز عقیدۂ قلبی سے مطابق تہا۔ وَلِکَوْنِہٖ کَذٰلِكَ لَمْ یُخْبِرْہُ الْحُسَیْنُؑ
بِمَا یُرِیْدُہٗ بَعْدَ نُزُوْلِ مَکَّۃَ وَسَکَتَ بَعْدَ نُصْحِہٖ فَلَمْ یُجِبْہُ رَدًّا اَوْ قَبُوْلًا - اور
چونکہ یہہ سب باتین اس کی محض بناوٹ کی تہین دل مین کچہہ بہی نہ تھا اسی وجہ سے
امام حسینؑ نے اپنا ارادہ جو بعد ورود مکہ کے تہا اس سے نہ کہا اور اس کی چاپلوسی کی باتین
جس کو براہ نصیحت کررہا تہا اُس کے رد کرنے یا کہ قبول کرنے کا کچہہ بھی آپ نے جواب ندیا
لٰکِنَّہٗ لَزِمَ الْحَرَمَ نَحْوًا اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ عَلٰی مَا قَالَہٗ فَلَمَّا خَافَ اَنْ یُّقْتَلَ ھُنَاكَ
خَرَجَ مِنْھَا - مگر حریم کعبہ مین قریب چار ماہ کے حضرت مقیم رہے جیسے اُسکی نصیحت تہی
پہر جب خوف ہوا کہ اُسی جگہ آپ قتل ہو جائین گے وہان سے روانہ ہوئے۔ فَکَیْفَ
یَکُوْنُ رَادًّا لِنُصْحِہٖ - اب کیونکر آپ پر الزام کوئی لگا سکتا ہے کہ عبداللہ بن مطیع

کی نصیحت آپنے نہ مانی ایک ناصح کا حال تو گذر چکا۔ ثُمَّ قَالَ فِی اِتْحَافِ الْوَرٰی فَلَمَّا
اَرَادَ الْحُسَیْنُ الْمَسِیْرَ اِلَی الْکُوْفَۃِ اَتَاہُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
ھِشَامٍ۔ پہر اُسی کتاب اتحاف الورے مین لکھاہے کہ جسوقت امام حسینؓ مکہ سے کوفہ کو چلنے لگے۔
عمر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام آپکی خدمت مین آئے۔ فَقَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَتَیْتُکَ بِحَاجَۃٍ
اُرِیْدُ اَنْ اَذْکُرَھَا نَصِیْحَۃً لَکَ۔ عرض کی امام حسینؓ سے کہ مین آپ کے پاس ایک حاجت لیکر
آیا ہون اور چاہتا ہون کہ بطور نصیحت کے آپ سے کچھہ کہون۔ فَاِنْ کُنْتَ تَرٰی اَنَّکَ مُسْتَنْصِحِیْ
قُلْتُھَا وَاَدَّیْتُ مَا عَلَیَّ مِنَ الْحَقِّ فِیْھَا وَاِنْ ظَنَنْتَ اَنَّکَ لَا تَسْتَنْصِحُنِیْ کَفَفْتُ
عَمَّا اُرِیْدُ۔ پہر اگر آپکی رائے مین یہہ بات ہو کہ میری نصیحت کو قبول کیجیئے گا تو مجھے جو کچھہ کہنا
منظور ہے اُسے کہون اور جو حق نصیحت مجھہ پر واجب ہے اُسکو ادا کر دون اور اگر آپ کو
یہہ خیال ہو کہ میری نصیحت نہ مانیئے گا تو جو ارادہ میرا نصیحت کرنے کا ہے اُس سے باز رہون۔
قَالَ قُلْ فَوَاللّٰہِ مَا اَسْتَغِشُّکَ وَمَا اَظُنُّکَ بِشَیْءٍ مِنَ الْھَوٰی۔ امامنے فرمایا کہ
کہ تم کہو جو کچھہ تمکو کہنا ہے قسم بخدا مین تمکو نصیحت کرنے مین کسی غرض فاسد سے متہم نہ کرونگا
اور نہ مجھے یہہ گمان ہے کہ تم کو کوئی خواہش نفسانی نصیحت کا باعث ہے۔ مولف کہتا ہے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شخص کسی شمار اور قطار مین نہ تہا اور نہ فرقہ بنی اُمیہ سے کچھہ
اسکو تعلق تہا قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُرِیْدُ الْعِرَاقَ۔ عمر بن عبد الرحمن نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے
کہ آپکا ارادہ عراق جانے کا ہے وَاِنِّیْ مُشْفِقٌ عَلَیْکَ اَنْ تَاْتِیَ بَلَدًا فِیْھَا عُمَّالُہٗ وَاُمَرَائُہٗ
مَعَھُمْ بُیُوْتُ الْاَمْوَالِ۔ اور مین آپکی نسبت خوف کرتا ہون کہ ایسے شہر مین جائیے جہان
عُمّال یعنی تحصیل پذیر کرنے والے اور حاکم اون کے پاس خزانہ بہرے ہوئے ہین۔ وَاِنَّمَا
النَّاسُ عَبِیْدُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ آدمی دنیا کے روپیہ پیسہ کے غلام ہین۔ فَلَا اٰمَنُ
عَلَیْکَ مِنْ عَدُوِّکَ نُصْرَۃً وَمِنْ اَنْتَ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِمَّنْ یُقَاتِلُکَ مَعَہٗ۔ مجھے آپکی
حالت دیکھہ کر اور آپ کے دشمن زردار متموّل کو دیکھکر اسکا اطمینان نہین ہے کہ آپ کے
یار اور مددگار جو آج ہین بروقت لڑنے مرنے کے وہ آپکی طرف رہین اور روپیہ پیسہ کے
طمع سے آپ کے دشمن سے نہ ملجائین۔ مؤلف کہتا ہے یہہ شخص اُسی خلافت ظاہری کے

جنگ اور جدل کو یاد کر رہا ہے اور مثل عبد اللہ بن مطیع کے انجام پر اسکو ویسی نظر نہین ہے - فَقَالَ لَہٗ الحُسَیْنُ جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا یَا ابْنَ العَمِّ - امام حسینؑ نے اُس سے فرمایا خدا جزاے خیر تمکو دے اے میرے بھائی - قَدْ عَلِمْتُ اِنَّكَ مَشَیْتَ بِنُصْحٍ وَتَکَلَّمْتَ بِعَقْلٍ - مجھے بخوبی معلوم ہو گیا کہ تم نصیحت ہی کیواسطے چل کر آئے ہو اور مطابق ظاہر عقل کے تم نے کلام بھی کیا وَمَہْمَا یُقْضٰی مِنْ اَمْرٍ یَکُنْ اَخَذْتُ بِرَاْیِكَ اَوْ تَرَکْتُ فَاَنْتَ عِنْدِیْ اَحْمَدُ مُشِیْرٍ وَاَنْصَحُ نَاصِحٍ - اور جو کچھ قضاؤ قدر الٰہی مین گذرا ہو تمہاری تجویز پر مجھے چلنا پڑے خواہ تمہاری رائے کو ترک کرنا پڑے دونون حالتون مین تم میرے نزدیک نیک مشورہ دینے والون مین ہو اور پوری نصیحت کر چکے - قُلْتُ وَاِنَّمَا مَدَحَ الحُسَیْنُ اِیَّاہُ لِاَنَّہٗ اَشْفَقَ عَلَیْہِ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی فَقْدِ الْمُؤْنِ وَالْاَنْصَارِ مین کہتا ہون اس شخص کی حضرتؑ نے مدح اور ثنا کی اس کی وجہ یہہ ہے کہ اس کو حضرت کی کمی انصار اور بے زری کا خوف تہا - وَلَمْ یَلُمْہُ عَلٰی نَفْسِ الْمَسِیْرِ اَوْ عَلٰی تَرْكِ الْبَیْعَۃِ وَغَیْرِھَا مِنَ الْاُمُوْرِ - اور اس نے حضرت کی ملامت خواہ آپکی راے کی خرابی خاص عراق کے سفر کرنے مین یا کہ یزید کی بیعت نکرنے مین کچھہ ظاہر نہ کی - وَھٰذَا اَمْرٌ صَحِیْحٌ شَرْعًا وَعَقْلًا اور انصار جان نثار کا بہروسہ قابل جمع ہو لینا اسکے نہونے پر جو کچھہ خوف کیا جائے شرعًا اور عقلًا سب طرح سے درست اور بجا ہے - لٰکِنَّہٗ کَسَابِقِہٖ لَمْ یَقُلْ فِیْ نُصْحِہٖ اَنَّہٗ اِذَا تَرَكَ الْمَسِیْرَ اِلَی الْعِرَاقِ فَاِلٰی اَیْنَ یَسِیْرُ وَمَاذَا یَعْمَلُ - مگر یہہ شخص بھی مثل ابن مطیع کے اپنی نصیحت مین پھر یہہ نہ کچھہ بولا کہ اگر حضرت عراق کو نجائین پھر کدھر جائین اور کیا کرین - وَمِنْ ھٰھُنَا یَظْھَرُ اَنَّ نُصْحَھُمَا لَمْ یَکُنْ عَلٰی مَا یَنْبَغِیْ - اسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونون کی نصیحت بجاے خود پوری اور ٹھیک نہ تہی - لٰکِنَّہٗ لَمَّا لَمْ یُبَالِغْ فِیْ کَوْنِہٖ مُفْدِیًا عَلَیْہِ کَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُطِیْعِ فَلَمْ یَنْزَجِرْ عَنْہُ الْحُسَیْنُ مِثْلَ اِنْزِجَارِہٖ عَنْ سَابِقِہٖ - لیکن چونکہ عمر بن عبد الرحمن نے بہت چکنی چپڑی بناوٹ کی باتین ویسی نہین کین جیسے کہ ابن مطیع نے کی ہتین کہ آپ پر فدا ہون اور نثار ہون قربان ہون (جہوٹہا) اسی سبب سے امام حسینؑ کو زیادہ دل تنگی

اس کی باتون سے ہوئی۔ وَلِھٰذَا اَجْمَلَ الْقَوْلَ فِيْ كَوْنِهٖ آخِذاً بِرَائِهٖ اَوْ تَارِكاً اِيَّاهُ عَلٰى مَا يَقْضِي اللهُ سُبْحَانَهٗ فِيْهِ۔ اسی وجہ سے حضرت نے مجملی طور سے ایسی بات فرمائی جس سے اس کی خاطر شکنی بہی ہنو اور اپنا ارادہ بہی ظاہر نفرمایا اور قضا و قدر کا حوالہ دیا۔

باب پانزدھم

ابن عباس کے منع کرنے کے حالات امام حسینؑ کو سفر عراق سے اور اوس مین جو کچھ باتین دشمنان اہل بیت نے بنائی ہین اور پوری کیفیت اون کی اور جوابات امام حسینؑ بروایت فریقین

نَقُوْلُ اِنَّ اَوْثَقَ النُّصَحَاءِ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ عِنْدَهُمْ فَنُوْرِدُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَقُوْلَاتِهٖ۔ ہم کہتے ہین بڑی معتمد نصیحت کنندہ ان معترضین کے نزدیک ابن عباس تھے اب اس باب مین ہم فقط اونہین کے نصائح کو لکھتے ہین۔ وَقَدْ مَرَّ ذِكْرُ النَّاصِحِيْنَ مِنَ الْعَشَرَةِ وَمَا نَصَحُوْا۔ باب گذشتہ مین دو نصیحت کرنے والون کا حال تو گذر چکا اور جیسے نصیحت انکی تہی اوس کی مخالفت پر الزام لگانا محض بیجا اتہام ہے وہ بہی معلوم ہو چکا۔ ثُمَّ قَالَ فِيْ اِتْحَافِ الْوَرٰى وَاَتَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدْ اَرْجَفَ النَّاسُ اَنَّكَ سَائِرٌ اِلَى الْعِرَاقِ فَبَيِّنْ لِيْ مَا اَنْتَ صَانِعٌ۔ اُسی کتاب اتحاف الورے مین پہر لکہا ہے کہ عبد اللہ بن عباسؓ امام حسینؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ عوام نے خبر غلط اڑائی ہے کہ آپ عراق کو جانے والے ہین پس آپ مجہسے تو بیان کیجئے کہ آپکو کیا کرنا منظور ہے۔ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُؑ قَدْ اَجْمَعْتُ الْمَسِيْرَ فِيْ اَحَدِ يَوْمَيَّ هٰذَيْنِ اِنْشَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ مین نے روانگی اپنی عراق کی ٹھان لی ہے ان دو دنون مین سے کسی ایکدن مین انشاء اللہ ضرور جاؤنگا۔ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنِّيْ اُعِيْذُكَ بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

ابن عباس نے حضرت سے کہا مین بچاتا ہون تم کو قسم بخدا اس سفر سے یا تم کو قسم خدا کی دیکر روکتا ہون کہ نجاؤ۔ اَخْبِرْنِي اَتَسِيْرُ اِلٰى قَوْمٍ قَتَلُوْا اَمِيْرَهُمْ عَلَيْهِمْ قَاهِرٌ عَلَيْهِمْ وَعُمَّالُهُ تُجْبٰى بِلَادُهُ۔ مجھہ سے تو بتاؤ تم ایسی قوم کی طرف جاتے ہو اور جو اون پر حکمران ہے (یزید) اُسکا پورا تسلط اون پر ہے کارکن اوس کے ایسے ہین کہ خراج اون بلاد کا جو کوفہ سے متعلق ہین اونکے پاس چلا آتا ہے اور جمع ہوتا ہے فَاِنَّمَا دَعَوْكَ اِلَى الْحَرْبِ تمکو اون لوگون یعنی اہل کوفہ نے اسی غرض سے بلایا ہے کہ تم سے لڑین گے وَلَا اٰمَنُ عَلَيْكَ اَنْ يَغُرُّوْكَ وَيُكَذِّبُوْكَ وَيُخَالِفُوْكَ وَيَخْذُلُوْكَ وَيَسْتَنْفِرُوْا اِلَيْكَ يَكُوْنُوْا اَشَدَّ النَّاسِ عَلَيْكَ۔ مجھے تمہاری نسبت اون سے یہی خوف ہے کہ وہ تم کو فریب دین گے اور تم کو دعوائے خلافت مین جھوٹہلائین گے تم سے مخالفت کرین گے تم کو چھوڑ دین گے اور تم سے لڑنے مین وہی پیش رو ہون گے وہی تم سے شدت اور سختی کرین گے۔ فَقَالَ الْحُسَيْنُ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ امام حسینؑ نے فرمایا کہ مین خدا سے طلب خیر کرونگا (تفاول یا استخارہ) اِلٰى اَنْ قَالَ الْمُوَرِّخُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ اَوِ الْغَدَاةِ فَاَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَمِّ اِنِّيْ اَتَصَبَّرُ وَلَا اَصْبِرُ۔ تا اینکہ پھر اتحاف الورٰے کے مصنف نے کہا جب شام ہوئی خواہ دوسرے دن صبحکو ابن عباس پھر امام حسینؑ کے پاس آکر کہنے لگے اے میرے چچازاد بھائی مین ہر چند بناوٹ سے صبر کرتا ہون مگر مجھہ سے صبر نہین ہو سکتا ہے۔ اِنِّيْ اَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ وَهٰذَا الْيَوْمَ الْهَلَاكَ وَالْاِسْتِيْصَالَ مجھے تم پر آج خوف اس کا ہے کہ عراق کیگئے اور ہلاک ہوئے اور جڑ سے تم کو اوکھاڑ کر پھینک دین گے۔ وَاِنَّ اَهْلَ الْعِرَاقِ قَوْمٌ غُدُرٌ وَلَا تَقْرِبَنَّهُمْ۔ مردمان عراق سب قوم غدار ہین اور تم ہرگز اون کے پاس نجاؤ۔ اَقِمْ بِهٰذَا الْبَلَدِ فَاِنَّكَ سَيِّدُ اَهْلِ الْحِجَازِ تم اسی شہر مکہ مین رہو اس لیے کہ تم سردار اہل حجاز کے ہو۔ (مگر زبانی زبانی) فَاِنْ كَانَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يُرِيْدُوْنَكَ كَمَا زَعَمُوْا فَاكْتُبْ اِلَيْهِمْ فَلْيَنْفُوْا عَامِلَهُمْ وَعَدُوَّهُمْ ثُمَّ اَقْدِمْ عَلَيْهِمْ۔ پھر اگر اہل عراق کا بزعم اون کے ارادہ تمہارے بلانے کا ہے اونکو لکھ بھیجو کہ پہلے اپنے عامل اور اپنے دشمن کو اپنے شہر سے نکالدین جب نکالدین تب اونکی طرف تم جاؤ وَاِنْ اَبَيْتَ اَنْ لَا تَخْرُجَ فَسِرْ اِلَى الْيَمَنِ

اور اگر سفر نکرنے سے تمکو انکار ہے اور ضرور خروج کرنے کا ارادہ ہے پہر تم یمن کی طرف روانہ ہو۔ فَاِنَّ فِیْهَا حُصُوْنًا وَشِعَابًا وَهِیَ اَرْضٌ طَوِیْلَةٌ عَرِیْضَةٌ۔ اس لئے کہ یمن مین قلعہ ہاے مستحکم اور گھاٹیان پہاڑون کی ہین اور زمین بہی بڑی لمبی اور چوڑی ہے وَلِاَبِیْكَ بِهَا شِیْعَةٌ وَاَنْتَ عَلَی النَّاسِ فِیْ عُزْلَةٍ۔ تمہارے باپ کے شیعہ اور دوستدار وہان بہت سے ہین تم کو وہان پہنچکر تنہائی ملیگی۔ فَتَكْتُبُ اِلَی النَّاسِ وَتَبُثُّ دُعَاتَكَ۔ وہان سے تم خطوط اپنی نصرت کی طلب مین لکہنا اور اپنے سفیر وکیل تمام بلاد مین پہیلانا۔ فَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ یَاْتِیَكَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا تُحِبُّ فِیْ عَافِیَةٍ۔ مجہے پوری امید ہے کہ اس کارروائی کے بعد تم کو وہی بات نصیب ہوگی جو تمہارے پسند ہے اور بعافیت تم اپنا کام کروگے۔ فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا ابْنَ عَمِّ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّكَ نَاصِحٌ مُشْفِقٌ وَقَدْ اَزْمَعْتُ وَاَجْمَعْتُ عَلَی الْمَسِیْرِ۔ امام حسینؑ نے فرمایا اے میرے عمّو زاد بہائی مین خوب جانتا ہون کہ تم براہ نصیحت اور خیرخواہی مجہہ سے کہتے ہو اور میری خونریزی سے ڈرتے ہو۔ مگر اب تو پختہ ارادہ سفر عراق کا کر چکا ہون **مؤلف کہتا ہے** ابن عباس کی اس تقریر کا یہہ جواب کوئی بچہ ضد کرنے والا البتہ دیسکتا ہے اس راوی نے حضرت کو معاذ اللہ بچون کی مثل بنایا ہے۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ كُنْتَ سَائِرًا فَلَا تَسِرْ بِبَنَاتِكَ وَصِبْیَتِكَ۔ پہر ابن عباس نے کہا کہ اگر تم ضرور جاتے ہو تو اپنی لڑکیان اور بچون کو نہ لیجاؤ۔ فَاِنِّیْ خَائِفٌ اَنْ تُقْتَلَ كَمَا قُتِلَ عُثْمَانُ وَنِسَاؤُهٗ وَوُلْدُهٗ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ الخ مجہے ڈر ہے کہ تم قتل کئے جاؤ جس طرح عثمان مارے گئے اور اُنکے اہل و عیال دیکہتے رہے آخر روایت تک۔ قُلْتُ وَهٰذَا هُوَ مَوْضِعُ الْمَعْرِفَةِ فِیْ كَوْنِ الرِّوَایَةِ مَوْضُوْعَةً مُفْتَرَاةً مِنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ۔ مین کہتا ہون بس یہی مقام شناخت کا ہے اور اسی لفظ سے معلوم ہوگیا کہ یہہ روایت بنی اُمیہ کی بنائی ہوئی ہے۔ وَاِنَّ هٰذَا الْقَوْلَ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُهُمْ لَا یَقُوْلُهٗ اَحَدٌ۔ یہہ عثمان کا جہگڑا پیش کرنا یہہ تو بنی اُمیہ ہی سے خاص ہے وَقَدْ قُتِلَ عَلِیٌّ ع بِالسَّیْفِ وَالْحَسَنُ بِالسَّمِّ وَلَمْ یُؤْخَذْ بِثَارِ عُثْمَانَ اِلٰی یَوْمِئِذٍ۔ جناب امیر تلوار سے شہید کئے گئے اور امام حسنؑ زہر سے شہید کرائے گئے مگر یہہ افترا خون عثمان کے قصاص لینے کا ابہی تک

وَمِنَ الدَّلَائِلِ الْوَاضِحِةِ عَلٰی کَوْنِ تِلْکَ الرِّوَایَۃِ مَوْضُوْعَۃً اَنَّ الْاَقْوَالَ الَّتِیْ نَقَلَہَا عَنِ الْحُسَیْنِ فِیْ جَوَابِ اَقَاوِیْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَشْہَدُ عَیَانًا اَنَّ کُلَّہَا اَکَاذِیْبُ مَحْضَۃٌ - واضح دلایل سے اس روایت کے موضوع ہونے پر یہی ہے کہ جس قدر قول امام حسینؑ کے نقل کئے ہین جواب مین ابن عباس کے وہ خود گواہ اپنے جھوٹے ہونے پر ہین - فَاِنَّ کُلَّ مَنْ لَہٗ اَدْنٰی وُقُوْفٍ عَلٰی مَا کَانَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ مِنَ الْخَوْفِ وَالشِّدَّۃِ وَتَفَاقُمِ الْاٰلَامِ یَحْکُمُ جَزْمًا بِخُرُوْجِہٖ مِنَ الْکَعْبَۃِ - اسلئے کہ جو شخص ذراسی واقفیت رکہتاہے کہ زمانہ حج مین جس خوف مین امام حسینؑ گرفتار تھے اور جس قدر صدمات اور رنج انکو پہنچ رہے تھے حتمی رائے اُس کی یہی ہوگی کہ حضرت وہان سے الگ ہوکر کسی طرف کو چلے جائین لِاَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ قَدِ اجْتَمَعُوْا لِلْحَجِّ وَلَمْ یُوَفَّقْ اَحَدُہُمْ بِنُصْرَتِہٖ وَیَزِیْدُ قَدْ اَرْسَلَ فِیْ زِیِّ الْحُجَّاجِ جَمَاعَۃً کَثِیْرَۃً لِقَتْلِہٖ کَمَا ہُوَ مَاْثُوْرٌ بِالْاِتِّفَاقِ - اسلئے کہ مسلمان دور دور کے وہان اداے مراسم حج کی غرض سے جمع ہو چکے تھے اور کسی کو توفیق نہوئی کہ آپکی نصرت اور امداد پر زبان ہی سے اقرار کرتا اور یزید نے خفیہ طور سے بہت سے آدمی حضرت کے قتل کے واسطے عین خانہ کعبہ مین بہ لباس حاجیون کے بھیجے تھے - وَبَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ کَانُوْا مُتَذَکِّرِیْنَ بِعَزْلِ اَوَّلِ خُلَفَائِہِمْ وَنَصْبِ عَلِیٍّ بِاِعْلَانِ سُوْرَۃِ التَّوْبَۃِ فَیَنْظُرُوْنَ اِلَی الْحُسَیْنِ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْہِ مِنَ الْمَوْتِ - اور بعض مسلمان جو کہ جاندادہٗ محبت شیخین تھے اونکو ہردم یاد آتا تہا کہ یہہ وہی مقام ہے جہان پر ابو بکر سورہٗ براءت کی تبلیغ سے معزول ہوکر جناب امیر بدر بزرگوار امام حسینؑ کے منصوب ہوئے تھے اور اس امر کی یاد آوری سے وہ لوگ حضرت کو ایسی نگاہ سے دیکھ رہے تھے جیسے سکرات کے وقت آدمی کی ٹکٹکی بندھ جاتی ہو - وَمَا یُدْرِیْکَ اَنَّ قَبِیْلَۃً مِنْ قَبَائِلِ الْیَمَنِ لَمْ تَحْضُرْ فِیْ تِلْکَ السَّنَۃِ لِاَدَاءِ مَنَاسِکِ الْحَجِّ - اور تم کو کہان سے معلوم ہوا کہ امسال سنہ ۶۰ھ مین کوئی قبیلہ یمن کے قبیلون مین سے اداے مراسم حج کیواسطے نہیں آیا تہا - فَمَعَ کَوْنِ الْحُسَیْنِ قَدْ اَرْسَلَ اِلَیْہِمُ الْکُتُبَ وَالدُّعَاۃَ فَہَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَنَّہٗ حَضَرَ عِنْدَ اِمَامِہٖ نَاصِرًا لَہٗ -

پہہ ہمکو روایت سے معلوم ہوا ہے کہ یمن کے حجاج مین سے کوئی شخص اپنے امام کے پاس بغرض نصرت آیا۔ وَاِنْ فَرَضْنَا اَنَّهُ لَمْ يَحْضُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِي تِلْكَ السَّنَةِ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَهُوَ اَيْضًا مُسَبَّبٌ لِكَوْنِ الْحُسَيْنِ ثَاوِيًا فِيْهِ طَالِبًا لِلنُّصْرَةِ - ور اگر یہہ بہی فرض کرین کہ یمن کا ایک آدمی بہی امسال حج کو نہین آیا اُسکا سبب یہی ہوگا کہ امام حسینؑ مکہ مین ٹہرے ہوئے اپنی نصرت مسلمانون سے طلب کر رہے تھے اسی خوف سے یمن کے لوگ نہ آئے اور گہرون مین چہپ رہے - وَكَانَ الْقِتَالُ فِي حَرِيْمِهِ مُضَيِّعًا لِحُرْمَتِهِ اور مکہ معظمہ اور خاص کر خانہ کعبہ مین خونریزی اور لڑائی سے ہتک حرمت کعبہ کی ہوتی تہی - فَاِنْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ وَيُشَاهِدُ تِلْكَ الْحَالَاتِ ثُمَّ يُصِرُّ عَلٰى اِقَامَةِ الْحُسَيْنِ فِي الْحَرَمِ فَهُوَ اَيْضًا مِمَّنْ يَغُرُّهُ وَيَكِيْدُ مَكِيْدَةً تَاتِي عَلٰى نَفْسِهِ - پہر اگر ابن عباس ان سب حالات کو دیکہ رہے تھے اور بعد اس کے بہی اصرار کرتے تھے کہ آپ حریم کعبہ سے نجائین پہر تو وہ بہی پورا فریب حضرت کو دے رہے تھے اور ایسا مکر کر رہے تھے کہ جسکا انجام یہی تہا کہ حضرت اُسی جگہ شہید کر دئے جائین - اَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اَدْنٰى بَصِيْرَةٍ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يَدَّعُوْنَهُ - یا کچہہ خاک بھی تمیز ابن عباس فرضی کو امور سلطنت اور سیاست مین نہ تھی وَلَا فِي الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ - اور نہ اونکو مسائل شرعیہ مین کچہہ مداخلت تہی - ثُمَّ مَا بَالُ الْحُسَيْنِ مَعَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَغِيْرًا غَيْرَ مُمَيِّزٍ بَلْ قَدْ كَانَ مَعَ اَبِيْهِ مُجَاوِلًا لِلْاَبْطَالِ فَارِسًا خِضْرِغَامًا كَامِلًا فِي فُنُوْنِ الْحَرْبِ وَالضَّرْبِ وَاُصُوْلِ السِّيَاسَةِ كَمَا هُوَ فِي يَوْمِ الطَّفِّ - پہر امام حسینؑ سے مجھے تعجب ہے کہ وہ جناب کچہہ کم سن بچے اور غیر ممیز نہ تھے جو کبہی لڑائی کا نام بہی نہ سنا ہو بلکہ اپنے پدر بزرگوار کے ہمراہ صفین اور جمل اور نہروان مین نبرد آزمائی کر چکے تھے بڑے بڑے بہادرون سے لڑ چکے تہے فنون جنگ مین کامل تھے اور قواعد سیاست اور تمدن سے پوری ماہر تھے چنانچہ کربلا مین آپ کی آپکی دلاوری کا حال کُھل گیا تمام دُنیا پر - وَاَيْضًا لَمْ يَكُنْ سَخِيْفَ الرَّاْيِ قَلِيْلَ الدِّرَايَةِ - نیز امام حسینؑ کی عقل بہی ایسی خراب نہ تہی اور سرد و گرم زمانہ کا کچہہ کم تجربہ بہی آپ کو نہ تہا - وَمَعَ فَرْضِ الْكُلِّ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَمَا بَالُهُ لَمْ يَظْهَرْ

لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَرَّ مِنْ نَوَائِبِهِ وَهِيَ كَمَا مَرَّ اور معاذ اللہ یہہ سب نقصانات بھی اگر فرض کرین اور خاک بدہن گوینده امام حسینؑ کو بالکل ناتجربہ کار بھی مان لین پھر اُس کی کیا وجہہ ہے کہ آپ نے ابن عباس سے اپنے مصائب اور ہجوم افکار کو بیان بھی نہ کیا حالانکہ وہ سب امور صحیح اور واقع تھے - وَقَالَ مَرَّتَيْنِ بِعَزْمِ الْمَسِيرِ وَاجْمَاعِهِ بِلَا رَدٍّ لِأَقْوَالِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَكْبِيرٍ كَالْبُلْهِ الصَّغِيرِ - اور دو مرتبہ یہی ہٹ اور ضد کرتے رہے کہ مینے تو اب عراق جانے کی دُھن لگالی ہے چاہے کچھہ ہو مین توضرور جاؤنگا اور ابن عباس کی بیجا نصیحت کا کچھہ بھی جواب ندیا فقط اپنی ضد پر قائم رہے - فَهٰذَا الْقَوْلُ اِنَّمَا يَنْسُبُ اِلَيْهِ مَنْ هُوَ مُزْرٍ بِهِ عَدُوٌّ لَهُ - اس قول محض بیجا کی وہی شخص امام حسینؑ کی طرف نسبت کریگا جو آپ کو کسی شمار اور قطار مین نہ سمجھے گا اور آپکی تحقیر اُس کو منظور ہے - وَلَسْنَا نَظُنُّ اَيْضًا بِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ خَرِفًا قَدْ زَالَ عَقْلُهُ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ بِتِلْكَ الْهَفَوَاتِ وَقَدْ يَرٰى سَيِّدَهُ وَابْنَ عَمِّهِ مُصَابًا بِتِلْكَ الرَّزَايَا - ہم لوگ پیروان اہلبیتؑ ابن عباس کی شان بھی ایسی نہین سمجھتے ہین کہ ایسی بیہودہ اور محض بےعقلی کی باتین ایسے وقت کرین کہ اُن کے چچازاد بھائی اور اور سردار ایسے ایسے مصائب مین گرفتار ہون - وَاِنَّمَا هُوَ اِشْمَاتٌ وَاِزْدِرَاءٌ - اور ایسی گفتگو ایسے وقت کرنی اُسی کا کام ہے جو دشمن ہو اور شماتت اور تحقیر کرتا ہو - وَاَعْجَبُ مِنَ الْكُلِّ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّاوِيَ بَعْدَ مَا اَتَمَّ هَفَوَاتِهِ افْتَرٰى عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ اِذَا اَخَذْتُ بِشَعْرِكَ وَاَخَذْتُ بِنَاصِيَتِكَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ اَطَعْتَنِي وَاَقَمْتَ لَفَعَلْتُ - اور سب جھوٹی باتون سے بڑھ کر اس راوی کے افترا ابن عباس پر یہہ سنئے اب تو مثل کنجڑے اور قسائی کے ڈاڑہی اور چوٹی نوچنے گھسوٹنے کی نوبت آگئی یہہ راوی ابن عباس پر آخری تہمت یون کرتا ہے کہ آخر درجہ جب کسی طرح امام حسینؑ نے اُنکی نصیحت نہ مانی ابن عباسؓ نے کہا کہ قسم اُس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے اگر مجھے یقین ہو جائے کہ تم میری داڑہی خواہ چٹی پکڑو اور مین تمہاری پیشانی پکڑون اور خوب گھسلو ٹر مجھہ مین اور تم مین ہو کہ لوگ تماشا دیکھنے کو

یکجا ہو جائین (ایسا تماشا کبھی کاہے کو دیکھا ہوگا کہ دو بنی ہاشم داڑھی اور پٹی پکڑے ہوئے
لڑرہے ہین واہ واہ) غرض ایسی نوچ گھسوٹ کے بعد تم میرا کہنا مان لوگے تو مین اے حسینؑ
یہہ بھی کرون مگر تم اپنی ضد کو ہلاک چھوڑوگے۔ فَانْظُرُوْا اَیُّهَا الْمُسْلِمِیْنَ هٰذَا تَعْظِیْمُ
وَتَبْجِیْلٌ لِعِتْرَةِ نَبِیِّکُمْ۔ اب دیکھو اے مسلمان بھائیو یہہ ذریت نبیؐ کی ہے اور یہہ
تعظیم اور توقیر اُس کی ہو رہی ہے۔ وَعَلَی الْجُمْلَةِ فَاِنْ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الَّذِیْ قَالَ
مِثْلَ هٰذَا الْقَوْلِ وَلَمْ یَکُنْ عَالِمًا بِمَا فِیْهِ الْحُسَیْنُؑ فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ فَلَسْنَا نَعْرِفُهٗ
اَنَّهٗ مَنْ کَانَ۔ خلاصہ کہ اگر ابن عباس یہہ وہی فرضی کوئی شخص ہین جن کی ایسی ایسی واہی
تباہی باتین اس راوی نے لکھی ہین اور اُنہین کچھہ خبر نہ تھی کہ اُن چچازاد بھائی امام حسینؑ
اور اُنکی بہنین زینب اور ام کلثوم اور بھانجے بھتیجے کیسی کیسی مصیبت مین آج گرفتار ہین تو اون
ابن عباس کو ہم نہین پہچانتے کہ وہ کون بازاری آدمی تھے جنکو داڑہی پٹی پکڑ کر مثل ارذال کے
لڑنے مین بھی شرم نہ تھی۔ وَاِنْ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الَّذِیْ رَاٰی جِبْرَئِیْلَؑ یَوْمَ نُزُوْلِهٖ
مَعَ الْمَلٰئِکَةِ یُعَزِّیْ سَیِّدَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَیُرِیْهِ تُرْبَةَ قَبْرِ سِبْطِهِ الْاَصْغَرِ
کَمَا فِیْ تَارِیْخِ اَعْثَمَ الْکُوْفِیْ۔ اور اگر یہہ عباس وہ بزرگ ہین جنہون نے حضرت جبرئیلؑ
کو دیکھا ہے جس روز جبرئیل مع اور فرشتون کے تعزیت اور پُرسا دینے مصیبت امام حسینؑ
کا آئے تھے خدمت مین ہمارے نبیؐ کے اور خاک قبر امام حسینؑ ہمارے نبیؐ کو دکھلا رہے تھے جیسا کہ
تاریخ اعثم کوفی مین منقول ہے اور تمام ماجرائے سفر عراق سے بخوبی ابن عباس آگاہ تھے۔
وَاَیْضًا هُوَ الَّذِیْ فَوَّضَهٗ عَلِیٌّؑ اَبْعَارًا عَدِیْدَةً یَوْمَ رُجُوْعِهٖ عَنْ حَرْبِ صِفِّیْنَ
وَوُصُوْلِهٖ اِلٰی اَرْضِ کَرْبَلَاءَ اَیْضًا۔ اگر یہہ ابن عباس وہی بزرگ ہین جنکو جناب امیرؑ نے
چند مینگنیان اونٹ کی زمانہ حضرت عیسےؑ کی سپرد فرمائی تہین۔ جب کہ حضرت جنگ صفین سے
پلٹ کر زمین کربلا پر اوترے تھے۔ وَقَالَ لَهٗ اِحْفَظْهَا فَاِذَا رَاَیْتَ اَنَّهَا صَارَتْ دَمًا
فَاعْلَمْ اَنَّ ابْنِیَ الْحُسَیْنَؑ قَدْ قُتِلَ۔ اور فرمایا تھا حضرت نے ابن عباس سے کہ اون کو
بحفاظت رکھنا جب دیکھنا کہ یہہ سب خون تازہ ہوگئین یقین کرنا کہ میرا فرزند حسین شہید
ہوگیا۔ کَمَا فِی الْبِحَارِ وَغَیْرِهٖ۔ چنانچہ یہہ روایت بحار وغیرہ کتب مین منقول ہے۔ وَهٰکَذَا

رِوَایَاتٌ اُخَرُ تَدُلُّ عَلٰی کَوْنِ اِبْنِ عَبَّاسٍ حَامِلاً لِتِلْکَ الْاَسْرَارِ - اسی طرح اور بہی بہت سی روایات دونون فرقہ شیعہ اور سُنّی کی ایسی ہین جنسے خوب معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباس اسرار شہادت گلگون قباے آل عبا کے راز دار بھی تھے - فَاِنْ کَانَ مَعَ عِلْمِہٖ مَانِعًا لَہٗ عَنْ سَفَرِہٖ فَلَا یَخْلُوْا اِمَّا اَنْ یَکُوْنَ غَرَضُہٗ تَکْذِیْبُ رَسُوْلِہٖ فِیْ ذٰلِکَ الْاِخْبَارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَنْ یَکُوْنَ ھٰذَا غَرَضُہٗ - پہر اگر ابن عباس جان بوجھ کر امام حسینؑ کو سفر عراق سے منع کرتے تھے پس یا تو غرض ابن عباس کی یہہ تہی کہ اپنے نبیؐ کی پیشین گوئی جو نسبت امام حسینؑ کے ہوئی تہی اُس کا جھوٹہا کرانا انکو منظور تہا اور پناہ بخدا ہم ابن عباس کو ایسا بیدین منکر نبوت نہین جانتے - وَاِمَّا اَنَّہٗ کَانَ لَمْ یَعْلَمْ بِوُقُوْعِہَا فِیْ تِلْکَ الْمَسِیْرِ کَاُمِّ سَلَمَۃَ رضؓ اور یا یہہ بات ہے کہ ابن عباس کو یہہ علم نہ تہا کہ یہہ سانحہ اسی سفر کا ہے جو امام حسینؑ کر رہے ہین جس طرح جناب ام سلمہ کو معلوم نہ تہا اور حضرت کو سفر عراق سے منع فرمایا تہا فَلَمَّا صَرَّحَ الْحُسَیْنُ بِاِجْمَاعِ اَمْرِہٖ وَعَزْمِہٖ فَمَا بَالُہٗ اَصَرَّ وَاسْتَبَدَّ وَلَمْ یَمْتَنِعْ عَنْ مَنْعِہٖ کَاُمِّ سَلَمَۃَ - پہر جب امام حسینؑ نے اپنا عزم جزم ظاہر کر دیا اُسوقت کیون ابن عباس مثل جناب ام سلمہؓ کے چپ ہوئے اور برابر اصرار اور ہٹ کرتے رہے اور دارھی نچوّل کے تجویز مین تھے - فَثَبَتَ مِمَّا تَلَوْنَا عَلَیْکَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ الَّذِیْ یَنْسِبُوْنَ اِلَیْہِ تِلْکَ الْاَقَاوِیْلَ الْکَاذِبَۃَ اِنَّمَا ھُوَ رَجُلٌ مَفْرُوْضٌ غَیْرُ الَّذِیْ ھُوَ ابْنُ عَمٍّ لِلْحُسَیْنِ ؑ - اب تو معلوم ہو گیا کہ وہ ابن عباس جس کی طرف یہہ جھوٹھی باتین روایت کر رہے ہین وہ محض ایک فرضی آدمی تہے وہ ابن عباس نہ تھے جو امام حسینؑ کے چچازاد بہائی تھے - وَاَمَّا الَّذِیْ ھُوَ ابْنُ عَمِّہٖ فَھُوَ الَّذِیْ تَارَۃً مَنَعَہٗ عَنِ الْمَسِیْرِ وَالْحُسَیْنُ ؑ یُخْرِجُ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ یَبْکِیْ وَیَاْنُّ بِقَلْبٍ حَزِیْنٍ لیکن وہ ابن عباس چچازاد بہائی امام حسینؑ کے یہہ وہ بزرگ ہین کہ ایک مرتبہ اُنہون نے مثل دیگر اعزہ اور اقربا کے امام حسینؑ کو اُس روز منع کیا تہا جس روز حضرت مدینہ سے سفر کر رہے تھے اور کہرام بنی ہاشم مین برپا تہا ابن عباس بھی زار قطار رو رہے تہے اس لئے کہ اُنکو معلوم تہا کہ اب امام حسینؑ پہر پلٹ کر نہ آئین گے - ثُمَّ لَمْ یَتَمَالَکْ نَفْسَہٗ دَرَحِلَ

اِلٰی مَکَّۃَ حُبًّا لِلرَّحِمِ - پہر خون کا جوش تہا اور کیونکر نہ ہوتا ابن عباس سے ضبط ہو سکا اور دوڑتے گرتے اپنے تئین مکہ معظمہ مین پہنچایا اللہ رے مصیبت امام حسینؑ کی اور امام حسینؑ سے آکر مکہ معظمہ مین ملے - وَمَنَعَہٗ مَرَّتَیْنِ وَفِی الْمَرَّۃِ الثَّانِیَۃِ مَنَعَہٗ فِیْ مَکَّۃَ کَمَا فِی التِّبْرِ الْمُذَابِ وَعَنِ الْمَسْعُوْدِیْ وَعِبَارُہُمْ فِی الْمَقَامِ مُخْتَلِفَۃٌ - اور دوسری مرتبہ ابن عباس نے مکہ معظمہ مین حضرت کو منع کیا اور عبارتین لوگون کی مختلف ہین - وَمَا قَالَ فِی التِّبْرِ الْمُذَابِ فَھُوَ اَحْسَنُ الْاَقْوَالِ - تبر مذاب مین جو لکہا ہے وہی قول سب سے بہتر ہے - فَقَالَ (اَلْحُسَیْنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ) یَا ابْنَ عَمٍّ ھٰذَا کُتُبُھُمْ وَرُسُلُھُمْ وَقَدْ وَجَبَ عَلَیَّ اِجَابَتُھُمْ وَقَامَ لَھُمْ عَلَیَّ الْعُذْرُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ امام حسینؑ نے ابن عباس سے فرمایا اے چچازاد بہائی یہہ دیکہو خطوط کوفیون کے اور اُنکے بہیجے ہوئے آدمی سب موجود ہین مجہ پر واجب ہے اُنکے قول ظاہری کی اجابت کرنی خدا کے نزدیک اُنکا عذر بروز حشر باقی رہیگا اگر مین اُنکی طرف نہ گیا اور وہ گمراہ رہے قُلْتُ وَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ غَدْرَھُمْ کَانَ مُتَیَقِّنًا لِمَا غَدَرُوْا مَرَّاتٍ فَقُلْتُ لَیْسَ ھٰذَا یَطَّرِدُ فِی الشَّرْعِیَّاتِ الَّتِیْ بِنَائُھَا عَلَی الظَّاھِرِ فَاِنَّ الْکَذُوْبَ قَدْ یَصْدُقُ وَالصَّدُوْقُ یَکْذِبُ مین کہتا ہون کہ اگر کوئی یون کہے کہ اہل کوفہ کا غدر اور فریب تو امر یقینی تہا اس لئے کہ چند مرتبہ فریب کر چکے تہے اُس کا جواب یہہ ہے کہ یہہ قاعدہ احکام شریعت ظاہری مین جاری نہین ہو سکتا ہے اور مثل مشہور ہے کہ بڑا جہوٹہا بہی کبہی سچ بولتا ہے اور بڑا سچا بہی کبہی جہوٹہا ہوتا ہے - وَالْاَنْبِیَاءُ وَاَوْصِیَاؤُھُمْ لَمْ یُؤْمَرُوْا بِعُلُوْمِھِمُ الْخَاصَّۃِ وَاِلَّا لَمْ یَحْتَاجُوْا فِیْ فَصْلِ الْقَضَایَا اِلَی الشُّھُوْدِ وَغَیْرِھَا مِنَ الدَّلَائِلِ الظَّاھِرِیَّۃِ - اور انبیا اور اُنکے جانشین امور ہدایت مین اپنے علم خاص پر بنا کرنے کے مجاز نہ تھے ورنہ فیصلہ مقدمات متخاصمین مین گواہ اور دیگر وجوہ ثبوت لینے کے محتاج نہوتے - وَلَمْ یَظْھَرْ غَدْرُھُمْ اِلٰی یَوْمِ خُرُوْجِہٖ فَاِنَّہٗ کَانَ قَدْ وَافَقَ یَوْمَ خُرُوْجِہٖ بِیَوْمٍ جَرٰی عَلٰی مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مَا جَرٰی - اور تا روز روانگی امام حسینؑ کوفیون کا یہہ غدر ثابت نہ ہوا تہا اسلئے کہ اتفاق وقت سے جس روز

حضرت مکہ سے کوچ کیا ہے اُسی روز حضرت مسلم پر کوفہ میں وہ سانحہ گذرا۔ وَفِي مَدِينَةِ الْمَعَاجِزِ بَعْدَ ذِكْرِ مَنْعِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِلْحُسَيْنِ مِنْ حَمْلِ نِسَائِهِ مَعَهُ اور مدینۃ المعاجز میں روایت کی ہے کہ جب ابن عباس نے اہل حرم کے لیجانے کو منع کیا۔ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ يَا ابْنَ الْعَمِّ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فِي مَنَامِي وَقَدْ أَمَرَ بِأَمْرٍ أَنَا لَا أَقْدِرُ عَلَى خِلَافِهِ۔ امام حسین نے ابن عباس سے کہا ہے میرے چچازاد بہائی بیٹے رسول خدا کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھے ایک ایسا حکم دیا ہے کہ اُس کی مخالفت پر مجھے قدرت نہیں ہے۔ وَإِنَّهُ أَمَرَنِي بِأَخْذِهِمْ مَعِي۔ اور جناب رسولؐ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اہل بیت کو بھی اپنے ہمراہ لیجاؤں۔ وَفِي نَقْلٍ آخَرَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ الْعَمِّ إِنَّهُنَّ وَدَائِعُ رَسُولِ اللّٰهِ وَلَا آمَنُ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا وَهُنَّ أَيْضًا لَا يُفَارِقْنَنِي۔ اور دوسری روایت یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا اے برادر یہہ عورات اور لڑکے میری سپردگی میں بطور ودیعت رسولخداؐ کے ہیں انکی حفظ ناموس اور حفظ جان پر مجھے اپنے ہی اوپر بہروسہ ہے دوسرے پر نہیں ہے اور یہہ بہی فرط محبت سے مجھکو نہیں چھوڑتے ہیں کیونکر انکو چھوڑ جاؤں۔ فَسَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ بُكَاءً مِنْ وَرَائِهِ وَقَائِلَةً تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ابن عباس نے اُسوقت رونے کی آواز پس پشت سے سُنی اور ایک معظمہ یوں کہہ رہی ہیں (بروایتے جناب زینب) اے ابن عباس تُشِيرُ عَلَى شَيْخِنَا وَسَيِّدِنَا أَنْ يُخَلِّفَنَا هٰهُنَا وَيَمْضِيَ وَحْدَهُ ۔ تم کہتے ہو ہمارے بزرگ قوم اور ہمارے سردار سے (بہائی نہ فرمانے کا سبب خیال کیجیے گا) کہ ہمکو چھوڑ جائیں اور تنہا چلے جائیں۔ لَا وَاللّٰهِ بَلْ نَحْيَى مَعَهُ وَنَمُوتُ مَعَهُ وَهَلْ أَبْقَى الزَّمَانُ لَنَا غَيْرَهُ ۔ قسم بخدا یہہ کبھی نہو گا ہمارا انکا تو جینے اور مرنے کا ساتہہ ہے انہیں کے ساتہہ زندگی ہے اور انہیں کے ساتہہ موت ہے کیوں ابن عباس کسی بزرگ خاندان کو زمانہ نے باقی رکھا ہے سوائے اسی مظلوم مسافر کے۔ فَبَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ بُكَاءً شَدِيدًا وَجَعَلَ يَقُولُ يَعِزُّ عَلَيَّ فِرَاقُكَ يَا ابْنَ عَمَّاهُ ۔ ابن عباس بہی اس معظمہ کی بیقراری دیکھہ کر اور سُن کر خوب سا روئے اور کہنے لگے ہائے اے بہائی تمہاری جُدائی مجھہ پر از حد ناگوار ہے۔ قُلْتُ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ وَلَعَلَّهُ الْكَامِلُ لِابْنِ أَثِيرِ الْجَزَرِيِّ أَنَّ الْحُسَيْنَ

اعتذر عند ابن عباس بانه رای جده فی المنام امر له بالخروج - مین کہتاہون بعض کتب مین بلکہ شاید تاریخ کامل ابن اثیر جذری مین (خدا سمجھے اس سے) دیکھاہی لکھاہے کہ امام حسینؑ نے معاذ اللہ حیلہ پیش کیا ابن عباس کے سامنے کہ میرے نانا رسول نے خواب مین مجھے حکم دیاہے سفر عراق کا مطلب یہہ ہے کہ معاذ اللہ بناوٹ کی حضرت نے اور بے اصل بات کہی - وایضا قد سمعت من بعض المدعین للتفقه ان بناء الاحکام الفرعیة لایصح علی المنامات - اور بعض مدعیان فقہ سے یہہ بھی مینے سُناہے کہ احکام شریعت کی بنا خوابہاے ائمہ اور نبیؐ پر ہو نہین سکتی - والبحث عن تلک المسئلة یخرجنا عما نحن فیه فلننقل ما یختص لسیدنا الحسینؑ - اور اس مسئلہ فقہی مین بحث کرنے سے ہم اپنے اصلی مقصود سے خارج ہو جائینگے لہذا ہکو لازم ہے کہ امام حسینؑ کے متعلق جو کچھہ اس مسئلہ مین ہے اُسی کو لکھین - فنقول اما الجذری فما یلیق به قد اورده اخونا حامد بن محمد علیهما الرضوان فی مجلد حدیث الطیر من عبقات الانوار - جذری کے لایق جو کچھہ کہنا تہا اُس کو میرے بہائی حامد حسینؒ نے خوشنودی خدا کی اون پر اور اُنکے والد پر ہو جلد حدیث طیر عبقات الانوار مین خواب لکھدیاہے - ولم یکتف ذلک الناصب علی قوله هذا بل افتری علی الحسینؑ انه ندم وتاسف علی مخالفته لقول ابن عباس فی حملهن معه - یہہ دشمن اہلبیتؑ رسولؐ فقط اسی قول پر چپ نہؤا کہ امام حسین نے معاذ اللہ حیلہ فرمایا بلکہ یہہ بہی افترا کر دیا - کہ امام حسینؑ کو ابن عباس کی نصیحت کے خلاف عورات کے لیجانے پر ندامت ہوئی اور افسوس رہا - فروی فی کتابه هذا من وقایع التاسع من المحرم سنة احدی وستین بعد العصر اسی کتاب مین اُس نے نوین تاریخ محرم کے واقعات مین لکھدیاہے کہ بعد عصر کے جب لشکر عمر سعد لڑنے پر آمادہ تہا - والحسینؑ یعظهم ویذکرهم وبنات رسول الله لما سمعن کلامه وصیحات العسکر وزعقاتهم تهایجن بالبکاء

امام حسینؑ اون سب کو وعظ اور پند فرمارہے تھے - دختران رسول خدا نے جب جناب امام حسینؑ کا یہہ کلام سُنا اور لشکر کے ہنگامہ کی صدا اور گہوڑون کے بولنے کی آواز قریب

خیمہ ہاے حرم کے اُنکے کانون تک پہونچی فریاد اور رونے کی آواز بلند کی اور چلا چلا کر رونے لگین
فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِاَخِيْهِ الْعَبَّاسِ وَابْنِهِ عَلِيٍّ اَنْ يَذْهَبَا اِلَيْهِنَّ وَيُسَكِّتَاهُنَّ۔
امام حسینؑ نے اپنے بہائی عباس اور اپنے فرزند علی اکبر سے فرمایا جاؤ اُنکے پاس اور چپ
کرادو اُنکو چلا کر نہ روئین۔ وَقُوْلَا لَهُنَّ اُسْكُتْنَ فَاِنَّ الْبُكَاءَ اَمَامَكُنَّ۔ کہدو
اِن مصیبت کی ماریون سے چپ رہین ابہی تو رونے کا وقت انکے سامنے چلا آتا ہے۔ بقول
شاعر ؎ خوب سا رو لیجیو جب یہہ گلا کٹ جائیگا + پہر تمہین کاہے کو کوئی منع کرنے
آئیگا + ثُمَّ قَالَ الْجَذَرِيُّ وَقَالَ الْحُسَيْنُ وَلَا يُبْعِدُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ پہر جذری کہتا
ہے کہ امام حسینؑ کہنے لگے ابہی کچہہ دُور نہین ہے وہ دِن کہ ابن عباس مجہے منع کرتے
تہے کہ ان عورات کو ساتہہ نہ لیجاؤ۔ يَعْنِيْ بِهٖ اَنَّ الْحُسَيْنَ تَاَسَّفَ وَنَدِمَ عَلٰى تَرْكِ
نُصْحِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَمْلِهِنَّ۔ مراد ابن جذری کی یہہ ہے کہ امام حسینؑ کو ندامت ہوئی
کہ ابن عباس کا کہنا انکے چہوڑ جانے مین کیون نہ مانا۔ وَهٰذِهِ الْاُكْذُوْبَةُ كَسَائِرِ الْاِفْتِرَاآتِ
الَّتِيْ جَمَعْنَاهَا فِيْ بَابٍ وَاحِدٍ۔ یہہ بہی ایک افترا ہے محض مثل اور تہمتون کے جسکو ہم نے
ایک جداگانہ باب مین جمع کیاہے فَاِنْ كَانَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا قَدْ نَقَلَ هٰذَا الْقَوْلَ فِيْ
مَقْتَلِهٖ فَلَمْ يَكُنْ ذَاكِرًا لِمَكِيْدَتِهِمْ فَلَا نُبَالِيْ مِنْ ذِكْرِهٖ۔ اگر ہمارے کسی عالم نے
بہی اس کو اپنی کتاب مقتل مین ذکر کیا ہو اگرچہ آج تک ہماری نظر سے نہین گذرا ہے تو
اوس عالم کو دشمنان اہل بیت کا مکر یاد نہوگا پس ہمکو کچہہ پروا کرنی چاہیئے جب یہہ راز
کہل گیا نَعَمْ اَلشَّانُ فِيْ مَقُوْلَةِ بَعْضِ الْمُدَّعِيْنَ لِلتَّفَقُّهِ۔ ہان پوری توجہ کرنی
ہم کو ضرور ہے اُس قول کے جواب مین جو بعض مدعیان فقہ کہتے ہین کہ خواب پر بناء احکام
شرع کرنی جائز نہین ہے۔ وَقَدْ مَرَّ مِنَّا الْقَوْلُ فِي الْمَنَامَاتِ الَّتِيْ رَاٰهَا الْحُسَيْنُؑ
مِنْ يَوْمِ خُرُوْجِهٖ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى يَوْمِ عَاشُوْرَا فِي الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ مِنْ بَابِ
السِّتِّيْنَ اِلَى الْبَابِ الْخَامِسِ وَالسِّتِّيْنَ۔ ہم نے جلد اول مین اسی کتاب کے باب شصتم
سے باب شصت و پنجم تک جس قدر خواب امام حسینؑ نے روز روانگی مدینہ سے تا روز عاشورا
دیکہے سب کو مفصل طور سے لکہدیاہے۔ وَنَقُوْلُ هٰهُنَا بِالْاِجْمَالِ اَنَّ مَنَامَاتِ سَيِّدِنَا

اَلْحُسَیْنِ کَانَتْ مُطَابِقَۃً لِلْوَصَایَا الَّتِیْ اَوْصَا بِھَا اِیَّاہُ نَبِیُّنَا فِیْ حَیٰوتِہٖ صلعم
یہان پر ہم مجمل طور سے کہتے ہین کہ جو جو خواب امام حسینؑ نے دیکھے مطابق تھے اوسی وصیت
کے جو زمانہ حیات مین ہمارے نبیؐ نے اونکو خواہ اُنکے پدر بزرگوار کو فرمائی تہین - وَلِذٰلِکَ
قَالَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا لِلنَّفَرِ مِنَ الْجِنِّ کَمَا مَرَّ فِی الْبَابِ الثَّالِثَ عَشَرَ
اسی وجہ سے جناب ام کلثوم نے مرد جنی سے فرمایا چنانچہ تیرصوین باب مین گذر چکا -
وَ اَیْضًا فِی الْکَافِیْ مَا رَوَاہُ سَدِیْرٌ مِنْ اِتْیَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عِنْدَ کُلٍّ مِنَ الْاَئِمَّۃِ
یُؤَیِّدُہٗ - ایضًا کافی مین سدیر نے جو روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ ہر امام کے پاس قریب
زمانہ وفات اُنکے تشریف لاتے ہین یہہ ہی حدیث قول جناب ام کلثوم کی تائید کرتی ہے
فَعَلَی الْقَوْلِ بِعَدَمِ حُجِّیَّۃِ الْمَنَامِ اَیْضًا لَا یُقَاسُ اَمْرُھُمْ عَلٰی تِلْکَ الْقَوَاعِدِ
الظَّنِّیَّۃِ - پس اگر ہم خواب کی حجت اور دلیل شرعی ہونے کے قائل نہ بہی ہون پہر بہی
ائمہؑ کا حال اس بارہ مین قواعد ظنیہ فقہیہ پر قیاس نکرنا چاہیے - فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ
خَوَاصِّ کَرَامَاتِھِمُ الْخَاصَّۃِ - اسلیے کہ یہہ خواب کی بشارت ائمہؑ کے خواص معجزات اور
کرامات مین سے ہے - رَجَعْنَا اِلٰی بَقِیَّۃِ حَالَاتِ ابْنِ عَبَّاسٍ - اب ہم باقیماندہ حالات
ابن عباس کو لکہین - فَاِنَّ اَمْرَہٗ عِنْدَنَا لَعَجِیْبٌ - انکی کیفیت ہمارے نزدیک سراسر
عجیب ہے وَالرُّوَاۃُ مِنَ الْفَرِیْقَیْنِ یَرْوُوْنَ عَنْہُ اُمُوْرًا مُتَضَادَّۃً - راوی دونون
مذہب کے انسے مختلف مضامین کی روایات لکہتے ہین - وَمَا ذَکَرْنَا مِنْ حُضُوْرِہٖ بِمَکَّۃَ
اِنَّمَا ھُوَ نَقْلٌ مَحْضٌ - اور جو کچھ ہم نے انکی موجودگی مکہ معظمہ مین لکہی ہے محض نقل روایات
پر مبنی ہے - وَاَعْجَبُ مِنْھَا اَنَّ بَعْضَ الرِّوَایَاتِ تَدُلُّ عَلٰی کَوْنِہٖ بَصِیْرًا یَوْمَئِذٍ
وَبَعْضُھَا تَدُلُّ عَلٰی کَوْنِہٖ مَکْفُوْفًا بِالْبَصَرِ اور سب سے زیادہ عجیب تر یہہ بات ہے کہ
بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کے روز یعنی روز روانگی امام حسینؑ مکہ سے ابن
عباس کی آنکہین درست اور بینا تہین اور بعض روایات سے اون کا نابینا ہونا ثابت
ہوتا ہے فَفِی الْمَنَاقِبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ الْحُسَیْنَؑ قَبْلَ اَنْ یَتَوَجَّہَ اِلَی الْعِرَاقِ
عَلٰی بَابِ الْکَعْبَۃِ وَکَفُّ جِبْرَئِیْلَ فِیْ کَفِّہٖ وَجِبْرَئِیْلُ یُنَادِیْ ھَلُمُّوْا اِلٰی بَیْعَۃِ اللّٰہِ

مناقب شہر آشوب رح کی روایت ہے ابن عباس کہتے ہین مینے کہا دیکھا امام حسین کو دروازہ کعبہ پر کہ جبرئیل کا ہاتہہ امام حسینؑ کے ہاتہہ مین ہے اور جبرئیل پکار رہے ہین کہ چلو چلو بیعت خدا کرلو - وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللهِ رَأَيْتُ الْمَدِيْنَةَ كَأَنَّهَا ضَبَابٌ أَيْ يَوْمَ عَاشُورَاء - اور بعض روایات مین ابن عباس سے منقول ہے قسم کہا کر کہتے ہین کہ مین نے بروز عاشورا بعد قتل امام حسینؑ کے مدینہ کو دیکھا ایسی تاریکی چھاگئی ہے جیسے کُہرا پڑتا ہے - وَهُوَ يَقُولُ أَيْضًا رَأَيْتُ الْأَبْعَارَ صَارَتْ دَمًا - اور یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ مینگنیان اونٹ کی جو امیر المومنین نے میرے سپرد کی تہین خون تازہ ہوگئین - وَفِي رِوَايَةِ مَجِيئَتِهِ إِلَى بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ يَوْمَئِذٍ يَقُولُ مَرَرْتُ إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ يَتَوَجَّهُ بِي قَائِدِي - اور جناب ام سلمہ کے گہر جانے کی روایت اوسی عاشورہ کی یون ہے ابن عباس کہتے ہین مین چلا ام سلمہ کے گہر کیطرف اور ایک آدمی میرا ہاتہہ پکڑے مجہے لئے ہوئے جاتا تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نابینا ہے وَكَذَلِكَ أُمُورٌ أُخَرُ اسی طرح سے اور بہی امور ہین - وَكَمَا أَنَّ رِوَايَةَ أُمُورٍ مُتَضَادَّةٍ يُوقِعُنَا فِي الرِّيبَةِ عَنْ صِحَّةِ الْمَرْوِيَّاتِ كَذَلِكَ يُغْنِينَا عَنِ الْاهْتِمَامِ فِي جَوَابِ الْمُورِدِينَ الَّذِينَ يَبْتَنُونَ إِيرَادَهُمْ عَلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ - پہر جس طرح امور مختلف کی روایات ہم کو شک مین ڈالتی ہین ان روایات کی صحت مین اسی طرح ہمکو بے پرواہ کرتی ہے جواب دینے سے اُس اعتراض کے جس کی بنا پر دشمنان اہل بیت امام حسینؑ کے سفر عراق پر معترض ہوتے ہین - وَمَعَ ذَلِكَ كُلِّهِ يَأْتِيكَ فِي أَوَاخِرِ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مَا يَشْفِي الْعَلِيلَ وَيَرْوِي الْغَلِيلَ اور پہر باینہمہ اشتباہ کے جو ابن عباس کے اقوال مین مذکور ہوا ہے آخر مین ان بابون کے ایسا بیان آتا ہے اور ایسا جواب ان شبہات کا لکہا جائیگا کہ انشاء اللہ مرض شبہات کی شفا اُس سے ہوگی اور طالب حق کی تشنگی فرو ہو جائے گی - وَلْنَذْكُرْ مَا بَقِيَ مِنْ كَلَامِ النُّصَحَاءِ - اب ہم کو لازم ہے کہ باقیماندہ کلام نصیحت کرنے والون کا بہی لکہین کہ اور لوگون نے کیا نصیحت کی تہی ؛

باب شانزدھم

عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر کی نصیحت درباب منع روانگی عراق اور حضرت امام حسینؑ کا جواب

قَالَ فِی اِتْحَافِ الْوَرٰی وَاَتَاہُ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَحَدَّثَہٗ سَاعَۃً۔ اتحاف الورے مین کہتے ہین کہ عبداللہ بن زبیر خدمت مین امام حسینؑ کے آئے اور ایک ساعت تک حضرت سے اِدہر اودھر کی باتین کرتے رہے۔ ثُمَّ قَالَ مَا اَدْرِیْ مَا تَرْکُنَا ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَکَفُّنَا عَنْھُمْ وَنَحْنُ اَبْنَاءُ الْمُھَاجِرِیْنَ وَوُلَاۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ دُوْنَھُمْ۔ پہر ابن زبیر کہنے لگے کچھہ ہم کو معلوم نہین ہوتا ہے کہ اِن مسلمانون نے خواہ بنی اُمیہ نے کیون ہم کو چہوڑ دیا ہے اور ہم کیون اون سے باز رہتے ہین یعنی کیون اون سے اپنا حق نہین واپس لیتے ہین حالانکہ سچ پوچھو تو ہم ہی لوگ مہاجرین کی اولاد سے ہین اور امر خلافت کے مالک ہم ہی لوگ ہین بنی امیہ نہین ہین۔ قُلْتُ اُنْظُرْ اِلٰی بَشَاعَۃِ کَلَامِہٖ فَاِنَّہٗ اَتَاہُ لِلنُّصْحِ وَیَدَّعِیْ کَوْنَہٗ اَیْضًا مِنْ وُلَاۃِ الْاَمْرِ۔ مین کہتا ہون ذرا طرز خراب کو باتون مین ابن زبیر کے دیکھو نصیحت کرنے آئے ہین اور پہلے تو اپنی استحقاق خلافت کا دعوے کر رہے ہین واہ رے ناصح۔ ثُمَّ قَالَ خَبِّرْنِیْ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَصْنَعَ۔ پھر کہنے لگے تم بتلاؤ کہ تمہارا کیا ارادہ ہے کیا کروگے (اِس بے رُخی کو بھی خیال کرنا) فَقَالَ الْحُسَیْنُ لَقَدْ حَدَّثَتْنِیْ نَفْسِیْ بِاِتْیَانِ الْکُوْفَۃِ۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ مین نے اپنے دل مین یہہ بات اب طے کرلی ہے کہ مین کوفہ کو جاؤن۔ وَلَقَدْ کَتَبَ اِلَیَّ شِیْعَتِیْ بِھَا وَاَشْرَافُ النَّاسِ۔ میرے پیرو اور دوست جس قدر کوفہ مین ہین اور شریف خاندانی لوگون نے وہان کے مجھے بلایا ہے وَاَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ۔ اور مین خدا سے استخارہ بھی اپنے جانے نجانے کے باب مین کرون گا۔ فَقَالَ لَہٗ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَمَا لَوْ کَانَ لِیْ بِھَا مِثْلُ شِیْعَتِکَ لَمَا عَدَلْتُ عَنْھَا۔

اب ابن زبیر نے کہا کہ اگر میرے پیرو اور دوست کوفہ مین مثل آپکے پیرو اور دوستون کے
رہتے مین تو کوفہ سے ہٹ کر کبھی کسی اور طرف نجاتا - (یعنی استخارہ بھی نکرتا) ثُمَّ خَشِيَ
اَنْ يَتَّهِمَهُ - پہر ابن زبیر کو خوف ہوا ایسا نہ ہو امام حسین ان پر تہمت دشمنی کی کرین
اسلیئے کہ غدر اہل کوفہ تو معلوم ہے یا یہہ تہمت کرین کہ مکہ مین میرا قیام سکو ناگوار ہے -
فَقَالَ اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَقَمْتَ الْحِجَازَ ثُمَّ اَرَدْتَ هٰذَا الْاَمْرَ هٰهُنَا حَالَفْنَا عَلَيْكَ
وَسَاعَدْنَاكَ وَبَايَعْنَاكَ وَنَصَحْنَا لَكَ - پہر کہنے لگے کہ اگر تم حجاز مین رہو اور اپنی
خلافت کو جاری کرنا اُسی جگہ چاہو ہم عہد اور پیمان تمہاری خلافت پر کرین اور تمہارے
زور بازو بنین تمہاری بیعت کرین اور تمہارے واسطے نصیحت کرین یعنی خالص خیرخواہی
تمہاری کرین - فَقَالَ الْحُسَيْنُ اِنَّ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ اِنَّ بِهَا كَبْشًا يَسْتَحِلُّ حُرْمَتَهَا
امام حسینؑ نے فرمایا میرے باپ نے مجھسے ارشاد فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ مین ایک بھیڑ یا مینڈھا
ہے جو حرمت خانہ خدا برباد کریگا - فَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْكَبْشَ - پس
مجھے پسند نہین ہے کہ مین وہ مینڈھا ہون جو حرمت کعبہ کو ضایع کریگا - قُلْتُ رِوَايَةُ
الْكَبْشِ رَوَاهَا ابْنُ حَجَرٍ فِیْ صَوَاعِقِهٖ اَيْضًا - مین کہتا ہون کہ یہہ روایت اِسی
مینڈھی کی صواعق محرقہ مین ابن حجر مکی نے بھی لکھی ہے - قَالَ (اِبْنُ الزُّبَيْرِ) فَاَقِمْ
اِنْ شِئْتَ وَتَوَلِّنِیْ الْاَمْرَ تُطَاعُ وَلَا تُعْصٰی - ابن زبیر نے کہا پہر تم یہان قیام
کرو اور کار خلافت میرے سپرد کرو تمہاری اطاعت کیجائے گی اور تمہاری نا فرمانی نہ
ہوگی - قَالَ الْحُسَيْنُ وَلَا اُرِيْدُ هٰذَا اَيْضًا - امام حسین نے فرمایا کہ مین یہہ بھی نہین
چاہتا ہون (یعنی اجماعی خلافت سے ناراض ہون - ثُمَّ اِنَّهُمَا اَخْفَتَا كَلَامَهُمَا -
پہر ابن زبیر اور امام حسینؑ نے چپکے چپکے کچھہ باتین کین - فَالْتَفَتَ الْحُسَيْنُ اِلٰی
مَنْ هُنَاكَ وَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ - پہر امام حسینؑ حاضرین جلسہ کی طرف متوجہ
ہوکر بولے تم کو معلوم ہے کہ یہہ کیا کہہ رہا ہے - قَالُوْا لَا نَدْرِیْ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ
سبھون نے عرض کی ہم کو معلوم نہین کیا کہتے ہین خدا ہم سب کو آپ پر فدا کر دے - قَالَ
اِنَّهٗ يَقُوْلُ اَقِمْ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَجْمَعْ لَكَ النَّاسَ - فرمایا حضرت نے یہہ کہتا ہے کہ تم

اسی مسجد کعبہ مین ٹھیرو مین تمہارے واسطے آدمیون کو بطور انصار کے جمع کرون گا۔ ثُمَّ
قَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ وَاللّٰہِ لَوْ اَنِّیْ اُقْتَلُ خَارِجًا مِنْھَا بِشِبْرٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُقْتَلَ
فِیْھَا۔ پھر امام حسین نے ابن زبیر سے فرمایا قسم بخدا اگر مین مسجد کعبہ سے باہر ایک بالشت
پر قتل کیا جاؤن بہت پسند ہے مجھے کہ اندر خانہ کعبہ کے شہید کیا جاؤن۔ وَلَاَنْ اُقْتَلَ
مِنْھَا خَارِجًا مِنْھَا بِشِبْرَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُقْتَلَ خَارِجًا مِنْھَا بِشِبْرٍ۔ اور اگر
دو بالشت باہر خانہ کعبہ سے مین قتل کیا جاؤن مجھے بہت پسند ہے کہ ایک بالشت باہر ہون
وَایْمُ اللّٰہِ لَوْ کُنْتُ فِیْ جُحْرِ ھَامَّۃٍ مِنَ الْھَوَامِ لَاسْتَخْرَجُوْنِیْ حَتّٰی یَقْضُوْا بِیْ
حَاجَتَھُمْ۔ قسم خدا کی اگر مین سوراخ مین کسی جانور کے بھی ہونگا ضرور اُس مین سے مجھے
باہر نکال کر اپنی خواہش کو یہہ لوگ پورا کرین گے جو میری نسبت انکو ہے وَاللّٰہِ لَیَعْتَدُنَّ
عَلَیَّ کَمَا اعْتَدَتِ الْیَھُوْدُ عَلَی السَّبْتِ۔ خدا کی قسم یہہ لوگ مجھہ پر وہی ظلم کرین گے
جو یہودنے روز شنبہ کی ہٹ مین کیا تھا۔ قُلْتُ وَلٰکِنْ مِنْکَ عَلٰی ذِکْرٍ اَنَّ الْحُسَیْنَ
یُخْبِرُھُمْ بِمَا اَخْبَرَ جَدُّہٗ صلعم وَیُوَکِّدُہٗ بِالْقَسَمِ الْمُتَتَابِعِ وَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ
مین کہتا ہون یاد رہے کہ امام حسینؑ ان لوگون کو اُسی پیشین گوئی کی خبر دیتے ہین جو انکے
جد نامدار صلعم نے اُن کے حق مین فرمائی ہے اور پے درپے قسم شرعی بھی کھا رہے ہین
اور یہہ نصیحت منافقانہ کرنے والے نہین سمجھتے ہین۔ قَالَ الرَّاوِیْ فَقَامَ ابْنُ الزُّبَیْرِ
مِنْ عِنْدِہٖ۔ راوی کہتا ہے کہ ابن زبیر امام حسینؑ کا یہہ کلام سُنکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور
چلے گئے (اپنا انجام انجام بھی تو حرمت کعبہ ضایع کرنے کا معلوم کر لیا) فَقَالَ الْحُسَیْنُ
اِنَّ ھٰذَا لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْحِجَازِ۔ امام حسینؑ نے
فرمایا یہی شخص ایسا ہے کہ دنیا کے امور مین اس کو میرے حجاز سے نکل جانے کے برابر کوئی
بات پسندیدہ نہین ہے۔ فَقَدْ عَلِمَ اَنَّ النَّاسَ لَمَا یَعْدِلُوْنَہٗ بِیْ فَوَدَّ اَنِّیْ خَرَجْتُ
حَتّٰی یَخْلُوْ لَہٗ۔ اس نے خوب جان لیا ہے کہ میری موجودگی مین کوئی آدمی اس کی
بیعت پر آمادہ نہوگا لہذا اسے یہہ امر پسند ہوا کہ مین نکل جاؤن اور حجاز کا میدان اُسکے
واسطے خالی ہو جائے۔ قُلْتُ قَدْ مَرَّ اِلٰی ھٰھُنَا ذِکْرُ ثَلٰثَۃٍ مِنَ الْفُصَحَاءِ اَرْبَابِ التَّجْرِبَۃِ

وَالاٰدَاءِ وَثَالِثُهُمْ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَهُوَ فِي النُّصْحِ لَمَّا تَرٰى۔ مین کہتا ہون یہان تک تین اشخاص نصیحت کرنے والون کا حال تو گذر چکا تیسرے صاحب یہی ابن زبیر ہین اُنکی نصیحت اور دلسوزی کو آپ لوگ سن چکے۔ وَمَا قَالَ الْحُسَيْنُ فِيهِ بِاَنَّهُ اَحَبُّ النَّاسِ لِخُرُوجِهِ مِنَ الْحِجَازِ۔ اور یہہ بہی معلوم ہو چکا کہ اُنسے زیادہ کوئی آدمی حضرت کے نکلجانے کو دوست نرکہتا تہا اب چوتھے ناصح کو بہی خیال کیجئے۔ قَالَ الْوَاقِدِيُّ لَمَّا بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَا عَزَمَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَسِيْرِ اِلَى الْعِرَاقِ دَخَلَ عَلَيْهِ اہل سنت کے امام فن تاریخ واقدی کہتے ہین جب عبد اللہ بن عمر یعنی خلیفہ دوم کے صاحبزادہ کو خبر پہنچی کہ امام حسینؑ نے سفر عراق کا عزم جزم کر لیا ہے یہہ صاحب بہی امام حسینؑ کی خدمت مین آئے۔ وَقَالَ بِاَبِي وَنَفْسِي لَكَ الْفِدَاءُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہنے لگے میرے باپ اور خود مین آپ پر فدا ہون اے فرزند رسولؐ (ذرا سر سہلا کر بیجا کہلانے کو دیکہیے اس خوشامد کے بعد کیسا کلام سخت کہتے ہین) سَمِعْتُ جَدَّكَ يَقُوْلُ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا لِلدُّنْيَا وَلِيْ۔ مین نے آپکے نانا سے سُنا ہے فرماتے تھے دنیا سے مجہے کیا کام ہے اور دنیا کو مجہسے کیا تعلق ہے۔ وَاَنْتَ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَرَيْحَانَتُهُ وَسَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ تم پارہ جسم اپنے نانا کے ہو اور پہول اونہین کے باغ کے ہو اور سردار جوانان بہشت ہو (یعنی تم طلب دنیا کیون کرتے ہو یزید سے دنیا کے واسطے کیون لڑنے جاتے ہو اللہ رے نصیحت واہ کیا کہنا) وَهٰذَا يَزِيْدُ رَاْسُ الضَّلَالَةِ وَمَنْ يَسْمَعُ مِنْهُ اِذَا قَاتَلَ وَلَسْتُ اٰمَنُ عَلَيْكَ مِنْهُ۔ یہہ وہی یزید ہے جو گمراہی اور ضلالت کا بمنزلہ سر کے ہے کوئی شنوائی نکریگا اُس کے ظلم کی اگر وہ آپ سے لڑنے پر آمادہ ہوگا مجہے بخوبی اطمینان اُسکی طرف سے نہین ہے آپکی جان سے۔ فَلَمَّا رَاٰهُ مُصِرًّا عَلَى الْمَسِيْرِ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ مِنْ قَتِيْلٍ۔ جب ابن عمر نے دیکہا کہ امام حسینؑ ہٹ کرتے ہین عراق جانے پر درمیان دونون آنکہون کے بوسہ دیا اور کہنے لگے تمہین خدا کو سپرد کرتا ہون اے کشتہ یزید۔ قُلْتُ وَتَرَكَ الرَّاوِيْ مَا اَجَابَ بِهِ الْحُسَيْنُ اِيَّاهُ لِيَتَمَكَّنَ اِصْرَارُهُ لَا عَنْ سَبَبٍ۔ مین کہتا ہون اس راوی نے وہ ذکر چہوڑ دیا

جو امام حسینؑ نے جواب عبد اللہ بن عمر مین ارشاد فرمایا تہا تاکہ اس راوی کا جو مدعا ہے اصرار
بیجا آپ کا ثابت رہے وَبَعْضُهُمْ رَوٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَكْشِفْ لِيَ الْمَوْضَعَ الَّذِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُقَبِّلُهٗ مِرَارًا اور بعض راویان اہل سنت نے
یون روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا اے فرزند رسول ذرا وہ مقام کہول دیجیے جس کو بار
بار جناب رسولخداؐ چومتے تھے فَكَشَفَ الْحُسَيْنُؑ ذٰلِكَ الْمَوْضِعَ فَقَبَّلَهٗ وَوَدَّعَهٗ - امام
حسینؑ نے وہی مقام یعنی گلوے مبارک اپنا کھولدیا - ابن عمر نے بوسہ دیا اور حضرت کو
رخصت کیا - وَاَمَّا الَّذِیْ اَجَابَ بِهِ الْحُسَيْنُ عَنْ قَوْلِهٖ فَهُوَ مَا رَوَاهُ السَّيِّدُ رح
حَيْثُ قَالَ اور جو کچہہ عبد اللہ بن عمر کی کلام کا جواب امام حسینؑ نے دیا تہا اور یہہ راوی
اُس کو چٹ کر گیا وہ یہی ہے جس کو سید رح نے لہوف مین ذکر کیا ہے کہتے ہین فَقَالَ الْحُسَيْنُؑ
لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّ مِنْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ اَنَّ رَاْسَ يَحْيَى بْنِ
زَكَرِيَّا اُهْدِيَ اِلٰى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ - امام حسینؑ نے فرمایا تجہے کیا معلوم
نہین اے ابو عبد الرحمن کہ دنیا کی خواری اور ذلت مین سے جو بارگاہ خدا کو پہنچی ہے یہہ
بہی ایک بڑا واقعہ ہے کہ سر حضرت یحیے بن ذکریا کا بطور تحفہ کے بھیجا گیا تہا ایک زن زانیہ
کے واسطے منجملہ زنان فاحشۂ بنی اسرائیل کے (یہہ تو صاف صاف اپنے سر اقدس کا حال
ارشاد فرمایا) اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا يَقْتُلُوْنَ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ
اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا - کیا تجہے معلوم نہین ہے کہ بنی اسرائیل صبح صادق کے
طلوع سے لیکر طلوع آفتاب تک (جو ڈیڑہ گھنٹہ کا زمانہ تخمیناً ہے) ستر نبی کو قتل کرتے
تھے - ثُمَّ يَجْلِسُوْنَ فِیْ اَسْوَاقِهِمْ يَبِيْعُوْنَ وَيَشْتَرُوْنَ كَاَنْ لَمْ يَصْنَعُوْا شَيْئًا
اور پہر مطمئن ہوکر اپنے بازارون مین بیٹہکر خرید و فروخت کے معاملات کرتے تھے جیسے کہ
اوہنون نے کچہہ بہی نہین کیا ہے - فَلَمْ يُعَجِّلِ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بَلْ اَخَذَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَخْذَ
عَزِيْزٍ ذِیْ انْتِقَامٍ - اس گناہ عظیم پر بہی خدا نے اون پر جلد عذاب نازل نہ فرمایا بلکہ
بعد زمانہ دراز کے (جب پیمانہ ظلم لبریز ہوچکا) ایسی سخت گرفت اُنکی فرمائی جیسے کوئی
بڑا غالب انتقام لینے والے ظالمون کی گرفت کرتا ہے - اِتَّقِ اللّٰهَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَا

تَدَعَنَّ نُصْرَتِیْ - خدا سے ڈر اے ابو عبد الرحمن اور میری نصرت اور امداد کو چھوڑنا
حدیث تمام ہوئی - وَلَا یَخْفیٰ عَلَیْکَ اَنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ مِنْ اَعْدَیٰ الْاَعْدَاءِ لِلْحُسَیْنِ
وَلِھٰذَا اَبْرَمِیْہِ بِاَنَّہٗ طَالِبٌ لِلدُّنْیَا - اور پوشیدہ تمپر نرہے کہ یہہ عبد اللہ بن عمر سب سے
بڑہ کر دشمن امام حسینؑ ہے اور اسی وجہ سے حضرت پر طالب دنیا ہونے کے طعن کرتا ہے
مَعَ کَوْنِہٖ مُتَذَکِّرًا بِاَنَّ مَسِیْرَہٗ ھٰذَا ھُوَ الْمُخْبَرُ بِہٖ عَنْ جَدِّہٖ صلعم کَمَا اَظْھَرَہٗ
تَقْبِیْلُہٗ لِنَحْرِہٖ - اور باوجودیکہ اُسے خوب یاد ہے کہ یہہ سفر حضرت کا وہی سفر ہے
جسکی خبر آپکے نانا دے گئے ہین چنانچہ بوسہ گاہ نبیؐ کے چومنے سے بخوبی ثابت
ہوگیا کہ یہہ جان بوجھ کر دنیا طلبی کا الزام حضرت کو لگاتا ہے - وَھَلْ رُوِیَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ رِوَایَۃٌ اَنَّ الْحُسَیْنَؑ فِیْ ذٰلِکَ الْخُرُوْجِ یَکُوْنُ طَالِبًا لِلدُّنْیَا - کیا کسی
گھڑی ہوئی روایت مین یہہ بہی رسولؐ نے فرمایا ہے کہ امام حسینؑ یزید سے دنیا طلبی کی
غرض سے لڑین گے حاشا ہرگز نہین فرمایا ہے - ثُمَّ اِنَّہٗ مَعَ کَوْنِہٖ مُقِرًّا بِکَوْنِ
یَزِیْدَ رَاْسَ الضَّلَالَۃِ بَایَعَ یَزِیْدَ عَلیٰ کَوْنِہٖ خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِہٖ وَلَمْ یُبَایِعْ عَلِیًّا
کَمَا فِی الْبُخَارِیْ وَمُسْلِمٍ - پہر یہہ بہی تو خیال کیجئے کہ یزید کو سرغنا گمراہون کا
کہتا ہے اور پہر یزید کی بیعت بہی کی ہے خلیفہ رسول قرار دیکر اور جناب امیرؑ کی بیعت
ہرگز نہ کی دیکہو بخاری اور مسلم کے قول کو یہہ وہ شخص ہے - فَکَیْفَ یَکُوْنُ نُصْحُہٗ
نَصِیْحَۃً ایسے شخص کی نصیحت بے غرض اور دوستی پر محمول کیونکر ہوسکتی تہی - وَ
لِذٰلِکَ بَالَغَ الْحُسَیْنُؑ فِیْ تَبْکِیْتِہٖ فَلَمْ یَتْرُکْ شَیْئًا حَتّٰی وَبَّخَہٗ بِہٖ - اسی
دشمنی کی وجہ سے امام حسینؑ نے بہی اُسکے دم بند کرنے مین پورا اہتمام فرمایا یہ نسبت
اون تینون نصیحت کرنے والون کے اور کوئی بات چہوڑی حضرت نے کہ اوس کے
ذریعہ سے اس کی سرزنش نفرمائی ہو اَمَّا ذِکْرُہٗ قِصَّۃَ رَاْسِ یَحْیٰیؑ فَرَدٌّ
لِقَوْلِ الَّذِیْنَ یَسْتَھْزِءُوْنَ بِرَاْسِہٖ اَنَّہٗ دِیْرَ وَاُھْدِیَ اِلیٰ یَزِیْدَ لیکن حضرت
یحییٰؑ کے سر اقدس کا ذکر جو آپنے فرمایا محض اسی غرض سے تہا کہ اون دشمنون کے قول
کی رد ہو جائے جو کہین گے اور استہزا کرین گے سر اقدس امام حسین پہرایا گیا اور یزید

کے پاس بطور تحفہ کے گیا - وَالْمُرَادُ اَنَّهٗ قَدِ ابْتُلِیَ بِهٖ نَبِیٌّ مِنْ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَلَمْ یُصِبْهُ بِذٰلِكَ ذِلَّةٌ وَهُوَانٌ فَكَیْفَ یُصِیْبُنِیْ - اور مراد حضرت کی یہہ ہے کہ یہہ فعل مجھہ سے پہلے ایک نبی اللہ کے سر اقدس سے ہی ہو چکا ہے اور کچھہ اُنکی شان نبوت مین فرق نہ آیا اور نہ کسی قسم کی ذلت اور رسوائی حضرت یحییٰؑ کی ہوئی پہر میرے سر کے پہرائے جانے سے اور یزید کے پاس بطور تحفہ جانے سے کیون ذلت اور خواری ہوگی - بَلْ یَظْهَرُ مِنْ رَاسِیْ اُمُوْرٌ مُعْجِزَةٌ تُبْهِتُ الْعُقُوْلَ وَتُثْبِتُ اَنَّ قَضِیَّةَ اِهْدَاءِ رَاسِیْ اَعْظَمُ شَانًا مِنْ اِهْدَاءِ رَاسِ یَحْیٰیؑ عِنْدَ الْعَاقِلِ وَالْعُقُوْلِ الْجَهُوْلِ بلکہ میرے سر سے ایسے ایسے معجزات ظاہر ہون گے جن کے دیکھنے سے عقلین تم سب کی دنگ ہو جائین گی اور یہی ظہور معجزات ثابت کریگا کہ میرے سر کو ہدیہ بہیجنا بہت بڑی شان اور امر عظیم کی بات ہے بہ نسبت ہدیہ بہیجنے سر جناب یحییٰؑ کے اور ہر ایک عاقل اور فراموش کار جاہل سب پر یہہ امر ثابت ہو جائے گا - وَاَمَّا تَقْبِیْلُهٗ مَوْضِعَ تَقْبِیْلِ جَدِّ الْحُسَیْنِؑ فَهُوَ مَكِیْدَةٌ عَظِیْمَةٌ تُوْقِعُ اَتْبَاعَهٗ فِیْ اِرْتِیَابٍ وَاضْطِرَابٍ - لیکن بوسہ دینا ابن عمر کا بوسہ گاہ جناب رسول خداؐ کو یہہ ایک بڑا مکر اور فریب اوس کا ہے جو اُس کے پیرو اور مریدون کو شک اور اشتباہ مین ڈالتا ہے فَاِنَّ حُبَّ الشَّیْءِ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ - اسلئے کہ محبت کسی چیز کی کیون نہ ہو آدمی کو اندہا اور بدگوئی محبوب کے سُننے سے بہرا کر دیتی ہے - مَعَ اَنَّ دَلَائِلَ بُغْضِهٖ فِیْ كَلَامِهٖ وَاضِحَةٌ لَا تَخْفٰی عَلٰی مَنْ تَدَبَّرَ - حالانکہ اس کے بغض اور عداوت کی دلیلین اسی کی کلام مین واضح موجود ہین جو اس کے کلام کو تامل کرے فَاِنَّ مَنْ یَعْتَقِدُ بِقَلْبِهٖ وَیُقِرُّ بِلِسَانِهٖ اَنَّ الْحُسَیْنَؑ سَائِرٌ فِیْ مَسِیْرِهٖ هٰذَا طَلَبًا لِلدُّنْیَا مُخَالِفًا لِسُنَّةِ جَدِّهٖ وَیَلُوْمُهٗ عَلٰی ذٰلِكَ كَمَا مَرَّ اسلئے کہ جو شخص اپنے دلی اعتقاد سے اور زبانی اقرار سے بہی اس کا معتقد ہو کہ امام حسینؑ اس سفر مین نعوذ باللہ دنیا طلبی کر رہے ہین اور اپنے نانا کے خلاف محض دنیا کے پیچھے جا رہے ہین اور اسی پر امام حسینؑ کی ملامت کرنے آیا ہو چنانچہ اوپر اُس کی تقریر گذر چکی - فَكَیْفَ

يَكُوْنُ الْحُسَيْنُ عِنْدَهٗ مِنْ اَشْرَفِ وُلْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنْ اَهْلِ الْكَرَامَةِ وَالْمَجْدِ وَالْفِخَارِ۔ پہر ایسا دنیا طلب آدمی ابن عمر ایسے زاہد اور تارک الدنیا کے نزدیک کیونکر صاحب کرامت اور صاحب بزرگی ہو سکتا ہے۔ بَلْ اِذَا تَاَمَّلْتَ يَا اَخِيْ فِيْ كَوْنِهٖ مُقِرًّا لِلْخِلَافَةِ يَزِيْدَ بَعْدَ ظُهُوْرِ فِسْقِهٖ وَفِعْلِهٖ مَا فَعَلَ بِالْحُسَيْنِؑ وَاَهْلِبَيْتِهٖ وَلَمْ يَنْكُثِ الْبَيْعَةَ۔ بلکہ اگر تامل کرو کہ ابن عمر یزید کی خلافت کا قائل قائل تہا اور بعد ظاہر ہونے فسق اور بلکہ اون مظالم کے جو اُس نے جناب امام حسینؑ پر کئے اور اُن کے اہلبیت پر اور پہر بہی اُس نے بیعت نہ توڑی اور یزید کو خلیفۂ رسول جانتا رہا وَلَمْ يُخَالِفْ سُنَّةَ اَبِيْهِ فِيْ اَمْرِ الْخِلَافَةِ فَاِنَّهٗ سَنَّهَا وَابْتَدَعَهَا۔ اور ابن عمر نے اپنے باپ کی سنّت جاری کی ہوئی دربارۂ خلافت کے مخالفت نہ کی اسلیئے کہ خلافت کا اجماع سے درست ہونا یہہ تو انہیں کے پدر بزرگوار ہی کی گہڑی ہوئی بات ہے قرآن اور حدیث سے تو اس کا پتہ آج تک نہیں ہے۔ فَعَلٰى زَعْمِهٖ يَكُوْنُ يَزِيْدُ طَالِبًا لِلدِّيْنِ وَالْحُسَيْنُؑ عِيَاذًا بِاللّٰهِ يَكُوْنُ طَالِبًا لِلدُّنْيَا فَيَكُوْنُ مَقْتُوْلًا بِسَيْفِ جَدِّهٖ ایسے تارک الدنیا اور مجسم دیندار یعنی ابن عمر کے نزدیک تو یزید اس جہاد مین طالب دین ہوگا اسلیئے کہ آپ کے عقیدہ مین خلیفہ برحق یزید ہی تہا اور امام حسین علیہ السلام معاذ اللہ طالب دُنیا تہے پس اپنے نانا کی تلوار سے مارے گئے۔ فَيَكُوْنُ تَقْبِيْلُهٗ اِعْظَامًا لِمَوْضِعِ الْقُبْلَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا فِيْهِ اِعْظَامٌ لِلْحُسَيْنِؑ۔ پس بوسہ گاہ حضرت رسالتمآب کا چومنا ابن عمر کو اظہار اس امر کا تہا کہ نبیؐ کی تعظیم منظور ہے امام حسینؑ کی تعظیم نہیں ہے۔ وَاِلٰى هٰذَا يُشِيْرُ الْحُسَيْنُؑ فِيْ تَخْوِيْفِهٖ وَتَهْدِيْدِهٖ حَيْثُ قَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ اسی طرف اشارہ فرمایا۔ امام حسینؑ نے اُس کے ڈرانے اور خوف دلانے کی نظر سے چنانچہ کہا یا خدا سے ڈر اے ابن عمر کہ مجھے تو دنیا طلب کہتا ہے۔ وَذَكَرَهٗ بِقَضِيَّةِ يَحْيٰىؑ وَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اور یاد دلایا بطور وعظ اور پند کے قصہ حضرت یحییٰؑ اور پیغمبران بنی اسرائیل کا۔ فَهٰذِهٖ اَرْبَعَةٌ مِنَ النُّصَحَاءِ وَقَدْ عَرَفْتَ نُصْحَهُمْ وَمَا اَجَابَ الْحُسَيْنُؑ اِيَّاهُمْ وَمَا كَانُوْا يُرِيْدُوْنَ

یہی چار نصیحت کرنے والے تھے جنکی نصیحت کا حال ہمکو اچھی طرح سے معلوم ہوا اور یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ انکی غرض نصیحت سے کیا تہی اور یہہ بہی ہمکو معلوم ہوگیا کہ امام حسینؑ نے انکو کیا کیا جواب دیا۔ فَلَا یَلِیْقُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَّهٗ لَمْ یَسْتَنْصِحْهُمْ۔ اب کسی کو مناسب نہین ہے جو امام حسینؑ کی نسبت یہہ کہے کہ آپ نے اُنکی نصیحت نمانی اور اپنی ضد اور ہٹ پر روانگی عراق کی نچہوڑی۔ فَاِنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ الْمَسِیْرَ اِنَّمَا هُوَ مَسِیْرٌ اَخْبَرَ بِهٖ نَبِیُّنَا صلعم۔ اسلئے کہ یہہ چارون جانتے تھے کہ یہہ سفر امام حسینؑ کا وہی سفر ہے جس کی خبر ہمارے نبیؐ نے ہہم دی ہے۔ وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِهٖ فَالْحُسَیْنُؑ مُطِیْعٌ لَّهٗ۔ اور کبہی ہمارے نبیؐ کا قول غلط نہو گا پس امام حسینؑ مطیع اپنے نانا کے تہے۔

باب ہفتدہم

باقیماندہ سفر عراق سے منع کرنے والون کا حال اور جو کچھ امام حسین علیہ السلام نے انکو جواب دیا اور طرماح بن حکم کی سچی نصیحت کا بیان

اَمَّا الْفَرَزْدَقُ الشَّاعِرُ فَقَدْ مَرَّ ذِکْرُهٗ وَمَا اَجَابَ بِهِ الْحُسَیْنُؑ اِیَّاهُ فِی الْبَابِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ۔ فرزوق شاعر نے جو کچھہ کہا اور جو کچھہ امام حسینؑ نے اُنکو جواب دیا اس کو تو ہم نے باب پندرہوین جلد اوّل مین لکھدیا ہے وَاَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ حَنَفِیَّةَ فَاِنَّ هُدَاتَنَا الْعِتْرَةَ الْمَیَامِیْنَ قَدْ اَمَرُوْنَا بِالسُّکُوْتِ فِیْ اَمْرِهٖ لیکن جناب محمد بن حنفیہ اُنکی گفتگو اور نصیحت پس چونکہ ہمارے ائمہ علیہم السلام نے ہمکو حکم دیا ہے کہ انکے بارہ مین سکوت اختیار کرو لہذا ہم کچہہ نہین کہہ سکتے ہین۔ نَعَمْ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَنَا اَنَّ الْحُسَّادَ وَالْمُعَانِدِیْنَ قَدْ نَسَبُوْا اِلَیْهِ اُمُوْرًا لَا اَصْلَ لَهَا اِهَانَةً لِاَبِیْهِؑ کَمَا نَسَبُوْا اِلَی الْمُخْتَارِ اَیْضًا مِثْلَهَا۔ ہان اتنا ہم پر ضرور ثابت ہوگیا ہے کہ حاسدون اور دشمنان خانوادہ رسالت نے محمد بن حنفیہ

کی طرف ایسے ایسے امور کی نسبت دی ہے جن سے اہانت جناب امیرؑ کے ہو اور ہماری
راویوں نے بھی بے سمجھے اُن کی روایت کردی جیسے کہ امیر مختار کی نسبت بھی ایسا
ہی افترا کیا ہے فقط وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَقَدْ مَرَّ ذِكْرُهٗ فِيْمَا مَضٰى - اور
عبد اللہ بن جعفر جنہوں نے امان نامہ ولید کا لکھوا کر بھیجا تہا - اُنکا حال کچھ اوپر
گذر چکا - وَيَكْفِيْ لَنَا اَنْ نَقُوْلَ اِنَّهٗ لَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّ اَخَاهُ عَلَى الْحَقِّ فِيْ
مَسِيْرِهٖ اَرْسَلَ مَعَهٗ وَلَدَيْهِ لِيَسْتَشْهِدَا بَيْنَ يَدَيْهِ - اور کافی ہے اُنکی
نسبت یہی جواب ہمارا کہ جب اُنکو معلوم ہوگیا کہ اُن کے بہائی امام حسینؑ اس سفر مین
حق پر ہین تب اُنہون نے اپنے دونون فرزندون کو آپ کے ہمراہ کردیا کہ وہ حضرت
کے سامنے مشرف بشہادت ہون - وَلَمْ يَسِرْ مَعَهٗ لِكَوْنِهٖ مَرِيْضًا اور خود جناب
امام حسینؑ کے ہمراہ نہ جاسکے کہ از حد بیمار تھے - وَاَمَّا عُمَرُ بْنُ بُوْذَانَ فَمَرَّ
ذِكْرُهٗ فِي الْبَابِ السَّابِعِ عَشَرَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ - عمر بن بوذان کی نصیحت کا
سارا ماجرا باب ہفدہم جلد اول مین گذر چکا - وَاِنَّهٗ لَمَّا قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُؑ يَا
شَيْخُ لَا يَخْفٰى عَلَيَّ الرَّاْيُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ لَا يُغْلَبُ عَلٰى اَمْرِهٖ فَسَكَتَ وَلَمْ
يُحِرْ جَوَابًا - اور یہہ بہی اُسی باب مین لکھہ چکے ہین کہ جب امام حسینؑ نے فرمایا کہ
اے شیخ ظاہری عقل کی باتین ہم پر پوشیدہ نہین ہین مگر خدا کے حکم پر کوئی غالب
نہین ہو سکتا ہے یعنی ہم کو حکم خدا یہی ہے کہ بے ساز و سامان اور بدون انصار
اور اعوان کے اپنے تئین قتل کرادین اُسوقت عمر بن بوذان چپ ہوگئے -
وَلَمْ يَتَجَاسَرْ عَلٰى اَنْ يَسْئَلَهٗ عَنْ سَبَبِهٖ ظَنًّا مِنْهُ اَنَّ الْحُسَيْنَؑ يَعُدُّهٗ
مِنَ الْاَرَاذِلِ بَادِيَ الرَّاْيِ فَلَا يَكْشِفُ سِرَّهٗ عَنْهُ پہر اُنکو جرات اور جسارت اس
بات کی نہوئی کہ امام حسینؑ سے اس حکم خدا کا سبب پوچھتے اُنکو حضرت کے طرز کلام خواہ
انزجار طبع سے معلوم ہوگیا کہ مجھے یہہ جناب کم رتبہ اور چھوٹی عقل کا آدمی جانتے
ہین اسرار الٰہی کو بھلا مجھ سے کب بیان فرمائین گے - وَقَدْ بَقِيَ مِنْ هٰؤُلَاءِ
الْعَشَرَةِ كَطِرِمَّاحِ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ النَّاصِحُ الْاَمِيْنُ وَالصِّدِّيْقُ الْمَتِيْنُ - اب

ان دنش نصیحت کرنے والون مین فقط طرماح بن الحکم باقی رہے اور یہہ سچے ناصح اور دوست وفا شعار ہین انکی کیفیت ضرور قابل سُننے کے ہے فَاِنَّ مِنْ حَقِّ النَّاصِحِ الصَّادِقِ اِذَا کَانَ نُصْحُهٗ لَا لِغَرَضٍ فَاسِدٍ وَهُوَ مُخْلِصُ الْوُدِّ - اسلئے کہ سچے نصیحت کرنے والے کی نصیحت جب کسی غرض فاسد سے نہو اور جس کو نصیحت کرتا ہی اُسکا دوست خالص بہی ہو منافق نہو - فَاِنَّهٗ اِذَا عَلِمَ اَنَّ لِعَدَمِ قَبُوْلِ نُصْحِهٖ هُنَاكَ عُذْرًا صَحِيْحًا فَيُشَارِكُهٗ فِيْ اَمْرِهٖ مِنْ مَالِهٖ وَدَمِهٖ وَعِرْضِهٖ وَغَيْرِ ذٰلِكَ - اس لئے کہ ایسا سچا دوست جب اُس کو معلوم ہوجائے کہ اُس کی نصیحت قبول نکرنے مین کوئی عُذر صحیح ہے اسوجہ سے یہہ نصیحت بیجا ہے تب اُس کو لازم ہے کہ اپنی جان اور مال اور آبرو سے اپنے دوست کا شریک ہوجائے اور زبانی باتون پر کہ قربان ہون اور فدا ہون نہ ٹلے - وَهٰذَا هُوَ الطِّرِمَّاحُ بْنُ الْحَكَمِ مِنْ بَيْنِ هٰؤُلَاءِ اور ایسے نصیحت کرنے والے طرماح بن الحکم تھے ان دسومنین سے قَالَ ابْنُ اَثِيْرِ الْجَذْرِيْ فِيْ تَارِيْخِهٖ حَتّٰى اِنْتَهَى الْحُسَيْنُ عَ اِلٰى عُذَيْبِ الْهِجَانَاتِ (كَانَ بِهَا عَجَائِنُ النُّعْمَانِ تَرْعٰى هُنَاكَ فَنُسِبَ اِلَيْهَا) ابن اثیر جذری معتمد عُلماے اہل سُنّت اپنی تاریخ مین جس کا نام کامل بہی کہتے ہین کہ مکہ سے چلتے چلتے جب امام حسینؑ عذیب ہجانات والی منزل پر پہنچے (اونٹنیان ابن نعمان کی اُس جگہ چرا کرتی تہین لہذا اس مقام کا نام عذیب ہجانات پڑگیا) شاید چشمہ شیرین چھوٹا سا وہان ہوگا - فَاِذَا هُوَ بِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الْكُوْفَةِ عَلٰى رَوَاحِلِهِمْ يَجْنُبُوْنَ فَرَسًا لِنَافِعِ بْنِ هِلَالٍ يُقَالُ لَهُ الْكَاهِلُ - آپ چلے جارہے تھے ناگاہ چار آدمی کوفہ کی طرف سے آتے ہوئے نظر آئے اپنی اپنی سواریون پر سوار اور نافع بن ہلال جسکا نام کامل تہا اُنکے گھوڑے کو ہنکاتے ہوئے آتے تھے - وَمَعَهُمْ دَلِيْلُهُمْ طِرِمَّاحُ بْنُ عَدِيٍّ (قُلْتُ الصَّحِيْحُ طِرِمَّاحُ بْنُ الْحَكَمِ) اون چارون کے ہمراہ اونکے راہبر طرماح بن عدی ہی تھے (مین کہتا ہون صحیح نام اُنکا طرماح بن الحکم ہے بروایت بحار) فَانْتَهَوْا اِلَى الْحُسَيْنِ عَ - تا اینکہ امام حسینؑ کی خدمت مین آ پہنچے -

فَاَقْبَلَ اِلَیْهِمُ الحُرُّ وَقَالَ هٰؤُلَاءِ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَۃِ وَاَنَا حَابِسُھُمْ اَوْ رَادُّھُمْ۔
حر بن یزید ریاحی اون چارون کے سامنے آکر کہنے لگے یہہ لوگ کوفہ کے باشندے ہین
اور مین اُنکو روکونگا خواہ انکو واپس کردونگا مطلب یہہ ہے کہ یزید خواہ ابن زیاد
کی رعایا مین سے ہین امام حسینؑ سے انکو کچھ تعلق نہین ہے۔ فَقَالَ الْحُسَیْنُ لَاَمْنَعَنَّھُمْ
مَا اَمْنَعُ مِنْہُ نَفْسِیْ۔ امام حسینؑ نے فرمایا جس بات سے مین اپنی حفاظت کرتا ہون اُنکی
بھی حفاظت کرونگا۔ اِنَّمَا ھٰؤُلَاءِ اَنْصَارِیْ وَھُمْ بِمَنْزِلَۃِ مَنْ جَاءَ مَعِیَ۔
یہہ تو میرے انصار ہین اِنکی قدر اور منزلت میرے نزدیک ویسی ہے جیسے اور میرے
ہمراہی انصارون کی ہے۔ (کوفہ سے آئین خواہ اور کہین سے) فَاِنْ کُنْتَ عَلٰی مَا کَانَ
بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَاِلَّا نَاجَزْتُکَ۔ پہر اگر اے حُر تو اپنے عہد و پیمان پر قایم ہے تو
بہتر ورنہ مین تجھ سے بھڑونگا اور لڑونگا فَکَفَّ الْحُرُّ عَنْھُمْ حضرت کی اس مستعدی کرنے
سے حُر انکے روکنے سے باز رہا۔ قُلْتُ قَدْ مَرَّ مِنَّا الْقَوْلُ فِیْھِمْ فِی الْبَابِ السَّادِسِ
وَالْعِشْرِیْنَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ۔ مین کہتا ہون ان چارون انصار کے حالات ہم نے
جلد اوّل کے باب ۲۶ مین لکھدئے ہین اُسی باب کو دیکھو فَقَالَ لَھُمُ الْحُسَیْنُؑ
اَخْبِرُوْنِیْ خَبَرَ النَّاسِ خَلْفَکُمْ۔ امام حسینؑ نے اون سے کہا اب کوفیون کے عام
آدمیون کی خبر بیان کرو جنکو وہان چھوڑکر آئے۔ فَقَالَ لَھُمْ مُجَمِّعُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ
الْعَامِرِیُّ وَھُوَ اَحَدُھُمْ اَمَّا اَشْرَافُ النَّاسِ فَقَدْ اُعْظِمَتْ رِشْوَتُھُمْ۔ مجمع بن
عبید اللہ عامری جو انہین چارون مین تھے کہنے لگے نامی گرامی لوگ وہان کے اب تو
اُنکی رسن امید یعنی طمع دُنیا بڑہ گئی ہے۔ وَمُلِئَتْ غَرَائِرُھُمْ فَھُمْ اَلْبٌ وَاَحْشَدُ
عَلَیْکَ۔ اُنکے طبایع اور طینت بالکل کینہ سے بہر گئے ہین وہ تو ضرور دشمن اور بدخواہ
آپ کے ہوگئے ہین۔ وَاَمَّا سَائِرُ النَّاسِ بَعْدَھُمْ فَاِنَّ قُلُوْبَھُمْ تَھْوِیْ اِلَیْکَ
وَسُیُوْفُھُمْ غَدًا مَشْھُوْرَۃٌ عَلَیْکَ۔ رہے عوام النّاس بعد معززین کوفہ کے اُنکے
دل تو آپ کی طرف آج راغب ہین مگر کل اُنکی تلوارین آپ پر کہچ جائینگی وَسَاَلَھُمْ
عَنْ رَسُوْلِہٖ قَیْسِ بْنِ مُسْھِرٍ فَاَخْبَرُوْہُ بِقَتْلِہٖ وَمَا کَانَ مِنْہُ۔ امام حسینؑ نے اپنے

فرستادہ قیس بن مسہر کا حال اونسے پوچھا اُنہون نے عرض کی کروہ شہید ہوگئے اور جو اُنکی کیفیت گذری تہی سب بیان کی ۔ فَتَرَقْرَقَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوعِ وَلَمْ يَمْلِكْ دَمْعَتَهُ آنکہون مین حضرت کے آنسو بہر آئے اور اُنکو روک نہ سکے یعنی رُخسارون پر ٹپکنے لگے ۔ ثُمَّ قَرَأَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً ۔ پہر آپنے یہہ آیت پڑہی جس کا ظاہری مطلب یہہ ہے بعض اون مین سے (یعنی ہم مین سے) وہ لوگ ہین جنہون نے اپنا وقتِ زندگی پورا کر دیا خواہ مرگئے اور بعض ابہی منتظر وقت معین کے ہین اور دونون مرنے والے اور زندہ کچہہ آگے پیچھے اپنے وقت کو بدل نہین سکتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا وَلَهُمُ الْجَنَّةَ وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَرَغَائِبِ مَذْخُورِ ثَوَابِكَ ۔ خدایا ہم زندہ لوگ جو مرنے چلے ہین اور وہ مرنے والے جو ہماری نصرت مین مرچکے ہین دونون کو بہشت عطا کردے اور ہم کو اور اُن شہیدون کو اپنی رحمت گاہ مین یکجا کر دے اور جہان دلپذیر ثواب تیرے فراہم ہو رہے ہین وہان ہم سب کی یکجائی تجویز کر دے ۔ قُلْتُ هٰذَا الدُّعَاءُ تَرْغِيبٌ لِمَنْ مَعَهُ وَتَبْيِينٌ لِحَالِ مَنْ مَضَوْا ۔ مین کہتا ہون یہہ دُعا رغبت دلانے کی غرض سے آپنے فرمائی تہی اون لوگون کو جو ہمراہ تھے اور بیان حال شہداے کوفہ بھی تہا ۔ وَلَا يَذْهَبُ عَلَيْكَ اَنَّ النَّصِيحَةَ وَالنُّصْرَةَ مُتَلَازِمَتَانِ لَا يَنْفَكُّ اِحْدَاهُمَا عَنِ الْاُخْرَىٰ پوشیدہ نرہی کہ نصیحت اور بہی خواہی اور یاری اور مددگاری آپسمین لازم اور ملزوم ہین ایک دوسرے سے جدا نہین ہو سکتی ہین ۔ وَقَدْ تَعْلَمُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ وَاَشْخَاصُ اُخَرُ قَدْ سَارُوا مِنَ الْكُوفَةِ اِلَىٰ مَوْلَاهُمْ مَعَ مَا كَانُوا يَرَوْنَ وَيَسْمَعُوْنَ مِنَ الْمَفَاسِدِ ۔ اور تم کو معلوم ہے کہ یہہ چار بزرگوار اور دو چار اَور بہی کوفہ سے اپنے امام کی خدمت مین آئے اور حالانکہ بچشم خود دیکہہ چکے تھے اور بتواتر سُن رہے تھے جو جو مفسدہ اور طیاریان قتل امام حسینؑ کی ہو رہی تہین ۔ فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ عَنِ النُّصْرَةِ مَانِعٌ وَلَمْ يَلْتَمِسُوا مِنْهُ لِلرُّجُوعِ وَالتَّنَحِّي عَنِ الْكُوفَةِ ۔ باوجود اس آگاہی کے کوئی چیز اُنکو مانع یاری اور مددگاری امام سے ہوئی اور نہ اُنمین سے کسی نے حضرت

سے درخواست کی کہ آپ پلٹ جائین اور کوفہ سے دُور چلے جائین - وَلْنَعُدْ اِلیٰ بَقِیَّۃِ الرِّوَایَۃِ - اب بقیہ روایت کامل کو لکھین طرماح کے متعلق وَقَالَ لَہُ الطِّرِمَّاحُ بْنُ عَدِیٍّ (حَکَمٍ) وَاللّٰہِ مَا اَرٰی مَعَکَ کَثِیْرَ اَحَدٍ - اور طرماح بن عدی (حکم) نے جناب امام حسینؑ سے کہا قسم بخدا مین آپ کے ہمراہ کچھہ زیادہ بھیڑ بھاڑ نہین دیکھتا ہون چند ہی لوگ نظر آتے ہین - قُلْتُ وَاَوَّلُ النَّصْرِ اَنَّہٗ نَجّٰی اَصْحَابَہُ الْاَرْبَعَۃَ وَاَوْصَلَھُمْ اِلَی الْحُسَیْنِ لِکَوْنِہٖ دَلِیْلاً - مین کہتا ہون پہلے سب سے طرماح کی نصرت یہی تہی کہ ان چارون اصحاب کو حضرت کے پاس تک بخیر و عافیت پہنچادیا اور ضرر ابن زیاد سے بچایا اس لئے کہ راہبر یہی اُنکے تھے - وَھٰذَا ھُوَ الَّذِیْ صَیَّرَ ذٰلِکَ الرَّجُلَ مِنَ الْاَصْدِقَاءِ وَخُلَّصِ النُّصَحَاءِ - اور یہہ پہلا امتحان ایسا تہا کہ اُنکو سچے دوست اور بے غرض فاسد نصیحت کرنے والون مین اُسی نے داخل کردیا - ثُمَّ قَالَ وَلَقَدْ رَاَیْتُ قَبْلَ خُرُوْجِیْ مِنَ الْکُوْفَۃِ بِیَوْمٍ ظَھْرَ الْکُوْفَۃِ - پہر طرماح نے کہا مین نے کوفہ سے نکلنے سے ایک روز پہلے ظہر کوفہ یعنی (میدان) کو دیکھا ہے - وَفِیْہِ مِنَ النَّاسِ مَالَمْ تَرَعَیْنَایَ جَمْعًا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ اَکْثَرَ مِنْہُ لِیَسِیْرُوْا اِلَیْکَ اُسی مقام پر اس قدر آدمی فراہم ہوئے ہین کہ میری آنکھون نے اتنی کثرت آدمیون کی کسی مقام پر کبھی نہین دیکھی ہے اور سب کا مجمع آپ ہی پر چڑہائی کرنے کا ہے فَاُنْشِدُکَ اللّٰہَ اِنْ قَدَرْتَ عَلٰی اَنْ لَّا تَقْدِمَ اِلَیْھِمْ شِبْرًا فَافْعَلْ - آپ کو قسم ہے خدا کی اگر ہو سکے آپسے اور آپ کی قدرت سے باہر نہو کہ ایک بالشت بہی اُنکی طرف قدم نہ بڑہائے تو یہی کیجئے اور اُنکی طرف نجائیے - قُلْتُ وَاِنَّمَا قَیَّدَ مَنْعَہٗ بِاقْتِدَارِہٖ لِمَا کَانَ الْحُسَیْنُ اَوْمَا اِلَیْہِ بِقِرَاءَۃِ الْاٰیَۃِ - طرماح نے شرط قدرت اور امکان کی اسی وجہ سے لگائی کہ حضرت امام حسینؑ آیۂ قرآنی پڑہ کر اپنی مرگ حتمی کی خبر دیچکے تھے وَھٰذَا ھُوَ دَابُ الْمُخْلِصِیْنَ الْحَافِظِیْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ الرَّاعِیْنَ لِاٰدَابٍ وَ سُنَنٍ یَجِبُ مُحَافَظَتُھَا فِی الْخِطَابِ اِلٰی حُجَجِ اللّٰہِ اور یہی طریقہ ادب کا ہے اون لوگون کا جو خالص مومن ہین اور جنکو محافظت اون حدود کی ہوتی ہے جو خدا نے مقرر

کی ہین اور جنکو پاس ادب اور قاعدہ کا ملحوظ ہوتا ہے امام اور نبی سے عرض معروض کرنے مین - وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِكَلِمَةٍ مُوهِمَةٍ تُنْبِئُ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ اِلَى الْاَنْصَارِ وَلَوْ كَانُوْا اَقِلَّاءَ عَدَدًا كَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - طرماح نے حضرت کے انصار قلیل کا بھی ادب و لحاظ پورا رکھا اور کوئی کلمہ ایسا نہ کہا جس سے بدگمانی ترک رفاقت اور دشمنون سے ملجانے کی ادن بزرگوارون کی طرف ہوتی جیسے عمر بن عبدالرحمن نے گستاخی کی ہے دیکھو باب سترھوین کو حالانکہ جماعت انصار کم تھی اور بعد منع کرنے کے پھر اپنی سمجھ کے موافق یہہ بھی کہا - فَاِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَنْزِلَ بَلَدًا يَمْنَعُكَ اللّٰهُ حَتّٰى تَرٰى رَأْيَكَ وَتَسْتَبِيْنَ لَكَ مَا اَنْتَ صَانِعٌ - پھر اگر آپ کا یہہ ارادہ ہو کہ ایسی محفوظ جگہ چلیئے کہ خدا آپ کو ان دشمنون سے بچائے تاکہ وہان پہنچ کر جو آپکی راے مناسب مین آجائے اور جو کچھ آپ کو بعد سوچنے سمجھنے کے کرنا منظور ہو وہ آپ پر ظاہر ہو جائے اور آج کے اضطرار سے نجات ملے - فَسِرْ حَتّٰى اُنْزِلَكَ جَبَلَنَا (اَجَاءَ) آپ میرے ساتھ چلیئے مین اپنے پہاڑ پر جس کا نام اجا ہے لیچلون - فَهُوَ وَاللّٰهِ جَبَلٌ اِمْتَنَعْنَا بِهٖ مِنْ مُلُوْكِ غَسَّانَ وَحِمْيَرٍ وَنُعْمَانَ بْنِ الْمُنْذِرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ وَالْاَحْمَرِ قسم بخدا وہ پہاڑ ایسے امن کا مقام ہے کہ ہم لوگ بادشاہان غسان اور حمیر کے حملون سے اور نعمان بن المنذر کی چڑھائی سے اور سپید رنگ یعنی نصارے اور سرخ رنگ یعنی عرب خواہ عجم کے حملون سے بچتے رہے - وَاللّٰهِ مَا اِنْ دَخَلَنَا ذُلٌّ قَطُّ - قسم خدا کی ہے ہم کو کبھی ذلت اور خواری نہوئی اور نہ ہمارے پہاڑ پر کسی کی رسائی ہوئی فَاَسِيْرُ مَعَكَ حَتّٰى اُنْزِلَكَ - اسوقت تنہا مین آپ کے ہمراہ چلتا ہون تاکہ وہان تک آپکو بخیر و عافیت پہنچا دون ثُمَّ تَبْعَثُ مِمَّنْ بِاَجَاءَ وَسَلْمٰى مِنْ طَيٍّ - پھر وہان سے آپ اجا کے لوگون کو اور سلمے کے لوگون کو جو قبیلہ بنی طے سے ہین جابجا روانہ کیجیے گا اپنی یاری طلب کرنے کی غرض سے - فَوَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ عَشَرَةُ اَيَّامٍ حَتّٰى يَاْتِيَكَ طَيٌّ رِجَالًا وَرُكْبَانًا پس قسم بخدا

دس روز بھی نگذرین گے کہ آپ کے پاس بنی طے کے سوار و پیادہ سب دوڑ دوڑ کے آمین گے۔ ثُمَّ اَقِمْ فِیْنَا مَا بَدَا لَکَ۔ جب انصار جمع ہو جائین پھر جب تک آپ کا جی چاہے ہمارے گھرون مین آپ رہین۔ فَاِنْ هَاجَكَ هَيْجٌ فَاَنَا زَعِيْمٌ لَكَ بِعِشْرِيْنَ اَلْفِ الطَّائِيْ يَضْرِبُوْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِاَسْيَافِهِمْ۔ پھر اگر آپ کو اُمنگ لڑنے کی آئے مین بیس ہزار لڑنے والے قبیلہ طے کے یکجا کرنے کا ذمہ دار ہون کہ آپ کے سامنے تلوار سے لڑین گے۔ وَاللّٰهِ لَا يُوْصَلُ اِلَيْكَ اَبَدًا وَفِيْهِمْ عَيْنٌ تَطْرِفُ۔ قسم بخدا آپ تک کبھی کسی کا دست رس نہو گا یا ایکہ آپ کو لڑنے کی نوبت نہ آئے گی جب تک ان لوگون کی آنکھ مین بینائی ہے۔ فَقَالَ لَہٗ جَزَاكَ اللّٰهُ وَقَوْمَكَ خَيْرًا۔ امام حسینؑ نے اُس سے فرمایا خدا تجھے اور تیری قوم کو جزائے خیر دے (شاباش مرحبا) اِنَّہٗ قَدْ كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَوْلٌ لَسْنَا نَقْدِرُ مَعَہٗ عَلَى الْاِنْصِرَافِ۔ سچ تو یہہ ہے کہ ہم سے اور اُن گروہ کے لوگون سے باہم ایک قول و قرار ایسا ہو چکا ہے جس کی وجہ سے ہم پلٹ جانے پر قادر نہین ہین۔ وَلَا نَدْرِيْ مَا تَتَصَرَّفُ بِنَا وَبِهِمُ الْاُمُوْرُ فَوَدَّعَہٗ اور ہمکو معلوم نہین کہ قدرتی امور ہم کو اور انکو کدھر کدھر پھراتے رہین گے یا کیسے کیسے اولٹے پلٹے ہم کو اور انکو دین گے یہہ کہکر آپنے طرماح بن حکم کو رخصت کر دیا۔ قُلْتُ وَقَدْ صَحَّفَ الْمُؤَرِّخُ قَوْلَ الْحُسَيْنِ تَصْحِيْفًا صَرِيْحًا حَيْثُ تَرَكَ ذِكْرَ الْاِسْتِنْصَارِ مین کہتا ہون مُورّخ نے اس جگہ قول امام حسینؑ کو بگاڑ کر نقل کیا اور آپنے طلب نصرت جو طرماح سے فرمائی تھی اسکو مورخ صاحب اوڑا گئے كَمَا رَوَاهُ ابْنُ نِمَارِحٍ۔ چنانچہ ابن نمارح نے اُس کی روایت کی ہے لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلْجَاءَهٗ بِاِظْهَارِ الْحَقِّ فَاضْطَرَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَوَعَدَهٗ اَنْ يُوْصِلَ الْمِيْرَةَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَعُوْدَ اِلٰى حَضْرَتِهٖ فَفَعَلَ۔ مگر خدا نے اسی مُورّخ کو بے قابو کر دیا آخر باضطرار لکھہ گیا کہ وعدہ کیا طرماح نے کہ قوت لایموت یعنی خورو نوش کا سامان جو میرے ساتھہ ہے اُنکے بالون کو پہنچا کر آپ کی امداد کی غرض سے پلٹ آونگا فَفَعَلَ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْحُسَيْنِ فَلَمَّا بَلَغَ عُذَيْبَ الْهِجَانَاتِ لَقِيَہٗ خَبَرُ قَتْلِهٖ فَرَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ۔ طرماح اپنے عیال کو خوراک پہنچا کر واپس آئے بغرض نصرت امام حسینؑ جب اسی جگہ یعنی عذیب ہجانات کو پہنچے خبر شہادت امامؑ کی انکو معلوم

ہوئی پہر گہر پلٹ گئے قُلْتُ وَلِنَذْكُرْ مَاقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ فِي جَوَابِهِ عَلَى مَارَوَاهُ ابْنُ
نَمَارِحْ مین کہتا ہون اب وہ جواب ہم ذکر کرین جو امام حسینؑ نے طرماح کو دیا تہا بروایت
ابن نمارح فَقَالَ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْقَوْمِ مَوْعِدًا اَكْرَهُ اَنْ اُخْلِفَهُمْ امام حسینؑ نے فرمایا
اے طرماح مجہہ مین اور اُن لوگون مین ایک وعدہ ایسا (آلہی) ہو چکا ہے کہ مین اوس وعدہ
کے خلاف کرنے کو نہین گوارا کرتا ہون - فَاِنْ يَدْفَعِ اللّٰهُ عَنَّا فَقَدِيْمًا مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْنَا وَكَفٰى پہر اگر خدا ہم سے اس بلا کو دفع کریگا اور یہہ امتحان ہمارا نہ لے گا بس ہمیشہ
سے خدا کی نعمت دہی ہم پر ہوتی رہی ہے اور وہی خدا ہماری مدد اور نصرت مین کافی ہے
(یعنی اسی کی انصار سے ہم سب کچہہ کرلین گے - وَاِنْ يَكُنْ مَالَا بُدَّ مِنْهُ فَفَوْزٌ
وَشَهَادَةٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ اور اگر وہی ہوگا جو ہونا ضرور ہے پس ہم درجات عظیمہ پر پہنچین گے
اور شہید ہون گے انشاء اللہ- قُلْتُ وَهٰذَا الَّذِيْ هَيَّاَهُ لِنَصْرِهِ وَاِفْدَاءِ نَفْسِه
لِمَوْلَاهُ - مین کہتا ہون یہی فرمانا حضرت کا ایسا مؤثر تہا جس نے طرماح کو آمادہ حضرت کی
نصرت پر کیا تہا اور اپنی جان فدا کرنے کو اپنے امام پر امادہ ہوا تہا فَرَجَعَ وَلَقِيَهُ سَمَاعَةُ
بْنُ يَزِيْدَ فِي مَوْضِعِهِ هٰذَا فَاَخْبَرَهُ بِالشَّهَادَةِ گہر مین گیا اور پہر پلٹ آیا یہان پر
سماعہ بن یزید نے خبر شہادت حضرت کی طرماح کو سُنائی لہذا واپس گیا یہہ اصلی حال اس کا
ہے - وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ النَّاصِحَ عَنْ صَمِيْمِ الْقَلْبِ هُوَ الطِّرِمَّاحُ بْنُ الْحَكَمِ مِنْ جُمْلَةِ الْعَشَرَةِ
اب تم کو معلوم ہوگیا کہ دل سے نصیحت کرنے والا ان دس آدمیون مین فقط یہی ایک نکلا
اور سب اغراض فاسدہ سے بظاہر نصیحت کرتے تھے اور دل مین اغراض فاسدہ تھین-
اَمَّا قَوْلُ الْحُسَيْنِ بِالْمَوْعِدِ فَاِنْ كَانَ ظَاهِرُهُ يَدُلُّ عَلٰى مَوْعِدِهِ مِنْهُمْ بِالْكَعْبَةِ
اَوِ الْمَوْعِدَةِ الَّتِيْ وَقَعَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحُرِّ - مگر فرمانا امام حسینؑ کا کہ ہمارے ان کے
درمیان مین ایک وعدہ ہو چکا ہے اگرچہ ظاہر اوسکا یہی ہے کہ جو وعدہ آپنے مکہ معظمہ مین
فرمایا ہے وہی مراد ہو یا کہ یہہ معاہدہ جو آپ سے اور حُر سے ہو چکا ہے وہ مراد ہو- لٰكِنَّ
الْحَقَّ اَنْ يُّرَادَ مِنْهُ الْوَعْدُ الَّذِيْ وَعَدَ بِهِ جَدُّهُ صلعم مِنَ اللّٰهِ تع مگر حق تو
یہی ہے کہ وہی وعدہ مراد ہے جو آپ کے جد نامدار نے خدا سے کرلیا ہے - وَلِذٰلِكَ تَرٰى

اَلْجَذَرِیْ صَحَّفَ لَفْظَ الْمَوْعِدِ بِلَفْظِ الْقَوْلِ - اسی دھڑکے سے ابن جذری موعد کے لفظ کو بدل کر لفظ قول کے لکھدئے تاکہ آپکی شہادت کی عظمت کسی کی سمجھ مین نہ آئے۔ وَقَدْ بَالَغَ هٰذَا الْمُعَانِدُ فَقَالَ اِضْلَالاً لِقَوْمِهٖ اِنَّهٗ مَا يَرْوِيْهِ فِيْ اَمْرِ الْحُسَيْنِؑ هُوَ الْحَقُّ وَمَا دُوْنَهٗ كِذْبٌ مَحْضٌ بڑا مبالغہ کیاہے ابن جذری نے اپنی تاریخ مین اور اپنے ہم مذہب کی فریب دہی کی غرض سے یہہ بہی لکھدیاہے کہ جو کچہہ مین حالات امام حسینؑ مین لکھتاہون بس وہی سچ ہے اور سب جہوٹ ہے خدا سمجھے اس دشمن سے ؛

باب ہیژدہم

خلاصہ اغراض نصیحت کرنے والون کا اور سبب کیا تہا جو حضرت کو سفر عراق اور شہادت سے روکتے تھے

اِنَّ مَثَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَشَرَةِ مِنَ النُّصَحَاءِ كَالْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ مِنَ الصَّحْبِ الْاَجِلَّاءِ پوری مثال ان دس نصیحت کرنے والون کی یہی ہے جیسے عشرہ مبشرہ بڑے بڑے صحابہ مین تھے فَالتِّسْعَةُ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ فَعَلُوْا مَا فَعَلُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ لَنَا التَّعَرُّضُ بِمَا فَعَلُوْا عشرہ مبشرہ مین نو صاحبون نے جو کچہہ کیا وہ کر گئے ہم کو مناسب نہین ہے کہ اُنکے افعال کا ہم کچہہ ذکر کرین۔ نَعَمْ هٰؤُلَاءِ النُّصَحَاءُ عَدَا الطِّرِمَّاحِ الْحَكَمِ كَانَ مِنْ اَهَمِّ اَغْرَاضِهِمْ فِيْ مَنْعِهِمُ الْحُسَيْنَؑ عَنِ الْمَسِيْرِ اَنْ يَبْقٰى شُيُوْعُ الْفَاحِشَةِ عَلٰى مَا هُوَ الْاٰنَ - ہان یہہ نصیحت کرنے والے سوائے طرماح بن عدی (یا حکم) کے اُنکی بڑی غرض یہی تہی امام حسینؑ کو سفر عراق سے منع کرنے مین کہ یہہ جو کچہہ پچاس برس سے از روز وفات رسول خدا ہورہاہے وہی چلا جائے اور امر حق ظاہر نہو۔ وَالسِّرُّ الَّذِيْ دَعَا اَرْبَابَ السِّيَرِ وَالتَّارِيْخِ اِلٰى اِخْفَاءِ الْوَقَائِعِ الْاَصْلِيَّةِ اِتِّبَاعُهُمْ لِتِلْكَ الْفِرْقَةِ - اور وہ راز پوشیدہ جس نے علماء سیر اور

تاریخ کو اصلی واقعات کے چھپانے سے روکا ہے وہ یہی ہے کہ ان مورخین کو پیروی اونہین ناصحین کی ہے جو واقعہ شہادت کو روکنا چاہتے تھے - فَهُنَا فِي أَصْحَابِ السِّيَرِ وَ الْمَقَاتِلِ فِرْقَتَانِ وَطَائِفَتَانِ - اب اہل اسلام کی تاریخ لکھنے والے اور ماجرائے شہادت کے بیان کرنے والے دو گروہ ہو گئے ہین - فِرْقَةٌ لَا يَذْكُرُ وَلَا يَرْوِي حِيْنَمَا يَذْكُرُ مَقْتَلَهُ رِوَايَةً تَدُلُّ عَلَى كَوْنِ الْحُسَيْنِ مَامُوْرًا مَاذُوْنًا مِنْ عِنْدِ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ لِذٰلِكَ الْمَسِيْرِ - ایک گروہ مورخین تو وہ ہے کہ جب ذکر شہادت امام حسینؑ کرتا ہے کوئی روایت ایسی نہ لکھیگا جس سے بصراحت خواہ اشارہ معلوم ہو جائے کہ امام حسینؑ بحکم و اجازت خدا ؤرسولؐ کے اس سفر مین روانہ ہوئے تھے وَاِنْ تَذْكُرْ تِلْكَ الْبِشَارَاتِ الْمُتَوَاتِرَةَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهٖ - اگرچہ بشارات نبیؐ جو متواتر ہوئی تہین اونکو اور کسی مقام پر بیان کردیگا - مگر بیان شہادت مین انکو ذکر نکریگا - وَاَشَدُّهُمْ اِبْنُ اَثِيْرِ الْجَذَرِيُّ اور اسی فرقہ مین سب سے سخت ابن اثیر جذری ہے وَفِرْقَةٌ تَرْوِي تِلْكَ الْحَالَاتِ مَعَ تِلْكَ الرِّوَايَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ اِثْبَاتًا لِكَوْنِ مَسِيْرِهٖ هُوَ ذٰلِكَ الْمَسِيْرَ - دوسرا فرقہ ایسا ہے کہ حالات اور واقعات شہادت کے ہمراہ اون متواتر احادیث کو بہی لکہہ دیتا ہے جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سفر امام حسینؑ کا وہی سفر ہے جس مین آپ کو شہید ہو جانے کا حکم ہوا ہے فَاِنْ تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ كِلَا الْفِرْقَتَيْنِ لَمَّا جَاوَزَا اِثْبَاتَ شَيْءٍ اَوْ نَفْيَ شَيْءٍ يَعْتَقِدُوْنَهٗ اَوْ يُنْكِرُوْنَهٗ فَقَدْ يَقَعُ الرَّيْبُ وَالْاِشْتِبَاهُ فِي اَقْوَالِ كِلَيْهِمَا - پہر اگر کسی کو یہہ توہم اور شبہہ پیدا ہو کہ جب تاریخی حالات کے بیان مین آزادی خیال نرہے اور ہر فرقہ نے اثبات اور انکار واقعہ کا بحسب اپنے عقیدہ کے کیا اب تو دونون فریق کے قول مین شک اور شبہہ پڑگیا - فَيُدْفَعُ ذٰلِكَ التَّوَهُّمُ مِنْ وُجُوْهٍ اب یہہ توہم چند طرح سے دفع کیا جائیگا - اَمَّا اَوَّلًا فَاِنَّ الْاِخْتِلَافَ بَيْنَ الْفِرْقَتَيْنِ اِنَّمَا هُوَ فِي مَوْضِعِ النَّقْلِ لَا فِي اَصْلِ الرِّوَايَاتِ پہلی وجہ تو یہی ہے کہ ان دونون فرقون مین اختلاف اگر ہے تو فقط یہی ہے - کہ مقام مناسب مین ان روایات کو ایک فرقہ لکھتا ہے اور دوسرا نہین لکھتا ہے کچھ اصل روایات کا انکار اُس کو بہی نہین ہے - وَاَمَّا ثَانِيًا فَبِالنَّظَرِ

اِلَی النَّتَائِجِ الَّتِیْ وَقَعَتْ وَتَقَعُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَلَمْ یَذَرِ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اِبْقَاءً لِدِیْنِ الْاِسْلَامِ اَنْ یَخْلُوَ زَمَانٌ وَلَا یَظْہَرُ اَثَرٌ مِنْ اٰثَارِ تِلْکَ الشَّہَادَۃِ - اور دوسری طرح سے دفع توہم یون کرنا چاہئے کہ نتائج اس شہادت کے جو ہمارے سچے نبیؐ نے بیان فرمائے تھے اور کہدیا تہا کہ از روز شہادت تا روز قیامت ظاہر ہوتے رہین گے اُنکو دیکھو اور ایمان لاؤ جن سے بقاے دین اسلام ہورہا ہے اور کوئی زمانہ خالی نہین جاتا ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی معجزہ اسی شہید کا ظاہر نہوتا ہو وَنَعُوْدُ اِلٰی ذِکْرِ الْمَقْصُوْدِ اب ہم اون نصیحت کرنے والون کے اغراض کے ذکر کی طرف رجوع کرین - فَنَقُوْلُ اِنَّ الْاَغْرَاضَ الَّتِیْ دَعَتْہُمْ اِلٰی ذٰلِکَ اُمُوْرٌ عَدِیْدَۃٌ - اب ہم کہتے ہین کہ جن اغراض سے یہہ لوگ حضرت امام حسینؑ کو سفر عراق سے منع کرتے تھے وہ چند امور ہین وَلَا بُدَّ لَنَا قَبْلَ بَیَانِ الْمَقْصُوْدِ مِنْ ذِکْرِ اُمُوْرٍ کَاَنَّہَا مُقَدَّمَاتٌ لِاِنْتَاجِ الْمَطْلُوْبِ - اور ہم کو ضرور ہے کہ اس مطلب سے پہلے چند ایسے امور کو بیان کرین کہ بمنزلہ مقدمہ کے ہین اس مطلب کے نتیجہ صحیح دینے مین - وَہِیَ اُمُوْرٌ قَلَّمَنْ یَتَصَوَّرُ وُقُوْعَ تِلْکَ الْمُصِیْبَۃِ الْعُظْمٰی ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی فِطْرَتِہِ السَّلِیْمَۃِ وَلَا یَعْتَرِیْہِ عِنَادٌ اَوْ خُصُوْمَۃٌ بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْمُصَابِیْنَ بِہَا فَیُذْعِنُ بِصِحَّۃِ مَا نُوْرِدُہٗ اور یہہ ایسے امور ہین کہ بہت کم دنیا مین کوئی ایسا آدمی ہوگا جو مصیبت عظیمہ اہلبیت کا تصور کرے اور پہر اپنی عقل فطری کی طرف رجوع کرے اور کچہہ اُس کو دشمنی دینی یا دنیوی جہگڑا اِن بزرگوارون سے نہ ہو ضرور یقین کریگا کہ یہہ باتین جو ہم آیندہ لکہین گے صحیح اور درست ہین فَاِنَّ الْمُعَانِدَ الْمُنْکِرَ لِنُبُوَّۃِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ اَوْ اَیِّ نَبِیٍّ کَانَ فَلَا بُدَّ لِتَبْکِیْتِہٖ دَلَائِلُ اُخَرُ - اس لئے کہ جو شخص مُنکر ہمارے نبیؐ کی نبوت کا ہے خواہ اور انبیاء کی نبوت سے اُس کو انکار ہے اُس کے چپ کرنے کے واسطے اور قسم کی دلیلین درکار ہین - فَاِنْ قَالَ مِنْہُمْ قَائِلٌ مَثَلًا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمَّا قَتَلَ وَنَہَبَ وَاسْتَرَقَّ وَاسْتَعْبَدَ قَوْمًا بِالْقَہْرِ وَالْغَلَبَۃِ وَالسُّلْطَانِ کَمَا ہُوَ دَابُ السَّلَاطِیْنِ - مثلاً اگر کوئی منکر نبوت ہمارے نبیؐ کا یون کہے کہ محمدؐ نے سلطنت دنیوی کی غرض سے جس طرح خونریزی کی اور لوٹا مارا آزاد آدمیون کو

لونڈی غلام بنایا جیسے بادشاہوں کا دستور چلا آتا ہے كَذٰلِكَ الْمَظْلُوْمُوْنَ الْمَقْهُوْرُوْنَ
اِذَا اقْتَدَرُوْا فَعَلُوْا بِاَهْلِهٖ وَوُلْدِهٖ وَانْتَقَمُوْا وَاَخْرَجُوْا ضَغَائِنَهُمْ - اسی طرح
سے جن لوگوں کو ایذا اون کے ہاتھ سے پہنچی تھی اور ظلم اور جبر اُنکے بڑے چھوٹے مارے
گئے تھے جب اونکا قابو چلا اُنہوں نے اپنا پورا انتقام لے لیا اور یہی اولٹ پھیر دُنیا کا چلا
آتا ہے فَيُقَالُ لَهٗ اِنَّ هٰذَا تَاوِيْلُ الْفِعْلِ بِمَا لَا يَرْضٰى بِهٖ فَاعِلُهٗ - ایسے منکرِ دین
اسلام کے جواب میں یہہ کہا جائے گا کہ یہہ بناوٹ جو تم کرتے ہو اور یزید کے فعل کو جس غرض
سے محمول کرتے ہو یزید اور پیروان یزید تو اس سے انکار کرتے ہیں اور اسپر راضی نہیں ہیں
اَمَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِ الْغَزَالِيْ فِيْ اِحْيَائِهٖ حَيْثُ يَقُوْلُ مَا مُلَخَّصُهٗ وَيَزِيْدُ قَدْ ثَبَتَ
اِيْمَانُهٗ وَلَمْ يَثْبُتْ اَمْرُهٗ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِؑ بَلْ هُوَ دَاخِلٌ فِيْ دُعَائِنَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ مَا هَجَرَ - تم نہیں دیکھتے ہو کہ غزالی نے احیاء العلوم میں کیسے
زور شور سے لکھا ہے کہ یزید کا ایمان ثابت ہے اور حکم دینا قتل امام حسینؑ کا ہرگز ثابت
نہیں ہے بلکہ ہم جو نماز میں دعاے مغفرت مومنین کی مانگتے ہیں اونمیں یزید بھی داخل ہے
اور آخر تک جو غزالی جوش محبت یزید میں لکھہ رہے ہیں - فَمَا كَانَ يَزِيْدُ عِنْدَهُمْ يَهُوْدِيًّا
وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ خَلِيْفَةً مِّنْ خُلَفَاءِ الْاِسْلَامِ اِسْتَخْلَفَهٗ اَبُوْهُ وَاجْتَمَعَتْ
لَهُ الشَّرَائِطُ كَمَا يَاْتِيْ فِيْ بَابِ الْاِسْتِخْلَافِ - پس یزید ان لوگوں کے عقیدہ میں کوئی
یہودی یا نصرانی بادشاہ نہ تہا بلکہ ایک خلیفہ منجملہ خلفاے اسلام تہا جس کے باپ نے یزید کو
اپنا جانشین کر دیا تہا اور شروط خلافت جو مسلمانوں نے بنالئے ہیں سب اُس میں جمع تھے -
چنانچہ باب آیندہ میں آتا ہے جس میں یزید کے خلیفہ بنانے کا ذکر ہے وَهٰذَا قَوْلٌ جَدَلِيٌّ
اور یہہ جواب جو ہم نے دشمنانِ اسلام کو دیا ہے بطور جدل کے ہے یعنی اگر سب مسلمان پناہ بخدا
یزید کو ایسا ہی مومن سمجھیں جیسے کہ غزالی اور اُن کے پَیرو سمجھتے ہیں تب درست ہوگا - اَمَّا
الْبُرْهَانُ فَتَابِعُ الْمُشَاهَدَةِ وَالْعِيَانِ مِمَّا يَكُوْنُ بَعْدَ شَهَادَةِ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِؑ
وَقَدْ كَانَ لیکن جواب بُرہانی پس وہ تو مشاہدہ اور عیان میں آرہا ہے جس قدر معجزات اور
کرامات از روز شہادت امام حسینؑ تا قیامت ہو رہے ہیں اور ہو چکے اون کے معائنہ سے حق اور

باطل کا فرق پورا معلوم ہوتا ہے وَهٰذَا اَمْرٌ اِلٰهِيٌّ فِي اِثْبَاتِ كُلِّ دِيْنٍ وَاِتْمَامِ الْحُجَّةِ عَلَى الْمُلْحِدِيْنَ - اور یہی کام خدا کا ہے ہر دین کی سچائی ثابت کرنے مین کہ صاحب دین یعنی پیغمبر اور وصی پیغمبر کے معجزات سے اُس کی حقیت ثابت کرتا ہے اور حجت خدا منکرین پر ہمیشہ قائم رکھتا ہے جب تک اوس دین کا باقی رکھنا خدا کو منظور رہے - وَلْنَقُلْ مَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ ذِكْرُهٗ اب ہم جس امر کے بیان کرنے کے درپے ہین اُسے کہنا شروع کرین وَقَدْ مَرَّ اَنَّ الْمَانِعِيْنَ عَنْ مَسِيْرِ الْحُسَيْنِ اِلَى الْعِرَاقِ كَانُوْا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَلَمْ يَكُوْنُوْا كُفَّارًا اَوْ مُشْرِكِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِضَمَائِرِهِمْ - یہ تو اوپر گذر چکا کہ جو لوگ امام حسینؑ کو سفر عراق سے منع کرتے تھے صحابہ اور تابعین سے تھے کفار اور مشرک نہ تھے اور دلون کا حال تو خدا کو معلوم ہے - وَمَنْ يَذْكُرُ اَقْوَالَ نَبِيِّنَا وَشِدَّةَ اِهْتِمَامِهٖ فِي اِخْبَارِ النَّاسِ عُمُوْمًا لِوُقُوْعِ تِلْكَ الْهَائِلَةِ اِلٰى يَوْمِنَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاَقْوَالِهٖ صَلْعَمْ - اور جو شخص آج کے روز جس کو بہی بارہ سو برس سے زیادہ زمانہ ہمارے نبیؐ کے گذرنے کو ہوا ہے ذرا بہی اُن حدیثون کو یاد کرتا ہے اور ہٹ دہرمی اوسے نہو اور یہہ بہی خیال کرین کہ نبی اللہ کو کس قدر اہتمام اس بارہ مین تہا کہ عوام خلایق کو ساری کیفیت جو گذرنے والی ہے سب معلوم رہے اور یہی مسلمان اسکا بہی معتقد ہے کہ نبی کا فرمانا سچ تہا غلط نہ تھا - فَهُوَ لَا يَشُكُّ وَلَا يَمْتَرِيْ فِيْ اَنَّ كُلَّمَا وَقَعَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَاَهْلِبَيْتِهٖ فَهُوَ مَا كَانَ اَخْبَرَ بِهٖ جَدُّهٗ صَلْعَمْ ان حدیثون کا پڑہنے والا کبہی اُسے شک اور شبہہ اسمین نہوگا کہ جو جو مصائب امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت پر گذرے سب وہی تھے جنکی خبر اُنکے نانا نے دی تھی - فَمَا ظَنُّكَ بِالَّذِيْنَ صَحِبُوْهُ وَسَمِعُوْهَا مِنْهُ وَدَعَوْهَا - پہر اب تمہارا کیا خیال ہے بہ نسبت صحابہ رسولخدا کے جنہون نے خود اُس جناب کی زبان مبارک سے یہہ احادیث پیہم سُنی تہین اور یاد کر لی تہین وَاِنَّمَا بَلَغَنَا مَا بَلَغَ لِرِوَايَتِهِمْ اِيَّاهَا - ہم کو تو یہہ حدیثین اہنین صحابہ کے روایت کرنے سے پہونچی ہین - فَهُمْ اَشَدُّ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِنَا اِيَّاهَا پس ان صحابہ کو بہ نسبت ہمارے کہین زیادہ یاد ہونگے اور کسی وقت نہ بھولے ہونگے لِاَنَّ لَنَا رِوَايَةً وَلَهُمْ دِرَايَةً اُس لئے کہ ہم کو تو سُنی سُنائی روایت

پہونچی ہے اور اُنکے دید اور شنید کا معاملہ تہا وَلَقُلْنَا فِيمَا مَضٰى وَيَأْتِيْ مِنَ الْأَبْوَابِ اَنَّهُ كَانَ مِنْ شِعَارِ الصَّحَابَةِ الْأَخْيَارِ تِذْكَارُهَا فِيْ اَوْقَاتٍ مَخْصُوْصَةٍ - ہم نے اسی کتاب کے چند ابواب مین لکھدیا ہے کہ نیک صحابہ اور مومن کامل جو تھے اُنکی خصلت اور عادت یہہ تہی کہ اس پیشین گوئی پیغمبر کو اوقات خاص مین یاد کیا کرتے تھے فَهٰؤُلَاءِ الْمَانِعُوْنَ لَا يَحْكُمُ الْعَقْلُ بِكَوْنِهِمْ عَنْ ذِكْرِهَا سَاهِيْنَ بَلْ اُولٰئِكَ هُمُ الذَّاكِرُوْنَ بس یہہ منع کرنے والے امام حسینؑ کو سفر عراق سے صحابہ اگر تھے کبھی کسی کی عقل تجویز نکریگی کہ ان پیشین گوئیون کو بہول گئے ہون بلکہ یہی لوگ سچ مچ یاد کرنے والے ان امور کے تھے وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّهُمْ كَانُوْا ذَاكِرِيْنَ فَلَا يَخْلُو مَنْعُهُمْ مِنْ هٰذَا الْمَسِيْرِ عَنْ اِحْتِمَالَاتٍ اور جب ثابت ہو گیا کہ یہہ صحابہ باوجودیکہ انکو پیشین گوئی یاد تہی اور پہر اس سفر سے منع کرتے تھے اب انکا منع کرنا چند احتمالات سے خالی نہ تہا اِمَّا لِاَنَّهُمْ كَانُوْا قَدْ بَايَعُوْا يَزِيْدَ وَاَجْمَعُوْا عَلٰى كَوْنِهِ خَلِيْفَةً لَمَّا اَجْمَعُوْا عَلَى الَّذِيْنَ مَضَوْا یا تو سبب منع کرنے کا یہہ تہا کہ یہہ صحابہ اونہین لوگون مین تھے خواہ اُنکے پیرو یہہ تابعی لوگ تھے جنہون نے یزید کی بیعت کر لی تھی اور اُس کے خلیفہ ہونے پر اجماع کر لیا تہا مثل خلفاے سابق کے فَكَانَ غَرَضُهُمْ اَنْ لَا يَخْرِقَ الْحُسَيْنُ اِجْمَاعَهُمْ وَلَا يُفَرِّقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ انکی غرض کہلی ہوئی یہی تہی کہ امام حسینؑ اجماع صحابہ کو نہ توڑین باطل پر ہو یا حق پر اور جماعت مسلمانون کی پریشان نہ کرین - وَهٰذَا مَا قَالَهُ مُعَاوِيَةُ لِعَائِشَةَ لَمَّا مَنَعَتْهُ عَنِ الْاِسَاءَةِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ وَفِيْهِمُ الْحُسَيْنُ اَيْضًا كَمَا يَأْتِيْ فِي الْبَابِ الْاٰتِيْ اور یہہ وہی غرض ہے جس کو معاویہ نے عایشہ سے ظاہر کیا تہا جب عایشہ نے مدینہ مین روکا تہا بری پیش آمد سے بہ نسبت چار لوگون کے ایک انمین سے امام حسینؑ ہی تھے چنانچہ آیندہ باب استخلاف مین کامل ابن اثیر جذری سے اس کا بیان آتا ہے وَاَيْضًا لَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ مِنْ مَكَّةَ وَاعْتَرَضَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ اَرْسَلَهُمْ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ اِلَيْهِ - ایضاً جب امام حسینؑ مکہ سے نکلے اور یحیی بن سعید بن عاص نے حضرت کو روکا جس کے ہمراہ ایک جماعت بدکارون کی تھی جس کو

عمر بن سعید نے بھیجا تھا اور یہی عمر امیر حج ہو کر یزید کی طرف سے آیا تھا اور درپے قتل جناب
امام حسینؑ بہی تھا- فَقَالَ لَہُ انْصَرِفْ اَیْنَ تَذْھَبُ فَاَبیٰ عَلَیْھِمْ وَمَضیٰ وَتَدَافَعَ
الْفَرِیْقَانِ وَاضْطَرَبُوْا بِالسِّیَاطِ وَامْتَنَعَ الْحُسَیْنُ اِمْتِنَاعًا شَدِیْدًا- یحییٰ نے
امام حسین سے کہا پلٹو کہاں جاتے ہو حضرت نے پلٹنے سے انکار فرمایا اور روانہ ہوئے اور
دونو فریق کوڑون کی مار پیٹ کرنے لگے اور نہایت دلیری سے امام حسینؑ اونکے روکنے
پر نہ پہرے وہی لوگ بھاگ گئے- قَالَ ابْنُ نَمَارِحَ وَمَضیٰ عَلیٰ وَجْھِہٖ فَبَادَرُوْہُ وَ
قَالُوْا یَا حُسَیْنُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ تَخْرُجُ مِنَ الْجَمَاعَۃِ وَتُفَرِّقُ بَیْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ-
ابن نمارح کہتے ہین امام حسینؑ نے جدہر رُخ کیا تہا اُسی طرف چلتے رہے یہہ لوگ جلد جلد آپکے
پاس پہنچ کر کہنے لگے اے حسینؑ خدا سے تم نہین ڈرتے جماعۃ یعنی اجماع سے نکلے جاتے ہو اور
امت محمدی مین تفرقہ ڈالتے ہو- فَقَالَ لِیْ عَمَلِیْ وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ اَنْتُمْ بَرِیْئُوْنَ مِمَّا
اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ- امام حسینؑ نے فرمایا کہ ہمارا عمل ہمارے واسطے ہے
اور تمہارے اعمال تمہارے واسطے تم ہماری کردار سے بیزار ہو اور ہم تمہارے کردار سے بیزار
ہین یعنی ہم اجماعی خلافت کو امر دینی نہین سمجھتے ہین دنیا کی حکومت اور سلطنت ہی پر ہو-
فَھٰؤُلَاءِ طَائِفَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یُعَانِدُوْنَ کُلَّ مَنْ یُّخَالِفُھُمْ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ- یہی
گروہ مسلمانون مین ایسا پیدا ہوا ہے کہ جو کوئی انکے اس عقیدے کے خلاف اعتقاد کرے
اُس کا دشمن ہو جاتا ہے اور قیامت تک یہہ جہگڑا مسلمانون مین چلا جائے گا جب تک ظہور
امام زمانؑ کا ہو گا- وَلِاِبْطَالِ مُعْتَقَدِھِمْ وَاِظْھَارِ تَکْذِیْبِھِمْ مَاسَّتِ الْحَاجَۃُ اِلیٰ
اِقَامَۃِ الدَّلَائِلِ وَالْبَرَاھِیْنِ الْوَاضِحَۃِ اَکْثَرَ بِالنِّسْبَۃِ اِلیٰ غَیْرِ الْمُسْلِمِیْنَ اونہین کے
عقیدہ کے باطل کرنے اور انکا جھوٹہا ثابت کرنے کی نظر سے دلائل صریح اور برہان واضح
کی زیادہ حاجت ہوئی اسلیئے کہ یہہ لوگ دشمن جان کے اور مار آستین ہین اس قدر دلیلون
کی حاجت اور مخلوق کے واسطے نہین ہے جو مسلمان نہین ہین فَتَحْرِیْفُ الْاٰیَاتِ وَوَضْعُ
الرِّوَایَاتِ وَاِخْفَاءُ الْمُعْجِزَاتِ کُلُّ ذٰلِکَ اِنَّمَا ھُوَ عَمَلُھُمْ- آیات قرآنی کو اولٹ دینا ایک
جگہ سے دوسری جگہ کر دینا جھوٹی روایتین اور حدیثین بنانی معجزات نبیؐ اور نبیؐ کے اوصیا کو

چھپانا یہہ سب کام انہین لوگون کا ہے وَكُلَّمَا وَقَعَ مِنَ الْمَظَالِمِ وَالشَّدَائِدِ عَلَى أَهْلِبَيْتِ نَبِيِّنَا فَإِنَّمَا وَقَعَ لِحُدُوثِ تِلْكَ الْفِرْقَةِ اور جو ظلم اور ستم اور سختی اہلبیت پر ہمارے نبی صلعم کے گذری سب بدولت اسی فرقہ کے گذری وَلَوْلَا اَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِاِعْطَاءِ الْاُمُوْرِ الْمُعْجِزَةِ لِهُدَاتِنَا وَلَاسِيَّمَا لِسَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ لَمْ يَبْقَ مِنَ الْاِسْلَامِ بَقِيَّةٌ - اور اگر خدا نے ہم پر اپنے کرم سے یہہ احسان عظیم نکیا ہوتا کہ ہمارے ہادی اور پیشوایان دین کو اور خصوصًا ہمارے سردار دنیا اور آخرت امام حسینؑ کو معجزات کثیرہ عطا نکرتا یقین کرو کہ اسلام کا نام و نشان بہی نرہتا - وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُوْقِنَةٌ مُسْتَقِنَةٌ بِاَنَّ مَا فَعَلُوْا وَيَفْعَلُوْنَ مِنْ اَقْبَحِ الْقَبَائِحِ وَاَشْنَعِ وَاَسْخَطِ وَاَمْقَطِ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنْ رَامُوْا لِنُصْرَةِ الْحَقِّ لَااسْتَطَاعُوْا اِلَيْهِ سَبِيْلًا - دوسرا فرقہ انہین منع کرنے والون مین وہ تہا کہ جسکو پورا یقین ان افعال کے خراب ہونے کا تہا اور خوب جانتا تہا کہ خدا کو یہہ ظلم ہرگز پسند نہین ہے اور عذاب خدا کا مستلزم ہے اور اگر اس فرقہ کے لوگ نصرت حق کا ارادہ کرتے ضرور کرسکتے تہے لٰكِنِ اسْتَهْوٰى عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسَاهُمْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ - مگر شیطان کا اُنپر غلبہ ہوا اور یاد الٰہی کو بھلا دیا - ثُمَّ لَمَّا لَمْ يَكُنْ مِنْ مَعْلُوْمَاتِهِمْ اَنْ لَوْ تُوُقِّعَ تِلْكَ الْهَالِكَةُ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَهٰذِهِ الْاَيَّامِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صلعم لَمْ يُخْبِرْ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ بِذٰلِكَ التَّعْيِيْنِ وَالْاَجَلِ - پہر چونکہ ان لوگون کو یہہ معلوم نہ تہا کہ وقوع شہادت اسی سال مین اور انہین ایام مین ضرور ہوگا اس لئے کہ ہمارے نبی صلعم نے باوجود اس قدر اعلان اور خبر دہی متواتر کے تاریخ اور سال کی مدت مقرر نہین فرمائی تہی لِاَنَّهُ مِنَ الْمُغَيَّبَاتِ الْمُخْتَصَّةِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ حَيْثُ يَقُوْلُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا اسلیئے کہ روز وفات کا جاننا یہہ خاص علم غیب خدا کا ہے قرآن مین فرماتا ہے کوئی شخص نہین جانتا ہے کہ آیندہ کل کے روز کیا کریگا - وَكَذٰلِكَ تَعْيِيْنُ الْمَوْضِعِ اَيْضًا مِنْ خَوَاصِّ عِلْمِهِ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ لٰكِنْ لَيْسَ فِيْ اِظْهَارِهٖ مِنَ الْمَفَاسِدِ كَمَا فِيْ تَعْيِيْنِ الْيَوْمِ وَالْوَقْتِ - اسی طرح تعیین مقام اور جگہ موت کی ہے اگرچہ خاص علم غیب خدا کا ہے مگر اس کے اظہار مین وہ خرابیان ہرگز نہین جو وقت کے معین کرنے مین ہین وَبِالْجُمْلَةِ فَاِنَّهُمْ لَمَّا كَانُوْا

يَعْلَمُوْنَ اَنَّ بَعْدَ وُقُوْعِ الشَّهَادَةِ لَا يَبْقٰى خَافِيَةٌ اَخْفَوْهَا وَيَظْهَرُ الْحَقُّ ظُهُوْرًا وَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُرِيْدِيْنَ لِلنُّصْرَةِ فَحَاوَلُوْا اَنْ يُسَوِّفُوا الْاَمْرَ كُلَّمَا اقْتَدَرُوْا عَلَيْهِ فَمَنَعُوْا عَنِ الْمَسِيْرِ اور خلاصہ یہہ ہے کہ ہرگاہ انکو خوب معلوم تہا کہ بعد وقوع شہادت کے کوئی بات ظلم اور ستم کی جو آج تک اوسکو چہپا رہے ہین مخفی باقی نرہیگی اور ساری قلعی ان سب کی کھُل جائیگی اور خود انکا ارادہ نصرت اور امداد حق کرنے کا نہ تہا انکا قصد یہی ہوا کہ جب تک ٹل سکے ٹالنا چاہیئے فَاِنْ مَاتُوْا قَبْلَ اَنْ يَقَعَ يَقُوْمُ لَهُمْ عُذْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا اَحْيَاءً وَاِلَّا نَصَرُوْهُ وَكَذٰلِكَ عِنْدَ النَّاسِ پہر اگر قبل وقوع شہادت کے مرگئے بروز حشر انکو موقع عذر کرنے کا پیش خدا ہاتھ آئیگا کہ ہم تو مرچکے تھے اگر زندہ ہوتے ضرور نصرت اور یاری کرتے اور اسی طرح خلایق کے نزدیک بہی یہہ معذور ہوجاتے۔ وَلِتِلْكَ الْمَصْلَحَةِ اَخْبَرَهُمْ نَبِيُّنَا مِرَارًا حَيْثُ قَالَ اِنَّكُمْ تَبْكُوْنَهُ وَلٰكِنْ لَا تَنْصُرُوْنَهُ - اور اسی مصلحت سے ہمارے نبیؐ نے ان لوگون کو مکرر خبر دی تہی کہ آج تم مصیبت حسینؑ کو سُنکر روتے ہو مگر جب وہ مصیبت آئیگی انکی یاری اور امداد نہ کروگے - كَمَا مَرَّ فِي الْبَابِ السَّابِقِ چنانچہ یہہ حدیث ہم نے باب گذشتہ مین لکہدی ہے وَكَذٰلِكَ اَخْبَرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ بِاَنَّهُ لَا يَنْصُرُهُ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الرِّوَايَاتِ - اسی طرح سے جناب امیرعؑ نے براء بن عازب کو خاص کر کہدیا تہا کہ نصرت امام حسینؑ نہ کروگے اور یہی روایات اسی مضمون کی بہت سی ہین جنکو ہم جداگانہ باب مین لکہیں گے انشاء اللہ فَهٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَمْنَعُوْنَهُ لِهٰذَا الْغَرَضِ دَعَاهُمْ اِلٰى ذٰلِكَ اِمَّا جُبْنُهُمْ عَنْ مُكَافَحَةِ الْاَبْطَالِ اَوِ اشْتِغَالُهُمْ فِيْ اُمُوْرِ مَعَاشِهِمْ وَصِيَانَةِ عِيَالِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یہہ لوگ جو سفر عراق سے منع کرتے تھے خواہ بسبب جُبن اور ڈرپوک ہونے کے کہ بہادرون سے لڑنا پڑیگا یا امور معاش مین زیادہ مشغول تھے دین رہے یا جائے اور اپنے عیال کی جان اور اپنے مال بچانے کی انکی پوری خواہش تہی - وَاَمَّا الْقَاعِدُوْنَ وَهُمْ اُولِى الضَّرَرِ مِثْلُ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ وَكَانَ زَمِنًا اَوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ مَكْفُوْفَ الْبَصَرِ اَوْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَكَانَ هِمًّا

کَبِیْرًا وَغَیْرَھُمْ مِنْ اَرْبَابِ الْاَعْذَارِ فَلَیْسَ عَلَیْھِمْ حَرَجٌ لِلنَّصِّ الْقُرْاٰنِیِّ لیکن جو لوگ نصرت
سے باز رہے اور اُنکو عُذر شرعی تہا جیسے صعصعہ بن صوحان جو شل اور زمین گیر تھے اور جناب
سید الساجدینؑ سے بروز واپسی مدینہ عُذر کیا تہا یا کہ عبداللہ بن عباس جو نابینا تھے یا زید بن
ارقم جو پیر فوت ہوگئے تھے اسیطرح اصحابہ مومنین اون پر کوئی حرج اور الزام نہین ہے کہ قرآن
مجید مین صاف خدا نے فرمادیا ہے وَاَمَّا اَقَارِبُہٗ مِنَ الرِّجَالِ فَکَانَ غَرَضُھُمْ مِنَ الْمَنْعِ
رَاْفَتُھُمْ وَرَحْمَتُھُمْ وَحُزْنُھُمْ عَلٰی مَاکَانَ یَجِبُ عَنْھُمْ خَامِسُ الْاَنْوَارِ الَّذِیْ
یُبَاھُوْنَ بِہٖ ۔ رہے عزیز قریب امام حسینؑ کے وہ آپ کو اس سفر سے باین غرض منع
کرتے تھے ایک تو جوشِ خون اور محبت قلبی دوسرے ملال اور افسوس اس کا تہا کہ باقیماندہ
پنجتن پاک مین یہی ایک نور اُنکے گہرون کو نورانی کر رہا ہے یہہ بہی اُنکی نظر سے چہپ جائیگا
اور انہین پانچون بزرگوارون سے انکو فخر تمام دنیا پر ہے اَمَّا قُعُوْدُھُمْ عَنِ النُّصْرَۃِ
فَلَمَّا عَلِمْنَا اَنَّ ھُدَاتَنَا لَمْ یُعَاقِبُوْھُمْ عَلَیْہِ وَلَمْ یَذْکُرُوْا مَنْ ذَکَرُوْا مِنْھُمْ اِلَّا
بِخَیْرٍ فَلَا یَجُوْزُ لَنَا الْاِلْتِفَاتُ اِلٰی مَا یَرْوُوْنَ اَعْدَائُھُمْ مِنَ الْاُکْذُوْبَاتِ فَاِنَّ
اَھْلَ الْبَیْتِ اَبْصَرُ بِمَا فِی الْبَیْتِ ۔ اب رہا یہہ امر کہ چند عزیزون نے بہی نصرت آپکی نہ کی
اور بیٹھ رہے پس چونکہ ہمارے ائمہ علیہم السلام نے جنکا ذکر فرمایا کچھہ اون پر ناراضی آپنے ظاہر
نفرمائی اور جب اونکو یاد کیا تو بخیر یاد کیا لہذا ہم کو جائز نہین ہے اون روایتون کی طرف
التفات کرنا جو اُنکے بلکہ خاندان نبیؐ کے دشمن جہوٹ بنا بنا کر روایت کرتے ہین اسلیئے کہ
گھر کے لوگ اپنے گھر پر زیادہ بینا ہین جگر جگرا اور دگر دگر وَقَدْ مَضٰی مِنَّا الْقَوْلُ فِی
الْاَبْوَابِ السَّابِقَۃِ وَیَاْتِیْ فِیْ اَبْوَابٍ یَلِیْقُ بِہٖ مِنْ بَیَانِ تِلْکَ الْاَغْرَاضِ وَذَوِی
الْاَغْرَاضِ ۔ ہماری اسی کتاب مین جابجا گذر چکا ہے اور مقام مناسب پر آتا ہے کہ یہی چند
اغراض سفر سے منع کرنے والون کی تہین اور اُنکے نام کی تصریح ہم نے کر دی ہے ۔ ھٰذَا
کُلَّمَا قُلْتُہٗ مِنَ الْبَابِ السَّابِعِ عَشَرَ اِلٰی ھٰذَا الْبَابِ فَھُوَ مَبْنِیٌّ عَلَی الظَّوَاھِرِ
اور یہہ جو کچھ ہم نے سترھوین باب سے اس باب اکیسوین تک لکہا ہے سب کی بنا قواعد ظاہری
پر ہے وَاَمَّا الْاُمُوْرُ الْخَاصَّۃُ الَّتِیْ عَلَیْھَا بِنَاءُ تِلْکَ الْوَاقِعَۃِ فَلِکَوْنِ الْخَصْمِ مُنْکِرًا

إِيَّاهَا لَا يَلِيقُ بِذِكْرِهَا فِي مِثْلِ الْمَقَامِ - لیکن وہ خاص امور جن پر بنا حضرت کی شہادت کی تہی اُنکا بیان اس مقام پر مناسب نہ تہا اسلئے کہ خصم مقابل اونکو بالکل نہین مانتاہے اور اُن سے قطعی انکار کرتاہے - مِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ حَنَفِيَّةَ أَنَّ أَصْحَابَ الْحُسَيْنِ عِنْدَنَا مَكْتُوبُونَ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ - از انجملہ وہ روایات ہین جو عبداللہ بن عباس اور محمد بن حنفیہ سے مروی ہین جب اونسے پوچہا گیا کہ تم کیون شریک جہاد ہنوئے اونہون نے کہا کہ امام حسین ؑ کے رفیق اور یار جان نثار اُنکے نام اور اُنکے باپ کے نام ہمارے پاس لکہے ہوئے موجود تھے ہم کو تو وہ درجہ ملنا نصیب نہ تہا وَكَذَلِكَ بَعْضُ الْمُوَالِينَ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْمَلَائِكَةِ فَإِنَّهُمْ إِنْ عَزَمُوا وَسَارُوا إِلَى نُصْرَتِهِ لَكِنْ لَمْ يَصِلُوا إِلَى مَا أَمَّلُوا - اسی طرح بعض دوستان اور موالیان حضرت کے جن اور انسان اور ملائکہ کہ اُن لوگون نے اگرچہ قصد کیا اور آئے تھے امداد اور نصرت کی غرض سے مگر اپنی امید پر فائز ہنوئے - وَقَدْ ذَكَرْتُ بَعْضَ الْمَصَالِحِ فِي الْبَابِ الْمُنَاسِبِ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْأَوَّلِ وَسَيَأْتِي ہم نے بعض مصلحتین اس کے باب مناسب جلد اول مین لکہدی ہین اور باقی آیندہ آتی ہین *

باب نوزدھم

خاص پیروان اہلبیت ؑ پر اظہار اصلی اسباب کا جو حضرت امام حسین ؑ کو مانع بیعت یزید سے اور مصالحہ نکرنے پر اور سفر عراق کو اختیار کرنے پر تھے باوجودیکہ غدر کوفیان بھی معلوم ہو گیا ہو

فَنَقُولُ مَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنِ الْأُمُورِ الْمَذْكُورَةِ فِي الْأَبْوَابِ السَّابِقَةِ إِذَا بَيَّنَّا أَمْرَ الْحُسَيْنِ عَلَى مَا هُوَ الظَّاهِرُ - اب ہم کہتے ہین کہ قطع نظر اون امور کے جن کا

بیان ابواب گذشتہ مین ہوچکا اگر ہم ظاہری حالات امام حسینؑ کو خیال کرین وَاٰمَنَّا بِاَنَّہٗ وَصِیٌّ مِنْ اَوْصِیَاءِ مُحَمَّدٍ لَا اَنَّہٗ کَانَ مَلِکًا مِنَ الْمُلُوْکِ وَخَلِیْفَۃً مِنَ الْخُلَفَاءِ الَّذِیْنَ یَنْتَظِمُ اَمْرُھُمْ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّۃِ - اور ہمارا ایمان اور عقیدہ یہہ بھی ہو کہ امام حسینؑ ایک وصی اور خلیفہ منجملہ خلفاء منصوص ہمارے نبیؐ کے تھے کوئی بادشاہ بادشاہان دنیوی سے مثل تیمور لنگ یا علاءالدین غوری وغیرہ کے نہ تھے جنہون نے بغرض سلطنت جہاد کا حیلہ کیا اور نہ امام حسینؑ ایسے خلیفہ تھے جن کی خلافت امّت کے اجماع سے درست ہوتی تھی ثُمَّ تَاَمَّلْنَا فِیْمَا وَقَعَ مِنْ یَوْمِ وَفَاتِ نَبِیِّنَا وَرَجَعْنَا اِلٰی فِطْرَتِنَا السَّلِیْمَۃِ وَسَلَکْنَا مَسْلَکَ الْاِنْصَافِ نَحْکُمُ جَزْمًا بِاَنَّ الْحُسَیْنَؑ کُلَّمَا فَعَلَہٗ صِیَانَۃً لِنَفْسِہٖ وَنِسَائِہٖ اَوَّلًا ثُمَّ مَا فَعَلَہٗ صِیَانَۃً لِدِیْنِ الْاِسْلَامِ فَعَرَّضَ نَفْسَہٗ لِلْھَلَاکِ فَکَانَ ھُوَ الْوَاجِبُ عَقْلًا وَشَرْعًا - پہر جب تامّل کرین اور تاریخی حالات کتب فریقین سے دیکھین از روز وفات رسول خداؐ اور اپنی عقلی فطرت کی طرف رجوع کرین انصاف کو نہ چھوڑین حکم قطعی ہم کو یہی کرنا پڑیگا کہ جو کچھہ امام حسینؑ نے پہلے اپنی جان اور اپنی عورتون کی آبرو بچانے کی غرض سے کیا اور پہر جب کسی طرح نہ بچا سکے دوبارہ دین اسلام کے بچانے کی غرض سے آپ کو ہلاکت ظاہری مین ڈالدیا یہی سبب واجب اور ضروری تہا براہ عقل اور شریعت کے وَنَبْدَأُ مِنَ الرَّاْسِ فَنَقُوْلُ اَمَّا اِنْکَارُہٗ عَنِ الْبَیْعَۃِ فَقَدْ بَایَعَ اَبُوْہُ تَقِیَّۃً لِمَصَالِحَ عَدِیْدَۃٍ وَاشْتَبَہَ اَمْرُہٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا اب ہم سرے سے شروع کرکے کہتے ہین کہ امام حسینؑ نے جو یزید کی بیعت سے انکار فرمایا اُس کی وجہ یہہ ہے کہ آپکے پدر بزرگوار نے بنظر مصالح چند بیعت خلفا کی کرلی تھی سو آج تک مسلمانون کو اشتباہ چلا جاتا ہے اور بڑا جھگڑا دو فرقون مین اہل اسلام کے ہی پڑرہا ہے کہ تقیّہ سے کی تھی یا صدق دل سے - مَعَ اَنَّھُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا مُظْھِرِیْنَ لِلْفُجُوْرِ وَھَتْکِ الْاِسْلَامِ وَمَحْوِ الشَّرَائِعِ ظَاھِرًا مِثْلَ یَزِیْدَ - حالانکہ وہ خلفا اس قدر فسق اور فجور باعلان نکرتے تھے اور اس قدر ہتک اسلام اور احکام شرع کے مٹانے کے درپے نہ تھے بلکہ بظاہر حامی دین اسلام تھے جس طرح یزید نے باعلان شرائع اسلام کے برباد کرنے پر

کمر باندھی[1] تھی۔ فَاِنْ کَانَ الْحُسَیْنُؑ بَایَعَہُ فَلَمْ یَبْقَ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ رَیْبٌ فِی اَنَّ الْاِسْلَامَ
اِنَّمَا ھُوَ اَمْرٌ دُنْیَوِیٌّ وَاِمْرَاَۃٌ دُنْیَوِیَّۃٌ فَحَسْبُ۔ پہر اگر باوجود ایسے ظہور فسق اور
کفر صریح یزید کے امام حسینؑ بہی اُس کو خلیفۂ رسول قرار دے کر بیعت کر لیتے اب تو کوئی
آدمی دنیا مین باقی نرہتا جس کو اسی امر کا یقین ہوتا کہ اسلام سے غرض فقط سلطنت اور
حکومت دنیاوی ہے دگر ہیچ وَازْدَادَ الْیَقِیْنُ بِصِحَّۃِ مَا ابْتَدَعُوْہُ فِیْ اَمْرِ خِلَافَۃِ
النَّبِیِّ اَنَّھَا تَصِحُّ بِالْاِجْمَاعِ وَلَا یُشْتَرَطُ فِی الْخَلِیْفَۃِ عَدَالَۃٌ وَلَا عِلْمٌ بَلْ وَلَا اِسْلَامٌ اَیْضًا
اور سب کو پورا یقین ہو جاتا کہ خلافت نبیؐ کی فقط اجماع سے اور بیعت کرنے سے درست اور ثابت
ہو جاتی ہے جیسا کہ یہہ مسئلہ بنا لیا ہے اور خلیفہ مین ثقہ اور عادل ہونا یا علم مین کامل ہونا
بلکہ خلیفہ کا مسلمان ہونا بھی کچھہ ضرور نہین ہے فَاَظْھَرَ الْحُسَیْنُؑ بِاَنَّ لِلْبَایَعَۃِ الَّتِیْ کَانَ
اَبُوْھَا مَحْکُوْمًا بِھَا وَقَعَتْ مُکْرَھَۃً لَا عَنْ صَمِیْمِ الْقَلْبِ۔ اب امام حسینؑ نے ترک
بیعت سے بخوبی ثابت کر دیا کہ جو بیعت آپ کے والد بزرگوار نے بحکم خدا اور رسول کر لی تہی
وہ باکراہ قلبی تہی دلی اعتقاد اس کی صحت پر نہ تہا وَاَیَّدَنَا فِعْلُ الْحُسَیْنِؑ ھٰذَا اَنَّ
الرِّوَایَاتِ الْمَرْوِیَّۃَ عَنْ مَوْلَانَا عَلِیٍّؑ اَلْمُبْنِیَّۃَ لِکَوْنِہٖ مُکْرَھًا فِیْھَا کُلُّھَا صَادِقَۃٌ۔
اور ہمکو پوری تائید ہوگئی امام حسینؑ کے اس فعل سے کہ جس قدر روایات فریقین اسبارہ
مین وارد ہوئی ہین کہ جناب امیر اپنی بیعت کرنے کو براہ مصلحت فعل تقیہ سمجھتے تھے اور اظہار
اپنے حق کا ہمیشہ فرمایا کرتے تھے وہ سب صحیح اور درست ہے اَمَّا عَدَمُ بَنَائِہٖ اَمْرَہٗ
عَلَی الْمُصَالَحَۃِ فَھَلْ یَرْضٰی یَزِیْدُ عَلَی الْمُصَالَحَۃِ اِلَّا اَنْ یُبَایِعَ الْحُسَیْنُؑ جِھَارًا کَمَا
قَالَہٗ فِی الْمَدِیْنَۃِ لِلْوَلِیْدِ۔ اب رہا مصالحہ کرنا پس کوئی عاقل منصف اسکو مان سکتا ہے
کہ یزید خالی مصالحہ پر بدون باعلان بیعت کرانے کے راضی ہوتا چنانچہ امام حسین نے یہی بات
مدینہ مین ولید سے فرمائی تہی وَالْبَیْعَۃُ قَدْ مَرَّ بَیَانُھَا اور بیعت نکرنے کا حال تو ابہی ہم

---

[1] حقّ اَنَّہٗ کَانَ یَنْکِحُ الْاُمَّھَاتِ وَالْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ وَیَدَعُ الصَّلٰوۃَ
واقدی کہتا ہے کہ یزید اپنی ماں بہنوں سے جماع کرتا تھا شراب خوری اور ترک نماز
باعلان اوس کا شعار تھا + ۱۲ -

بیان کر چکے وَاِنْ فَرَضْنَا اَنَّ یَزِیْدَ کَانَ یَرْضیٰ عَلَی الصُّلْحِ دُوْنَ الْبَیْعَۃِ فَقَدْ صَالَحَ اَخُوْہُ وَلَمْ یَنْجُ مِنْ شَرِّ اَبِیْہِ وَقَدْ قُتِلَ بِالسَّمِّ - اور اگر ہم یہہ ہی فرض کرین کہ یزید فقط صلح پر راضی ہی ہوجاتا اور بیعت پر اصرار نکرتا پہر امام حسنؑ نے یزید کے باپ معاویہ سے مصالحہ کرکے کونسا اپنی جان بچانے کا نتیجہ اُٹھایا آخر زہر دلاکر بعد مصالحہ انکو شہید کرہی ڈالا اِنَّمَا التَّحْکِیْمُ وَھُوَ اَمْرٌ فَرْضِیٌّ لَمْ یَذْکُرْہُ اَحَدٌ مِنَ النَّاصِحِیْنَ وَمَعَ ھٰذَا فَقَدْ فَعَلَہٗ اَبُوْہُ وَلَمْ یَنْجُ - اب رہی پنچایت اور ایک فرضی صورت ہی کسی نصیحت کرنے والے نے امام حسینؑ سے اس کا ذکر نہین کیا مگر ہم کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے یہہ ہی اتمام حجت زبان بندی خلایق کے واسطے فرمالیا ہے پہر کیا نتیجہ ہوا بجز اس کے کہ ایک فرقہ خوارج کا سُنّی اور شیعہ دونون کا دشمن بڑہ گیا وَلْنُفَصِّلْ ذٰلِکَ الْبَیَانَ تَفْصِیْلاً فَنَقُوْلُ اِنَّہٗ قَدْ بَایَعَ عَلِیٌّ اَبَابَکْرٍ مُکْرَھًا وَلَمْ یَشْھَرْ سَیْفَہٗ اب ہم اپنے مختصر بیان کی تفصیل شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ پہلے تو جناب امیرؑ نے ابوبکر سے براہ تقیہ بیعت کی اور تلوار نہ کھینچی - وَدَارَاھُمْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم یُدَارِی الْکُفَّارَ فِیْ بَدْءِ اَمْرِہٖ - اور جناب امیرؑ نے خلفا کے ساتہہ وہی برتاؤ نرم کیا جیسا کہ جناب رسولخداؐ ابتداے نبوت مین کُفّار سے برتاؤ فرماتے تھے اور آشتی اور نرمی سے پیش آتے تھے وَیَعْرِضُ عَلَیْھِمْ دَلَائِلَ الْاِسْلَامِ وَکَوْنَہٗ نَبِیًّا مُرْسَلاً - اور اسی نرمی کے ساتہہ حقیت اسلام کی دلیلین کفار کو سُناتے تھے اور معجزات ہی دکہلاتے تھے اور اپنے نبی برحق ہونے کا ثبوت اون پر ظاہر کرتے تھے - ثُمَّ لَمَّا اسْتَقَامَ لَہُ الْاَمْرُ وَتَمَّتِ الْحُجَّۃُ وَلَمْ یُؤْمِنُوْا اِسْتِبْدَادًا وَاِنْکَارًا لِلْحَقِّ عِنَادًا وَاجْتَمَعَ لَہٗ اَعْوَانٌ وَاَنْصَارٌ جَاھَدَ مَعَ الْکُفَّارِ - پہر جب نبی اللہ کا سب کام درست ہوگیا اور حجت خدا پوری ظاہر فرمادی زبانی قائل معقول ہی کرچکے معجزات ہی حسب طلب کُفّار دکھلاچکے اور پہر ہی ایمان نہ لائے اور محض ہٹ دہرمی اور عداوت سے حق کا انکار اور باطل پر اصرار کرتے رہے اور بہت سے لوگ مسلمان ہوکر آپکے انصار بھی فراہم ہوچکے اب حضور نے کفار سے جہاد شروع کیا - وَھٰکَذَا فَعَلَ عَلِیٌّؑ تَابِعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّہٖ - اور اسی طرح

جناب امیرؑ نے بھی پیروی اور متابعت اپنے نبی کی ہر امر مین فرمائی فَاِنَّهٗ دَارَاهُمْ مُدَارَاةً
اَظْهَرَ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ كَوْنَهٗ مُحِقًّا۔ اس لئے کہ حضرت نے پہلے تو صلح اور آشتی سے اپنا
حقدار اور سچا خلیفہ ہونا سب پر ظاہر فرمایا۔ وَاَثْبَتَ فَضَائِلَهٗ وَكَوْنَهٗ اَعْلَمَهُمْ وَاَبَرَّهُمْ
وَاَتْقَاهُمْ فِيْ تِلْكَ الْهُدْنَةِ اپنے فضائل اُنہین لوگون کے اقرار سے ثابت کر دئے
اور اپنا علم سب سے زیادہ بروقت حل مشکلات مسائل یہود اور نصاریٰ کے ثابت
فرمایا اپنی پرہیزگاری اور نیکوکاری کو اُسی زمانہ مین ظاہر کر دیا۔ وَاَظْهَرَ الْمُعْجِزَاتِ
لِدَفْعِ تَوَهُّمِ الْمُتَوَهِّمِيْنَ وَارْتِيَابِ الْمُرْتَابِيْنَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَيْضًا۔ معجزات
بھی ظاہر فرمائے بعد وفات رسول خداؐ کے تاکہ توہم اور اشتباہ لوگون کا جاتا رہے۔
فَاِنَّهُمْ عَسٰى اَنْ يَكُوْنُوْا فِيْ رَيْبٍ مِنْ صُدُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ عَنْهُ فِيْ زَمَنِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ مُعْجِزَاتِهٖ۔ اس لئے کہ زمانہ رسول خداؐ مین جو
کرامت اور معجزہ جناب امیر سے ہوا تھا اُس مین تو اُس کا شبہہ ضرور ہو سکتا تھا کہ
یہہ انکی طاقت سے نہ تھا لِاَنَّ صَاحِبَ الْاٰيَاتِ يَقْوٰى عَلٰى اَنْ يُظْهِرَهَا مِنْ
كُلِّ حَيٍّ اَوْ غَيْرِ حَيٍّ كَالْاَنْعَامِ وَالْاَشْجَارِ وَالْمَدَرِ وَالْاَحْجَارِ۔ اسلئے کہ
معجزنما کو طاقت ہوتی ہے جس سے چاہے امر معجز کا ظہور کرادے زندہ ہو خواہ مُردہ
چوپایہ ہو یا درخت ڈھیلے اور سنگریزے فَاِظْهَارُهَا بَعْدَهٗ صلعم وَاِنْ كَانَ
اَيْضًا مِنْ كَرَامَتِهٖ لٰكِنَّهٗ يُثْبِتُ كَرَامَةَ مَصْدَرِهَا لَا مُحَالَةَ۔ پس
بعد وفات رسولؐ کے جناب کے امور معجزہ اگرچہ وہ بھی کرامت ہمارے نبی کی ہے
مگر یہہ بھی ثابت کرتا ہے کہ جس کے ہاتھ سے وہ کرامت ظاہر ہوئی وہ بھی صاحب
کرامت ہے۔ وَبَعْدَ اِيْقَاعِ تِلْكَ الْاُمُوْرِ الدَّالَّةِ عَلٰى كَوْنِهٖ عَلَى الْحَقِّ قَاتَلَ
وَجَاهَدَ عَلٰى مَا اَوْصَاهُ اَخُوْهُ وَنَبِيُّهٗ لِمَا هُوَ مَرْوِيٌّ پھر جب اس قدر
اتمام حجت اور اظہار ہر طرح سے فرما چکے اور ثبوت اپنے خلیفہ اور امام ہونے کا
اظہار حق سے کر چکے اب جہاد بھی اُسی طرح کیا صفین اور نہروان مین جیسا کہ نبی اللہ نے
فرمایا تھا وَلَمْ يَنْهَزِمْ وَلَمْ يُغْلَبْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَيْضًا لَا يَنْهَزِمُ۔

کسی معرکہ مین آپکی بھی شکست ہوئی اور نہ کسی لڑائی مین مغلوب ہوئے جیسے ہمارے نبی صلعم نے
بھی کبھی شکست نہین پائی تھی وَحَسْبُكُمْ هٰذَا الْاَمْرُ اُسْوَةً لِلنَّبِيِّ تم کو اے برادران ایمانی
یہی ایک ہمیشہ فتحیابی اپنے مولا کے نبیؐ کے قدم بقدم ہونے پر اُنکے نائب کی کافی ہے۔
عَلٰی اَنَّهٗ بَيَّنَ الْفَرْقَ فِیْ مُجَاهَدَاتِهٖ هٰذِهٖ مِنْ وُجُوْهٍ كَثِيْرَةٍ وَبَيْنَ الْمُجَاهَدَاتِ
الَّتِیْ وَقَعَتْ فِیْ خِلَافَةِ الَّذِيْنَ مَضَوْا قَبْلَهٗ۔ علاوہ برآن جناب امیرؑ نے اپنے جہادون کا
فرق بخوبی ثابت کر دیا اون جہادون سے جو خلفاے ثلثہ کے براے نام جہادون مین تھے۔
فَاِنْ اَرَدْتَ تَفْصِيْلَهَا فَانْظُرْ اِلٰی كُتُبِ السِّيَرِ اگر اس مدعی کی تفصیل دیکھنی ہو کتب سیر
کی طرف رجوع کرو وَلَمَّا الْتَمَسُوْا مِنْهُ التَّحْكِيْمَ رَضِيَ بِهٖ وَفَعَلُوْا مَا فَعَلُوْهُ۔ اور
جب فریق باغی نے پنچایت کی درخواست کی آپ اسپر بھی راضی ہوئے اور اسمین بھی جو مکر
اور فریب فرقہ باغی نے کیا وہ ظاہر ہے فَاَثْبَتَ فِیْ كِلَا الْحَالَيْنِ كَوْنَهٗ مُحِقًّا مُعْجِزًا جناب
امیرؑ نے دونون حالت صلح اور جنگ مین اپنا ذی حق اور معجز نما ہونا ثابت کر دیا۔ فَاِنَّهٗ
مَنْ كَانَ فِیْ بَطْشِهٖ وَسَطْوَتِهٖ فِیْ حَيَاةِ نَبِيِّهٖ وَاَيْضًا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فِیْ جِهَادَاتِهٖ
الْخَاصَّةِ هٰكَذَا فَكَيْفَ يَصْبِرُ وَيُقَاسِي الْاَحْزَانَ فِیْ زَمَنِ هُدْنَتِهٖ هٰكَذَا۔
اسلئے کہ جو شخص ایسا بہادر اور دلیر زمانۂ حیات نبیؐ مین ہو کہ ہرگز کسی لڑائی مین نہ بھاگا
ہو اور پھر بعد وفات نبیؐ اپنے خاص جہادون مین بھی شکست نپائی ہو اُس سے تعجب ہے کہ
زمانۂ صلح اور سکوت مین ایسا صبر اور ایسی برداشت کیونکر فرمائے وَمَنْ كَانَ فِیْ زَمَانِ
سُكُوْتِهٖ وَاَيَّامِ هُدْنَتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا شَاكِرًا مُنِيْبًا هٰكَذَا فَكَيْفَ كَانَ يَصُوْلُ
صَوْلَةً ضَيْغَمِيَّةً وَيُحَارِبُ حَرْبَةً حَيْدَرِيَّةً هٰكَذَا۔ اور جو شخص زمانہ صلح اور مدارات
مین اس قدر صابر ہو اور اس قدر اپنے اجر اور ثواب کا پیشِ خدا حساب کر رہا ہو اور ہر دم
سواے رجوع بخدا اور کچھ اُس کا کام ہی نہو پھر ایسا نرم دل اور برداشت کرنے والا ہر
طرح کی سخت کلامی کا ابتدا اور انتہا مین حملہ شیرانہ اور حرب حیدری کیونکر کرتا تھا وَهٰذَا
هُوَ الْاَمْرُ الْمُعْجِزُ الْجَامِعُ لِلْاَضْدَادِ۔ یہی ایسی بات ہے کہ آدمی کی عقل اسکے سمجھنے سے
عاجز ہوتی ہے اسلئے کہ دو ضد اور برخلاف چیزون کا ایک ذات مین جمع ہونا کسی کی سمجھ مین

کیونکر آئے فَانْتَ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَظْهَرٌ لِلْعَجَائِبِ وَ مَصْدَرٌ لِلْغَرَائِبِ
تم ہی اے میرے مولا امیر المومنینؑ عجائب امور کے ظاہر کرنے والے تھے اور تم ہی ایسے
برگزیدۂ خدا تھے جو غریب امور تم سے صادر ہوئے۔ وَ هٰذَا مَا فَعَلَهٗ عَلِیٌّ فِیْ اَیَّامِ
عُمُرِهٖ حَتّٰی قَتَلُوْهُ غِیْلَةً فَصَارَ اِلٰی رَوْحِ اللّٰهِ وَرَیْحَانِهٖ یہہ خلاصہ سرگذشت
ہے امیر المومنینؑ کا۔ آخر کار اوس جناب کو مکر اور فریب سے شہید ہی کر ڈالا۔ ثُمَّ الْحَسَنُؑ
وَ اِنْ کَانَ لَهٗ اَرْبَعِیْنَ اَلْفٍ مِنَ الْاَعْوَانِ وَ کَانَ مُتَمَکِّنًا قَادِرًا غَیْرَ مَحْبُوْسٍ وَلَا
مَخْذُوْلٍ کَاَخِیْهِ الْحُسَیْنِؑ۔ پھر اب دیکھو امام حسنؑ کو کہ اگرچہ چالیس ہزار کے قریب
آپ کے انصار اور اعوان تھے اور آپ کو قدرت لڑنے کی پوری تھی کسی نے آپکو قید نہین
کیا تہا اور تمام مدعیان نصرت نے آپ کو مثل کو فیان پر دغا کے اس طرح سے نہین چھوڑ دیا
تہا جیسے اُن کے بہائی غریب مسافر امام حسینؑ کو چھوڑ دیا میری مراد یہہ ہے کہ بہتر سے تو
بہر گونہ زیادہ انصار امام حسنؑ کے ہمراہ ضرور تھے۔ وَ کَانَ یَظُنُّ ظَنًّا مُتَاخِمًا لِلْیَقِیْنِ
اَنَّهٗ رُوْحِیْ لَهُ الْفِدَا اِذَا بَرَزَ اِلَیْهِمْ فَیُقَاتِلُهُمْ کَمَا قَاتَلَ اَبُوْهُ لَغَلَبَهُمْ وَ اَفْنَاهُمْ
عَنْ اٰخِرِهِمْ۔ اور امام حسنؑ کو بظاہر گمان قریب یہ یقین ہی تہا کہ اگر لڑین گے اور
مثل اپنے پدر بزرگوار کے جہاد کرین تو غالب ہوتے اور بتائید خدا اپنے دشمنون کو فنا کر دیتے
لٰکِنْ سَبَقَتْ اِلَیْهِ وَصِیَّةُ جَدِّهٖ بِاَنَّهٗ یُصْلِحُ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔
مگر حضرت کی نسبت آپکے نانا کی وصیت پہلے ہو چکی تھی کہ یہہ میرا فرزند دو گروہ مسلمین
کی اصلاح کر دیگا۔ وَلَا یَغُرَّنَّکَ مَا یُرْجِفُوْنَ مِنْ اَنَّهٗ تَرَکَهٗ اَنْصَارُهٗ اَجْمَعُوْنَ
اَلْتَعُوْنَ لِاَنَّ هٰذِهِ الْاُکْذُوْبَةَ نُکَذِّبُهَا بِمَا رَوَیْنَاهُ مُتَوَاتِرًا عَنْ نَبِیِّنَا وَ قَدْ
ذَکَرْنَاهُ۔ تم کو اے گروہِ مومنین فریب ندے یہہ جھوٹی افواہ جو دشمن دین اُڑاتے
ہین کہ امام حسنؑ کے تمام انصار آپ سے پھر گئے تھے اسلئے کہ یہہ خبر اوس حدیث متواتر
کے مخالف ہے جو ہمارے نبیؐ سے منقول ہے کہ دو گروہ مین صلح کرانے پر امام حسنؑ
مامور تھے۔ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ فِئَةٌ یَنْصُرُوْنَهٗ وَ یُحَارِبُوْنَ مَعَهٗ عَدُوَّهٗ کَیْفَ
یَسْتَقِیْمُ الْمَعْنَی الْمُرَادُ۔ پھر اگر امام حسنؑ کے ہمراہ اس قدر لوگ ہوتے کہ آپکی مدد کرین

اورآپ کے دشمن سے مقابلہ کرسکین دو گروہ کے معنی کیونکر درست ہوسکتے - وَالْعَقْلُ
اَیْضًا یَاْبَاہُ فَاِنَّ الْعَدُوَّ کَیْفَ یَرْضٰی عَلَی الصُّلْحِ اِذَا تَیَقَّنَ اَنَّهٗ غَالِبٌ وَ
خَصْمُهٗ مَغْلُوْبٌ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور عقل بھی اتنی کمی انصار امام حسنؑ کو قبول نہین
کرتی ہے اس لیئے کہ جو شخص فنون جنگ سے آگاہ ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جنگ
دوسر دارد کوئی دشمن صلح کرنے پر کبھی راضی نہین ہوتا ہے اگر اوسکو یقین ہو جائے
کہ میرا مرد مقابل ہر طرح سے مغلوب ہو چکا ہے صلح کا ہرگز یہہ قاعدہ نہین ہے -
فَاِنْ کَانَ الْحَسَنُؑ فَاقِدَ الْاَنْصَارِ کَالْحُسَیْنِؑ لَقَتَلَهٗ مُعَاوِیَةُ بِاَشَدِّ قِتْلَةٍ
مِنْ قَتْلِ اَخِیْهِؑ - وَلَا یَرْضٰی بِالصُّلْحِ اَبَدًا کَمَا لَمْ یَرْضَ ابْنُهٗ یَزِیْدُ
پہر اگر امام حسنؑ مثل اپنے بھائی امام حسینؑ کے انصار کی کمی رکھتے معاویہ انکو امام حسینؑ
سے زیادہ تر قتل شدید کرنے کا درپے ہوتا جس طرح یزید نے کسی طرح صلح کو اختیار
نہ کیا چنانچہ ابن زیاد نے صاف کہدیا کہ اب صلح کیسی جب ہمارے پنجہ مین گرفتار
ہو چکے وَلَمَّا احْتَاجَ اِلَی الْحِیْلَةِ وَالدَّسِّ بِالسَّمِّ کَمَا احْتَاجَ اِلٰی قَتْلِ اَبِیْهِ
سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا اور کبھی معاویہ کو احتیاج مخفی طور سے فریب کرکے زہر دلوانے
کی نہوتی جس طرح جناب امیرؑ کو خفیہ طور سے شہید کرایا وَهٰذَا اَمْرٌ جَلِیٌّ
اور یہہ بات جو ہم نے لکھی ہے صاف اور کھلی ہوئی ہے وَالْحِکْمَةُ الْاِلٰهِیَّةُ
فِیْ تِلْکَ الْمُصَالَحَةِ اَنَّ الْجِدَالَ وَالْقِتَالَ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ قَدْ
اَفْنٰی اَعْدَادَهُمْ مُنْذُ سِنِیْنَ کَثِیْرَةٍ - حکمت الٰہی امام حسنؑ کے مصالحہ کرنے
مین یہہ تھی کہ چند سال سے مسلمان لڑتے مرتے آپس مین اب انکا شمار بہت ہی کم ہو گیا
تہا فَاِنْ حَارَبَ الْحَسَنُؑ اَیْضًا لَمْ یَبْقَ مِنَ الْفِئَتَیْنِ اِلَّا اَشْخَاصٌ
یَسِیْرَةٌ وَاَنْفَاسٌ قَلِیْلَةٌ لَا تَفِیْ عِدَّتُهُمْ لِقِتَالِ الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ
اِذَا جَاءُوْا لِقِتَالِهِمْ - پہر اگر امام حسنؑ بھی مثل اپنے باپ کے معرکہ آرا ہوتے
دونون گروہ مین بجز تنے چند کے باقی نرہتے اور وہ اتنے نہوتے کہ اگر کفار اور
مشرکین مسلمانون پر چڑہائی کرتے انکی جماعت قلیل سمجھہ کر تو انکے مقابلہ کو باقی تہا

مسلمان

مسلمان کافی ہوتے فَاقْتَضَتِ الْمَصْلَحَةُ الْإِلٰهِيَّةُ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ الْقُعُوْدَ وَتَرْكَ الْجِهَادِ وَتَسْلِيْمَ الْاِمْرَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ اِلٰى مَنْ يُّنَازِعُهُ فِيْهَا اِبْقَاءً لِّاَنْفَاسِ الْمُسْلِمِيْنَ - اب ایسے وقت حکمت آلہی اسی کی مقتضی تھی کہ امام حسنؑ جہاد نہ کریں اور سلطنت اور امارت دنیوی اپنے دشمن کو دیدیں تاکہ چند نام لینے والے اسلام کے زندہ باقی رہیں - وَاِظْهَارًا بَلْ اِثْبَاتًا لِّلْحَقِّ فِي اَمْرِ النُّبُوَّةِ اَوِ الْاِمَامَةِ اَنَّهَا لَيْسَتْ لِغَرَضِ الْاِمْرَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ - اور بغرض اظہار بلکہ بغرض اثبات اس امر کے کہ نبوت یا امامت دنیا کی سلطنت اور امارت کرنے کی غرض سے نہیں ہے - وَاَيْضًا لَمَّا صَالَحَ الْحَسَنُ وَفَوَّضَ اِلٰى عَدُوِّهٖ اَمْرَهَا وَمَعَ ذٰلِكَ لَمْ يُوْفِ عَدُوُّهٗ بِمَا عَاهَدَ وَلَمْ يَمْتَنِعْ عَنْ سَبِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَتْلِ خِيَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ - اور یہہ بہی ایک فائدہ صلح سے ہوا کہ جب امام حسنؑ نے صلح کرکے امور سلطنت اپنے دشمن کو سپرد کردیے اسپر بہی معاویہ نے شروط مصالحہ کو ادا نکیا اور برا کہنے اور کہلانے سے جناب امیرکے اور چیدہ چیدہ اور برگزیدہ مومنین کے قتل سے باز نہ آیا - فَتَمَّ اَمْرُ اللّٰهِ وَظَهَرَ الْحَقُّ بِاَكْمَلِ الظُّهُوْرِ وَلَمْ يَبْقَ رَيْبٌ فِيْ كَوْنِ مُعَاوِيَةَ مُعَانِدًا لِّاَصْلِ الدِّيْنِ - اب خدا کا جو کام ہدایت اور اتمام حجت کا تہا پورا ہوگیا اور کسی طرح کا شک باقی نرہا کہ معاویہ اصل دین کا دشمن تہا - وَثَبَتَ اَنَّ الْاِجْمَاعَ الَّذِيْ لِاَجْلِهٖ يُسَمُّوْنَ هٰؤُلَاءِ بِالْجَمَاعَةِ مِنْ يَوْمِ الصُّلْحِ لَا يَجْعَلُهٗ اَهْلًا لِّلْخِلَافَةِ كَغَيْرِهٖ - اور یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ اجماع پورا جو معاویہ پر ہوا کہ آج ہی کے روز سے اہل سنت نے اپنے کو لقب اہل سنت وجماعت کا دیا ہے معاویہ کو خلیفہ ہونے کے قابل نہ کر سکا جیسے اور اجماعی خلیفہ کو نکر سکا تہا - لِكَوْنِهٖ مُظْهِرًا لِّلْفُسُوْقِ وَالطُّغْيَانِ - اس لئے کہ معاویہ سے فسق اور فجور بلکہ قتل نفوس مومنین جاری رہا فَاَبْطَلَ الْحَسَنُ صِحَّةَ قَضِيَّةِ الْاِجْمَاعِ بِاَنَّهٗ يُمْكِنُ بَلْ يَقَعُ عَلٰى خِلَافَةِ الْبَاغِيْ وَالْعَاصِيْ - پس ثابت کردیا امام حسنؑ نے صلح کرکے کہ اجماع کا قاعدہ بالکل غلط ہے ممکن ہے بلکہ واقع بہی ہوگیا خلافت پر صریح فاسق اور باغی کے جس کی بغاوت کا انکار کوئی نہیں کرسکتا ہے وَلِهٰذَا اَنْتُمْ هُمْ يَقُوْلُوْنَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بَابٌ لِّهٰذَا الْبَيْتِ اِذَا تَبَرَّاْنَا مِنْهُ دَخَلْنَا فِي الْبَيْتِ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ

اِلَّا اَنْ تَتَبَرَّأَ اُمَّتُهُ اسی نظر سے اہلسنت کا یہہ کلام سنتے ہو کہ برملا کہتے ہین کہ معاویہ
پہاٹک ہے اس گہر کا ادہر ہم نے معاویہ سے بیزاری اختیار کی پہر اس گہر (یعنی دار الخلافت
مین) کوئی خلیفہ باقی نرہ جائیگا جس سے بیزاری اور بدعقیدگی کرنی نہ پڑے فَلَهُمْ بَيْتٌ
بَابُهُ مُعَاوِيَةُ وَلَنَا بَيْتٌ بَلْ مَدِيْنَةٌ بَابُهَا عَلِيٌّ ؑ بس اُن کے واسطے وہ گہر
ہے جسکا پہاٹک معاویہ ہے اور ہمارے پیروان اہلبیت کے واسطے وہ گہر بلکہ وہ شہر ہے جسکا
دروازہ علیؑ ہین - ثُمَّ لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ اَنْ اَخَذَ الْبَيْعَةَ لِيَزِيْدَ مِنَ الْبِلَادِ
وَاسْتَخْلَفَهُ وَعَقَدَ الْاِجْمَاعَ عَلَيْهِ - پہر جب معاویہ مرگیا اور مرنے سے پہلے حجاز اور
عراق بلکہ مکہ اور مدینہ سے بہی بیعت یزید کی خلافت پر کرادی اور اپنا جانشین بہی اُسکو
کردیا اجماع بہی پورا کرادیا وَقَدْ تَمَّتْ لَهُ الشُّرُوْطُ الثَّلٰثَةُ - اب یزید کے واسطے
یہہ تینون شرطین خلافت کی پوری ہوگئین جو کسی خلیفہ مین نہ تہین - وَكَانَ اَنْ
يَتِمَّ لَوَازِمُ تِلْكَ الْخِلَافَةِ الْمُبْتَدِعَةِ اب وہ زمانہ آگیا کہ جو جو خرابیان اسلام مین
ایسی گرہی ہوئی خلافت کو لازم ہین وہ بہی پوری ہو جائین نَهَضَ الْحُسَيْنُ ؑ
رُوْحِيْ لَهُ الْفِدَا وَصِيَّةً لِجَدِّهٖ وَاِمْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَدُّهٗ - اب
ہمارے امام اور پیشوائے صابرین باب الجنۃ والنار امام حسینؑ اُٹھ کہڑے ہوئے
اپنے نانا کی وصیت اور خدا کے حکم کی بجاآوری کی غرض سے وَلَمْ يُشْفِقْ عَلٰى نَقْضِ
الدُّخُوْلِ وَلَمْ يَتَّبِعْ نَوَاقِصَ الْعُقُوْلِ وَلَمْ يَسْتَنْصِحِ النُّصَحَاءَ الْفُحُوْلَ -
کچھ خوف نفرمایا کہ مجھ پر لاکہون تشنۂ خون ٹوٹ پڑین گے اور ہرگز پیروی نفرمائی
نصیحت کے اون لوگون کی جو آپکو ازمودہ کار جانتے تھے - حَتّٰى قَالَ لِعُمَرَ بْنِ لوذان
يَا شَيْخُ لَا يَخْفٰى عَلَيَّ الرَّاْىُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ لَا يُغْلَبُ عَلٰى اَمْرِهٖ تا اینکہ منزل
بطن عقبہ پر پہنچ کر عمر بن لوذان سے صاف صاف کہدیا اے شیخ راے اور قیاس
ظاہری مجھ پر پوشیدہ نہین ہے یعنی عقل ظاہری تو یہی چاہتی ہے کہ مین کوفہ کو نجاؤن
مگر خدا کے حکم پر کون غالب آسکتا ہے اَمَّا مَا يَقُوْلُوْنَ مِنْ اَنَّهٗ تَرَكَ التَّقِيَّةَ
فَتَشَاعَتُهُ ظَاهِرَةٌ مِنْ وُجُوْهٍ - لیکن یہہ جو لوگ کہتے ہین کہ حضرت نے تقیہ کیا

اسکی خرابی چند وجوہ سے ظاہر ہے کہ اَقْوٰیھا اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ حِیْنَئِذٍ سَبَبٌ مُّوْجِبٌ لِلتَّقِیَّۃِ اِلَّا حِفْظَ دَمِہٖ وَعِرْضِہٖ وَحِفْظُ دَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْصِیَاءِ غَیْرُ مُقَدَّمٍ عَلٰی حِفْظِ نَامُوْسِ دِیْنِہِمْ وَشَرَایِعِہِمْ - بڑی قوی دلیل ترک تقیہ کی یہہ ہے کہ امام حسینؑ کو تقیہ کرنے کا کوئی اور سبب نہ تہا بجز اس کے کہ آپکی جان اور آبرو بچ جائے اور انبیا اور اوصیا کو اپنی جان اور آبرو بچانی دین اور احکام دین کی حفاظت پر مقدم ہنین ہے - وَلَمْ یَکُنِ الْحُسَیْنُؑ اَوَّلَ مَقْتُوْلٍ وَاَوَّلَ مَخْذُوْلٍ مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ اِلٰی نَبِیِّنَا عِیْسٰی عَلَیْہِمُ السَّلَامُ - امام حسینؑ کچھ پہلے شہید اور پہلے ستائے ہوئے امت کے ہنین ہتے حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسےٰ علیہ السلام دیکھو تاریخ انبیاء اور اوصیاؑ کو عَلٰی اَنَّہٗ مَحَالَّ التَّقِیَّۃِ وَالتَّوْرِیَۃِ اِنَّمَا ھِیَ مِنْ خَوَاصِّ مَعْلُوْمَاتِ الَّذِیْنَ یَجِبُ عَلَیْہِمُ التَّقِیَّۃُ عُمُوْمًا اس کے علاوہ تقیہ کرنے کا زمانہ اور محل اسکا علم خاص اُسی شخص کو ہوتا ہے جس پر تقیہ لازم ہوتا ہے وَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یُّنَازِعَہُمْ فِیْ ذٰلِکَ کسی کو جائز ہنین ہے کہ اس بارہ مین چون و چرا کرے وَقَدْ مَضٰی مِنْ فِعْلِ اَبِیْہِ وَاَخِیْہِ اَنَّہُمَا قَدْ فَعَلَا وَاِتْمَامًا لِلْحُجَّۃِ بِہَا مگر گذر چکا کہ جناب امیر اور امام حسنؑ نے تقیہ کرکے بہی اتمام حجت کر لیا ہے ثُمَّ مِنْ اَعْجَبِ الْعَجَائِبِ اَنَّ جَدَّ الْحُسَیْنِؑ قَدْ اَخْبَرَ بِمَا یَقَعُ عَلَیْہِ وَھُوَ اَیْضًا یُخْبِرُھُمْ بِاَنَّہٗ لَوْ دَخَلَ فِیْ ھُجْرِ ھَامَّۃٍ لَیَقْتُلُوْنَہٗ لَا مُحَالَۃَ وَھُوَ اِخْبَارٌ مُصَدَّقٌ بِقَوْلِ جَدِّہٖ فَمَا ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا یَفْقَھُوْنَ - پہر یہہ بہی دیکھو کہ جناب رسول خدا نے پیشین گوئی کردی ہتی کہ حسینؑ پر یہہ کچھ گذریگا اور خود امام حسینؑ بھی سب سے یہی کہے جاتے تھے کہ اگر مین سوراخ مین کسی جانور کے بہی چھپ رہون جب بہی مجھے ضرور قتل کرینگے اور گذشتہ پیش آمد باپ اور بہائی سے جو ہو چکی وہ بہی اور پیشین گوئی نبی کی سب آپ کے تقیہ کے بیکار ہونے پر دلالت کرتی ہتی پہر یہہ لوگ کیا سمجھ کر اعتراض کرتے ہین - ثُمَّ لَمَّا ظَھَرَ بِاَمْرِ اللہِ مَا ظَھَرَ وَیَظْھَرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَعْظَمِ الْبَرَاھِیْنِ عَلٰی کَوْنِہٖ مُحِقًّا فِیْ کُلِّ مَا فَعَلَہٗ فَھُوَ الْجَوَابُ التَّامُّ عَنْ

كُلِّ الشُّبُهَاتِ - پہر جبکہ بعد شہادت امام حسینؑ کے سب کچہہ بحکم خدا ظاہر ہوگیا اور قیامت تک ہوتا جاتا ہے کہ بڑی بڑی پختہ دلیلین آپکے حق پر ہونے کی پیدا ہورہی ہین یہی مشاہدہ اور عیان ہر شبہہ کے جواب مین کافی ہے الحمد للہ *

باب ہشتم

معاویہ کا یزید کو خلیفہ کرنا اور حجاز اور عراق مین جاکر بیعت لینی اور پیش آمد امام حسینؑ سے بروایت اہل سنّت

اِنَّ تِلْكَ الْقَضِيَّةَ هِيَ اَصْلٌ اَصِيْلٌ لِكُلِّ مَا وَقَعَ مِنَ الْوَاقِعَاتِ یہہ معاملہ خلیفہ بنانے کا یہی جڑ ہے کل فسادات کی جو واقع ہوئے فَيَجِبُ الْاِطِّلَاعُ عَلَيْهِ اَوَّلًا لہذا اس واقعہ پر سب واقعات سے پہلے اطلاع اور آگاہی ضرور ہے۔ قَالَ ابْنُ اَثِيْرِ الْجَزَرِيُّ فَلَمَّا بَايَعَ لِيَزِيْدَ فِيْ سَنَةِ سِتٍّ وَخَمْسِيْنَ اَهْلُ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ سَارَ (مُعَاوِيَةُ) اِلَى الْحِجَازِ فِيْ اَلْفِ فَارِسٍ ابن اثیر جزری نے تاریخ مین لکہا ہے کہ جب ۵۶ھ ہجری مین یزید کی بیعت معاویہ نے اہل عراق اور شام سے لے لی معاویہ حجاز کو ہزار سوار لیکر روانہ ہوا فَلَمَّا دَنَیٰ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لَقِيَهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَوَّلَ النَّاسِ جب مدینہ کے قریب پہنچا سب سے پہلے حسینؑ بن علیؑ نے اُس سے ملاقات کی (یہہ قدرتی تماشا یاد رہے) فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ قَالَ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا- جب معاویہ کی نظر حضرت پر پڑی کہنے لگا نہ اچہائی ہے اور نہ بہبودی ہے آپکے آنے مین بَدَنَةٌ يَتَرَقْرَقُ دَمُهَا وَاللّٰهُ مُهْرِيْقُهَا- یہہ تو معاذ اللہ فربہ شتر بچہ ہے جس کا خون ٹپکتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور خدا اس خون کا بہانے والا ہے (اب اہلسنّت جان نثاران آل طٰہٰ و یاسین آئین اور اس کلمہ کو سُنین فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَهْلًا فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَسْتُ بِاَهْلٍ لِهٰذِهِ الْمَقَالَةِ- امام حسینؑ نے فرمایا جانے دو ایسا نہ کہو قسم بخدا مین اس کلام کے

کہنے کے لائق نہین ہون - فَقَالَ بَلَى وَبِشَرٍّ مِنْهَا معاویہ نے کہا نہین بلکہ اس سے بدتر
کلام کے تم لائق ہو (مطلب یہہ ہے کہ تین دن کے بھوکھے پیاسے سامنے اپنے اہلبیت کے ذبح
کئے جاؤگے) ثُمَّ ذَكَرَ الْمُؤَرِّخُ مُكَالَمَتَهُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ زُبَيْرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ - پہر مورخ یعنی خدری نے وہ باتین لکھین جو معاویہ
نے عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن پسر ابوبکر اور عبد اللہ بن عمر سے کی تہین - اِلَى اَنْ
قَالَ حَتّٰى دَخَلَ (مُعَاوِيَةُ) الْمَدِيْنَةَ فَحَضَرُوْا بَابَهُ تا اینکہ مورخ لکہتا ہے کہ معاویہ
مدینہ مین داخل ہوا اور چارون اشخاص اُس کی فرودگاہ کے دروازے پر آئے فَلَمْ
يُؤْذِنْ لَهُمْ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَرَوْا مِنْهُ مَا يُحِبُّوْنَ کسی کو موافق اُس کی قدر اور
منزلت کے معاویہ نے اجازت اپنے پاس آنے کی ندی اور نہ کسی نے اپنے حسب دلخواہ پیش آمد
معاویہ کی پائی - فَخَرَجُوْا اِلٰى مَكَّةَ فَاَقَامُوْا بِهَا - یہہ اشخاص مکہ معظمہ کو چلے گئے اور
وہان جاکر ٹھہرے (یاد رہے کہ اسی طرح امام حسینؑ یزید کے خوف سے بہی دوبارہ مکہ
معظمہ کو چلے گئے تھے) وَخَطَبَ مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَكَرَ يَزِيْدَ فَمَدَحَهُ - معاویہ
نے مدینہ مین ایک خطبہ پڑھا جس مین یزید کا ذکر تہا اور یزید کی ثنا اور صفت کرکے یون
کہنے لگا قَالَ وَمَنْ اَحَقُّ مِنْهُ بِالْخِلَافَةِ فِيْ فَضْلِهِ وَعِلْمِهِ وَعَقْلِهِ وَمَوْضِعِهِ
کون شخص آج یزید سے زیادہ مستحق ہے خلافت کا فضیلت مین اور علم مین اور عقل مین
اور مقام مین یعنی خلیفہ کا فرزند ہے وَمَا اَظُنُّ قَوْمًا بِمُنْتَهِيْنَ حَتّٰى تُصِيْبَهُمْ
بَوَارِقُ تَجْتَثُّ اُصُوْلَهُمْ - مجہے گمان نہین ہے کہ یہہ لوگ منکرین بیعت یزید اپنی کردار سے
باز آئین جب تک ان پر وہ بجلیان چمکتی ہوئی تلوارون کی نہ گرین کہ اُنکی جڑون کو اُکھاڑ کر
پھینک دین وَقَدْ اَنْذَرْتُ اِنْ اَغْنَتِ النُّذُرُ مین نے بطور نصیحت کے آگاہ کردیا
اگر اسی قدر کہنے پر لوگ مان لین فبہا ورنہ وہی ہوگا جو کہتا ہون اِلٰى اَنْ قَالَ الْمُؤَرِّخُ
ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا اَنَّهُ ذَكَرَ الْحُسَيْنَؑ وَاَصْحَابَهُ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّهُمْ
اِنْ لَمْ يُبَايِعُوْا - پہر مورخ لکہتے ہین کہ معاویہ عایشہ کے پاس گیا انکو خبر پہنچ گئی
تہی کہ معاویہ نے امام حسینؑ اور اُن تینون کی نسبت کہدیا ہے کہ اونکو قتل کرونگا اگر بیعت

یزید نکرین گے فَشَکَاھُمْ اِلَیْھَا فَوَعَظَتْہُ معاویہ نے ان چارونکی شکایت عایشہ سے کی عایشہ نے معاویہ کو پند اور وعظ اور نصیحت کی وَقَالَتْ بَلَغَنِیْ اِنَّکَ تُھَدِّدُھُمْ بِالْقَتْلِ اور کہنے لگین مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم انکو قتل کی دھمکی دیتے ہو فَقَالَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ ھُمْ اَعَزُّ مِنْ ذٰلِکَ - معاویہ نے کہا اے مادر مومنین انکا مرتبہ ایسا نہین ہے کہ مین ایسی پیش آمد کرون (واہ کیا کہنا اب تو مومنین کے ماسون اور مان دونون یکجا ہوئے) وَلٰکِنِّیْ بَایَعْتُ لِیَزِیْدَ وَبَایَعَہٗ غَیْرُھُمْ اَفَتَرَیْنَ اَنْ اَنْقُضَ بَیْعَۃً قَدْ تَمَّتْ مگر بیٹے اے مادر یزید کی بیعت کرائی ہے اور انکے سوا اور لوگ تو بیعت کر چکے انکی راے مین یہہ صحیح ہے کہ مین اوس بیعت کو توڑ ڈالون جو تمام اور پوری ہو چکی ہے (مراد یہہ ہے کہ تمہارے باپ ابوبکر ہی نے تو یہہ سلسلہ جاری کیا ہے مار مار کر بیعت لینے کا پہر تمہارے باپ کی سنت کو مین بہلا ترک کر سکتا ہون قَالَتْ فَارْفِقْ بِھِمْ فَاِنَّھُمْ یَصِیْرُوْنَ اِلٰی مَا تُحِبُّ اِنْشَاءَ اللّٰہُ عایشہ نے کہا کہ ان سے نرمی دلجوئی سے کام لو انشاءاللہ یہہ سب وہی کرین گے جو تمہاری خواہش ہے قَالَ اَفْعَلُ معاویہ نے کہا ایسا ہی کرون گا (اب ذرا دلجوئی اور نرمی کا برتاؤ بہی سننے کے قابل ہے) وَکَانَ فِیْ قَوْلِھَا مَا یُؤْمِنُکَ اَنْ اَقْعُدَ لَکَ رَجُلًا یَقْتُلُکَ وَقَدْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ بِاَخِیْ یَعْنِیْ مُحَمَّدًا - عایشہ کی منجملہ گفتگو کے یہہ بہی ایک بات تھی کہنے لگین اب اسوقت تم کو کون بچانے والا ہے اگر مین ایک آدمی کو بٹھادون کہ تمکو قتل کر ڈالے اور تم نے میرے بہائی یعنی محمد بن ابے بکر سے جو کچہہ کیا ہے وہ بھی یاد ہے فَقَالَ کَلَّا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ فِیْ بَیْتِ اَمْنٍ قَالَتْ اَجَلْ - معاویہ نے کہا ایسا نہوگا اے مادر مومنین مین تو ایسے گہر مین اسوقت ہون جو پناہ کی جگہہ ہے عایشہ نے کہا ہان سچ ہے یہہ گہر ایسا ہی ہے قُلْتُ یَعْنِیْ بِالْبَیْتِ بَیْتَ مُحَمَّدٍ وَکَاَنَّہٗ مُخْتَصٌّ رُبَّمَا سَکَنَتْہُ عَایِشَۃُ - مین کہتا ہون مراد معاویہ کی نبی کا گہر ہے اور شاید اُسی قدر جاے پناہ تہا جسمین عایشہ رہتی تہین جہان سے شیطان کا سینگ پھوٹا ہے وَاِلَّا فَقَدْ نُھِبَ بَیْتُ اُمِّ سَلَمَۃَ رض بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ ع اَیْضًا ورنہ جناب ام سلمہ کا بہی

تو اوسی گہر مین بعد قتل امام حسینؑ کے لوٹی گئین وَمَا فَعَلَ مُعَاوِيَةُ بِعَايِشَةَ مُكَافَاةً لِهٰذَا الْقَوْلِ فَلَا يُعْجِبُنِي ذِكْرُهَا فِي الْمَقَامِ اور جو کچھہ اس دہمکی کے عوض مین عایشہ سے معاویہ نے کیا مجھے اوس کا ذکر اس جگہ پسند نہین دیکھو تشئید المطاعن کو ثُمَّ قَالَ الْجَذَرِيُّ وَمَكَثَ (مُعَاوِيَةُ) بِالْمَدِيْنَةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ پہر ابن اثیر کہتے ہین کہ معاویہ مدینہ مین جب تک خدا کو منظور تہا ٹھہرے اور وہان سے پہر مکۂ معظمہ کو چلے فَلَقِيَهُ النَّاسُ اب مکہ کی راہ مین لوگ معاویہ سے ملنے لگے فَقَالَ اُولٰئِكَ النَّفَرُ نَتَلَقَّاهُ فَلَعَلَّهُ قَدْ نَدِمَ عَلٰى مَاكَانَ مِنْهُ - یہہ چارون صاحب جو مدینہ سے بہاگ آئے تھے کہنے لگے چلو ہم بھی معاویہ سے ملاقات کرین شاید اپنی بُری پیش آمد پر کچھہ انکو ندامت ہوئی ہو فَلَقُوْهُ بِبَطْنِ (مَرٍّ) فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيَهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ معاویہ سے قریب مکہ مقام بطن (مر) پر یہہ لوگ ملے اور سب سے پہلے ملنے والے وہی حسینؑ بن علیؑ تھے (جو مدینہ کی آمد معاویہ مین بہی سب سے پہلے دوڑ کر آئے تھے واہ رے راوی کیا کہنا تیری راست گوئی پر ؎ تو تو سچا ہے مگر جہوٹھے کے اوپر ( )
فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسَيِّدَ شَبَابِ الْمُسْلِمِيْنَ - معاویہ نے کہا خوش آمدی صفا آوردی واہ واہ کیا کہنا اے فرزند رسول اور اے سردار جوانان اہل اسلام (حدیث نبوی مین تو سردار جوانان بہشت وارد ہے مگر معاویہ نے خواہ مورخ صاحب نے امام حسینؑ کو بہشت کے جانے والو مین نہ سمجھا جب تو یہہ نیا لقب تراشا) فَاَمَرَ لَهُ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ وَسَايَرَ مَعَهُ معاویہ نے امام حسینؑ کو ایک سواری دلائی امام حسینؑ ہمراہ معاویہ کے چلے (واہ رے سچے راوی (مر) تک امام حسینؑ پا پیادہ دوڑے ہوئے آئے تہے اس توہین کی سزا خدا دیگا) ثُمَّ فَعَلَ بِالْبَاقِيْنَ مِثْلَ ذٰلِكَ - پہر تینون باقیماندہ کے ساتہہ بہی ایسا ہی کچھہ سلوک معاویہ نے کیا یعنی اُنکو بہی سواری دی وَاَقْبَلَ يُسَايِرُهُمْ لَايَسِيْرُ مَعَهُ غَيْرُهُمْ - اب تو معاویہ ایسے مہربان ہوئے (مادر مہربان کی نصیحت ہے) کہ انہین کے ہمراہ راستہ مین چلتے رہے اور کسی کو پاس نہ بہٹکنے دیتے تھے - حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ فَكَانُوْا اَوَّلَ دَاخِلٍ وَاٰخِرَ خَارِجٍ یہانتک کہ داخل

مکہ ہوئے اب تو انکا رسوخ اس قدر بڑھا یا کہ سب سے پہلے ہی چارون صاحب معاویہ کے پاس جاتے اور سب کے بعد رخصت ہوتے وَلَا یَمْضِیْ یَوْمٌ اِلَّا وَلَهُمْ صِلَةٌ کوئی دن ایسا نہ گذرتا تہا کہ انکو صلہ اور انعام نہ ملتا ہو (مالا مال کردیا واہ رے سپچے راوی) وَلَا یَذْکُرُ لَهُمْ شَیْئًا حَتّٰی اَقْضٰی نُسُکَهٗ وَحَمَلَ اَثْقَالَهٗ وَقَرُبَ مَسِیْرُهٗ ابہی تک معاویہ اپنے مطالب کا کچہہ اُنسے ذکر ہی نہ کرتا تہا تا اینکہ حج یا عمرہ سے فارغ ہوچکا بار برداری طیار ہوئی اسباب سامان سب لد چکا اور روانگی کی تاریخ آپہنچی - فَقَالَ بَعْضُ اُولٰئِكَ النَّفَرِ لِبَعْضٍ لَا تَخْدَعُوْا فَمَا صَنَعَ هٰذَا الْحُبَّ لَکُمْ ان چارون صاحبون مین سے کسی نے آپسمین ایکدوز یہہ کہا کہ فریب مین حضرت معاویہ کے نہ آؤ یہہ انعام واکرام تم سے دوستانہ انکا نہین ہے (خوب سمجہے) وَمَا صَنَعَهٗ اِلَّا لِمَا یُرِیْدُ فَاَعِدُّوْا لَهٗ جَوَابًا - یہہ جو کچہہ تواضع تعظیم خاطر اور مدارات کی ہے اُسی غرض سے کی ہے کہ یزید کی بیعت کا سوال پیش کریگا اوس کا جواب سوچ رکہو - مترجم کے گمان مین یہہ پیشین گوئی اور ذہانت مجتہد لاثانی عبداللہ بن عمر کی معلوم ہوتی ہے فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنْ یَکُوْنَ الْمُخَاطِبُ لَهٗ ابْنَ الزُّبَیْرِ - چارون نے باتفاق یہی قرار دیا کہ جب گفتگو چہڑے تو معاویہ سے بات چیت ابن زبیر ہی کرین - فَاَحْضَرَهُمْ مُعَاوِیَةُ آخر معاویہ نے چارون کو بلایا وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ سِیْرَتِیْ فِیْکُمْ وَصِلَتِیْ لِاَرْحَامِکُمْ وَحِمْلِیْ مَا کَانَ مِنْکُمْ - اور کہنے لگا کیون صاحبو اب تو تمکو معلوم ہوگیا جیسے میری خصلت اور روش تمہارے ساتہہ ہے اور جیسا مین عزیز پروری تم سے کررہا ہون اور جیسے مینے درگذر تمہاری خلاف ورزی سے کی ہے وَیَزِیْدُ اَخُوْکُمْ وَابْنُ عَمِّکُمْ - یزید کون ہے تمہارا بہائی اور پسر عم ہے - وَاَرَدْتُ اَنْ تُقَدِّمُوْهُ بِاِسْمِ الْخِلَافَةِ اور میرا ارادہ یہی ہے کہ یزید کو برائے نام تم خلیفہ ہونے مین مقدم رکہو وَتَکُوْنُوْا اَنْتُمْ تَعْزِلُوْنَ وَتُؤَمِّرُوْنَ وَتَجْبُوْنَ الْمَالَ وَتَقْسِمُوْنَهٗ باقی سارا کام بحالی برطرفی حکم احکام جاری کرنا مال خزانہ جمع کرنا تقسیم کرنا سب تم ہی کرو (تمہو یزید بنارہے) لَا یُعَارِضُکُمْ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَسَکَتُوْا - تمہارے مخالفت کسی امر مین نکریگا یہہ کلام سنکر چارون صاحب چپ رہے فَقَالَ اَلَا تُجِیْبُوْنَ مَرَّتَیْنِ معاویہ نے دو مرتبہ کہا کیون صاحبو کچہہ جواب نہین دیتے - ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی ابْنِ

الزُّبَيْرِ فَقَالَ هَاتِ لَعَمْرِي اِنَّكَ خَطِيْبُهُمْ پہر معاویہ ابن زبیر کی طرف متوجہ ہوکر
کہنے لگا تم بولو قسم اپنی زندگی کی تمہین ان لوگون مین بڑے گویا ہو۔ فَقَالَ نَعَمْ نُخَيِّرُكَ
بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ ابن زبیر بولے کہ ہان درست ہے مین تم کو تین باتون مین سے ایک پر
عملدرآمد کرنے کا اختیار دیتا ہون قَالَ فَاعْرِضْهُنَّ معاویہ بولے اُنکی تفصیل بیان کرو
قَالَ تَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَوْ كَمَا صَنَعَ اَبُوْبَكْرٍ اَوْ كَمَا صَنَعَ عُمَرُ ابن
زبیر نے کہا یا تم ایسا کرو خلافت کے بارہ مین جیسا رسولخدا صنے کیا تہا یا جیسا ابوبکر نے کیا یا
جیسا عمر نے کیا۔ قَالَ مَا صَنَعُوْا معاویہ نے پوچہا ان تینون صاحبون نے کیا کیا قَالَ
قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَمْ يَسْتَخْلِفْ اَحَدًا فَارْتَضَى النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ ابن زبیر نے
کہا جناب رسول خدا نے وفات پائی اور اپنا خلیفہ کسی کو مقرر نکر گئے لوگون نے ابوبکر کو پسند
کیا مترجم اتنا کہنا ابن زبیر بھول گئے کہ جناب رسولؐ فرما گئے تھے کہ تم جسکو پسند کرنا
خلیفہ بنا لینا اور فلان آیت قرآن کی تمہارے خلیفہ بنانے کی سند موجود ہے اور اگر سند
نہین ہے تو خلیفہ اوّل نے فعل رسولؐ کے برخلاف کیا اور خلیفہ دویم نے رسولخدا اور خلیفۂ
اوّل دونون کے برخلاف کیا مگر خلیفۂ چہارم حضرت علیؑ کی خلافت معلوم نہین کیونکر کو د پڑی۔
قَالَ لَيْسَ فِيْكُمْ مِثْلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَخَافُ الْاِخْتِلَافَ معاویہ نے کہا تم مین کوئی ایسا
جامع کمالات نہین ہے جیسے ابوبکر تھی جن پر سب لوگ متفق ہو گئے مجھے ڈر ہے کہ آپس مین پہوٹ
نہ پڑ جائے قَالُوْا صَدَقْتَ فَاصْنَعْ كَمَا صَنَعَ اَبُوْبَكْرٍ فَاِنَّهُ عَهِدَ اِلٰى رُجُلٍ مِنْ قَاصِيَةِ
قُرَيْشٍ مِنْ بَنِيْ اَبِيْهِ فَاسْتَخْلَفَهُ۔ چارون نے کہا کہ یہہ تو سچ ہے ابوبکر سا ہم مین کوئی
نہین پہر اب تم ایسا کرو جیسا کہ ابوبکر نے کیا تہا اونہون نے دُور کے رشتہ دار قریشی کو جو اپنا
جدی رشتہ دار تہا یعنی عمر کو اپنا خلیفہ بنایا مترجم یہہ مخالفت فعل رسول خدا کی جو ابوبکر
نے کی شاید تخلیہ مین حضرت رسول نے ابوبکر سے فرمایا ہو گا کہ تم میرے فعل کے خلاف اپنا خلیفہ
ضرور عمر کو بنانا اجماع کی خلافت تو اسی جگہ سے ٹوٹ گئی وَاِنْ شِئْتَ فَاصْنَعْ كَمَا
عُمَرُ اور اگر اے معاویہ تم چاہو ویسا کرو جیسا کہ عمر نے کیا جَعَلَ الْاَمْرَ شُوْرٰى فِيْ
سِتَّةِ نَفَرٍ لَيْسَ فِيْهِمْ اَحَدٌ مِنْ وُلْدِهٖ وَلَا مِنْ بَنِيْ اَبِيْهِ عمر نے کیسی احتیاط اور لالچی

ظاہر کی ابو بکر سے بڑہ کر کہ چہ آدمی اہل شورے مقرر کئے جن مین کوئی عمر کی اولاد اور نہ کوئی
اُنکا دُور کا عزیز بہی تہا انکے مشورے پر خلیفہ بنانا تجویز کیا مترجم عمرؓ نے تو جناب رسولؐ
اور ابو بکر دونون کے خلاف کارروائی کی نہ اجماع کو پسند کیا اور نہ خلیفہ کر جانا پسند فرمایا
اب دونون صورتین یعنی اجماع اور استخلاف انکے فعل سے بگر گئین ہان تخلیہ مین وصیت نبیؐ
کی شاید ایسی ہوگئی ہو قَالَ مُعَاوِيَۃُ هَلْ عِنْدَكَ غَيْرُ هٰذَا معاویہ نے کہا اسکے
سوا اور بہی تمہارے پاس کوئی جواب ہے قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ فَاَنْتُمْ قَالُوْا قَوْلُنَا
قَوْلُہٗ - ابن زبیر نے کہا اور کوئی عذر ہمارے پاس نہین ہے اور نہ کوئی جواب ہے پہر
معاویہ نے باقیماندہ تین صاحبون سے کہا تم اور کچہ کہوگے سبہون نے کہا جو ابن زبیر
کہتے ہین وہی ہمارا قول ہے - مترجم اب معاویہ گویا یہہ کہتا ہے کہ جب خلافت بنالینے
مین تین قسم کی کارروائی اپنی اپنی رائے سے لوگون نے کی اب مین بہی خلیفہ ہون مین
اپنی رائے سے کرتا ہون کسی خلیفہ پر کسی کی پیروی لازم نہ تہی بلکہ نبی کی پیروی بہی لازم نہ
تھی قَالَ فَاِنِّي اَحْبَبْتُ اَنْ اَتَقَدَّمَ اِلَيْكُمْ اَنَّہٗ قَدْ اَعْذَرَ مَنْ اَنْذَرَ
معاویہ نے کہا مین نے پہلے تو یہی بات پسند کی تہی کہ جو شخص سمجہانے بجہانے مین کوئی
دقیقہ فروگذاشت نکر چکا ہو اور اُس کے بعد دار وگیر کرے وہ معذور سمجہا جائیگا - اِنِّي
كُنْتُ اَخْطِبُ مِنْكُمْ فَيَقُوْمُ اِلَيَّ الْقَائِمُ مِنْكُمْ فَيُكَذِّبُنِيْ عَلٰی رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ
فَاَحْمِلُ ذٰلِكَ وَاَصْفَحُ میرا یہہ حال رہا کہ تم کو سمجہاتا تہا کہ دیکہو بیعت قبول کرو اور
تم مین سے ایک نہ ایک آدمی اُسی جلسہ مین اُٹھ کہڑا ہو کر مجہے جہوٹہا بناتا تہا کہ یزید قابل
خلافت کے نہین ہے اور بر سر مجمع سب کے سامنے میری تکذیب کرتا تہا اور مین اس کو تحمل
کرتا تہا باین نظر شاید اب بہی تم سمجہ جاؤ اور میرا کہنا مان جاؤ مگر تم بہلا کب مانتے تھے -
وَاِنِّي قَائِمٌ بِمَقَالَۃٍ فَاُقْسِمُ بِاللّٰہِ لَئِنْ رَدَّ عَلَيَّ اَحَدُكُمْ كَلِمَۃً فِي
مَقَامِي هٰذَا لَا تَرْجِعُ اِلَيْہِ كَلِمَۃٌ غَيْرُهَا حَتّٰی يَسْبِقَهَا السَّيْفُ اِلٰی رَاْسِہٖ
اور مین اپنی بات پر جما ہوا ہون قسم خدا کی اگر اب تم مین سے کسی نے ایک میرے لفظ کا
انکار اس جگہ پر کیا یا در کہو کہ دوسرے لفظ کہنے نپائیگا کہ تلوار اُس کے سر پر چلجائے گی

اور سر کٹا ہوا اُس کا نظر آئیگا۔ فَلَا یَتَّقِیَنَّ رَجُلٌ اِلَّا عَلٰی نَفْسِہٖ پھر اب کوئی آدمی تم سے
بجز اپنی جان بچنے یا بچانے کے اور کچھ خوف نکرے اور چپ رہے ثُمَّ دَعَا صَاحِبَ حَرَسِہٖ
بِحَضْرَتِھِمْ فَقَالَ پھر اپنے جرار پاسبان کے افسر کو انکے سامنے بلاکر کہنے لگا اَقِمْ عَلٰی رَاْسِ
کُلِّ رَجُلٍ مِنْ ھٰؤُلَاءِ رَجُلَیْنِ وَ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ سَیْفٌ دو دو سپاہی اِن چارون
آدمیون کے سر پر کھڑے کردئے تلوارلئے ہوئے منتظر کھڑے رہین فَاِنْ ذَھَبَ رَجُلٌ مِنْھُمْ
یَرُدُّ عَلَیَّ کَلِمَۃً بِتَصْدِیْقٍ اَوْ بِتَکْذِیْبٍ فَلْیَضْرِبَاہُ بِسَیْفِھِمَا پھر اگر ان چارون مین سے
کسی نے کچھ مونہہ سے نکالا میری تصدیق کرے خواہ میرے قول کو جھٹلائے دونون سپاہی
اپنی دونون تلوارون سے اِن پر وار کرین یعنی سر اُنکے اوڑا دین (یہی انکی سزا ہے۔)
ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجُوْا مَعَہٗ حَتّٰی رَقَی الْمِنْبَرَ۔ یہہ کہکر معاویہ چلا اور یہہ چارون صاحب
مع اون سپاہیون کے جو اون پر مسلط کردئے تھے وہ بھی معاویہ کے ہمراہ چلے اور ممبر پر
جا بیٹھا فَحَمِدَ اللہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ حمد خدا بجالایا اور ثنا اور صفت خدا کی ادا کرنے
لگا اور کہا ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ الرَّھْطَ سَادَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَخِیَارُھُمْ۔ دیکھو
مسلمانون یہہ چارون آدمی جنکا ایک گروہ اور مجمع ہے مسلمانون کے سردار ہین اور یہی
سب مسلمانون مین بہتر اور سب کے پسندیدہ ہین لَا یُنْتَشَرُ اَمْرٌ دُوْنَھُمْ وَلَا یُقْضٰی
اِلَّا عَنْ مَشْوَرَتِھِمْ انسے جدا ہوکر کوئی کام اسلام کا نہین کیا جاتا ہے اور بدون انکی
صلاح اور مشورے کے کوئی حکم جاری نہین ہوتا ہے۔ وَاِنَّھُمْ قَدْ رَضُوْا وَبَایَعُوْا
یَزِیْدَ فَبَایِعُوْا عَلٰی اِسْمِ اللہِ یہہ صاحبزادے چارون راضی ہوگئے اور بخوشنودی
سبھون نے یزید کی بیعت کی ہے اب تم بھی سب مسلمان خدا کا نام لیکر یزید کی بیعت کرلو۔
فَبَایَعَ النَّاسُ وَکَانُوْا یَتَرَبَّصُوْنَ بَیْعَۃَ ھٰؤُلَاءِ النَّفَرِ اِنْتَھٰی۔ اب سب لوگون نے
بیعت کی اور انہین چارونکی بیعت کرنے کے سب منتظر تھے کلام مورخ کا تمام ہوا اَقُوْلُ
لَیْسَ ھٰذَا اَوَّلَ قَارُوْرَۃٍ کُسِرَتْ فِی الْاِسْلَامِ وَلَا اَوَّلَ تَھْدِیْدٍ صَدَرَ عَنْ
رَابِعِ الْخُلَفَاءِ۔ مین کہتا ہون یہہ پہلا شیشہ اسلام مین نہین پھوٹا ہے اور نہ پہلی دہمکی
بجبر بیعت لینے کی خلیفۂ چہارم حضرت معاویہ نے دی ہے۔ بَلْ ھُوَ اَدَاءٌ لِلسُّنَّۃِ الْبِکْرِیَّۃِ

وَالفَارُوقِيَّةِ بلکہ معاویہ نے پیروی سنّت خلیفہ اوّل اور خلیفۂ دوم کی اسمین کی ہے۔ نَعَمْ
اِنَّ مُعَاوِيَةَ هَدَّدَهُمْ بِالْقَتْلِ وَفَارُوقُهُمْ هَدَّدَ عَلِيًّا وَمَنْ فِي بَيْتِهِ بِاِحْرَاقِ
الْبَيْتِ عَلَيْهِمْ۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ معاویہ نے قتل کی دھمکی انکو دی اور فاروق
یعنی حضرت خلیفہ ثانی نے ابو بکر کی بیعت سے انکار کرنے پر جناب امیرؑ کو اور جو جو اُس گہر
مین تھے مع جناب فاطمہؑ اور حسنینؑ سب کو گہر مین آگ لگاکر جلا دینے کی دہمکی دی ہتی
بقول اہل سنّت اور بقول شیعیان تو اور بہی کچہہ ہوا ہے وَلَاغَرْوَ فِيهِ فَاِنَّ الْخِلَافَةَ
الَّتِي تَكُوْنُ بِخَيَرَةِ النَّاسِ لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْقَهْرِ وَالْغَلَبَةِ لِمَا هُوَ الْمَشْرُوْطُ عِنْدَهُمْ۔
اور کچہہ مضایقہ اس مین نہین اسلیئے کہ جو خلافت آدمیون کے اختیار اور اُنکی راے سے درست
ہوتی ہے اُس مین غلبہ اور ظلم اور جبر کی شرط ہے چنانچہ جنکا مذہب ایسی خلافت کے صحیح
ہونے پر ہے اُنہون نے یہی شرط ضروری مانی ہے وَبِالْجُمْلَةِ فَتِلْكَ الْبَيْعَةُ الَّتِي لَمْ يُبَايِعْ
فِيهَا اَحَدٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا مُكْرَهًا لٰكِنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لَمْ
يَنْكُثْهَا۔ خلاصہ کلام یہہ ہے کہ یہہ بیعت جو معاویہ نے یزید کے واسطے لی باوجودیکہ چارون
صاحبون نے جبر اور اکراہ سے کی ہتی لیکن عبد اللہ بن عمر مہین پور حلافت نے اس کو نہ توڑا
وَرَضِيَ بِهَا اور اسی بیعت جبری پر راضی رہے وَكَيْفَ لَا يَرْضٰى فَاِنَّ الْوَلَدَ سِرٌّ
لِاَبِيْهِ فَكَيْفَ يُحَرِّفُ سُنَّةً اَجْرَاهَا اَبُوْهُ فِي مَبْدَاِ الْاَمْرِ کیون راضی نرہتے
بیٹا وہی ہے جو باپ کی نشانی ہو کیونکہ بدلتے اُس طریقہ کو جسے آپ کے باپ نے جاری کیا
تہا اور ابتداے خلافت اسی طریقہ سے ہوئی ہتی وَاَمَّا خِلَافَةُ عَلِيٍّ لَمَّا يَكُنْ عِنْدَهٗ
عَلٰى تِلْكَ الْاُصُوْلِ فَلِذَا لَمْ يُبَايِعْهُ وَلَمْ يَرْضَ بِهِ كَمَا فِي الْبُخَارِيْ وَمُسْلِمٍ
لیکن خلافت جناب امیرؑ کی چونکہ ان اصول پر نہ ہوئی ہتی لہذا عبد اللہ بن عمر نے
حضرت کی بیعت نہ کی اور نہ آپکی خلافت سے راضی ہوئے دیکھو صحیح بخاری اور صحیح
مسلم کو فقط ؎

باب بست و یکم

یزید کی شرابخواری مدینہ مین اکر روبروے امام حسینؑ اور باہم سخت گفتگو اور پہر امام زین العابدینؑ اور مسلم بن عقبہ سے جو جو امور واقعہ حرہ مین پیش آئے

هٰذَا الْبَابَ جَعَلْتُهُ تَتِمَّةً لِلْبَابِ السَّابِقِ تَنْشِيطًا لِلْاَذْهَانِ اس باب کو مین نے بطور تتمہ باب سابق کے لکھا ہے کہ ذہین آدمیون کا دل خوش ہو فَنَقُوْلُ اَمَّا قَوْلُ مُعَاوِيَةَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَدْحِ يَزِيْدَ اَنَّهُ مَنْ اَحَقُّ مِنْهُ بِالْخِلَافَةِ فِيْ فَضْلِهٖ وَعِلْمِهٖ الخ - اب ہم کہتے ہین کہ مدینہ کے خطبہ مین جو معاویہ نے یزید کی تعریف مین یہہ الفاظ کہے ہتے جیساکہ گذرا کہ یزید سے زیادہ کون شخص آج مستحق اس خلافت کا ہے فضیلت اور بزرگی اور علم وغیرہ مین فَنُوْرِدُ لَكَ بَعْضَ فَضَائِلِهٖ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ فِيْ حَيَاةِ اَبِيْهِ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ اَبِيْهِ - ہم بعض فضائل یزید کی شرابخواری مین لکھین زمانہ حیات معاویہ مین تاکہ یزید کے باپ معاویہ کی تصدیق ہو جائے کہ ہان سچ کہتا تہا وَاِنَّمَا نَقَلْنَاهَا فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا لِكَوْنِهَا بِمَحْضَرٍ مِنْ سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِؑ اور ان باتون کو ہم نے اپنی اس کتاب مین اسی مناسبت سے لکہا ہے کہ یہہ شرابخواری سامنے ہمارے سردار امام حسینؑ کے ہوئی تہی جن کے حالات مین ہماری یہہ کتاب ہے - حَكَى الْجَذْرِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ قَالَ عُمَرُ بْنُ شَبِيْبَةَ حَجَّ يَزِيْدُ فِيْ حَيَاةِ اَبِيْهِ علامہ جذری نے اپنی تاریخ مین حکایت کی ہے عمر بن شبیبہ (یہہ بہی بڑے بہاری شخص ہین) کہتے ہین کہ ایک سال یزید زمانہ حیات معاویہ مین حج کرنے آیا فَلَمَّا بَلَغَ مَدِيْنَةَ جَلَسَ عَلٰى شَرَابٍ لَهٗ - جب مدینہ منورہ مین پہونچا اس جگہ بیٹھا جو شرابخواری کی جگہ مقرر کر لی تہی (کوئی خاص جگہ امرا اور سلاطین کی ہوتی ہے ہر کام کے واسطے) فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُسَيْنُؑ ہونے والی بات کہ اُسی وقت ابن عباس اور امام حسینؑ بھی آپہنچے اور اجازت چاہی دونون نے یزید کے پاس جانے کی

(واہ رے راوی خوب سوجھی) فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اِنْ وَجَدَ رِیْحَ الشَّرَابِ عَرَفَہٗ فَحَجَبَہٗ۔ لوگون نے یزید سے کہا کہ ابن عباس اگر شراب کی بو انکے دماغ مین جائے گی پہچان لینگے اور قلعی کھل جائیگی لہذا ابن عباس کو تو روک دیا کہ نہ آئین وَاَذِنَ لِلْحُسَیْنِؑ اور امام حسین کو اجازت دی کہ شرابخانہ مین آنے دو قُلْتُ نِسْبَۃُ مَعْرِفَۃِ رِیْحِ الشَّرَابِ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ دُوْنَ الْحُسَیْنِ لَا اَدْرِیْ مَا السِّرُّ فِیْہَا۔ مین کہتا ہون کہ بوے شراب پہچاننے کی نسبت ابن عباس کی طرف خاص کر جو اُن لوگون نے کی تھی اور امام حسینؑ کو اس سے بچایا اسکا راز ابھی تک مجھ پر نہ کھلا اِمَّا عِنَادٌ مِنْہٗ کَاَنَّھُمْ یَرْمُوْنَہٗ بِاِدْمَانِ الْخَمْرِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ۔ یا تو ابن عباس سے دشمنی تھی اور یہہ لوگ نعوذ باللہ اونکو بھی دایم الخمر سمجھتے تھے اَوْ اِعْزَازٌ لَہٗ فَاِنَّہٗ کَانَ عِنْدَھُمْ عَرِیْفًا مَاھِرًا فِیْ کُلِّ الْاُمُوْرِ فَیَکُوْنُ اِذْنُ الْحُسَیْنِؑ دَالًّا عَلٰی کَوْنِہٖ مُنْحَطًّا عَنْ تِلْکَ الْمَدَارِجِ۔ یا ان لوگون کے نزدیک ابن عباس کی قدر و منزلت زیادہ تھی کہ عالم اور ماہر ہر چیز سے تھے پس امام حسینؑ کو اجازت دینے سے یہہ مطلب ہوگا کہ معاذ اللہ یہہ بالکل نادان تھے کہ شراب کی بو سے انکو ہرگز شناخت اُس کی نہین ہوسکتی تھی فَلَمَّا دَخَلَ الْحُسَیْنُؑ وَجَدَ رَائِحَۃَ الشَّرَابِ مَعَ الطِّیْبِ جب امام حسینؑ داخل ہوئے اور شراب کی بو اور جس چیز سے اوس کو خوشبو کردیا تھا دونون آپکے دماغ مین پہونچین۔ فَقَالَ لِلّٰہِ دَرُّ طِیْبِکَ مَا اَطْیَبَہٗ فَمَا ھٰذَا فرمایا حضرت نے خدا کی دی ہوئی یہہ تیرے خوشبو چیز ہے اور کیا اچھی بوباس اس کی ہے آخر یہہ کیا چیز ہے جو ایسی مہک رہی ہے۔ قُلْتُ وَلْیُنْظَرْ اِلٰی کَلَامِ الْاِمَامِ وَالْحُجَّۃِ حَیْثُ لَمْ یَصِفْ خَمْرَہٗ بَلْ وَصَفَ طِیْبَہُ الَّذِیْ یُسْتَحَبُّ عَقِیْبَ شَمِّہِ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ۔ مین کہتا ہون دیکھو امام اور حجت اللہ کے کلام کو آپنے شراب کی تعریف نہ فرمائی بلکہ خوشبو کی ثنا فرمائی جس کے سونگھنے کے بعد درود پڑھنا مستحب ہے محمد اور آل محمد پر۔ وَفِیْہِ اَیْضًا تَعْرِیْضٌ بِاَنَّکَ وَلَوْ اَخْفَیْتَ رَائِحَۃَ الْخَمْرِ بِالطِّیْبِ لٰکِنَّھَا لَمْ تَخْفَ۔ اور خوشبو کے خاص ذکر مین یہہ بھی نوک جھونک کرنی حضرت کو منظور تھی کہ اگرچہ تونے شراب کی بو کو خوشبو اعلےٰ درجہ کی ملاکر چھپایا ہے مگر چھپ نہ سکی اور تیسرا فائدہ سر اقدس کے خوشبو کرنے کا جس کا بیان باب آیندہ

ہوگا مین گا کہ یزید نے سر اقدس کو خوشبو کرکے بہیجا تہا فَقَالَ (یَزِیْدُ) هُوَ طِیْبٌ یُصْنَعُ بِالشَّامِ
یزید نے کہا یہہ ایک خوشبو ہے جو ملک شام مین بنائی جاتی ہے فَقَالَ اِشْتَقِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ
یزید نے کہا اے حسینؑ تم بھی پیو فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ عَلَیْکَ شَرَابُکَ اَیُّھَا الْمَرْءُ لَا عَیْنَ
عَلَیْکَ مِنِّیْ۔ امام حسین نے فرمایا تجہی پر تیری شراب سوار رہے اے مرد شرابی پہر خدا
مجہے تیری صورت نہ دکہلائے۔ قُلْتُ لَمْ یَقُلْ ھَنِیْئًا وَلَمْ یَقُلْ لَکَ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْاَلْفَاظِ
الدَّالَّۃِ عَلَی النَّفْعِ بَلْ قَالَ عَلَیْکَ تَوْبِیْخًا لَہٗ۔ مین کہتا ہون حضرت نے گوارا باد یا تو
یا سبحان اللّٰہ کا کلمہ ارشاد نفرمایا اور نہ کوئی ایسے لفظ کہے جو نفع پر دلالت کرین بلکہ وہ لفظ فرمائے
جس سے سرزنش اور ملامت ثابت ہوئی۔ فَقَالَ یَزِیْدُ ؎ اَلَا یَا صَاحِ لِلْعَجَبِ + دَعَوْتُکَ
ذَا وَلَمْ تُجِبْ + یزید مست نے یہہ اشعار پڑہے آگاہ ہو میرے دوست تعجب ہے مین نے
تمہاری شرابکی دعوت کی اور تم نے قبول نہ کی اِلَی الْفَتَیَاتِ وَالشَّھَوَاتِ وَالصَّھْبَاءِ
وَالطَّرَبِ۔ مین تم کو خوش رو جوان عورت کی طرف اور شراب اور طرب یعنی نشاط و شادی
کیطرف بلاتا ہون۔ وَفِیْھِنَّ الَّتِیْ تَبَلَتْ + فُؤَادَکَ ثُمَّ لَمْ تَتُبْ۔ اُنہین خوش رو جوان
عورتون مین وہ بہی ایک پری پیکر ایسی ہے جس سے تمہارا دل ایسا گرفتہ ہوجاتا کہ پہر کبہی توبہ
نہ کرتے اور اُسی کی آرزوے وصال مین ہمیشہ رہتے (واہ رے خلیفہ) فَنَھَضَ الْحُسَیْنُؑ
وَقَالَ بَلْ فُؤَادُکَ یَا ابْنَ مُعَاوِیَۃَ تَبَلَتْ امام حسینؑ یہہ گستاخانہ کلام سنکر اوٹھ
کہڑے ہوئے اور کہنے لگے تیرا ہی دل اے پسر معاویہ ایسے فعل حرام پر کٹتا ہوگا اَقُوْلُ
ھٰذَا یَزِیْدُ رَاسُ الْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ یَمْدَحُہٗ مُعَاوِیَۃُ بِاَنَّہٗ مَنْ اَحَقُّ مِنْہُ بِالْخِلَافَۃِ
مین کہتا ہون دیکہئے حضرات اسی یزید کے جو سرغنا فسق اور فجور کا ہے معاویہ اسکی یون ثنا
کرتا ہے کہ یزید سے کون زیادہ مستحق اور سزاوار خلافت کا ہے وَلَا بُعْدَ فِیْ ذٰلِکَ فَاِنَّ
الْخِلَافَۃَ الَّتِیْ ابْتَدَعُوْھَا یَحِقُّ لَھَا مِثْلُ ذٰلِکَ الْفَاسِقِ لَا غَیْرُہٗ اور کچہہ دور نہین
ہے اور نہ کچہہ تعجب کی جگہ ہے اس لئے کہ یہہ خلافت جس کی بدعت پہیلا رکہی ہے اور جس کا
پتہ قرآن اور حدیث سے آج تک نہین ملتا ہے ایسی خلافت کے لایق تو ایسا ہی بدکار شرانجوار
مردم آزار ہونا چاہئے اور کون ہوگا فَاَمَّا ثَمَرَاتُھَا ثَمَرَاتُھَا قَدْ ذَکَرْتُ فِیْ سَاعَتِیْ

هٰذِهٖ حِكَايَةٌ تَقِفُ شَعْرِيْ وَتَبكِتُ فُؤَادِيْ وَانْشَقَّ كَبِدِيْ لِفَرْطِ الهَمِّ وَالْاَلَمِ ہمے ہمے اِسوقت مجھے ایک ایسی حکایت یاد آئی کہ بال بدن پر کھڑے ہوگئے اور دل سینہ مین چاک چاک ہوا جاتا ہے اور جگر کے ٹکڑے ہو رہے ہین فَيَا لَلّٰهِ وَلِلنَّوَاصِبِ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ هِمَّةٌ دُوْنَ اَنْ يَسْتَهْزِءُوْا بِاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فریاد ہے خدا سے اون بیدینون کی جن کی ہمیشہ یہی آرزو رہتی ہے کہ جس طرح ہو سکے اہلبیت رسول اللہ سے استہزاء کرین اور کوئی دقیقہ اُنکی ذلت کا اُٹھا نہ رکھین وَهَلْ يَجْتَرِئُ مُسْلِمٌ وَمَنْ لَهٗ اَدْنٰى حَيَاءٍ اَنْ يَفْتَرِيَ عَلٰى وُلْدِ رَسُوْلٍ مَا افْتَرَاهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْمُتَهَكِّمُ بِسَيِّدِنَا زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ - کیا کوئی مسلمان ایسی جرأت کر سکتا ہے اور جس کو ذرا سی بھی شرم اور حیا ہو گی ایسا جھوٹ طوفان باندھ سکتا ہے جیسا کہ اس ناصبی نے براہ استہزا جناب امام زین العابدینؑ پر باندھا ہے - وَيَرْوِيْهِ ابْنُ اَثِيْرِهِمُ الْمُلَقَّبُ بِالْاِمَامِ كَمَا فِي التُّحْفَةِ الدِّهْلَوِيَّةِ اور ایسی جھوٹھی حکایت کے راوی کون ہین ابن اثیر جذری جنکو شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اپنے تحفہ مین امام کا لقب دیتے ہین قَالَ ابْنُ اَثِيْرٍ وَلَمَّا اَرْسَلَ يَزِيْدُ مُسْلِمَ بْنَ عُقْبَةَ الْمُرِّيَّ وَاَوْصَاهُ بِاَوَامِرِهٖ مِنْ قَتْلِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابن اثیر کہتے ہین کہ جب یزید نے مسلم بن عقبہ مزی کو مدینہ پر چڑہائی کرنے بھیجا اور اپنے حکم احکام سب اوس کو سُنا دئے کہ مدینہ کے لوگون کو قتل کرنا (چنانچہ ہزار صحابہ قتل کئے اور دوشیزہ لڑکیان کہ اُنکی بکارت زنائے حرام سے زائل کی) حَتّٰى قَالَ يَزِيْدُ وَانْظُرْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاكْفُفْ عَنْهُ وَاسْتَوْصِ بِهٖ خَيْرًا فَاِنَّهٗ لَمْ يَدْخُلْ مَعَ النَّاسِ تا یکہ یزید نے مسلم بن عقبہ سے یہہ بہی کہدیا کہ دیکھنا علی بن الحسینؑ کو ہر قسم کی ایذا سے بچانا اور اون سے بہ نیکی پیش آنا اس لئے کہ وہ شریک اوس بدکرداری مین نہین ہین جو عام اہل مدینہ نے فساد برپا کیا ہے - وَاِنَّهٗ قَدْ اَتَانِيْ كِتَابُهٗ - اور میرے پاس اُنکا خط اسی مضمون کا آچکا ہے - ثُمَّ ذَكَرَ الْمُؤَرِّخُ مِنْ خَرَابِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اَنْ قَالَ - پہر ابن اثیر نے اہل مدینہ کی خرابی اور خونریزی کا حال لکھتے یہہ روایت نقل کی ہے ثُمَّ اُتِيَ مَرْوَانُ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَجَاءَ يَمْشِيْ بَيْنَ مَرْوَانَ وَابْنِهٖ عَبْدِ الْمَلِكِ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَهُمَا

عِنْدَہٗ مروان امام زین العابدینؑ کو لائے وہ جناب اس کیفیت سے آتے تھے کہ ایک طرف
آپکے مروان اور دوسری طرف عبدالملک پسر مروان تہا آتے آتے مسلم بن عقبہ کے پاس اسے
حلقہ مین بیٹھے فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِشَرَابٍ لِيَتَحَرَّمَ بِذٰلِكَ - مروان نے حکم دیا کہ ایک
پیالہ شربت کا لاؤ (شراب کا لفظ یاد رہے) اور غرض مروان کی یہہ تہی کہ صحبت مسلم بن
عقبہ مین عزت اور حرمت اُس کی بڑھے کہ مین بھی کچھ ہون - مترجم اپنے ابرو بڑھانے
کے علاوہ مسلم بن عقبہ کو یاد دلانی اوس واقعہ کی مدنظر تہی جو کہ یزید اور امام حسینؑ کا
اوپر ہم لکھہ چکے ہین اور بڑا مطلب یہی تہا - فَشَرِبَ مِنْهُ يَسِيْرًا ثُمَّ نَاوَلَهٗ عَلِيَّ بْنَ
الْحُسَيْنِؑ تہوڑا اوس مین سے مروان نے پی کر پہر جناب سید الساجدینؑ کو دیا کہ میرا جھوٹھا
پیئین (اگرچہ پہلے پی لینا بغرض دفع اشتباہ اس کے بہی ہو سکتا ہے کہ اس مین زہر نہین ملا ہے
مگر مروان کا جھوٹھا (سؤر) امام زمانؑ کا پینا یہہ کیا زہر پینے سے ہمارے نزدیک کم تھا -
ع (جو خدا کو بہلائے سونا چاہ دیکھتا) اب کہی بدی بات کو خیال کیجئے فَلَمَّا وَقَعَ فِيْ
يَدِهٖ قَالَ لَهٗ مُسْلِمٌ لَا تَشْرَبْ مِنْ شَرَابِنَا - جب پیالہ جناب سید الساجدین کے
ہاتہہ مین آیا مسلم بن عقبہ نے کہا کہ ہماری شراب تم ہرگز نہ پینا (مراد یہہ ہے کہ تمہارے
باپ اسی مدینہ مین یزید کی شراب پر یاد ہے کیا کچھ کہہ چکے ہین) فَارْتَعَدَ كَفُّهٗ وَلَمْ
يَأْمَنْهُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَمْسَكَ الْقَدَحَ - یہہ سُنتے ہی مظلوم ابن مظلوم کا ہاتہہ کانپنے
لگا اور خوف ہوا کہ اب مجہے قتل کر دیگا اور پیالہ کو ہاتہہ مین روک لیا نہ پیا یا مراد یہہ ہے
کہ مسلم نے پیالہ پکڑ لیا فَقَالَ اَجِئْتَ تَمْشِيْ بَيْنَ هٰٓؤُلَاۗءِ لِتَاْمَنَ عِنْدِيْ - پہر مسلم بن
عقبہ کہنے لگا کہ تم ان دونون کے حلقہ مین اپنا حفظ جان سمجھ کر آئے کہ مین تم کو امان دون
اور قتل نکرون وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ اِلَيْهِمَا الْاَمْرُ لَقَتَلْتُكَ - قسم بخدا اگر اہنین کی حمایت اور
سفارش تک بات ہوتی ضرور مین تم کو قتل کرتا - وَلٰكِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْصَانِيْ بِكَ مگر
یزید نے مجہے تمہاری نسبت خاص کر سفارش کی ہے وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّكَ كَاتَبْتَهٗ اور مجہے
چلتے وقت خبر دی ہے کہ تم نے اپنی صفائی کا خط اوس کو لکہا ہے فَاِنْ شِئْتَ فَاشْرَبْ
فَشَرِبَ پہر اب اگر تمہارا جی چاہے تو پی لو تب حضرت نے اوس کو پیا - ثُمَّ اَجْلَسَهٗ مَعَهٗ

عَلَی السَّرِیْرِ یہہ کہکر مسلم بن عقبہ نے حضرت کو اپنے پاس تخت پر بٹھالیا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ اَھْلَکَ فَزِعُوْا قَالَ اِیْ وَاللّٰہِ - پہر کہنے لگا تمہارے گہر والے شاید تمہارے اس طرح آنے سے ڈرے ہونگے حضرت نے فرمایا ہان قسم بخدا سب ڈر رہے ہونگے - قُلْتُ وَلَمْ یَقُلْ غَیْرَ ھٰذَا اِمَّا کَانُوْا عَلَیْہِ رِجَالُھُمْ وَنِسَائُھُمْ وَلَاسِیَّمَا زَیْنَبُ الَّتِیْ قَدْ نَعْلَمُ رَضِیَتْ بِاَنْ اَنَّھَا تُقْتَلُ مَعَہٗ لَمَّا اَمَرَ ابْنُ زِیَادٍ بِقَتْلِہٖ فِی الْکُوْفَۃِ - مین کہتا ہون اس سے زیادہ حضرت نے حال اضطراب اہلبیت کا کچھہ بیان نفرمایا نہ مردون کا اور نہ عورتون کا خصوصاً اضطراب حضرت زینب کا جنکی یہہ صورت ہے کہ جب ابن زیاد نے جناب زین العابدین کے قتل کا حکم دیا تہا یہہ راضی ہوگئی تہین کہ بھتیجے کے ہمراہ انکو بھی قتل کرڈالے وَالسَّبَبُ فِیْہِ عِلْمُہٗ بِاَنَّ تِلْکَ الْوَقْعَۃَ اِنَّمَا ھِیَ مُجَازَاۃٌ لِلَّذِیْنَ تَرَکُوْا نُصْرَۃَ اَبِیْہِ مَعَ الْاِخْتِیَارِ وَعَدَمِ الْعُذْرِ الْمَانِعِ مِنْ نُصْرَتِہٖ اور سبب الحاح اور اظہار خوف نکرنے کا یہہ تہا کہ آنکو معلوم تہا کہ یہہ واقعہ حرّہ فقط عوض ہے اوسی ترک نصرت امام حسینؑ کا جو لوگون نے باوجود قدرت اور اختیار کے اور ہونے کسی عذر صحیح کے آپکی نصرت نہ کی وَاَمَّا اِرْتِعَادُ کَفِّہٖ وَمَجِیْئُہٗ بَیْنَ مَرْوَانَ وَابْنِہٖ فَھُوَ مِنْ اِفْتِرَاآتِ الرَّاوِیْ - لیکن آپکے ہاتہہ مین تھرتھری پڑنے اور آپ کا مروان اور پسر مروان (جو دونون کھلے ہوئے دشمن تھے) کی حمایت سے آنا یہہ سب افترا اسی راوی کا ہے فَاِنَّہٗ لَمَّا کَاتَبَ یَزِیْدَ وَاَوْصٰی یَزِیْدُ بِمُسْلِمِ بْنِ عُقْبَۃَ فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَکْتُبَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِؑ اَیْضًا یُطَمِّنُ بِہٖ اس لئے کہ جب حضرت نے یزید سے خط وکتابت کرلی تہی اور یزید نے مسلم بن عقبہ سے آپکی سفارش کی تہی ضرور ہے کہ آپ کو بہی یزید نے لکہا ہوگا تاکہ آپ کو اطمینان ہوجائے پہر خوف کی کیا وجہ تھی - وَنَعُوْدُ اِلٰی بَقِیَّۃِ الرِّوَایَۃِ - اب ہم بقیہ روایت کو لکھین قَالَ الرَّاوِیْ فَاَمَرَ بِدَابَّۃٍ فَاُسْرِجَتْ لَہٗ - راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد مسلم بن عقبہ نے ایک سواری طیار کرنے کا حکم دیا جب سج کر طیار ہوئی فَحَمَلَہٗ عَلَیْہِ فَرَدَّہٗ وَلَمْ یُلْزِمْہُ الْبَیْعَۃَ لِیَزِیْدَ عَلٰی مَا شَرَطَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ امام کو اسپر سوار کردیا اور بیعت یزید کی آپ پر لازم نہ کی بموجب اُسی شرط کے جو اہل مدینہ نے یزید سے کرلی تہی روایت تمام ہوئی وَلَسْتُ

أَدْرِي أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَقَدْ قُتِلُوا وَهُتِكُوا وَنُهِبُوا فَهَلْ بَقِيَ لَهُمْ عِزٌّ أَوْ
وِقَارٌ حَتَّى نَفَى يَزِيدُ بِشَرْطِهِمْ - اور مجھے تعجب ہے سمجھ مین نہین آتا ہے کہ جب اہل
مدینہ قتل کئے گئے اور بے آبروئی اُنکی اس قدر ہوئی اور لُوٹے گئے اب بھی اُنکی عزت
اس قدر باقی ہے کہ یزید اُنکی شرط پر امام سے بیعت لینے مین قائل کرتا - وَلٰكِنْ مَا يَقْتَضِيهِ
الْعَقْلُ وَيَحْكُمُ بِهِ أَنَّ الْإِمَامَ فِي كِتَابِهِ قَدْ أَوْعَدَهُ وَهَدَّدَهُ بِأَنَّهُ إِنْ
تَعَرَّضَ لَهُ فِي ذَٰلِكَ فَيَأْتِي إِلَيْهِ بِأَمْرٍ يُعَجِّلُ عَلَيْهِ النِّقْمَةَ وَالْعَذَابَ فِي يَوْمِهِ
هٰذَا - اور عقل جس امر کی مقتضی ہے اور جو حکم کرتی ہے وہ یہی ہے کہ امام چہارم نے یزید کو
اپنے خط مین بالفرض اگر لکھا ہو تو صاف صاف لکھدیا ہوگا کہ ہم سے بیعت کی چھیڑ چھاڑ نکرنا
وہ زمانہ گذر گیا اور وہ امتحان ہمارا کربلا سے دمشق تک پورا ہوچکا اب اگر ذرا بھی کچھ ہم
لوگون سے کریگا ایسی بُری پیش آمد ہوگی کہ فورًا تو مع اپنے لشکر کے گرد برد کردیا جاوے -
وَهٰكَذَا كَانُوا يَفْعَلُونَهُ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْخُلَفَاءِ إِذَا أَرَادُوا أَنْ
يَأْتُوا إِلَيْهِمْ بِسُوءٍ قَبْلَ زَمَانِ مُدَّتِهِمْ یہی طریقہ اور امامون کا بھی خلفاے جور
سے رہا ہے کہ جب کسی خلیفہ بنی اُمیہ یا عباسی نے چاہا کہ قبل از وقت معین جو ہر امام کا
درج صحیفہ تھا کسی قسم کی پیش آمد کا ارادہ کرتا تھا امام وقت فورًا ایسی دھمکی اُسے دیتے تھے
کہ یہ شقی باز رہتا تھا دیکھو کتب معجزات ائمہ کو ثُمَّ لَمَّا نَقَلْتُ فِي تِلْكَ الْأَبْوَابِ الْخَمْسِ
مِنْ رِوَايَاتِ النُّصَّابِ الْمُتَحَرِّشِينَ بِأَهْلِبَيْتِ النَّبِيِّ فَضَاقَ صَدْرِي وَاسْتَوْلَى
أَهَمُّ الدُّنْيَا عَلَى قَلْبِي - پھر چونکہ ان دو تین بابون مین دشمنان اہلبیت کی روایتین بہت
لکھ چکا جو درپے اہانت اہلبیتؑ کے ہو رہے ہین اب میرا سینہ تنگ ہوگیا اور تمام دُنیا کا
رنج مجھ پر چھا گیا فَأُرِيدُ التَّلَافِيَ بِذِكْرِ بَعْضِ الْحَالَاتِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ طُرُقِنَا وَإِنْ
أَنْكَرَتْهَا أَنْفُسٌ وَقُلُوبٌ - اب مین بے تاب ہو کر تلافی کرتا ہون اور عوض مین ان
روایات کے واقعہ حرہ وغیرہ کا جس مین مدینہ لٹا ہے اصلی حال اور معجزہ اپنی روایات سے
جناب سید الساجدینؑ کا لکھتا ہون جس کو میرے قول کی تصدیق مین پورا دخل ہے کہ خلفاے
جور کیون پیش از وقت قتل کرنے اور زہر دینے پر ان حضرات کے جرأت نکر سکتے تھے اگرچہ

راویان نواصب ان معجزون کا انکار کرین گے مگر ہمارا عقیدہ یہی ہے۔ عَنِ الْمُفِیْدِ رہ مُعَنْعَنًا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ع اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ۔ شیخ مفید رہ نے ارشاد مین سلسلہ سے روایت کی ہے عمر بن زین العابدین ع سے یہہ صاحبزادہ کہا کرتے تھے لَمْ اَرَ شَیْئًا مِثْلَ التَّقَدُّمِ فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَیْسَ یَحْضُرُہٗ الْاِجَابَۃُ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ مین نے استقبال اجابت دعا کا ایسا کسی کا نہ دیکھا جیسے دعا والد ماجد کی قبول ہوتی تھی وَکَانَ مِمَّا حُفِظَ عَنْہُ مِنَ الدُّعَاءِ حِیْنَ بَلَغَہٗ تَوَجُّہُ مُسْرِفِ بْنِ عُقْبَۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ منجملہ اوس کے ایک اجابت دعا انکو وہ بہی یاد تھی جب مسرف بن عقبہ مدینہ کے لوٹنے کو چلا ہے اور حضرت نے دعا فرمائی بعد اس کے وہ دعا بلفظہ کتاب مین لکھی ہے اوس کے بعد روایت یہہ ہے فَقَدِمَ مُسْرِفُ بْنُ عُقْبَۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ یُقَالُ اِنَّہٗ لَا یُرِیْدُ غَیْرَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ع۔ مسرف بن عقبہ مدینہ مین پہنچا اور لوگ کہتے تھے کہ سوا حضرت کے اور کسی کے قتل کا ارادہ ایسا پختہ اوس کا نہ تہا اٰمَنَہٗ وَاَکْرَمَہٗ وَحَبَاہُ وَوَصَلَہٗ۔ آنے کے بعد حضرت کو امان دی اور تعظیم و تکریم کی اور جائزہ انعام بہی دیا اور دوسری روایت مین یون ہی وارد ہے قَالَ ھٰذَا الْخَیْرُ الَّذِیْ لَا شَرَّ فِیْہِ مَعَ مَوْضِعِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَمَکَانِہٖ مِنْہُ مسرف اپنے ہمنشینون سے کہنے لگا یہہ بزرگ وہ خیر محض ہین جن مین ذرا سا بہی شر اور فساد نہین ہے اور پہر اونکی قرابت اور انکا پایہ جناب رسولخدا ص کے ساتھ کیسا ہے یہہ ایک واقعہ کا حال اصلی ہے اب دوسرے کا لیجئے وَرَوَی ابْنُ شَہْرِ اٰشُوْبَ عَنِ الرَّوْضَۃِ سَئَلْتُ لَیْثَ الْخُزَاعِیَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ عَنْ اِنْتِہَابِ الْمَدِیْنَۃِ اور جناب شہر آشوب نے روضہ سے نقل کیا ہے راوی کہتا ہے مین نے لیث خزاعی سے سعید بن المسیّب کو مدینہ کے لٹنے کا حال پوچھا قَالَ نَعَمْ شَدُّوا الْخَیْلَ اِلٰی اَسَاطِیْنِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَاَیْتُ الْخَیْلَ حَوْلَ الْقَبْرِ وَانْتُہِبَ الْمَدِیْنَۃُ ثَلٰثًا لیث کہتا ہے کہ ہان مسجد رسول اللہ کے ستونون مین گھوڑے باندھے اور گرد قبر منور کے بہی مینے گھوڑے دیکھے اور تین مرتبہ

مدینہ لٹا فکنت انا وعلی بن الحسینؑ ناتی قبر النبی فتکلم علی بن الحسینؑ بکلام لم
اقف علیہ مین اور جناب زین العابدین قبر رسولؐ پر آتے تھے اور زین العابدین کچھ ایسے
کلمات کہتے تھے جن سے مجھے واقفیت نہ تھی۔ فحال بیننا وبین القوم ونصلی ونری
القوم وھم لا یرووننا۔ اُنہین کلمات کی برکت سے ہمارے اور لشکر کے بیچ مین ایک
ایسی آڑ سی ہوجاتی کہ ہم قبر کے قریب نماز پڑہتے اور لشکریون کو دیکھتے تھے اور وہ لوگ
ہم کو نہین دیکھتے تھے وقام رجلٌ (او قال حضر) علی فرس محذوف اشہب
بیدہ حربۃٌ مع علی بن الحسینؑ ایک آدمی کہڑا ہوا (یا راوی نے یہہ کہا کہ ایک
آدمی سامنے سے آیا) جو دُم کٹے ہوئے گھوڑے پر سوار تہا اور رنگ گھوڑے کا سبز خنگ
تہا ہاتہہ مین اس سوار کے ایک ہتھیار تہا ہمراہ جناب سید الساجدینؑ کے آیا فکان اذا
اومی الرجل الی حرم رسول اللہ یشیر ذلک الفارس بالحربۃ فیموت قبل
ان یصیبہ۔ پہر جب کوئی آدمی بطرف حرم رسول خدا کے اشارہ کسی گستاخی اور بے
ادبی کا کرتا تہا یہی سوار اپنے حربہ سے اُس کی طرف اشارہ کرتا تہا یہی وہ شقی حرم محترم
تک پہنچنے نہ پاتا کہ مرکر ٹھنڈا ہوجاتا۔ فلما کفوا عن النھب دخل علی بن الحسینؑ علی
النساء۔ جب یہہ لشکر لوٹنے سے باز رہا یعنی مدینہ کو لوٹ چکا امامؑ عورتون مین داخل
ہوئے جبکہ لوٹنے سے اس سوار نے حفاظت کی تہی فلم یترک قرطا فی اذن صبی
ولا حلیا علی امرأۃ ولا ثوبا الا اخرجہ الی الفارس کسی بچہ کے کان مین بُندا
اور نہ کسی عورت کے بدن پر زیور اور نہ کسی عورت کے پاس کپڑا بجز ساتر شرعی کے
آپنے چہوڑا سب اوتار کر اُسی سوار کو حضرت نے لا دیا فقال یا ابن رسول اللہ انی
ملکٌ من الملائکۃ من شیعتک وشیعۃ ابیک وہ سوار کہنے لگا ای فرزند
رسولؐ مین تو فرشتہ ہون آدمی نہین ہون آپکا اور آپ کے باپ کا پیرو اور دستہ ہون
لما ظھر القوم بالمدینۃ استاذنت ربی فی نصرتکم آل محمد فاذن لی
لان اذخرھا ابدا عند اللہ تعالیٰ وعند رسولہ وعندکم اہل البیت الی
یوم القیمۃ۔ جب مدینہ پر ان لوگون نے چڑہائی کی اور غالب ہوگئے خدا سے مین نے اجازت

آپکی نصرت کی چاہی مجھے اجازت ملی اس غرض سے کہ ثواب اس نصرت کا بطور ذخیرہ کے خدا کے پاس اور اُس کے رسول اور تمہارے پاس قیامت تک جمع رہے مین زیور وغیرہ کیا کرونگا حدیث تمام ہوئی یہہ حال دوسرے واقعہ کاہے قُلْتُ اَمَّا عَدَمُ مَعْرِفَتِهٖ لِلْمَلَكِ فَلَا يُوقِعَنَّكَ فِيْ رَيْبٍ مِنْ صِحَّةِ الرِّوَايَةِ مین کہتا ہون کہ جناب سید الساجدینؑ کا فرشتہ کو مصلحتاً نہ پہچاننا اور زیور وغیرہ لاکر اُسے دینا اسکی نظر سے ہمکو اصل روایت مین کچھہ شبہہ اور شک نہ کرنا چاہئے فَاِنَّ مِثْلَ هٰذَا قَدْ وَقَعَ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلْعَمَ اَيْضًا رَوَاهُ مُخَالِفُوْنَا اس لئے کہ ایسی کیفیت زمانہ رسول خدا مین بہی چند مرتبہ بظاہر عدم شناخت کے واقع ہوئی ہے چنانچہ فریقین کی روایات مین وارد ہے وَلَهَا مَصَالِحُ عَدِيْدَةٌ فِيْ مَحَالِّهَا اور عدم شناخت کی مصلحتین ہر مقام کی جُدا جُدا ہین اَمَّا فِيْ تِلْكَ الْوَاقِعَةِ فَيُمْكِنُ اَنْ نَقُوْلَ وَهَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ وَمِنْ سَجَايَا اَهْلِ الْبَيْتِ اَنَّهُمْ اَبَرُّ وَاَكْمَلُ فِيْ ذٰلِكَ بِالنِّسْبَةِ اِلَى الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا اِلَيْهِمْ مُطْلَقًا۔ مگر اس واقعہ خاص مین ممکن ہے کہ ہم کہین احسان کی جزا بجز احسان کے اور کیا ہے خاص کر جو اُسی قسم کا ہے اور اہل بیتؑ نبی کی خاص عادت ہے کہ وہ سب سے بڑے احسان کرنے اور کامل تر عوض دینے مین تھے جو کوئی اون پر احسان کرے فَمَعَ كَوْنِهٖ عَارِفًا بِهٖ اَظْهَرَ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ لَفَعَلَ بِهٖ مِثْلَ فِعْلِهٖ۔ اگر ہم یہہ بہی فرض کرین کہ حضرت نے اُس کو فرشتہ ہی سمجھہ کر یہہ زیور وغیرہ دیا تہا پس آپکو اظہار آدمیون پر اُس کا منظور تہا کہ اگر کوئی آدمی ہمارے ساتہہ ایسا سلوک کرتا یہی پیش آمد ہم اس کے ساتہہ کرتے وَقَدْ فَعَلْنَ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالْبَشِيْرِ فِيْ يَوْمِ رُجُوْعِهِنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ جناب زینب اور ام کلثومؑ نے یہی تو فعل کیا تہا بشیر بن جذلم کے ساتہہ جب لٹا ہوا قافلہ دمشق سے مدینہ کو آتا تہا وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّ الْحُلِيَّ وَالْاَثْوَابَ لَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فِيْ كُلِّ حَالَةٍ اور یہہ ہمکو کیا معلوم ہے کہ فرشتے محتاج (بغرض دینے فقرا بنی آدم) زیور اور کپڑون کے کسی حالت مین نہین ہوتے جو یہہ دینا حضرت کا بیکار تہا۔ وَعِنْدَ اللّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يُعْطِيْ جَزَاءً لِلصَّدَقَاتِ دِرْهَمًا

واقعہ حرہ مین امام زین العابدینؑ کا معجزہ

بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فِي الدُّنْيَا وَسَبْعِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْآخِرَةِ خدا کے پاس خزینہ ہاے زمین اور آسمان سب موجود ہین ہرروز جزا ایک درہم کے عوض دس درہم دنیا مین دیگر ستر درہم آخرت مین دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ وَفِيْهِ مَصَالِحُ اُخْرٰى لَا نَطُوْلُ الْكَلَامَ بِذِكْرِهَا بَلْ نَرْجِعُ اِلٰى ذِكْرِ الْمَقْصُوْدِ اور بھی اس فعل مین امام کی مصلحتین پوشیدہ ہین ہم طول کلام کیون کرین بلکہ یہان سے مقصود کی طرف رجوع کرین کہ واقعہ حرہ مین آپکی جان اور آبرو کیونکر بچی بموجب روایت اہل بیتؑ کے فِيْ مَدِيْنَةِ الْمَعَاجِزِ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّبَرِيِّ مُعَنْعَنًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مدینۃ المعاجز مین ابو جعفر محمد بن طبری مورخ سے بسلسلۂ روایت کے کہ ابراہیم بن سعد کہتے ہین لَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْحَرَّةِ وَاُغِيْرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ جب واقعہ حرہ ہوا اور مدینہ تخت تاراج کیا گیا وَجَّهَ بَرْذَعَةَ الْحِمَارِ صَاحِبُ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِيْ طَلَبِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِيَقْتُلَهٗ اَوْ تَسُمَّهٗ یزید کی طرف سے جو افسر لشکر ہو کر آیا تہا اُس نے گلیم کا زین پڑا ہوا گدھا امام زین العابدینؑ کے لانے کیواسطے بہیجا یہہ ذلیل سواری اسی نظر سے تجویز کی تہی کہ آئین اور اونکو تلوار سے قتل کرے خواہ زہر سے شہید کرے فَوَجَدُوْهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ حضرت کو ان سپاہیون نے گہر مین پایا فَلَمَّا دَخَلُوْا رَكِبَ السَّحَابَ وَجَاءَ دَوَقَفَ فَوْقَ رَاْسِهٖ جب وہ اشقیا گہر مین حضرت کے داخل ہوئے حضرت باعجاز ایک ٹکڑا ابر کا بلاکر اوس پر سوار ہوئے اور آئے تا ایکہ اُسی افسر کے سر پر آپ نے وہ ٹکڑا ابر کا ٹہرا لیا جس پر حضورؑ سوار تھے۔ وَقَالَ اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ تَكُفُّ اَوْ آمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تَبْتَلِعَكَ اور فرمایا حضرت نے کیون اے شقی اب کیا تجھے پسند ہے اور کیا چاہتا ہے میرے قتل اور ایذا دہی سے باز رہیگا یا زمین کو حکم دون کہ تجھے نگل جائے۔ قَالَ مَا اَرَدْتُ اِلَّا اِكْرَامَكَ وَالْاِحْسَانَ اِلَيْكَ اُس کی روح فنا ہو گئی کہنے لگا مین نے تو آپکو اور کسی غرض سے نہین بُلایا تہا فقط یہی غرض تھی کہ آپ سے بہ نیکی پیش آؤن اور آپکی تعظیم اور تکریم کرون ثُمَّ نَزَلَ عَنِ السَّحَابِ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ پہر حضرت ابر پر سے اوتر کر اُس شقی کے سامنے بیٹھے۔ فَقَرَّبَ اِلَيْهِ اَقْدَاحٌ فِيْهَا مَاءٌ وَلَبَنٌ وَعَسَلٌ۔ پہر آپکے پاس چند پیالے

رکھے گئے جنمین پانی اور دودھ اور شہد بھرا ہوا تھا فَاخْتَارَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لَبَنًا وَعَسَلًا جناب سید الساجدین نے دودھ اور شہد کو پسند فرمایا اور تناول کیا ثُمَّ غَابَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ حَيْثُ لَا نَعْلَمُ۔ پھر اوس کے سامنے سے آپ غائب ہوگئے اور ایسی جگہ چلے گئے کہ معلوم نہوا کہان گئے۔ قُلْتُ فَهٰذَا مَا جَرٰى فِي تِلْكَ الْوَاقِعَةِ وَ اِنَّمَا نَجٰى مِنْ اِظْهَارِ الْاَمْرِ الْمُعْجِزِ۔ مین کہتا ہون یہہ اصلی بات ہے جو واقعۂ حرہ مین واقع ہوئے اور اسی معجزہ کے اظہار سے آپ کی جان بری ہوئی وَاِلَّا فَهَلْ يَحْكُمُ الْعَقْلُ اَنْ يُقْتَلَ الْاَرَاذِلُ وَالْاَشْرَافُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَيُعْفٰى عَنْ سَيِّدِهِمْ وَاَمِيْرِهِمْ ورنہ کسی کی عقل گوارا کریگی کہ رذیل اور شریف مدینہ کے تو قتل ہون اور لوٹے جائین مسجد اور قبر نبوی سے بے ادبی ہو اور سردار اور سرغنائے اہل مدینہ کو ضرر نہ پہنچے جنسے خاص دشمنی تھی۔ وَلَمْ يَبْقَ هُنَاكَ اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ الْجَاهِلُ قَوْلًا اَنَّهٗ اِذَا كَانَ اِمَامُكُمْ يَقْتَدِرُ عَلَى الْمُعْجِزَاتِ هٰكَذَا فَمَا بَالُهٗ لَمْ يُصْدِرْ مُعْجِزَةً مِنَ الْكُوْفَةِ اِلٰى دِمَشْقَ وَاُقِيْدَ ذَلِيْلًا كَمَا تَرْوُوْنَهٗ اب اس جگہ فقط یہی بات باقی رہی ہے شاید کوئی جاہل کہدے کہ جب امام زین العابدینؑ اس قدر اظہار معجزات پر قادر تھے پھر کوفہ سے دمشق تک اُنھون نے کوئی معجزہ کیون نہ دکھلایا اور قید کی ذلت اُٹھاتے رہے فَجَوَابُهٗ اَنْ نَقُوْلَ فَمَا بَالُ اِبْرَاهِيْمَ وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَجَرْجِيْسَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَنْ حُرِّقُوْا وَقُتِلُوْا وَصُلِبُوْا اس کا جواب یہی ہے کہ حضرت ابراہیم کیون آگ مین جلانے کی غرض سے پھینکے گئے حضرت یحییٰؑ اور جرجیس کیوں قتل کئے گئے حضرت عیسےٰؑ کیون سولی پر چڑہے وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ لِمَا اخْتَفٰى تَارَةً فِي شِعْبِ اَبِيْطَالِبٍ وَتَارَةً فِي الْغَارِ وَلِمَا صَالَحَ بِاَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ اور ہمارے نبی کیون ایکمرتبہ شعب ابیطالب مین چھپے اور دوبارہ غار مین اور پھر حدیبیہ مین صلح کیون کرلی فَاَنْتَ اَيُّهَا الْجَاهِلُ الْعَنِيْدُ اِنْ لَمْ يُقْنِعْكَ التَّدَبُّرُ فِي مَا جَرٰى عَلَيْهِمْ فَمَا نَحْتَجُّ عَلَيْكَ وَبِمَا نُفْحِمُكَ۔ پس تجھکو اے جاہل اسرار آلہی جب ان انبیاے کرام کے حالات سوچنے سے بھی تسلی نہوئی اب کیونکر ہم تجھپر کسی دلیل سے غالب ہون اور

کس دلیل سے تجھے چپ کرائین ثُمَّ کَیْفَ ظَنَنْتَ اَنَّ سَیِّدَنَا السَّجَّادَ لَمْ یَنْجُ عَنِ الْهَلَاکِ وَالْقَتْلِ فِی الْکُوْفَةِ وَدَمِشْقَ اِلَّا مِنْ اِظْهَارِ الْاُمُوْرِ الْمُعْجِزَةِ کَمَا ذَکَرْنَاهَا فِی تِلْکَ الْاَبْوَابِ۔ اور پہر تجھے کیونکر اس کا گمان ہوا کہ جناب سید الساجدینؑ نے اپنی جان کوفہ اور دمشق مین بدون ظاہر کرنے معجزات کے بچائی چنانچہ اون ابواب مین جن مین کوفہ اور دمشق کا ذکر ہے ہم نے وہ معجزات بھی لکھے ہین وَعَلَی الْجُمْلَةِ فَلَمْ تَکُنِ الْاَنْبِیَاءُ وَلَا الْاَوْصِیَاءُ مَامُوْرِیْنَ فِی کُلِّ الْاَوْقَاتِ بِاِبْقَاءِ نُفُوْسِهِمْ وَصِیَانَةِ عِرْضِهِمْ۔ خلاصہ یہہ ہے کہ انبیاءؑ اور اُنکے وصی ہر وقت اور ہر جگہ اونکو خدا کا حکم یہہ نہ تہا کہ ہمیشہ اپنی جان اور آبرو بچایا کرین اور معجزات بھی دکھلایا کرین بَلْ کَیْفَمَا تَقْتَضِی الْحِکْمَةُ الْاِلٰهِیَّةُ فِی اَمْرِ الْهِدَایَةِ بلکہ جس وقت جیسے حکمت آلہی کا مقتضی ہو ہدایت امت مین جان بچے نہ بچے ابرو پر بھی کچہہ ہو ہدایت خلق کی پوری ہو الحمد للہ ✦

باب بست و دُوّم

قیامت آنے کی خبر دھی اور شہادت امام حسینؑ کی خبر دہی خدانے انبیاء کو فرمائی اس کے کیا اسباب ہین اور کس قدر مناسبت دونون واقعہ مین ملحوظ تھین

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَوُجُوْبِ اِقَامَةِ الرُّسُلِ فَهُوَ یُؤْمِنُ لَا مَحَالَةَ بِالْکُتُبِ الْمُنْزَلَةِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ۔ جو شخص خدا پر ایمان لایا ہے اور یہہ بھی اوس کا عقیدہ ہو چکا ہے کہ خدا کو پیغمبرون کا بھیجنا ہدایتِ خلق کے واسطے ضرور ہے پس جس قدر کتابین خدا نے انبیاء پر اُتاری ہین اون پر بھی ایسے دیندار کو ایمان لانا ضرور ہوگا وَلَمَّا اٰمَنَ بِهَا ثُمَّ تَلَا مِنَ الْاٰیَاتِ الَّتِیْ فِیْهَا اِخْبَارٌ بِوُقُوْعِ السَّاعَةِ وَاِخْبَارٌ مِنَ اللّٰهِ

اَنْبِیَائِہٖ بِمَا یَقَعُ عَلَی الْاَصْفِیَاءِ مِنْ ذَرَارِیِّ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَیُذْعِنُ بِالْاُمُوْرِ الَّتِیْ نَحْنُ نَذْکُرُہٗ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ جب کتب آسمانی پر ایمان لاچکا اُس کے بعد اُنہین مقدس کتابون مین پڑھے گا اوس پیشین گوئی کو جو خدانے انبیاے کرام پر کی ہے بہ نسبت حشر و نشر اور اون واقعات اور مصائب کے جو ذریت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ پر گذرنے والی تھین پہر تو اوس کو پورا یقین ہو جائیگا اون باتون کا جنکو ہم اس باب مین بیان کرنا چاہتے ہین وَھِیَ اُمُوْرٌ کَثِیْرَۃٌ نَذْکُرُ مِنْھَا الْاَھَمَّ فَالْاَھَمَّ اور یہہ بہت سی باتین ہین اونمین سے جو زیادہ ضروری اور بکار آمد ہین اونکو ہم بیان کرتے ہین فَنَقُوْلُ اِنَّا لَمَّا عَلِمْنَا مِنْ فَضْلِ اِھْتِمَامِ رَبِّنَا فِیْ اِخْبَارِ الْاُمُوْرِ الْاٰتِیَۃِ لِاَنْبِیَائِہٖ فِیْ اَمْرَیْنِ اَحَدُھُمَا اَمْرُ السَّاعَۃِ وَمَا یَقَعُ فِیْہِ مِنَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَغَیْرِھَا اب ہم کہتے ہین کہ ہم کو جب معلوم ہوا کہ بڑا اہتمام خدا کو دو واقعات آیندہ کی خبر دہی مین ہے ہمیشہ بطرف اپنے انبیاء کے رہا ہے ایک تو قیامت کے آنے کی خبر دہی ہے اور دوبارہ زندہ کرنا خلایق کا اور حساب کتاب سزا اور جزا اور جس قدر امور بروز قیامت واقع ہونگے کہ ان سب کی خبر دہی خدا نے ہر ایک پیغمبر کو فرمائی اور ان واقعات کے ہونے پر کس قدر زور دے دے کر خبر دی وَاَثْبَتَ عَلَیْنَا بِالْبَرَاھِیْنِ وَالْاَمْثَالِ اِمْکَانَ وُقُوْعِھَا - اور بعد خبر دہی کے اون امور کے واقع ہونے کو دلائل سے خاص لوگون کو اور مثالین بیان کرکے عام لوگون کو سمجھایا حتّیٰ قَالَ سُبْحَانَہٗ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ یہان تک خدا نے فرمایا کہ ہماری قدرت نمائی پر دوبارہ زندہ کرنے کی منکر حشر نے باتین بنائین اور اپنے پہلی پیدائش کو بہول گیا یہہ منکر کہتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیان جو پرانی ہوگئی ہین کون اونکو زندہ کریگا قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَھَاۤ اَوَّلَ مَرَّۃٍ کہدو اے محمد کہ وہی ان ہڈیون کو زندہ کریگا جس نے پہلے اُنکو پیدا کیا تہا۔ قُلْتُ وَلَمَّا کَانَ نَشْوُھَا الْاَوَّلُ فِی الْاَرْحَامِ وَیَکُوْنُ النَّشْوُ الثَّانِیْ لَا فِی الْاَرْحَامِ فَاخْتَلَفَ النَّشْوُ وَالْاِحْیَاءُ مین کہتا ہون چونکہ پہلے خلقت اُن ہڈیون کی رحم مین ہوئی تہی اور دوسری خلقت رحم مین

ہوگی پس دونوں خلقتیں جُدا جُدا ہوئیں فَلِذَا اَرْدَفَ بِقَوْلِہٖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ۔
اسی دفع دخل کی غرض سے بعد اس کے خدا نے فرمادیا کہ وہ خدا ہر خلقت کا بخوبی جاننے والا
ہے جس طرح چاہے پیدا کردے رحم میں پیدا کرنے کا محتاج نہیں ہے اَمَّا وَصَدَقْنَا
وَالثَّانِیْ مِنَ الْاَمْرَیْنِ اِخْبَارُهٗ تَعَالٰی بِتِلْكَ الْمَصَائِبِ اَنْبِيَاءَهٗ مِنْ اٰدَمَ اِلٰى نَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ كَمَا مَرَّ بَيَانُهٗ فِیْ اَبْوَابٍ عَدِيْدَةٍ۔ اور دوسرا امر جس کی پیشین گوئی میں
خدا نے بڑا اہتمام فرمایا ہے یہی مصائب امام حسینؑ کے ہیں جن کے واقع ہونے سے حضرت
آدم سے لیکر ہمارے نبی صلعم تک کیسے کیسے شدومد سے خبردی ہے چنانچہ ہم نے اس کو چند
باب میں لکھدیا ہے وَهٰذَا الْاِهْتِمَامُ مِنَ الْحَكِيْمِ الْعَلَّامِ يُرْشِدُ مَخْلُوْقَاتِهٖ مَا لَمْ
يَقَعَا اَنَّهٗ لَابُدَّ مِنْ وُقُوْعِهِمَا۔ اور یہہ اہتمام خدا کا جو حکیم ہے اور بڑا دانا ہے خلق
خدا کو تا زمانیکہ دونوں امر واقع نہ ہوں اس کی ہدایت کرتا ہے کہ ضرور دونوں واقع ہونگے
وَاِذَا وَقَعَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا يُؤَكِّدُ بِوُقُوْعِ الثَّانِیْ مِنْهُمَا۔ اور جب کہ ایک انمیں سے واقع
ہوگیا جس طرح خدا نے خبردی تھی پس دوسرا امر قیامت کا جو باقی رہ گیا ہے اوس کے
واقع ہونے کی پوری تصدیق اور پوری تاکید کریگا وَهٰذَا مِنْ اَجَلِّ الْفَوَائِدِ الَّتِیْ
اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مِنْ وُقُوْعِ شَهَادَتِهٖ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور یہہ بھی ایک بڑا
فائدہ ہے امام حسینؑ کی شہادت کے واقع ہونے کا منجملہ اون فوائد کے جو خدا کی مصلحت میں
گذرے تھے فَالْاَصْلُ الرَّابِعُ مِنْ اُصُوْلِ دِيْنِنَا الْخَمْسِ اَعْنِی الْاِمَامَةَ كَيْفَ شَيَّدَ
اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِهٖ الْاَصْلَ الْخَامِسَ مِنْ وُقُوْعِ شَهَادَةِ ثَالِثِ الْاَئِمَّةِ۔ پس
چوتھی اصل ہمارے اصول دین کی یعنی امامت اس نے کس قدر استواری اعتقاد اور صحت
وقوع اصل پنجم یعنی معاد اور قیامت کی تیسرے امام کی شہادت سے کی ہے وَكَيْفَ دَفَعَ
اِرْتِيَابَ الْمُرْتَابِيْنَ وَاَزَاحَ شُكُوْكَ الشَّاكِّيْنَ وَقَطَعَ شُبُهَاتِ الْمُنْكِرِيْنَ بِظُهُوْرِ
خَوَارِقِ الْاُمُوْرِ مِنْ يَوْمِ وُقُوْعِهَا اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ اور کیسے عمدہ طرح
سے خدا نے شک اور شبہات اور انکار منکرین کو دفع کردیا اس شہادت کے واقع ہونیسے
چونکہ خوارق امور اور معجزات کا ظہور بکثرت ہونے لگا اور قیامت تک ہوتا رہے گا لہذا

خلایق کی زبان بندی ہروقت ہورہی ہے اور یقین ہمارا خدا کی قدرت نمائی پر روز افزون ہوتا جاتا ہے بہ نسبت معاد کے وَذٰلِكَ الْغَرَضُ وَاِنْ كَانَ قَدْ حَصَلَ مِنْ ظُهُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ عَنِ الْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مَضَوْا مِنْ قَبْلُ اَيْضًا - اور یہ غرض خدا کی یعنی قیامت کا آنا اور جزا اور سزا کا ضروری ہونا اگرچہ انبیاے کرام کے معجزات سے بھی پوری ہوئی تھی اس لئے کہ ہر نبی نے جب خبر روز حشر اور نشر کی دی تو اپنے بیان کی تصدیق اور پیشین گوئی کے واقع ہونے سے بھی فرمائی وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ التَّصْدِيْقُ دِرَايَةً فِيْ زَمَنِ حَيَاتِهِمْ وَصَارَتْ رِوَايَةً بَعْدَ مَمَاتِهِمْ - مگر یہ تصدیق زمانہ حیات مین اون حضرات کے تو چشم دید کے اقسام سے تھی اور بعد وفات اون بزرگان دین کے محض روایت ہوگئی - وَكَانَتْ تِلْكَ الرِّوَايَاتُ يَقُوْلُ الْكُفَّارُ فِيْهَا اِنْ هِيَ اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ - اور ایسے ہی قصص اور حکایات کی نسبت کفار ہمیشہ سے کہہ رہے تھے کہ پرانے دہرائی باطل قصہ کہانیان ہین جنکو ہمیشہ اگلے زمانے والے یوہین کہتے چلے آئے ہین یعنی کبھی نہ اُنکا ظہور ہوا اور نہ کبھی ہوگا وَلَمَّا ظَهَرَ وَيُظْهِرُ صِدْقَ الْمُخْبِرِ دَائِمًا بِوَقَائِعِ يَوْمِ الْحَشْرِ اِلٰى اَنْ يَقْرُبَ وُقُوْعُهُ مِنْ ظُهُوْرِ مُعْجِزَاتِهٖ فَتَكُوْنُ ذٰلِكَ الْاَخْبَارُ عَنْهُ دِرَايَةً دَائِمًا - اور جب کسی خبر دینے والے قیامت کی سچائی روزانہ تا روزیکہ قیامت قائم ہو ظاہر ہوئی اور ہوتی رہیگی جس طرح امام حسینؑ کی خبر دہی قیامت آنے کی اور اپنے قاتلون کے عذاب مین گرفتار ہونے کی - اُس جناب کے معجزات پیہم ظاہر ہوکر اُن کے سچے برگزیدہ ہونے کی تصدیق کررہے ہین وَكَذٰلِكَ اِخْبَارُهٗ بِالرَّجْعَةِ وَمَا يَقَعُ فِيْهَا فَاِنَّهٗ اَيْضًا مُصَدِّقٌ بِهَا يُؤْمِنُ بِهَا مَنْ آمَنَ بِهٖ وَيُنْكِرُهَا مَنْ يُنْكِرُ كَوْنَهٗ اِمَامًا وَحُجَّةً - اسی طرح خبر دہی امام حسین اور اونکے جد نامدار اور دیگر آئمہ کے وقوع رجعت مین کہ اس کی بہی تصدیق آپکی معجز نمائی کررہی ہے رجعت پر بہی ایمان وہی لاتا ہے جو آپکو امام اور حجت خدا مانتا ہے اور اسی رجعت سے انکار وہ شخص کرتا ہے جو امام حسینؑ کو امام اور حجت نہین جانتا ہے وَاِنَّمَا ذَكَرَ

بَعْضَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰی اِنْکَارِ الرَّجْعَۃِ (وَ عَلَیْھَا مِنَ الشَّوَاھِدِ الْقُرْاٰنِیَّۃِ وَ اَحَادِیْثِ اَھْلِ الْبَیْتِ مَا ھُوَ اَشْھَرُ مِنْ اَنْ یُّذْکَرَ) کَوْنُھَا مُظْھِرَۃً لِفَسَادِ کُلِّمَا اِعْتَقَدُوْہُ فِیْ اَمْرِ خِلَافَۃِ نَبِیِّھِمْ۔ مسلمانون کے بعض فرقہ جو منکر واقعہ رجعت کے ہوگئے حالانکہ قرآن اور احادیث اہلبیت سے رجعت ہونے کے شواہد اس قدر مشہور ہین جن کے بیان کی ہم کو اس کتاب مین حاجت نہین ہے (دیکھو کتب عقاید کو) بہرحال باوجود اس کثرت شواہد کے بعض مسلمان جو منکر مسئلہ رجعت کے ہین اس کی وجہ یہی ہے کہ جو خراب عقیدہ انکو خلافت نبیؐ مین ہوا ہے وہ بالکل زمانہ رجعت مین باطل کیا جائے گا بلکہ زیادہ تر ضرورت رجعت کی اسی عقیدہ کے باطل کرنے کی نظر سے ہے رَجَعْنَا اِلٰی اَصْلِ الْمَرَامِ اب ہم اصلی مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین یہہ تو کچھہ اور ہی ذکر چھڑ گیا فَاِذَا تَلَازَمَ ذِکْرُ الْمَعَادِ وَمَقْتَلِ الْحُسَیْنِؑ فِیْ اَخْبَارِ اللّٰہِ اَنْبِیَائَہٗ مِنْ بَدْوِ النَّشْوِ فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَھُمَا اُمُوْرٌ تُوْرِثُ اللَّزُوْمَ۔ پہر جب قیامت کا ذکر اور شہادت امام حسینؑ کا ذکر خبر دہی مین خدا نے اپنے پیغمبرون کو باہم لازم ٹہرا دیا اور برابر اہتمام خبر دہی مین دونون واقعات کے ہمیشہ رہا اب ضرور ہوا کہ قیامت کے ساتھ اور واقعہ شہادت امام حسینؑ مین کچھہ ایسے امور ہون جن کی وجہ سے ایک کے واقع ہونے سے دوسرے کا واقع ہونا لازم سمجھا جائے وَیَجِبُ اَنْ لَّا تَکُوْنَ تِلْکَ الْاُمُوْرُ مِنَ الْمَلْزُوْمَاتِ الْعَامَّۃِ الْمُوْجِبَۃِ لِلْعِقَابِ وَالثَّوَابِ۔ پہر یہہ بہی ضرور ہے کہ جن امور کیوجہ سے قیامت اور شہادت کے واقعہ مین لزوم پیدا ہوا ہے وہ امور مثل عام امور کے نہون جن کی وجہ سے ثواب اور عقاب تمام خلائق کا بروز قیامت ہوگا بَلْ لَھَا مَزِیَّۃُ اِخْتِصَاصٍ تُوْجِبُ مَعِیَّۃَ الذِّکْرِ بلکہ شہادت امام حسینؑ مین کچھہ ایسی خصوصیت ہو کہ قیامت کی خبر دہی اور شہادت کی خبر دہی کو ساتھہ ہی کرنی مناسب بلکہ واجب ہو جیسا کہ عنوان اس باب کا ہم نے گردانا ہے وَھِیَ اُمُوْرٌ کَثِیْرَۃٌ اَحَدُھَا اَنَّ قِیَامَ السَّاعَۃِ وَمَا یَقَعُ فِیْہِ مِنَ الْغَرَائِبِ وَالْعَجَائِبِ لَمَّا کَانَ مِمَّا یَاْبَاہُ الْعَقْلُ الظَّاھِرِیُّ کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ۔ اور یہہ بہت سے امور ہین جنکی نظر سے دونون واقعات کا ذکر ساتھہ ہی خدا نے برابر کیا ہے پہلا امر یہہ ہے کہ قیامت کا

قایم ہونا اور جو جو امور بروز قیامت ہون گے وہ سب ایسے ہین کہ عقل ظاہری ہماری اُن کو قبول نہین کرتی ہے چنانچہ مُردون کے قبر سے اوٹھانے کی نسبت شاعر کہتا ہے ؎ وَالَّذِیْ حَارَتِ الْبَرِیَّةُ فِیْهِ + حَیْوَانٌ مُسْتَحْدَثٌ مِنْ جَمَادٍ + جس چیز مین تمام خلایق کی عقل حیران ہے کچھہ کسی کی سمجھہ مین نہین آتا وہ یہی ہے کہ زندہ آدمی قبر کی مٹی سے پیدا ہوگا فَاِنَّ الْجَمَادَ لَا فِیْهِ قُوَّةٌ نَامِیَةٌ فَضْلاً مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ حَسَّاسًا بَلْ اِنْسَانًا اسلئے کہ مٹی یا پتھر اوس مین تو قوت نامیہ بھی نہین ہے اور ادنے درجہ پر اجسام کے ہے پھر اُس سے افضل مخلوقات یعنی انسان کیونکر پیدا ہوگا کَذٰلِكَ حَارَتِ الْعُقُوْلُ فِیْ اَمْرِ الْحُسَیْنِ اِنَّهٗ کَانَ مِنْ اَعَزِّ اَبْنَاءِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ فَکَیْفَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ بِتِلْكَ الْبَلَایَا الَّتِیْ فِیْهَا وَهْنٌ ظَاهِرٌ لِنَبِیِّهٖ اسی طرح ہماری عقلین حیران ہو رہی ہین کہ جب امام حسینؑ نہایت عزیز فرزند ہمارے نبی محمد صلعم کے تھے پھر خدا نے کیونکر اونپر ایسی ایسی مصیبتین گوارا فرمائین جن سے بظاہر ذلت صریح ہمارے نبی کی ہوتی ہے فَاِذَا رَجَعَ اَحَدٌ مِنَّا اِلَی الْعَقْلِ الصَّحِیْحِ وَظَهَرَ لَهٗ وُجُوْبُ النَّشْرِ لِلْمُجَازَاتِ - پھر جب کوئی ہم مین سے منجملہ مخلوقات الٰہی اپنی عقل صحیح کی طرف رجوع کرتا ہے ضرور اُس کو معلوم ہوجاتا ہے کہ جزا اور سزا کی غرض سے دوبارہ زندہ کرنا بروز قیامت واجب ہے کَذٰلِكَ اِذَا رَجَعَ اَحَدٌ مِنَّا اِلٰی عَقْلِهِ الصَّحِیْحِ وَ تَاَمَّلَ فِیْمَا حَصَلَ مِنَ النَّتَائِجِ الْعَظِیْمَةِ لِتِلْكَ الْمَصَائِبِ وَاٰمَنَ بِمَا اَخْبَرَ بِهَا هُدَاتُنَا یُذْعِنُ بِکَوْنِ وُقُوْعِهَا مِنْ اَهَمِّ الْوَقَائِعِ - اسی طرح جو شخص ہم مین سے عقل صحیح کی طرف رجوع کرے اور سوچے کہ حضرت کے شہید ہونے سے کیسے کیسے عمدہ نتیجہ دین اسلام کی بقا اور ترقی مین ظاہر ہوچکے اور اوس کو یقین ہوجائے اون نتائج کے واقع ہونے پر جن کو ہمارے پیشوایان دین نبیؐ اور ائمہ طاہرین نے بیان فرمائے ہین پھر تو اُسے بھی پورا یقین ہوجاتا ہے کہ ہان بیشک حضور کی شہادت کا واقعہ بہت بڑا ضروری امر تھا تمام واقعات مین اس دُنیا کے وَاَمَّا الْاِسْتِبْعَادُ الَّذِیْ اعْتَرَی الْجُهَلَاءَ اَوِ الْمُتَجَاهِلِیْنَ اَوْ یَعْتَرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فِیْ اَنَّ الْحُسَیْنَ کَیْفَ اَلْقٰی نَفْسَهٗ وَاَهْلَهٗ اِلَی التَّهْلُکَةِ فَقَدْ مَرَّ مِنَّا الْقَوْلُ

فِیْ دَفْعِہٖ مِرَارًا لیکن یہہ تعجب اور بعید از قیاس ناقص ہونے کا شبہہ جو زمانہ وقوع شہادت مین جاہلون کو خواہ بنے ہوئے جاہلون کو عارض ہوا تھا یا کہ قیامت تک عارض ہوگا کہ امام حسینؑ نے کیون اپنی جان اور اپنے عزیزون کی جان ہلاکت مین ڈالے اس کا جواب تو ہم نے بہت سے ابواب مین اسی کتاب کے اچھے طور سے لکھدیا ہے وَکَذٰلِکَ اُمُوْرٌ کَثِیْرَۃٌ یُبْطَلُ بِہَا الْاِسْتِبْعَادُ الَّذِیْ یَعْتَرِیْ الْعِبَادَ فِیْ اَمْرِ السَّاعَۃِ لَسْنَا نَذْکُرُھَا فِی الْمَقَامِ - اسی طرح بہت سے ایسے امور ہین جو ظہور معجزات امام حسینؑ سے بندگان خدا کے شبہات کو واقعہ قیامت کے ہونے مین باطل کرچکے ہین اور کر رہے ہین اونکو ہم اس جگہ بیان نہ کرین گے و اِنَّمَا بُغْیَتُنَا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَنْ نَذْکُرَ مَا یُبَیِّنُ سَبَبَ اِخْبَارِ اللّٰہِ بِتِلْکَ الْوَاقِعَۃِ مَعَ وَقْعَۃِ السَّاعَۃِ - ہماری خواہش اس باب مین اوسی سبب کے بیان کرنے کی ہے جس کی وجہ سے خدا نے قیامت کی خبر دی ہے اور شہادت کی خبر دہی پر پورا اہتمام فرمایا ہے فَاِنَّہٗ یَجْعَلُنَا عَلٰی یَقِیْنٍ مِنْ اَنَّ لِذٰلِکَ الشَّہِیْدِ الْمَظْلُوْمِ کِفْلٌ تَامٌّ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنَ الْجَزَاءِ وَالثَّوَابِ - اس لئے کہ یہہ طرز بیان خدا کا کہ شہادت امام حسینؑ کا ذکر اور قیامت کا ذکر ساتھہ ساتھہ جو انبیاء سے فرمایا بطور لزوم کے اس کے خیال سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ قیامت سے اس شہید مظلوم کو پورا حصہ ملنے والا ہے جو اور کسی نبی اور وصی نبی کو نہ ملیگا اور جزا اور ثواب خواہ سزا اور عذاب کے جو امور بروز قیامت پیش ہونگے اون مین سب سے زیادہ ہمارے امام حسین کو بہ نسبت اون کے دوست اور دشمن کے زیادہ تعلق ہوگا ثُمَّ لَمَّا کَانَ الْحُسَیْنُؑ تَابِعًا لِجَدِّہٖ فِیْ تِلْکَ الْبَلَایَا یُرِیْدُ اِبْقَاءَ دِیْنِہٖ وَشَرِیْعَتِہٖ وَکُلَّمَا مَنَحَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنَ الْمَفَاخِرِ وَالْفَضَائِلِ فَھُوَ اِعْزَازٌ لِجَدِّہٖ - پہر چونکہ امام حسینؑ ان مصائب کے اوٹھانے مین اپنے نانا کے تابع تھے اور اُنہین کے دین اور شریعت کے بقا کی غرض سے یہہ مصیبتین آپ نے گوارا فرمائین اور جو شرف اور بزرگی خدا نے امام حسینؑ کو دی بنظر اعزاز اور اکرام اونکے نانا کے دی ہے

جیسا کہ طریقہ نائب اور منوب عنہ کا جاری ہے فَلَا بُدَّ مِن اَنْ یَکُوْنَ یَوْمَ
اَلْقِیٰمَۃِ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ هُوَ الْاَقْدَمُ وَهُوَ الْاَوْلیٰ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ ۔ اب
ضرور ہے کہ جو جو امور کہ مذکور ہوئے اون سب کے استحقاق مین ہمارے نبی مقدم
اور سردار ہون اون کے بعد اون کے نائب اور جانشین کا منصب ہے فَالْخَصَائِصُ
الَّتِیْ یَخْتَصُّ بِهَا نَبِیُّنَا یَوْمَ الْحَشْرِ وَهُوَ الشَّفِیْعُ الشَّافِعُ تَقِفُ عَلیٰ جُمْلَتِهَا فِیْ غَیْرِ
اَلْکِتَابِ سب خاص امور جنسے ہمارے نبی بروز قیامت متصف ہونگے اونکو تو سوائے ہمارے
اس کتاب کے اور کتب تفسیر اور حدیث اور قیامت نامہ مین پڑہو لٰکِنَّهٗ قَالَ کُلُّ نَسَبٍ
وَسَبَبٍ یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ ۔ مگر ایک فضیلت کا لکھنا یہان
مجھے ضرور ہی فرمایا ہمارے نبیؐ نے کہ ہر ایک علاقہ نسبی اور سببی بروز قیامت قطع ہو جائیگا
مگر میرا نسب اور میرا سبب کہ یہہ باقی رہیگا یَعْنِیْ بِهٖ اَنَّهٗ کُلُّ مَنْ یَتَّصِلُ اِلَیْهِ بِالنَّسَبِ
اَوْ بِالسَّبَبِ کَالْاَزْدِوَاجِ وَغَیْرِهٖ فِی الدُّنْیَا فَهُوَ مُتَّصِلٌ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْضًا
حضرت کی مراد یہہ ہے کہ جو شخص براہِ نسب یعنی شجرۂ ولادت خواہ براہ سبب مثلاً نکاح
وغیرہ کے آپسے دنیا مین پیوند حاصل کر چکا ہے اور قواطع نسب کا مرتکب نہین ہوا ہے
وہ بروز قیامت بھی آپ سے متصل ہوگا وَالَّتِیْ خَصَّ اللّٰهُ بِهِ الْحُسَیْنَ فِیْ ذٰلِکَ
الْیَوْمِ وَاُمَّهٗ وَاَبَاهُ فَهِیَ اَیْضًا اُمُوْرٌ کَثِیْرَۃٌ ۔ اور جو جو باتین کہ اون سے
امام حسینؑ اور اُنکی مادر گرامی اور پدر بزرگوار بروزِ قیامت معزز اور ممتاز ہون گے
وہ بھی بہت سی ہین اور ہم اون کو بیان کرینگے پہلے اپنا اصلی مطلب تو لکھ لین انشاءاللہ

باب بست و سوم

واقعہ قیامت اور واقعہ کربلاے دنیا مین کون کون سی مشابہت پیدا ہوئی اور کس قدر تعلق اونمین ہے

لَیْسَ کَلَامُنَا فِی الْمُنَاسَبَاتِ الشِّعْرِیَّۃِ وَالتَّشْبِیْهَاتِ الْفَرْضِیَّۃِ الَّتِیْ یَتَکَلَّفُ بِهَا

ہم اون مناسبات شاعرانہ اور تشبیہات فرضی مین کلام نہین کرتے ہین جو بناوٹ کرکے خیالی
امور سے لوگ اس واقعہ کو دوسرے واقعہ سے تشبیہہ دیتے ہین بَلِ الْاُمُوْرُ الَّتِیْ لَا بُدَّ
مِنْ اَنْ یُقِرَّ وَیَعْتَرِفَ بِہَا کُلُّ مَنْ سَمِعَہَا اِذَا تَاَمَّلَ فِیْہَا۔ بلکہ اون باتون کا بیان
کرین گے جنکو سنکر اور اُنمین تامل کرکے ہر شخص اونکا اقرار کریگا اَحَدُہَا الْعَطَشُ الْاَکْبَرُ
الَّذِیْ امْتَحَنَ اللّٰہُ بِہِ الْحُسَیْنَ ع وَاَہْلَبَیْتَہٗ وَاَصْحَابَہٗ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ۔ ایک شباہت یوم
قیامت سے اس واقعہ کو پیاس سے ہے جس سے خدانے امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیتؑ اور اصحاب
کا امتحان لیا وَلَاسِیَّمَا الْحُسَیْنَ فَاِنَّہٗ اَوْحٰی اِلٰی نَبِیِّنَا اٰدَمَ ع فِیْ بَیَانِ عَطَشِہٖ اَنَّہٗ
یَحُوْلُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَاۗءِ کَالدُّخَانِ خصوصًا جناب امام حسینؑ کی پیاس جس کی
نسبت حدیث مین وارد ہے کہ حضرت آدمؑ سے خدانے بیان فرمایا کہ انکی پیاس اس غضب کی
ہوگی اور اس قدر بخارات مظلم سینہ سے اُس پیاسے کے اُٹھین گے کہ مرض سدر کا پیدا
ہوگا یعنی جب آسمان کی طرف نظر کرین گے دہوان سا آنکھون کے سامنے پیدا ہوکر مانع بصر
ہوگا۔ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ الْبَلَاۗءُ تَعْذِیْبًا وَلَا تَاْدِیْبًا بَلْ لِتَحْصِیْلِ الْاِسْتِحْقَاقِ عَدْلًا
مِنْہُ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاۗئُہٗ وَتَکَثَّرَتْ اٰلَاۗئُہٗ۔ اور یہہ امتحان امام حسینؑ کا معاذ اللہ کسی
معصیت کی عذاب دہی کا نہ تہا اور نہ براہ ادب دہی تہا بلکہ فقط اسی غرض سے تہا کہ حضور
کو تشنگان یوم محشر کے سیراب کرنے کا عہدہ سپرد ہوگا اور عدلِ خدا اسی کا مقتضی ہے کہ
استحقاق ظاہری بہی پیدا ہوجائے پاک ہین سب نام خدا کے خوردہ گری سے اور بے شمار
ہین اُس کی نعمتین دُنیا اور آخرت مین فَلَمَّا صَبَرَ وَصَبَرَ عَلَیْہِ اَصْحَابُہٗ وَالَّذِیْنَ
مَعَہٗ رَوَّاہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا لِمَا مَرَّ فِی الْبَابِ السِّتِّیْنَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ وَ
نَجَّاہُمْ عَنِ الْعَطَشِ الْاَکْبَرِ یَوْمَ الْحَشْرِ۔ پہر جب امام حسینؑ نے اور اون کے اصحاب
اور اہلبیتؑ نے ایسی پیاس پر صبر کیا خدانے اون شہدا کو دنیا مین قبل اس کے کہ جان بحق
تسلیم کرین اپنی رحمت سے سیراب کردیا دیکہو باب (۹۰) جلد اول کو اور روز محشر کی
پیاس سے انکو نجات دے کہ سیراب اُٹھین گے اور پیاسے نہون گے انشاء اللہ وَالثَّانِیْ
تَطْوِیْلُ النَّهَارِ وَسَاعَاتِہٖ اِمَّا حَقِیْقَۃً کَمَا یَدَّعِیْہِ بَعْضٌ وَلَمْ اَقِفْ عَلٰی

مُستَنَدِہٖ مِنْ اَحَادِیثِ الْاَئِمَّۃِ - دوسری مشابہت یوم عاشورا کو یوم محشر سے درازی
مین دن کے ہے یعنی گھنٹہ دن کے بڑہ گئے جیسا کہ بعض مصنفین کتب مصائب کا دعوے
ہے اور مجھے کوئی حدیث ائمہ علیہم السلام کے اس دعوے کے سند مین نہین ملی ہے پس یہہ
دن کا بڑا ہونا یا تو سچ مچ تہا وَاِمَّا مَجَازًا وَهُوَ اَمْرٌ مُعْجِزٌ - اور یا مجازًا اور
براہ معجزہ دن اگرچہ اوتنا ہی بڑا تہا جو بنظر طول اور عرض بلد کربلا کے اس روز ہونا چاہیے
مگر معجزہ نمائی کی راہ سے سب واقعات اوسی قلیل زمانہ مین واقع ہوگئے فَاِنَّ سَعَۃَ
الظَّرفِ زَمَانًا کَانَ اَوْ مَکَانًا یَجِبُ اَنْ یُطَابِقَ بِالْمَظْرُوفِ عَلٰی مَا هُوَ الظَّاهِرُ
اس لئے کہ گنجایش زمانہ کی اور مکان کی ضرور ہے کہ مطابق ہو اوس چیز سے جو اوس
زمانہ خواہ مکان مین پایا جائے - فَالْاُمُورُ الْوَاقِعَۃُ فِی یَوْمِہٖ هٰذَا مِنْ مُحَارَبَاتِ
الشُّهَدَاءِ وَغَیْرِهَا وَهِیَ کُلُّهَا زَمَانِیَاتٌ تُلْجِئُنَا اِلٰی هٰذَا الْقَوْلِ اِنْ اٰمَنَّا
لِوُقُوعِهَا - اس لئے کہ جس قدر لڑائیان اور دیگر امور بروز عاشورا زوال آفتاب سے
لیکر آخر عصر تک ہوئے اور یہہ سب ایسے امور ہین کہ زمانہ مخصوص مین ہونے چاہئین -
ہمکو مجبور کرتے ہین کہ ہم اسی کے قائل ہون کہ دن بڑہ گیا تہا سچ مچ خواہ معجزہ ہوا کہ
حاجت مطابقت ظرف اور مظروف کی نرہی - وَقَدْ وَقَعَ مِثْلُ ذٰلِکَ فِی قَضِیَّۃِ
اِرْمِیَا النَّبِیِّ لِمَا ذَکَرَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ - یہہ قدرت نمائی خواہ اسی کی مثل اور بھی
واقع ہوئی ہے دیکھو قصہ حضرت ارمیاؑ کو جس کا ذکر خدا نے قرآن مجید مین فرمایا ہے وَلَا
یُذْهِبَنَّ حِلْمَکَ الشَّیْطَانُ - شیطان کے بہکانے مین نہ آؤ جو کہتا ہے کہ یہہ سب
باتین یوم عاشورا کی غلط ہین اتنی دیر مین اتنی باتین کیونکر ہوسکتی ہین - فَاِنَّ
الْمَقْتُولِینَ مِنْ عَسْکَرِ یَزِیدَ قَدْ عُلِمَ اَعْدَادُهُمْ وَدُفِنَتْ اَجْسَادُهُمْ وَاُوتِمَتْ
اَوْلَادُهُمْ وَغَرُبَتْ اَزْوَاجُهُمْ - اس لئے کہ اس معرکہ مین جس قدر آدمی لشکر یزید کے
قتل ہوئے سب کی گنتی مورخین نے لکھی ہے اور عمر سعد نے سب کو دفن کرادیا تہا اون کے
جنازے پر نماز پڑہی تہی انکی اولاد یتیم ہوگئی تہی جس کو سب جانتے تھے اون کی زوجہ
بیوہ ہوگئی تہین - وَاِنَّمَا عَدَدْنَا طُولَ النَّهَارِ مِنْ جُمْلَۃِ الْمُنَاسَبَاتِ لِاَنَّ یَوْمَ

اَلْحَشْرِ يَطُوْلُ طُوْلَ اَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ - ہم نے روز عاشورا کا طولانی ہونا
روز قیامت کے مناسبات اور مشابہہ امور سے جو شمار کیا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ روز محشر
جیسا کہ قرآن مین ہے ہزار برس اور پچاس ہزار برس کا ہوگا جیسے برس ہم شمار کرتے
ہین - وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ يَطُوْلُ هٰكَذَا بِسَاعَاتِهٖ اَوْ بِاَغْرَاضِهٖ الْاُخَرِ يَشُقُّ
حَمْلُهَا عَلَى الْفُجَّارِ مِنْ اَهْلِ الْمَحْشَرِ دُوْنَ الْاَبْرَارِ مِنْ اَهْلِهٖ - اور خدا کو خوب
معلوم ہے کہ یہہ طولانی ہونا روز محشر کا اس کی گھڑی اور ساعتون کے طولانی ہونے
سے ہوگا یا کہ سخت ایذا اور تکلیف کے امور ایسے اُس دن واقع ہون گے جنکی برداشت
گناہگاران تباہ کار پر دشوار ہوکر ایک گھڑی کو مثل ایک برس کے کردیگی اور نیکوکارون
کو یہہ ایذا مطلق معلوم نہوگی خصوصًا جو لوگ سایہ مین لواے حمد کے ہونگے جو ہمارے
نبی صلعم کا نشان ہے فدا ہو جان ہماری اوس علم اور علمدار پر فَاِنْ قُلْنَا اَنَّ
يَوْمَ عَاشُوْرَا لَمْ يَطُلْ سَاعَاتُهٗ حَقِيْقَةً وَطَالَ اِعْجَازًا اَوْ قَدْ وَقَعَ
فِيْهِ مِنْ قِبَلِ الْفَجَرَةِ اللِّئَامِ مَا وَقَعَ - پہر اگر ہم اسی کے قائل ہون کہ روز
عاشورا کے گھنٹے اور گھڑیان طولانی ہوئین اور یہہ سب کشت و خون بدکاران لشکر
یزید کا اُسی زمانہ مین ہوگیا وَلَمْ يُؤْذِ طُوْلُهُ الْمُعْجِزُ بِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَاَوِدَّاءِ
بِاَدِيَتِهٖ مِمَّا لَمَّا لَا يُؤْذِيْ طُوْلُ يَوْمِ الْمَحْشَرِ بِمِثْلِهِمْ كَذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّ
التَّقْرِيْبُ فِي التَّشْبِيْهِ اور طول مجازی اعجازی روز عاشورا نے دوستان
خدا شہداے کربلا کو کسی طرح کی ایذا نہ پہنچائے جیسے روز محشر کا طولانی ہونا بھی
دوستان خدا کو کچھہ ایذا ندیگا پہر تو ہماری تشبیہہ طولانی ہونے مین روز عاشورا
کے وجہ خاص سے تمام ہوگئی وَالثَّالِثُ الْهَمُّ وَالْفَزَعُ وَالْخَوْفُ كَمَا يَعْتَرِيْ
اَهْلَ الْمَحْشَرِ حَتّٰى قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ يَوْمَ تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا
اَرْضَعَتْ تیسری مشابہت روز عاشورا کو قیامت سے رنج اور خوف کی ہے
قیامت کا خوف تو اس قدر ہوگا کہ خدا فرماتا ہے اُس روز دودھ پلانے والی
عورت ماں ہو کہ دایہ ہو اپنے بچہ کو بھول جائے گی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِمُحَمَّدٍ

وَاٰلِہٖ کَذٰلِکَ اعْتَرَی الْھَمُّ وَالْخَوْفُ عَلٰی سَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ وَاَھْلِبَیْتِہٖ
وَاشْتَدَّ الْھَمُّ عَلَیْہِ حَتّٰی اَبْیَضَّ اَکْثَرُ الشَّعْرِ مِنْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ۔
اسی طرح خوف اور رنج ہمارے امام حسینؑ اور اون کے اہلبیتؑ پر بروز عاشورا طاری
ہوا تھا اور اس کی حد کا درجہ یہہ ہے کہ صبح سے لیکر تا زوال بہت بال حضرت کی داڑہی
اور سر کے سپید ہو گئے تھے وَکَیْفَ لَا یَفْزَعُ وَلَا یَخَافُ عَلٰی اَھْلِہٖ وَنِسَائِہٖ
وَفِیْھِنَّ ابْنَتَانِ مِنْ بِنْتِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَھُمَا مِنْ وَدَائِعِ جَدِّہٖ یَجِبُ
عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حِفْظُ حُرْمَتِھِمَا فَمَا ظَنُّکَ بِالْحُسَیْنِ وَھُوَ اَخٌ لَھُمَا۔
اور کیونکر خوف اور ہراس ہوتا امام حسینؑ کو اپنی عورات کی پردہ دری کا حالانکہ
دو خوزادی اون مین نواسیان ہمارے نبیؐ کی تہین جو بطور ودیعت اور امانت
کے تہین اور جن کی پرداری ہر مسلمان پر واجب ہے چہ جائے کہ امام حسینؑ جو اونکے
حقیقی بہائی تہے اون پر تو سب سے زیادہ واجب تہی۔ وَکَانَ مِنْ مَسَاءِ
یَوْمِ تَاسُوْعَا اِلٰی ذٰلِکَ الْوَقْتِ یَتَخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّ اَعْدَائَہٗ لَا یُبَالُوْنَ
فِیْ ھَتْکِ حَرِیْمِھِنَّ اور نوین تاریخ کی شام سے جو سانحہ چڑہائی لشکر کا ہو چکا
تہا اوس کو خیال کر کے حضرت کو پورا اندیشہ تہا کہ یہہ دشمنان دین کبہی کچہہ پروا نہ
کرین گے اپنے نبیؐ کی ہتک حرمت کرنے مین بلکہ ضرور اسی پر آمادہ ہین وَلِذٰلِکَ
اَضْرَمَ النَّارَ حَوْلَ الْخِیَامِ فِیْ لَیْلَۃِ ھٰذِہٖ وَلَمْ یَخَفْ مِنْ حَرِّھَا وَلَمْ
یَخْشَ مِنْ اَنَّ عَطَشَھُنَّ یَزِیْدُ اَضْعَافًا مُضَاعَفَۃً مِنْ اَضْرَمِ النَّارِ
حَوْلَ خِبَائِھِنَّ۔ اور یہی خوف پردہ دری کا اُنکو باعث اس کا ہوا تہا کہ شب
عاشورا کو آگ گرد اُس خندق کے بہڑکا دی تہی جس مین مخدرات عصمت رونق افروز
تہین ہائے ہائے وہ گرمی کربلا کی اور وہ تین دن کی پیاس اور اُس پر یہہ آگ
کی بہڑک پردہ دری کے روکنے کی غرض اسکا کچہہ خوف آپکو ہوا وَھٰذَا الْخَوْفُ
ھُوَ مَحَلُّ الْاِسْتِدْلَالِ وَالْاِحْتِجَاجِ لَنَا عَلٰی مُخَالِفِیْنَا اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ
قَوْلِہٖ تعالیٰ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ مِنَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ الاٰیہ ھُوَ بَلَاءُ سَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ

اور یہی خوف اور نیز تقیہ ائمہ علیہم السلام کا اسی سے ہم استدلال کرتے ہین اپنے مخالفین پر کہ خدا نے جو قرآن مین فرمایا ہے کہ ہم ضرور تمہارا امتحان لین گے بڑی بہوک پیاس اور خوف سے اس سے مراد وہی امتحان ہے جو امام حسینؑ کا بروز عاشورا خدا نے لیا اور پوری آیت کے آپ ہی مصداق ہین وَاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ آیَةِ الْاِسْتِخْلَافِ وَفِیْهَا وَعَدَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِقَوْلِهٖ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ اِلٰی قَوْلِهٖ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا اِنَّهٗ هُوَالْوَعْدُ بِالرَّجْعَةِ اور یہہ بہی ہم دلیل لاتے ہین آیۂ استخلاف مین خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو لوگ ایسے خوف مین رہے اُنکی بادشاہی اور خلافت دنیا مین زمانہ رجعت مین ہولے گی تب قیامت آئیگی - وَهٰذَا الْمُدَّعٰی قَدْ فُصِّلَ فِی الْکُتُبِ الْکَلَامِیَّةِ اور یہہ مطلب کتب علم کلام مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے - اَمَّا هُنَا فَنَقُوْلُ اَنَّهٗ لَمَّا امْتَحَنَ اللّٰهُ سَیِّدَنَا الْحُسَیْنَ وَاَهْلَبَیْتِهٖ وَاَصْحَابَهٗ بِالْفَزَعِ الْاَکْبَرِ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَاءِ فَیَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یَّامَنَهُمْ مِنْ فَزَعِ یَوْمِ الْمَحْشَرِ فَیَوْمَئِذٍ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور اس جگہ تو ہم یہی کہتے ہین کہ جب خدا نے امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیتؑ اور اصحاب کا بروز عاشورا خوف شدید سے امتحان لے لیا اب سزاوار ہے روز قیامت کے خوف سے اونکو بیخوف کر دے اور اُس دن یہہ سب حضرات محشور ہون گے کسی طرح کا خوف انکو ہو گا اور نہ کچہہ رنج اور ملال ہوگا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ یَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ اور یہی بزرگوار خوف سے روز قیامت کے بیخطر اور مامون ہون گے - بَلْ یُحْشَرُ الَّذِیْنَ دُفِنُوْا فِیْ جَوَارِهٖ وَهُوَالْحَائِرُ وَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا مَظْلَمَةَ کَمَا هُوَ مَرْوِیٌّ عَنْ مَوْلَانَا عَلِیٍّؑ وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ یَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ - بلکہ امام حسینؑ کی طفیل سے زمین مقدس کربلا کو خدا نے یہہ بزرگی عطا فرمائی کہ جو لوگ آپکے حائر مین دفن ہون گے وہ بھی بشرط ایمان ضرور بے حساب اور بے مواخذہ قبرون سے بروز قیامت محشور ہون گے چنانچہ جناب امیرؑ نے صاف صاف ارشاد فرمایا ہے اسی مضمون کو - وَالرَّابِعُ ظُهُوْرُ الْاٰیَاتِ وَالْمَخَاوِیْفِ الْاَرْضِیَّةِ وَالْجَوِّیَّةِ وَالسَّمَاوِیَّةِ مِنْ یَوْمِ عَاشُوْرَا اِلٰی اَرْبَعِیْنَ

یَوۡمًا صَبَاحًا وَمَسَاءً لَیۡلًا وَنَھَارًا - چوتھی مشابہت واقعہ شہادت امام حسینؑ
کو واقعہ قیامت سے ظاہر ہونا ایسے امور کا جن سے خوف طاری ہوتا ہے اور یہہ امور
زمین کی خشکی اور تری بلکہ پہاڑ پر اور نیز درمیان آسمان اور زمین اور خود آسمان پر
روز عاشورا سے چالیس روز تک صبح اور شام اور رات اور دن قال الدربندی رح
ما ملخصہ فَھَلۡ تَسۡتَبۡعِدُ ذٰلِکَ وَاَنۡتَ غَافِلٌ عَنۡ تَعَقُّلِ مَا وَقَعَ فِیۡ یَوۡمِ
عَاشُوۡرَا بَعۡدَ شَھَادَۃِ سَیِّدِ الشُّھَدَاءِ ملا دربندی رح اسرار مین باین خلاصہ
کہتے ہین کیا تم کو بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے اور تم کو غفلت ہے اون واقعات کے
سوچنے سے جو بروز عاشورا بعد شہادت امام حسینؑ واقع ہوئے تھے - مِنۡ صَیۡحَۃِ
جِبۡرَئِیۡلَ وَمَشۡیِہٖ فِی الۡمَیۡدَانِ بَاکِیًا نَائِحًا حضرت جبرئیل نے چلا کر نعرہ
مارا تہا اور میدان کربلا مین رونے اور نوحہ کرتے ہوئے چلے تھے وَکُسُوۡفِ الشَّمۡسِ
وَغَلَبَۃِ الظُّلۡمَۃِ وَطَیَرَانِ النُّجُوۡمِ وَاِرۡعَادِ السَّمَاءِ وَاِمۡطَارِھَا دَمًا عَبِیۡطًا
آفتاب کو گہن لگا تہا تاریکی پھیل گئی تہی ستارے آسمان سے ٹوٹ ٹوٹ کر برابر
گرتے تھے بادل گرج رہا تہا آسمان خون تازہ برسا رہا تہا وَوُجُوۡدُ الدِّمَاءِ
الۡعَبِیۡطَۃِ تَحۡتَ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَکَوۡنُ جُدۡرَانِ بُیُوۡتِ جُمۡلَۃٍ مِنَ الۡبُلۡدَانِ
کَالۡمَلَاحِفِ الۡمُعَصۡفَرَۃِ - ہر پتھر اور ڈھیلے کے نیچے خون تازہ پایا جاتا تہا
بعض شہرون کی دیوارین ایسی رنگین ہوگئی تہین جیسے چادر کسوم کے رنگ مین
ڈوب کھائے ہوئے ہون وَزَلۡزَلَۃِ الۡاَرۡضِ وَبُکَاءِ الۡمَوۡجُوۡدَاتِ مِمَّا
یُرٰی وَمِمَّا لَا یُرٰی - زمین کو جنبش اور زلزلہ ہوا تہا موجودات عالم جسکو ہم
دیکھہ سکتے ہین یا نہین دیکھہ سکتے ہین سب مین رونے سے کہرام برپا تہا (مگر
بصرہ اور دمشق) وَتَلَاطُمِ الۡبِحَارِ وَخُرُوۡجِ الۡحِیۡتَانِ مِنۡھَا اِلَی الۡاَرۡضِ
دریاؤن مین تلاطم پیدا ہوا تھا مچھلیان تڑپ تڑپ کر دریاؤن سے زمین پر نکل
آئی تہین وَظُھُوۡرِ الۡعَلَامَاتِ الۡعَجِیۡبَۃِ قُلۡتُ وَمِنۡھَا ھَتۡفُ الۡھَوَاتِفِ
وَنَوۡحُ الۡجِنِّ الطَّیَّارَۃِ وَسُقُوۡطُ الطُّیُوۡرِ مِنَ الۡھَوَاءِ اِلَی الۡاَرۡضِ

اور بہی علامات عجیبہ ظاہر ہوئی ہین اور مین کہتا ہون ہاتف کی صدائین جابجا سُنی جاتی تہین کہ حسینؑ شہید ہوگئے جن کی قسم جو لکہیا رہ ہے اونکا نوحہ برابر سُننے مین آتا تہا پرندے آشیانون کو چہوڑ کر زمین پر گر پڑے تہے اور زبان خاص مین بین کر رہے تہے آب و دانہ کی فکر سے جدا ہوگئے تہے۔ پہر ان واقعات کو خیال کر کے بقول مُلا محتشم ؎ گر خوانمش قیامت دنیا بعید نیست ✦ این رستخیز عام کہ نامش محرم است

وَكُلُّ ذٰلِكَ اِثْبَاتًا مِنَ اللهِ تعہ اَنَّ خَلِيْفَةَ النَّبِيِّ وَثَالِثَ الْخُلَفَاءِ هُوَ الْحُسَيْنُ لَا الَّذِىْ سَمَّيْتُمُوْهُ ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ اَعْنِيْ عُثْمَانَ اور یہہ سب قدرت نمائی اور حشر کا برپا ہونا زمین اور آسمان مین تہلکہ پڑنا اسی مطلب کے ثابت کرنے کے واسطے خدا کی طرف سے تہا کہ دیکہو ہمارے نبیؐ کا تیسرا خلیفہ حسینؑ مظلوم ہے جن کے قتل کرنے سے یہہ یہہ حادثے زمین اور آسمان مین ہو رہے اور جس کو تم نے براے نام خلیفہ بنا لیا ہے یعنی عثمان وہ خلیفہ نبیؐ نہین ہے وَقَدْ ذَكَرْتُ الْمُفَارِقَاتِ فِيْ بَابٍ خَاصٍّ۔ مین شہادت امام حسینؑ اور قتل عثمان مین جن جن امور سے فرق ہے اوس کا ایک باب جداگانہ لکہدیا ہے وَهٰذِهِ الْاُمُوْرُ وَالْحَوَادِثُ مُتَوَاتِرَةٌ بِالْمَعْنىٰ مَنْقُوْلَةٌ مَاثُوْرَةٌ يَرْوِيْهَا الْمُخَالِفُ وَالْمُوَالِفُ۔ اور یہہ سب امور اور حادثہ ہاے ہوش ربا بتواتر منقول ہین اور انکو دوست اور دشمن بلکہ غیر مسلم بہی روایت کرتے ہین بلکہ جو لوگ مرتکب اس ظلم کے ہوئے وہ بہی اسکو نہ چہپا سکے اور بیان کر گئے وَاَكْثَرُهَا يَقَعُ فِيْ قُرْبِ زَمَانِ السَّاعَةِ وَفِيْ يَوْمِ السَّاعَةِ فَثَبَتَ التَّمْثِيْلُ وَظَهَرَ لُزُوْمُ الذِّكْرِ۔ اور اکثر یہی ڈرانے والی باتین قرب زمانہ قیامت اور خود بروز قیامت واقع ہونگے اب تو ہماری تشبیہ دونون واقعہ شہادت اور قیامت کی ثابت ہوگئی اور یہہ بہی ظاہر ہوگیا کہ خبر دہی خدا کی دونون واقعات کے ساتہہ ہی ساتہہ جو الزام ہوئے تہے اوس کی وجہ یہی ہے کہ دونون مین ایسے ہی امور واقع ہونگے وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ اور پورے واقفکار یعنی خدا سے بڑہ کر کون تم کو سچی خبر دیسکتا ہے **ندا** یہہ تو ہوچکا اور ابہی بہت کچہ باقی ہے۔ تَمَّ الْجُزْءُ الْاَوَّلُ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّانِيْ اِنْشَاءَ اللهُ

خاتمہ از مُصنّف

یہہ پہلا حصّہ جلد دوم مأتین کا جو نہایت ضروری اور مفید مضامین پر شامل ہے لہذا اسکو اسی جگہ پر ختم کرکے امید خدا سے رکھتا ہون کہ بقیۂ حصص کو بھی جلد شائع کرونگا - مومنین رؤسا اور عمائد اور علما اور ذاکرین اور واعظین سے درخواست کرتا ہون کہ اس میری کوشش اور دماغ سوزی پر نظر توجہ کرکے مجھے دُعاے خیر سے یاد فرماوینگے ؛

راقم

سید غلام حسنین کاظمی کنتوری